وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین

الحمد للہ کہ دریں ایام نیک فرجام کتاب معجزات رسالتمآب

مصنفہ جناب قاضی غلام علی صاحب مہری اعظمی

مصباح المجالس

مجلس اول صفحہ (۱۱)

مجلس دوم صفحہ ۳۵	مجلس سوم صفحہ ۶۰	مجلس چہارم صفحہ ۹۱	مجلس پنجم صفحہ ۱۱۸	مجلس ششم صفحہ ۱۴۲
مجلس ہفتم صفحہ ۱۶۷	مجلس ہشتم صفحہ ۱۹۵	مجلس نہم صفحہ ۲۱۸	مجلس دہم صفحہ ۲۴۱	مجلس یازدہم صفحہ ۲۶۷

مجلس دوازدہم صفحہ ۲۹۸

ECGED 1995

باہتمام علی بھائی شرف علی اینڈ کمپنی لمیٹڈ

تاجران کتب و مالکان مطبع محمدی گنپاوڈر روڈ مجگاؤں بمبئی ۱۰

دکان نمبر ۳۷۳ ابراہیم رحمت اللہ روڈ بمبئی ۳

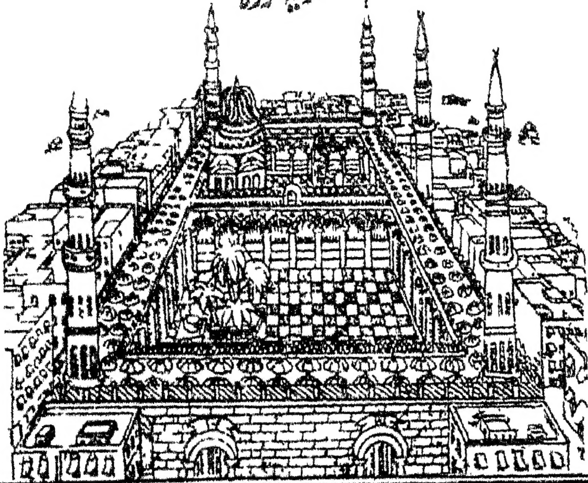

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کروں پہلے ثنائے جاں آفریں کی
ثنا اوس کی نگارِ ہر سخن ہے
ہے اِس سے مہرِ دل کو تابداری
نہ جس میں جلوہ گر حق کی صفت ہے
ہے نام اُس کا چراغ خانۂ دل
تعالَی اللہ عجب ہے ذاتِ معبود
فلک کو بے ستوں قائم کیا ہے
عطا اوس کو کیا گردش ہمیشہ
کیا ہے مہر و مہ سے اوس کو پُر نور
وہ اَلحق ہے یقیں معبود سب کا
مُبرّا ذات اُس کی ریب سے ہے
ہے نافذ حکم اُس کا سب جہاں میں

دکھائی جس نے سب کو راہ دیں کی
بہارِ گلشنِ نو و کہن ہے
زباں کی تیغ کو ہے آبداری
سخن گر دُر ہے وہ بے کیفیت ہے
منوّر اُس سے ہے دُردانۂ دل
کیا ہے جس نے سب عالم کو موجود
زمیں کو آب پر دائم رکھا ہے
رکھا ہے اس کو بے جنبش ہمیشہ
کیا ہے انس و جاں سے اسکو معمور
نہیں ہے مثل و ثانی کوئی رب کا
منزہ تر تمامی عیب سے ہے
زمین و آسمان روح و رواں میں

۱ له یعنی تعریف ۲ له یعنی پیدائش ۳ له یعنی بنانے والا ۴ له یعنی سورج ۵ له یعنی کلمہ تعریف ۶ له موتی ۷ له چمکیلا ۸ له یعنی ہمیشہ ۹ له یعنی حکیم ۱۰ له یعنی ہلنا ۱۱ له یعنی جن ۱۲ له آدمی ۱۳ له یعنی پاک ۱۴ له یعنی سچ ۱۵ له یعنی شک ۱۶ له یعنی پاک ۱۷ له یعنی جاری ۱۸ له یعنی جان

کہیں رحمت کے کھولا اُس نے سب باب[۱] ضلالت[۲] کا کہیں بھیجا ہے اسباب
کسی کا دل کیا ایماں سے پُر نور کسی کا شرک سے دل مثل دیجور[۳]
کہیں صبح ہدایت جلوہ گر ہے کہیں شام ضلالت کا اثر ہے
کہیں گل کی نزاکت سے ہے ہستی[۴] کہیں بُلبل ہے محو[۶] مے پرستی
کہیں نرگس[۵] کی مخموری کا ہے دور کہیں لالہ[۷] کی خونخواری کا ہے طور
سبھی اُس بے نشاں کا یہ نشاں ہے گواہی ذات کی اُس کے عیاں ہے
دکھا صنعت یہ گونا گوں[۸] اُسی نے کیا بیچوں[۹] سے ظاہر چوں اُسی نے
جہاں تک ہے سفیدی اور سیاہی یہ بس ہے اُس کی قدرت کی گواہی
جہاں گر متفق ہو جاوے یکسر نہ طاقت پاوے بازوے مگس[۱۰] پر
کہو پھر سب یہ قدرت کا تماشا کہاں کوئی کر سکے کلّا[۱۱] و حاشا
عجب قدرت کا دکھلا اُس نے یہ رنگ کیا ہے لعل کو ایجاد[۱۲] از سنگ[۱۳]
درِ حکمت دکھایا کرکے مفتوح[۱۴] دیا صنعت سے مشت[۱۵] خاک کو روح
اگر اک ابر سے یک قطرۂ آب صدف[۱۶] میں کر دکھایا گوہر[۱۷] ناب
اگر اک صُلب[۱۸] سے یک قطرۂ خوں رحم[۱۹] میں کر دکھایا ماہ گلگوں[۲۰]
اسی دریائے حکمت میں جہاں تاب ہے نیلوفر[۲۱] فلک نیلوفر آب
تعالی اللہ عجب ہے وہ توانا[۲۲] نہ ہے حکمت سے اُس کے کوئی دانا
دیا سب کو توانائی اُسی نے یہ بینائی[۲۳] و دانائی اُسی نے
سوا اس کے کہاں کس میں رسائی[۲۴] کہ پاوے معرفت[۲۵] سے آشنائی
خرد[۲۶] دور ہووے دانائی سے اُس کی لگاوے دل شناسائی[۲۷] سے اُسکی
سبھی یہ اُس کی خواہش پر ہے موقوف تصرف[۲۸] اُس کا ہے اور سب ہے مصروف
جسے چاہے پلاوے جامِ مستی جسے چاہے دکھاوے دامِ ہستی
یہ سب ہے کھیل قدرت کا اُسی کے یہ سب ہے رازِ حکمت کا اُسی کے
عیاں گرچہ اُلوہیت[۲۹] ہے اُس کی وے بے کیف[۳۰] ماہیت ہے اُس کی

۱؎ یعنی دروازہ ۲؎ یعنی گمراہی ۳؎ یعنی اندھیری رات ۴؎ یعنی [illegible] ۵؎ یعنی [illegible] ۶؎ یعنی مشغول ۷؎ ایک پھول کا [illegible] ۸؎ جیسا ہوتا ہے [illegible] سرخ رنگ کا ۹؎ [illegible] ۱۰؎ یعنی [illegible] ۱۱؎ یعنی [illegible] ۱۲؎ یعنی [illegible] ۱۳؎ یعنی [illegible]

۴ باقی

۱۴؎ یعنی کھولا گیا ۱۵؎ یعنی مٹھی ۱۶؎ یعنی سیپ ۱۷؎ یعنی موتی ۱۸؎ یعنی پشت ۱۹؎ یعنی بچہ دان ۲۰؎ یعنی پھول سرخ رنگ کا ۲۱؎ یعنی نام ایک قسم کے پھول کا اور نیلوفر یعنی آسمانی اور نیلے رنگ ۲۲؎ یعنی قوی ۲۳؎ یعنی [illegible] ۲۴؎ یعنی پہنچنا ۲۵؎ یعنی پہچان ۲۶؎ یعنی عقلمند ۲۷؎ یعنی پہچاننا ۲۸؎ یعنی قبضہ ۲۹؎ یعنی [illegible] ۳۰؎ یعنی [illegible]

نہ واقف ہے کوئی اوس کی صفت سے
نہ آگہ اُس کی کُنہِ معرفت سے

خیال و وہم بیشک خام ہیں سب
یہاں خیلِ خرد گمنام ہیں سب

تفکر کا یہاں میدان ہے تنگ
ہے پائے بخردی اس راہ میں لنگ

کہاں ادراک کی پروانگی ہے
رسائی عقل کی دیوانگی ہے

خموشی عین یہ اُس کی ثنا ہے
عدم ہونے میں حاصل مدعا ہے

نبی نے رکھ یہاں چہرے کو برخاک
کہے ہیں عاجزی سے ماعرفناک

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات جل جلالہ وعز کمالہ

الٰہی کھول غنچہ میرے دل کا
مصفا کر یہ گلشن آب و گل کا

بھرے ہیں اس میں خارِ معصیت سب
خس ظلمت سے ہے بے کیفیت سب

نہالِ بندگی افسردہ تر ہیں
سبھی نخلِ سعادت بے ثمر ہیں

ہوا ویران یہ گلشن سربسر اب
طراوت کا نہ باقی ہے اثر اب

کر اس میں بحرِ رحمت سے رواں آب
کہ تا یہ باغ پھر ہو جاوے سیراب

خس و خارِ معاصی ہوویں سب دور
گلِ اُمید سے ہو جاوے معمور

نہ دے شیطاں کو مسکن اسکے در پر
مسلط نفس کو مت کر ثمر پر

کھلا غنچہ تو اس میں معرفت کا
شگفتہ کر شگوفہ مغفرت کا

کہ تا ہر دم نسیم حق پرستی
مشام جاں کو بخشے بوئے مستی

محبت کا ترے کر جامِ مے نوش
غمِ دنیا کروں دل سے فراموش

غمِ دُنیا بلائے جان و دل ہے
بلا میں پڑ دل و جاں منفعل ہے

کروں تیرے سوا فریاد کس سے
کہوں جا حالتِ بیداد کس سے

نہ کر مقہور مجھ کو یا الٰہی
نہ دے خجلت مجھ کو رو سیاہی

جفاکاروں کے رکھ اشرار سے دور
ستمگاروں کو کر ہر بار مقہور

میرے پر اہل دل کو مہرباں کر
بدوں کی ہر گھڑی کوتہ زباں کر

۱ یعنی بھید ۲ یعنی لشکر ۳ یعنی سمجھ ۴ یعنی تعریف ۵ یعنی ہم نہیں پہچانا تجھ کو ۶ یعنی دعا ۷ یعنی ڈیوڑھی ۸ یعنی اُمیدوں کو پوری کرنے والا ۹ یعنی مٹی ۱۰ یعنی گناہ ۱۱ یعنی گھاس ۱۲ یعنی پودہ ۱۳ یعنی بھار ۱۴

۲

یعنی تازگی ۱۵ یعنی جاری ۱۶ دریا ۱۷ یعنی غالب ۱۸ یعنی کلی ۱۹ یعنی ٹھنڈی ہوا ۲۰ یعنی دماغ ۲۱ یعنی پیالہ ۲۲ یعنی غضب شدہ ۲۳ یعنی شرمندگی ۲۴ یعنی ظالموں ۲۵ جمع شریر ۲۶ یعنی فتنہ پیدا کرنے والے ظالموں ۱۲

نگہ رکھ حاسدوں کی چشم بد سے ۔ سدا محفوظ رکھ اُن کے حسد سے
کرے جو مجھ سے دُنیا میں بھلائی ۔ بھلائی اُس سے کر تو یا الٰہی
اُسے دے سُرخ روئی دو جہاں میں ۔ سدا آفت سے رکھ اُس کو اماں میں
مجھے دُشمن پہ فیروزی عطا کر ۔ دمادم غیب سے روزی عطا کر
دے اپنے خوانِ نعمت سے نوالہ ۔ نہ دے غیروں کے مطبخ کا حوالہ
برکت دے میرے اکل و غذا میں ۔ رکھ اپنی ہر گھڑی قائم رضا میں
نہ دے منت کسو کی شرمساری ۔ گرا ہوں خاک پر دے مجھ کو یاری
نہ کر رسوا مجھے دونوں جہاں میں ۔ فضیحت سے رکھ اپنے تو اماں میں
رکھ عزت میری قائم تا قیامت ۔ نہ دے دل کو مرے داغ ندامت
مرے ناموس کو ہر دم نگہ رکھ ۔ زن و فرزند کو بے غم نگہ رکھ
تواضع سے مجھے دے سربلندی ۔ عطا کر عاجزی اور حق پسندی
عنایت کر توکل سے حضوری ۔ جہالت سے نہ دے سر میں غروری
مرے دل کو ہمیشہ سادگی دے ۔ فریب و مکر سے آزادگی دے
مرا کینہ سے رکھ تو صاف سینہ ۔ نہ دے کس سے عداوت اور کینہ
نہ حاسد کر مجھے تو کس بشر کا ۔ نہ کر بدخواہ کس کے مال و زر کا
مرا دل مو بمو از پائے تا فرق ۔ ہزاروں عیب کے دریا میں ہے غرق
سبھی یہ عیب کے دریا میں خونخوار ۔ میری کشتی تو ان دریا سے کر پار
مرے تو عیب کی کر پردہ داری ۔ نہ دے مجھ کو جہاں میں شرمساری
میرے پر یک کرم کی تو نظر کر ۔ جہاں میں عیب کو میرے ہنر کر
ہیں یارب غرق دریائے گنہ ہوں ۔ تبہ احوال ہوں اور روسیہ ہوں
دکھا مت مجھ کو شامت اس گنہ کی ۔ عفو کر سب علامت اس گنہ کی
تیری رحمت کے دریا بے حصر ہیں ۔ خموشاں اور جوشاں سربسر ہیں
نہ کر مایوس مجھ کو اپنے در سے ۔ نہ کر محروم رحمت کی نظر سے

(حاشیہ) ۱ یعنی دشمنوں ۲ یعنی فتحمندی ۳ یعنی باورچی خانہ ۴ یعنی خوراک ۵ یعنی مدد ۶ یعنی شرمندگی ۷ یعنی عزت ۸ یعنی عورت اور ۹ یعنی اللہ پر ۱۰ یعنی نادانی ۱۱ یعنی دشمن ۱۲ یعنی سر ۱۳ یعنی ڈوبا ہوا ۱۴ یعنی بے انتہا ۱۵ یعنی ناامید

باقی ۳

دُعا کو کر میری مقبول یا رب — اجابت کا دُعا میں دے اثر اب
طفیل اس مصطفےٰ کے یا الٰہی — گنہ کی دھو میرے دل سے سیاہی
سخن میرا نہایت دل کشا کر — قبولِ بارگاہِ مصطفےٰ کر
دے ہر اک کو اسے پڑھنے کا تو شوق — ہر اک سامع کو دے سننے کا تو ذوق
فصاحت دے میری شیریں زباں میں — ملاحت دے میرے رنگیں بیاں میں
رواج اُس کا جہاں میں رکھ حشر تک — اسے مقبول کر بعث[۱] و نشر تک
مہرباں کر سخن فہماں کو ہر دم — زباں کر بند بدگویاں[۲] کی محکم[۳]
کر اُن جو اس سخن میں عیب جوئی — دے ان کو دو جہاں میں زرد روئی
رکھ اس گلشن کو تو سیراب[۴] دائم — گلوں کو اس کے رکھ شاداب[۴] دائم
معطر کر مشام اس سے جہاں کا — کر اس گل[۵] کو حمائل[۶] سب کی جاں کا
ارادہ سب کا قائم اسپہ رکھ تو — عقیدہ سب کا دائم اُس پہ رکھ تو
دکھا فیض اس کا مجھ کو دو جہاں میں — ہر اک آفت سے رکھ امن و اماں میں
میرے ماں باپ کے مرقد[۷] میں دے نور — کر اُن کی روح کو رحمت سے مسرور
میرے فرزند کی بھی عمر کر طول — کر اس کو دو جہاں میں اپنا مقبول
کر اُس کو علم اور دانش[۸] سے معمور — اُسے رکھ ہر گھڑی عالم میں مسرور
مرے بھی دوستوں کو شادماں رکھ — سلامت اُن کا ایماں در جہاں رکھ
مرے دُشمن کو کر مقہور ہر دم — عداوت سے رکھ اُن کو دور ہر دم
اماں دے ہر بلا سے جاں کو میرے — سلامت رکھ سدا ایماں کو میرے
قبول اس دم میری یا رب دعا کر — میری مقبول ہر دم التجا کر
نہ ہووے راہ زن[۹] شیطان میرا — نہ غارت کر سکے ایمان میرا
اجل کی جب میری آوے گی نوبت — دکھا تو اُس گھڑی آثار[۱۰] رحمت
میری مشکل وہاں آسان کر تو — میرے ہمراہ میرا ایمان کر تو
میری کر قبر کو رحمت سے معمور — منوّر[۱۱] کر اُسے جوں مشعلِ نور

۱ یعنی قیامت تک
۲ یعنی بُرا بکنے والے
۳ یعنی مضبوط
۴ یعنی تر و تازہ
۵ یعنی پھول ۶ یعنی ہار

۳

۷ یعنی قبر
۸ یعنی عقل
۹ یعنی رستہ روکنے والا
۱۰ یعنی نشانیاں
۱۱ یعنی روشن

قیامت جس گھڑی ہووے گی قائم — نہ کر سب میں مجھے رسوا و نادم
مجھے داخل کر اُمّت میں نبیؐ کی — وہاں رکھ ظلّ رافت میں نبیؐ کی
شفاعت سے نہ کر حضرت کی محروم — جوار و قرب سے کر اُن کے موسوم
دکھا رحمت سے تو گلزار اپنا — عنایت کر وہاں دیدار اپنا
الٰہی گرچہ ہوں میں پر علائق — نہیں اس شان کے ہرگز ہوں لائق
وسیلہ ہے نبیؐ کا خاص مادام — طفیل اُن کے دعا پاوے یہ اتمام

نعت النبیّ صلّے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

زباں مدّاح ہے ہر دم نبیؐ کی — ثنا ہے روح سے ہمدم نبیؐ کی
نبیؐ مجھ کو بتا اب کون ہیں وہ — محمدؐ آفتاب کون ہیں وہ
ثنا قرآن میں جن کی عیاں ہے — ثنا گو خالق ہر دو جہاں ہے
وہ ہیں ختم رسل سالار اُمّت — شفیع المذنبیں غمخوار اُمّت
امام الانبیا و المرسلیں ہیں — مقرر رحمۃ للعالمیں ہیں
ملا لولاک کا خوش تاج اُن کو — ہوئی ہے عرش پر معراج اُن کو
ہدایت جن سے پائی ہے جہاں سب — قبائے بزم ہستی انس و جاں سب
نہال قُم فانذر جن کا قامت — لعمرک جن کی ہے شانِ کرامت
جبیں ہے والضحیٰ واللیل گیسو — مقوّس قاب قوسین اُن کی ابرو
ہے والشمس اُن کے رخسار کی تعریف — الم نشرح میں ہے سینے کی توصیف
ہیں مازاغ البصر چشم جہاں بیں — دلیلِ اذدنٰی دستِ گہر چیں
ہے سبحان الذی اسریٰ سواری — وما اوحیٰ ہے تختِ نا مداری
ہے خلوت گاہ بزمِ لی مع اللہ — ہے جلوت گاہ انا من نور اللہ
ہیں رضی اللہ عنہم چار کردر — ہیں اُمّ المومنیں فراش بستر
علیٰ خلقٍ عظیم اُن کی صفت ہے — وما ینطق زباں کی کیفیت ہے

۲۰ وتقلبک الخ ۲۳ حدیث شریف انا من نور اللہ ۲۴ اشارہ طرف اصحاب رسول صلعم کے ۲۵ ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

غرض جن کا ہے یہ مظہر یہ شان
ثنا اُن کی کرے کس میں ہے امکان

ثنا اُن کی ہے سب قرآں میں ظاہر
بیاں اُن کا ہے اوّل تا بہ آخر

سوائے حق کے کوئی تعریف اُن کی
نہ ممکن کرسکے توصیف[۱] اُن کی

ثنا گوئی کہاں کس سے ادا ہو
وہی جانے جو عالَم کا خدا ہو

ثنا گوئی کا دعوی سب غلط ہے
یہ شوخی اور گستاخی فقط ہے

ہے اقرارِ قصوری میں حضوری
ثنا ہے محض اقرارِ قصوری

دوسری مناجات درجناب سیّد[۲] کائنات

اے رحمت کے عجب دریائے موّاج[۳]
رموز آگاہ خلوت گاہِ معراج

اے عالی گوہر[۴] دُرجِ[۵] بلاغت
مُعلّیٰ نیّر[۶] بُرجِ شفاعت

اے حامی[۷] سب گنہگاروں کے نامی
وسیلے عاصیوں کے بس گرامی

میں ہوں فدوی تمہارا سخت عاصی
سراپا غرق دریائے معاصی[۸]

کرو آسان سب مشکل کو میرے
کشش بخشو تمہاری دل کو میرے

تمہارا مجھ کو ہے دائم وسیلہ
سدا اپنا رکھو قائم وسیلہ

بچاؤ سب پریشانی سے مجھ کو
گرفتاری و حیرانی سے مجھ کو

مجھے دو سرخ روئی دو جہاں میں
فضیحت مت کرو سب انس و جاں میں

وسیلہ بس تمہارا مجھ کو ہے آج
کرومت اور کا کب مجھ کو محتاج

جوارِ قرب میں اپنے مکاں دو
مجھے بدخواہ[۹] کے شر[۱۰] سے اماں دو

مددگاری کرو[۱۱] للہ میری
حمایت یا رسول اللہ میری

قیامت میں شفاعت کرکے یکبار
لجا جنّت میں بخشو حق کا دیدار

کرومت اپنی اس دولت سے محروم
جوار و قرب کی دولت سے محروم

بحقّ چار اصحابِ گرامی
کہ جو حضرت کے ہیں احباب[۱۲] نامی

بحقِ آل و ازواجِ مطہّر
دعا مقبول یہ ہو جاوے یکسر

۱؎ یعنی تعریف ۲؎ یعنی سردار دونوں جہان کے ۳؎ یعنی موجیں مارنے والا ۴؎ یعنی موتی ۵؎ یعنی موتی رکھنے کا ڈبہ ۶؎ یعنی ستارا
۷؎ یعنی سایہ کے ۸؎ ... ہے کا مقام ۹؎ یعنی گناہ ۱۰؎ یعنی ... دشمن ۱۱؎ یعنی فتنہ ۱۲؎ یعنی دوستوں

سَبَبِ تالیفِ مجالسُ

سخن گنجینۂ[۱] رازِ نہاں ہے
سخن کا ہے عجب گلزار دلکش[۲]
سخن ہو اور مدحِ مصطفیٰ ہو
پھر اُس کی کیفیت بس ہے نوادر
ہر ایک مدّاح مدحِ احمدی سے
خصوصًا عم میرے مقبولِ باری
ہیں بارہ مجلسیں جو اُن سے تصنیف
ہے احوال اُس میں سلطانِ ہدیٰ کا
فصاحت[۴] کا ہے وہ دریا گہر خیز[۵]
تلازم میں ہیں موتی بے بہا سب
صفائی اور مزا اس میں عجب ہے
کرے پُرنور حق مرقد کو اُن کے
مقامِ قُرب[۹] سے کر اُن کو مسرور
نبیؐ کی ذات سے وہ فیض پاویں
سوا اُن مجلسوں کے اور وافر[۱۰]
سِیَر کی ہے کتابوں میں وہ مرقوم
سو اس باعث یہ فدوی خاکپا نے
کتابوں سے تمامی منتخب کر
کیا بارہ مجالس اور منظوم
بزرگی کا بیاں حضرت کی سب ہے
نہیں ہے شعر میرا گرچہ پُختہ

سخن آئینۂ حُسنِ جہاں ہے
سخن کا ہے عجب چشمۂ[۳] رواں بخش
یہ بُلبُل اور وہ گل دلکشا ہو
سخن وے ہیں یقیں رشکِ جواہر
ہوا محفوظ فیضِ سرمدی سے
قیامت تک ہے اُن کا فیض جاری
کروں اُس شعر کی کس منہ سے تعریف
محمد مصطفیٰ بدرُ الدُّجےٰ کا
لطافت[۶] کا ہے گلشن راحت انگیز
مسلسل[۸] آبدار و دلربا سب
سخن وہ سربسر مقبولِ رب ہے
منوّر تربتِ امجد کو اُن کے
کرے رحمت سے اُن کی روح معمور
یے بارہ مجلسیں جنّت میں جاویں
بیاں حضرت کی ہے عظمت کا نادر
نہیں ہے عام وہ ہر اک کو معلوم
غلامِ بارگاہِ مصطفیٰ نے
جمع احوال پُر اجلال سب کر
کیا نادر ہر اک میں حال مرقوم
نوادر[۱۱] قیل و قال اس میں عجب ہے
وے مضمون ہے اس کا خجستہ[۱۲]

۱؎ یعنی خزانہ ہے
کھینچنے والا ۳؎
دل کو ، جان بخشنے والا
۴؎ یعنی خوش بیانی
۵؎ یعنی موتی اٹھانے
۶؎ یعنی سیری کی ۷؎
والا ۷؎ یا ...
۸؎ یعنی سلسلہ وار شعر
۹؎ یعنی نزدیکی
۱۰؎ یعنی خوش
زیادہ ۱۱؎ جمع نادر
کی یعنی عجب باتیں
۱۲؎ یعنی مبارک ۱۲

نہ مطلب مجھکو ہے کچھ شاعری سے — نہ مقصد خلق میں نام آوری سے

محض یہ ہے کہ حضرت کی کمالت — کریں معلوم سب شانِ جلالت

نہیں ہے اس میں فرمائش کسو کی — نہ ہے منظور بھی خواہش کسو کی

کیا ہوں دل میں رکھ حضرت سی اخلاص — ہے خوشنودی نبیؐ کی مقصد خاص

کتابوں سے جمع کر سب یہ مذکور — کیا ہوں ایک مجمل شعلۂ نور

کتابیں سب سِیَر کی معتبر ہیں — صداقت اور بزرگی میں نشتر ہیں

نبوت[1] سے ہے یک منسوب نادر — ہے نام اس کا معارج سب میں ظاہر

دگر بھی ہے نبوت سے وہ موسوم — مسمّٰی ہے مدارج[2] سب کو معلوم

ہے ثالث بھی نبوت سے وہ مشتق — شواہد[3] ہے گرامی تر وہ الحق

ہے جامع معجزاتِ باہرہ[4] ایک — کتاب معتبر موصوف ہے نیک

سوادِ دیدۂ اصحاب پنجم — مسمّٰی روضۃ الاحباب[5] پنجم

ہے ششم بس نوادر شرح مشکوٰۃ[6] — حدیثِ مصطفٰےؐ جس میں ہیں یک ذات

ہے بعضے مثنوی[7] سے بھی روایت — لکھے ہیں مولوی نے جو حکایت

روایت تحفۃ[8] الخلان سے ایک — لکھی جو ہے نوادر تر بہت نیک

ہر ایک سے ہر روایت برمحل لے — لکھا ہوں سب حکایت بے بدل لے

لکھا ہوں سعی[9] اور محنت سے اس کو — کیا ہوں صرف طاعت ہر نفس[10] کو

خدا سے ہر گھڑی رکھتا ہوں اُمّید — کہ مجھ کو فیض دکھلا اس کا جاوید

رکھے دونوں جہاں میں میری عزت — عطا بھی قرب کی فرما دے دولت

میرے مقبول کر یا رب یہ اشعار — بحقِ مصطفٰےؐ سلطان[11] ابرار

قبولیت پہ کر موقوف یہ بات — پڑھوں روحِ نبیؐ پر دل سے صلوات

پہلی مجلس بیان میں فضیلتیں اور بزرگیاں آں سرور کی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمانے سے

[1] معارج النبوۃ
[2] مدارج النبوۃ
[3] شواہد النبوۃ
[4] یعنی روشن
[5] نام ہے کتاب کا
[6] نام کتاب کا

۵

[7] مثنوی مولانا روم
[8] نام کتاب کا
[9] کوشش
[10] دم
[11] بادشاہ نیک کردار

قلم محمود ہو جامِ ازل سے
سعادت اس کو حاصل دمبدم ہے
لکھے تا مجلس اوّل ادب سے
بیاں ایجاد کا ہے اس میں شمہ
روایت اس میں ساری معتبر ہیں
بیاں ہے بادشاہِ سرمدی کا
ظہورِ کائنات اُس نور سے ہے
ہوئی اُس نور سے ظاہر خدائی
عجب ہے ذاتِ احمد مظہر جود
دکھایا اپنی قدرت کا تماشا
دراں خلوت کہ ہستی بے نشاں بود
وجودے بود از نقشِ دوئی دور
جمالِ مطلق از قید مظاہر
یہ چاہا اُس نے تب صنعت کو اپنی
کرے موجود بیشک جزو کل سب
کیا ہے پہلے نور احمد کا پیدا
حجاب اُس کے لئے پھر سب بنا کر
لگا وہ نور تب کرنے کو تسبیح
اسی اذکار کے کرنے سے ہر بار
بنایا روح اُس سے مرسلوں کی
کئی اقسام کر اُس نور سے پھر
بنایا عرش و کرسی اور افلاک
بنایا اُس سے ہر یک جزو و کل کو

جلالت طاس پر اب سر کے بل سے
کمالت اور بزرگی ہم قدم ہے
جہاں میں بہرہ ور ہوں فضل رب سے
جلالت کا ہے باقی سب کرشمہ
حکایت سر بسر سب نامور ہیں
ہے جلوہ نورِ ذاتِ احمدی کا
شہودِ عین ذات اُس نور سے ہے
عدم ہستی سے پایا آشنائی
کیا جس کے سبب سب حق نے موجود
کیا ایجاد صنعت کا تماشا
بکنجِ نیستی عالم نہاں بود
زگفت وگوے مائی وتوئی دور
بنور خویش ہم بر خویش ظاہر
دکھاوے عظمت و قدرت کو اپنی
کرے ہر شے سے ہر شے کو مرتب
سرافرازی اُسے بخشا ہویدا
حجابوں میں رکھا ہے اُس کو لاکر
لگا ہے دمبدم پڑھنے کو تسبیح
ہوئے انفاس جو اُس سے نمودا
ملایک اور سب روشن دلوں کی
ہر ایک اشیا کیا ہے اُس سے ظاہر
کواکب مہر و مہ اور عالم خاک
کیا ایجاد ہر یک خار و گل کو

۱۲
باقی

انفاس جمع نفس کی
نفس یعنی سانس کی

خمیر اُس نور کو پھر خاک سے کر — معطر کر بآبِ جوئے کوثر
رکھا پھر اُس کو لا عرشِ بریں پر — مثالِ نقشِ خاتم اس نگیں پر
رکھا اُس نور کے پھر چار جانب — بنا کر نورِ قدرت سے عجائب
وہ چاروں نور اقطابِ جلی تھے — ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ تھے
رہا ساکن نور وہ عرشِ علا میں — ہزاروں سال تسبیح و دعا میں
ملایک سر بسر قربان تھے اُس پر — ہر اک ساعت بلا گرداں تھے اُس پر
کیا ہے حق نے تب آدمؑ کو موجود — رکھا اُن کی جبیں میں نورِ محمود
ہوا آدمؑ کا تب چہرہ درخشاں — نظر آنے لگا جوں بدرِ رخشاں
کیے آدمؑ نے پھر اک دن شکرِ خواب — خدا کے حکم سے نورِ جہاں تاب
نکل آیا ہے آدم کی جبیں سے — رہی انگشتری خالی نگیں سے
فرشتوں نے لیجا اُس نور کو تب — بحورِ مغفرت میں با مؤدب
دیئے ہیں غسل با تعظیم یکسر — جبیں میں پھر رکھے آدمؑ کی لاکر
ہوا آدمؑ سے پھر وہ نور راہی — ہوا ہے شیثؑ پر فضلِ الٰہی
وہاں سے نور وہ پھر ہو کے سائر — انوشِ پاک کو پہنچا ہے ظاہر
غرض کرسی بہ کرسی دور در دور — ہر ایک کو نور نے دکھلا عجب طور
پھر عبداللہ تک پہنچا ہے آکر — ہوئے پیدا نبیؐ اُن سے مقرر
یہاں اس بات کو کر مختصر اب — لکھوں اجلالِ احمدؐ سر بسر اب
جو پیدائش میں ہیں اُنکے بشارت — کیے ہیں مرسلوں نے جو اشارت
ہر ایک نے شان جو ظاہر کیے ہیں — خبر حضرت کے آنے کی دیئے ہیں
بھی حق نے احمدؐ مرسل کا احوال — بزرگی کا بیاں با جاہ و اجلال
کیا جو مرسلوں سے اپنے ظاہر — وہ سب احوال بیشک ہے نوادر
سو اس باعث بیاں کر اس کو شمہ — جلالت کا کیا ظاہر کرشمہ
کہ تا حضرت کی سُن توصیف سارے — کریں معلوم اُس رتبے کو بارے

۱ کوثر کی ندی ۲ ساکن یعنی آرام پانے والا ۳ فرشتے
۴ بحور جمع بحر کی یعنی مغفرت کے دریا ۵ سیر کرنے والا ۶ زمانہ ۷ تعریف

رہیں واقف ہو شان احمدیؐ سے — جلال بادشاہِ سرمدی سے
روایت ہے یہ سب اہلِ سیر سے — تمامی راویانِ معتبر سے
کہ حق نے جو کتاب اللہ یکسر — دیا ہے بھیج سارے مرسلوں پر
ہر اک میں نعت احمدؐ کی نشر تھی — بزرگی اور عظمت کی خبر تھی
بھی ہر ایک انبیا اور مرسلیں سب — جہاں میں جو ہوئے سید الیقیں سب
ثنا خواں سب تھے اس ماہِ ہدیٰ کے — محمد مصطفےٰ بدر الدجیٰ کے
بھی حق حضرت کا تھا ہر دم ثنا گو — نشر جن کی ہے یہ تعریف دلجو
ادا تعریف اُن کی کس بشر سے — کہو پھر ہو سکے عزّ و قدر سے
بنایا حق نے اُن کو اپنا محبوب — دا ہی واقف صفت سے اُنکی ہو خوب
اولو العزمؐ اور پیغمبر تمامی — کیا ہے حق نے جن کو جگ میں نامی
سبھی حیراں تھے دیکھ اُن کی جلالت — نہ کوئی کہہ سکا اُن کی کمالت
روایت ایک یہاں لکھتے ہیں نادر — بزرگی ہے نبیؐ کی جس میں ظاہر
کہے ہیں شیثؑ نے آدمؑ سے یک روز — کہ اے مقبول حق ماہِ دل افروز
کرو شمہ بیاں کچھ مصطفےٰؐ کا — محمدؐ صاحبِ تاج و لوا کا
کہے آدمؑ نے اے فرزند والا — نہیں توصیف کا اُن کے ہے یارا
کروں اوصاف اُن کے کس زباں سے — ثنا اُن کی ہے خارج ہر بیاں سے
کیا ہوں سیر فردوس بریں کا — ہر ایک محل و مقامِ دل نشیں کا
لکھا تھا نام احمدؐ ہر مکاں پہ — ہر ایک اوراق و برگ بوستاں پہ
نہیں خالی کوئی دیوار و در ہے — ثنا اُن کی ہر اک جا منتشر ہے
گیا ہوں عرش کے سائے میں جس دم — کیا ہوں جب نظر بر عرشِ اعظم
نہ دیکھا ہوں وہاں خالی مکاں ایک — نشاں سے اُن کے خالی کوئی نشاں ایک
ہوا ہوں تب جنابِ حق میں سائل — کہ اے خلاقِ پاکِ وحی کامل
محمدؐ ہے مبارک نام کس کا — یہ ہے بس اسمِ با اکرام کس کا

نوح، ابراہیم، داؤد، یعقوب، ایوب، موسیٰ، یوسف، عیسیٰ، محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام
۵؎ پیدا کرنے والے

ہوا آواز اُس دم کبریا سے — جنابِ خالقِ ارض و سما سے
کہ یہ میرا ہے بیشک خاص محبوب — بزرگی اُس کی ہے عالم میں مطلوب
بنایا نور سے اُن کے دو عالم — تمامی جزو کل تا عرش اعظم
وہی مقصود ہے دونوں جہاں کا — وہی باعث ہے سب کون و مکاں کا
نہ کرتا نور کو گر اُس کے روشن — نہ کوئی دیکھتا قدرت کا گلشن
تجھے موجود کر اُس کے سبب سے — کیا مخلوق میں ممتاز[۱] سب سے
کروں اُس کی مبارک ذات ظاہر — تیری اولاد سے عالم میں ظاہر
سبھی اولاد تیری اُس سے ہر دم — اُٹھاوے فیض اور ہووے مکرم[۲]
روایت بھی دگر ہے یوں دل افروز — کہ حضرت شیثؑ نے آدمؑ سے ایک روز
کہے ہیں اے بنی[۳] آدم کے سردار — نبی افضل و مقبول جبار
شرف یہ حق نے بس تم کو دیا ہے — سبھوں سے پیشتر پیدا کیا ہے
کیا اوّل نبیؑ تم کو جہاں میں — رکھا عزت سے جنت کے مکاں میں
کیا قبلہ ملک کا تم کو یکسر — ہو مسجودِ ملایک تم مقرر
محمدؐ کو کرے آخر زماں کا — نبیؐ بیشک مقرب دو جہاں کا
تمھارے ہیں زیادہ تر مراتب — دیا رتبہ ہے اُن کا تم پہ غالب
یہ سن آدمؑ نے تب اُن سے یہ تقریر — لگے ہیں بولنے با عز[۴] و توقیر[۵]
کہ اے آرام جاں نور[۶] البصائر — میں جد[۷] سب کا ہوں بیشک حسب ظاہر
محمدؐ ہیں وے مظہر[۸] جہاں کے — خلاصہ ہیں سبھی کون و مکاں کے
ہوا ہے نور سے سب اُن کے پیدا — زمیں تا عرش سب عالم ہویدا[۹]
بنا کر حق نے اُن کو سب سے افضل[۱۰] — کیا ہے نور اُن کا سب سے اوّل
کیا پھر نور سے اُن کے ہر اک شئے — سبھی اُس نور سے پیدا ہوا ہے
تجھے بھی کر سبب سے اُن کے موجود — دکھایا ہے یقیں نابود[۱۱] سے بود
جبیں[۱۲] میں جب میری آیا ہے وہ نور — ملک کو تب کیا ہے حق نے مامور[۱۳]

۱ یعنی سرفراز ۱۲
۲ یعنی عزت دیا گیا
۳ یعنی تمام انسان
۴ یعنی عزت ۱۲
۵ یعنی عزت و قدر
۶ یعنی روشنی آنکھوں کی
۷ یعنی دادا ۱۲
۸ یعنی جائے ظہور
۹ یعنی ظاہر ۱۲
۱۰ یعنی بزرگ الٰہ تعالیٰ
۱۱ یعنی ہستی بعد نیستی
۱۲ یعنی پیشانی
۱۳ یعنی مقرر ۱۲

کریں سجدہ سبھی میری طرف ہو
نہ وہ سجدہ حقیقت میں مرا تھا
سبب اُس نور کے دار البقا[3] میں
ہوا مجھ سے گنہ جب ایک صادر[5]
ہوا تھا اُس خطا کرنے سے یکبار
محمدؐ کا لیا ہوں نام جس دم
مَراتب کو نہیں کچھ اُن کے حد ہے
جناب حق میں اُمّت اُن کی یکسر
خدائے پاک بالطف[11] و عنایت
عطا[12] اُن کو کرے چھ کام نادر[13]
ہے پہلا طور بس یہ اون کا نامی
کہ مجھ سے یک ہوئی تقصیر[13] صادر
نکالا ہے مقرّر جنّتوں سے
وے اُمّت محمدؐ کی ہمیشہ
رہے دائم گنہگاری سے مشغول
وے اعلیٰ مرتبہ ہر ایک سے پاویں
نہ شامت سے گناہوں کی وے بچیں
دُوَیم حق نے گنہ کو کر میرے عام
میرا ایک عیب مشہور جہاں کر
کتاب اللہ[18] میں لا اُس کا مذکور
وے اُمّت کا اُن کی بدعمل دیکھ
کرے نیں فاش[21] اس کو ایک باری
فضیحت[22] سے رکھ اُن کو دور ہر دم

کہ تا اُس نور سے مجھ کو شرف[1] ہو
کرشمہ[2] وہ یقیں اُس نور کا تھا
رکھا ہے مجھ کو فردوسِ علا[4] میں
نکالا مجھ کو تب جنت سے باہر
یقیں میں قہرِ[6] حق میں تب گرفتار
وسیلہ سے ہوا ہوں اُن کے بےغم
فضیلت اور کمالات بے عدد[8] ہے
گرامی اور اعلیٰ[9] ہے مُعتبر
کرم کی کر نظر اُن پہ نہایت
خلاف اُس سے میرے ہیں کام ظاہر
مخالف میرے واقع سے تمامی
سو اس باعث خدا نے مجھ کو ظاہر
کیا محروم[14] اپنی نعمتوں سے
گناہوں کو سمجھ کر اپنا پیشہ
شقاوت[15] اور بدکاری سے مشغول
قیامت میں سبھی جنّت میں جاویں
رہیں محروم اُس نعمت سے ہو کر
رکھا اُس روز سے عاصی[16] میرا نام
رکھا نیں اس کو مستور[17] و نہاں کر
عصیٰ[19] آدم کرے ہر بار مشہور
گنہ اُن کی نہایت پُر خلل[20] دیکھ
کرے رحمت سے اپنی پردہ داری
کرے عیب اُن کے سب مستور ہر دم

۱ یعنی بزرگی ۲ یعنی نیکی ۳ یعنی بہشت ۴ یعنی بلند ۵ یعنی ظاہر ۶ یعنی غصہ ۷ یعنی گرفتار ۸ یعنی شمار ۹ یعنی بلند ۱۰ یعنی مہربانی ۱۱ یعنی عجیب ۱۲ یعنی بخشش ۱۳ یعنی قصور ۱۲

۱۴ یعنی بے نصیب ۱۵ یعنی بدبختی ۱۲ ۱۶ یعنی گنہگار ۱۲ ۱۷ یعنی پوشیدہ ۱۲ ۱۸ کتاب اللہ یعنی قرآن مجید ۱۹ عصیٰ آدم اشارہ ہے آیت قرآن مجید کا ۱۲ ۲۰ یعنی نقصان ۲۱ یعنی ظاہر ۲۲ یعنی رسوائی ۱۲

گناہوں کی نہ دکھلا اُن کو شامت
سیوم مجھ سے ہوا ایک کام صادر
دکھا کر اُس کی شامت سخت یکبار
جدائی میں میں اُس کی مبتلا ہو
وے اُمت ہمیشہ اُن کی ظاہر
نہ حق شومی سے اُس کے مبتلا کر
جدائی کی نہ دیکھیں کچھ وہ آفات
چہارم یک گنہ سے ہو میں نادم
رہا مشغول توبہ تین سو سال
پذیرا حق نے کر تب عذر خواہی
وے اُن کو نہ اس محنت سے حاجت
گنہ اُن کے عفو اُس دم کرے حق
ہے پنجم یہ کہ میری یک خطا پر
میں دُنیا میں کھلے عورت سے آیا
وے لاکھوں گنہ ہر دم کریں وہ
گناہاں دیکھ حق اُن کے مقتدر
ششم عرفات پر جب میں گیا ہوں
گنہ میرے وہاں بخشا خدا نے
وے اُن کو نہ اُس محنت سے حاجت
فقط گھر میں کریں توبہ اگر وے
کہیں گر حق سے وے ہم ہیں گنہگار
محمد شافع اُمت ہے محکم
خدا کے پاس با اعزاز و حرمت

کرے رُسوا نہ اُن کو تا قیامت
سو اس باعث خدا نے مجھ کو ظاہر
کیا حوّا کی فرقت میں گرفتار
رہا ہوں سو برس اُس سے جدا ہو
کرے گی معصیت ہر دم کبائر
رکھے اُن کو عزیزوں سے جدا کر
رہیں ہر دم زن و فرزند کے ساتھ
کیا ہوں عذر خواہی اُس کی دائم
سدا روتا تھا ہو کر خستہ احوال
گنہ کی میرے دھویا ہے سیاہی
گنہ کر دل میں گر لاویں ندامت
کرے مقبول توبہ اُن کی مطلق
کیا حق نے برہنہ مجھ کو یکسر
نہایت شرم اور ذلت سے آیا
برہنہ ہو نہ یک ساعت رہیں وہ
نہ کھولے ستر اُن کے تن سے یکسر
وہاں رو رو کے جب توبہ کیا ہوں
حکیم پاک بے چون و چرا نے
نہ نکلیں گھر سے باہر ایک ساعت
گنہ بخشا دیں اپنے سر بسر وے
کہے حق میں تمہارا بس ہوں غفار
نہ اُمت کو کسی یک نے دُکھا ہے غم
سبب اُن کے عزیزاں کی ہے اُمت

سلہ یعنی گناہ سلہ جمع کبیرہ کی یعنی بڑے گناہ سلہ یعنی اُمتوں سلہ یعنی عورت سلہ یعنی پشیمان سلہ یعنی ہمیشہ سلہ یعنی پریشان

۳

سلہ یعنی معاف سلہ یعنی ننگی سلہ عرفات ایک پہاڑ ہے ... بخشنے والا ... عزت

دگر ہے معجزہ بس بے نوا در
لکھا ہے اس طرح راوی نے ظاہر

کہ ہے روضہ جہاں آدمؑ کا پُرنور
وہ ہے مشرق کی سرحد جائے معمور

سرہانے اُس مزارِ دلکشا کے
مُبارک روضۂ والاصفا کے

خدا کی قدرتِ کامل سے یک جھاڑ
نہایت خوبصورت ہے قدم گاڑ

ہر ایک سال اُس شجر پر دو مراتب
بہت سے پھول آتے ہیں عجائب

ہر ایک اُس پھول میں ہیں ہفت اوراق
ہر ایک اوراق ہے خوشبو سے وہ طاق

ہر ایک پر نام ہے سلطان دیں کا
محمد مصطفےٰ ماہِ یقیں کا

وہاں جو بادشہ ہوتے ہیں دائم
نگہباں اُس پہ وے رکھتے ہیں قائم

سبھی اُس پھول کو اُس دم جمع کر
خزانہ میں لجا رکھتے ہیں یکسر

خواص اُس پھول میں ظاہر عجب ہیں
دلیلِ صنعتِ افضالِ رب ہیں

جہاں تک ہیں مریض و سخت بیمار
دوا جن کی حکیموں سے ہے دشوار

سبھی اُس پھول کے کھانے سے اُسدم
شفا پاتے ہیں بافیضِ مکرم

مرض ہوتا ہے بس نابود سارا
یہ خوبی نام کی ہے آشکارا

لگاوے پھول گر آنکھوں کو اعمیٰ
اُسے کرتا ہے حق قدرت سے بینا

عجب اُس نام کی برکت ہے ظاہر
زباں اُس کے بیاں سے بس ہے قاصر

دگر عظمت لکھوں اس نام کی اب
مُبارک اسمِ با اکرام کی اب

کہ جس دم ساتھ لے سب اپنے دیندار
ہوئے ہیں نوحؑ آ کشتی پہ اسوار

ہوا ہے اُس گھڑی طوفاں کو جوش
کئے ہیں نوحؑ نے کشتی کو سرپوش

پڑا یکبار تب کشتی میں ظلمات
نہیں معلوم کچھ ہوتا تھا دن رات

نہیں کچھ چیز آتی تھی نظر تب
ہوئے ہیں لوگ گویا بے بصر سب

کہے ہیں نوحؑ نے تب یا الٰہی
عجب کشتی میں وارد ہے سیاہی

برابر اُس میں سب شام و سحر ہے
مکاں پر بس نمودِ قہر ہے

طبیعت اس اندھیرے سے ہے بےچین
ہیں قاصر سب کے اسدم نور عینین

۹ باقی

عطا کشتی میں کر اب روشنائی	دفع سب کی نظر سے کر سیاہی
کریں معلوم تا وقتِ عبادت	نہ ہووے کام اُن کا بے سعادت
ہوا ہے نوحؑ کو اُس دم یہ الہام	کہ گر ہے روشنی درکار مدام
لکھو کشتی میں ایک جانب مقرر	میرے اس نام کو با ہیبت و فر
دگر جانب محمدؐ کا لکھو نام	ادب کے ساتھ با تعظیم و اکرام
برکت سے ان دو ناموں کی بس اب	یہ کشتی نور سے ہووے لبالب
اندھیرا اس گھڑی سب ہووے گا دور	تجلی سے سب اُس کی ہوویں مسرور
یہ سن کر نوحؑ نے حکمِ الٰہی	لکھے ہیں اُس مطابق بے سیاہی
ادھر کو لا الٰہ الا سارا	ادھر نام محمدؐ آشکارا
پڑا کشتی میں تب دو نام کا نور	ہوئی ہے نور سے کشتی وہ معمور
شعاع اُس طرف مثلِ مہرِ تاباں	دگر جانب شعاعِ ماہ درخشاں
کریں معلوم تا سب اُس سے دن رات	رہیں محظوظ ہو سب روشنی سات
عجب یہ نام ہے بس راحتِ روح	ہوئی ہے جس سے روشن کشتیٔ نوحؑ
ہوئے ہیں اہلِ کشتی شاد اُس دم	اندھیرے سے ہوئے آزاد اُس دم
یہ عظمت اُس مبارک نام کی دیکھ	لطافت اسم با اکرام کی دیکھ
کہے اس نام کو جب یہ شرف ہے	منور اس سے کشتی ہر طرف ہے
کرے حق اُن کو جب عالم میں پیدا	پھر اُن کی ذاتِ اکمل سے ہویدا
منور کس قدر ہووے جہاں سب	سبھی آفاق اور کون و مکاں سب
یہ کہہ مشتاق ہو سلطانِ دیں کے	محمدؐ رحمۃ للعالمیں کے
لگے پڑھنے درود اُس نام پر تب	ثنا خواں سب ہوئے ہیں پاک مذہب
روایت کا دگر گنجینۂ نور	جلالت سے نبی کی ہے یہ معمور
کہ ابراہیمؑ کو جب دے نبوت	کیا حق نے عطا تشریف ملت
سو یک شب گھر میں وہ ماہِ جہاں تاب	حضور دل سے تھے محوِ شکر خواب

یکایک خواب میں فردوس پُرنور
لگے تب سیر کرنے اُس مکاں کا
لگے ہیں دیکھنے تب دار و در کو
لکھا تھا نام ہر ایک پر نبیؐ کا
قصوروں پر بھی فردوس بریں کے
لکھا تھا آپ کی اُمت کا بس نام
یہ عظمت دیکھ ختم المرسلیں کی
خلیل اللہ ہوئے بیدار اُس دم
پھر اپنے دوستوں سے حالتِ شب
کہ دیکھا میں نے شب کو جائے فردوس
بھی دیکھا ہوں ہر اک دیوار و در پر
لکھا تھا نام بیشک مجتبیٰ کا
بھی اُن کا نام حوروں کی جبیں پر
یقیں فردوس کے اعلیٰ مکاں سب
کئے تب عرض سارے حاضروں نے
کہ بتلا دو محمد کس کا ہے نام
کہاں ہوویں گے وے پیدا مقرر
کرامت اُن کو کس باعث یہ سب ہے
ہے کس صورت سے اُن کا سر و قامت
بیاں اُن کے کرو بعضے مراتب
کرو ظاہر محاسن اور فضائل
خلیل اللہ سے تب شاہِ دیں کی
نہیں کچھ ہو سکے اوصاف تقریر

نظر آیا ہے سب نعمت سے معمور
معلّٰی گلشنِ عالی نشاں کا
ہر اک شاخ و درخت و برگِ تر کو
شہِ عالم رسولِ ہاشمی کا
ستوں پر ہر مکانِ دل نشیں کے
کہ حق بخشے فلانے کو یہ انعام
محمد مصطفےٰ سلطان دیں کی
ہوئے اس خواب کے ہونے سے خرّم
لگے تقریر کرنے اس طرح تب
تمامی عظمت و نعمائے فردوس
ہر ایک برگ و گل و شاخ و شجر پر
محمد مصطفےٰ بدر الدجےٰ کا
مثال مہر ثابت تھا نگیں پر
ہیں اُمت کے لئے اُن کے مراتب
خلیل اللہ کے سب ناظروں نے
بزرگی اُن کو کس باعث ہے اتمام
یقیں وہ کون سی ہے جائے انور
بزرگی اُن کی اعلیٰ کس سبب ہے
شناسائی کی ہے پھر کیا علامت
بزرگی کے کہو روشن مناقب
بیانِ صورت و وصفِ شمائل
محمد مصطفےٰ ماہ یقیں کی
کہ تھے یہ دیکھ عظمت غرق تشویر

۱ یعنی بہشت ۲ یعنی بلند ۳ یعنی گھر دروازہ ۴ یعنی محل ۵ یعنی کھمبا ۶ یعنی اللہ کے دوست ۷ یعنی خوش ۸ یعنی نعمتوں ۹ یعنی پھول ۱۰ یعنی درخت ۱۱ یعنی برگزیدہ ۱۲ یعنی چودھویں رات کا چاند

۸
باقی

دجیٰ اندھیری رات ۱۴ یعنی پیشانی ۱۵ یعنی قائم ۱۶ یعنی آراستہ ۱۷ یعنی ابراہیم علیہ السلام ۱۸ یعنی روشن ۱۹ یعنی قد مبارک ۲۰ اوصاف حمیدہ ۲۱ خوبی و بزرگی ۲۲ یعنی خصلت ۲۳ یعنی فکر

جناب حق میں اُس دم سرنگوں ہو
رہے ماثول فضل بیچگوں ہو

ہوئے روح الامیں نازل اُسی دم
کہے کس بات کا ہے دل اوپر غم

کہے اُس نیر اوجِ صفا کا
محمد مصطفےٰ نورالہدا کا

کرو ظاہر میرے سے حال شمہ
بیاں کر جاہ و عظمت کا کرشمہ

کہے جبریل نے تیں مجھ کو یارا
یہ عظمت دیکھ گم ہے ہوش سارا

گئے جبریل پھر عرش بریں پر
سر اپنا رکھ ادب سے تب زمیں پر

کہے یا رب خلیل اللہ نے اب
کئے ہیں اس طرح سے عرض مطلب

کہ ہے دل میں میرے بس شوق غالب
کہ حضرت مصطفےٰ کے کچھ مناقب

سنوں اب گوش دل سے اپنے ایکبار
کہ تا معلوم ہو دیں اُنکے آثار

تیری درگاہ سے اُمید اب ہے
فضیلت کے خلاصے کی طلب ہے

ہوا ہے تب جنابِ حق سے آواز
کہ اے جبریل کہہ جا اُس سے یہ راز

کہ میرا ہے محمد دلبر خاص
مجھے ہے اُس سے الفت اور اخلاص

کیا ہوں نور سے اُس کے دو عالم
زمین و آسماں اور جن و آدم

بزرگی اُس کو موجودات پر ہے
تمامی نوع مخلوقات پر ہے

دیا ہوں اُس کو ہر شے پر بلندی
یقیں سب پر ہے اُس کو ارجمندی

نہیں کوئی اُس کا ثانی ہے جہاں میں
نہ ہمسر ہے کوئی کون و مکاں میں

سبب اُس کے کیا ہوں غیب ظاہر
تمامی قدرتِ لاریب ظاہر

کئی لاکھوں برس نور اُس کا آگے
کیا ہوں سب زمیں اور آسماں سے

تمامی کائنات اُس نور سے سب
کیا ہوں جزو کل اُس سے مرتب

لکھا ہوں عرش پر با صد کمالات
یقیں نام اُس کا میرے نام کے سات

سبب اُس کے کیا آدم کو پیدا
دیا پیغمبری اُس کو ہویدا

کروں پیدا اُسے آخر زماں میں
دکھاؤں روشنی اُس کی جہاں میں

ہے مولدگاہ اُس کا سنگ خارا
گہر در سنگ باشد آشکارا

ل۱ یعنی اُمیدوار
ل۲ یعنی جبرئیل
ل۳ نیر یعنی ستارہ
اوج یعنی بلند ۱۲
ل۴ یعنی نور ہدایت
ل۵ یعنی تھوڑا
ل۶ یعنی محمدؐ کی
ل۷ یعنی درگاہ
ل۸ یعنی محبت
ل۹ یعنی قسم ۱۲

۵

ل۱۰ یعنی مقصد دلی
ل۱۱ لاریب یعنی بیشک
ل۱۲ یعنی مخلوقات
ل۱۳ یعنی آراستہ
ل۱۴ یعنی ...
ل۱۵ یعنی ظاہر
ل۱۶ پیدائش کی جگہ
ل۱۷ سخت ۱۲
ل۱۸ پتھر یعنی موتی ۱۲

کہ یعنے کر اُسے مکے میں پیدا
کروں دیں اس کا عالم میں ہویدا

قد و قامت کو دے اُس کے کرامت
کروں بے سایہ اُس کا سروقامت

گہر اُسکا یتیمی کی صدف سے
کروں پیدا بزرگی اور شرف سے

محبت اُس کی دے ہر جان و دل کو
سنواروں اُس سے ہر اک آب و گل کو

محبت جو کرے اُس نازنیں کی
دکھاؤں سیر اُسے خلدِ بریں کی

قیامت میں سبھی اُمت کو اُس کے
تمامی بندۂ اُلفت کو اُس کے

مراتب دے سرافرازی کا ہر دم
کروں ہر ایک سے اُس کو مکرم

حشر میں انبیا اور مرسلیں سب
رہیں محتاج ہو اس کے یقیں سب

قسم مجھ کو خدائی کی ہے میری
قسم اس کبریائی کی ہے میری

محمد سے نہ کوئی خوب تر ہے
میری درگاہ میں محبوب تر ہے

کہے جبریلؑ نے تب آکے فی الحال
خلیلؑ اللہ سے شمہ یہ احوال

خلیلؑ اللہ نے تب ہو کے خرم
کہے اے کردگارِ ہر دو عالم

مجھے کر اُمتِ احمد میں داخل
بزرگی میں کر اُس اُمت کی شامل

فضائل کے چمن سے اور اک پھول
نکالا ہوں عجب دلکش و مقبول

کہ جب یوسف کے سب اخوان ناگاہ
گرے ہیں ڈال کر یوسف کو در چاہ

پڑا یوسف پہ اُس دم کوہِ غم کا
ہوا دل تہ نشیں چاہِ الم کا

لگے رونے تب اپنی بیکسی پر
لگے ہیں آہ کرنے بے بسی پر

ہوئے ہیں اُس گھڑی جبریلؑ نازل
کہے اے غنچۂ باغِ فضائل

کہا ہے حق نے تم کو اے پیارے
نہ کر آزردہ خاطر اپنا بارے

اگر چہتا ہے اس غم سے رہائی
تمامی بھائیوں پر سر براہی

تو ہر دم نام لے تو مصطفےٰ کا
محمد صاحبِ تاج و لوا کا

کر اُس کے نام کی تسبیح ہر بار
زباں کو اپنی کر اس سے گہربار

دیا ہوں میں نے اُس کے نام کو نور
کیا تاثیر سے نام اُن کا معمور

١ یعنے بزرگی
٢ یعنے سبب
٣ یعنے برتری
٤ یعنے عزیز
٥ یعنے بہشت
٦ یعنے محبت
٧ یعنے سربلندی
٨ یعنے بزرگ
٩ یعنے قیامت
١٠ یعنے صداقت
١١ یعنے تھوڑا احوال
١٢ یعنے جو متی
١٣ یعنے باغ
١٤ یعنے بھائیوں
١٥ یعنے کنواں
١٦ یعنے پہاڑ
١٧ یعنے رنجیدہ
١٨ یعنی جھنڈا
١٩ یعنی موتی برسانے والی
٢٠ یعنے آبادی

بلا میں ہووے جو ہر دم گرفتار — کرے گر نام اُس کا ذکر ہر بار
تو عظمت[1] سے یقیں اس نام کی تب — بر آوے اس کی حاجت اور مطلب
وسیلہ اُس کا ہے عالم کو کامل — ہے اُس کا فیض[2] ہر ذرے میں شامل
تو مت بھول اسم اُس عالی گہر کا — محمد تاجدار بحر و بر[3] کا
یقیں اُس نام کی حرمت[4] سے تجھ کو — کروں آزاد اس محنت سے تجھ کو
وسیلہ سے تو اُس کے فیض پاوے — مراتب اپنے اعلیٰ تر بناوے
تجھے اُس غم سے بخشوں اب رہائی — عطا تجھ کو کروں فرمانروائی
ترے دشمن تیرے نزدیک آویں — سبھی خادم تیرے خود کو بناویں
کہے یوسفؑ نے ہے وہ نام کافی — میرے اس درد کو بیشک ہے شافی[5]
وہ چاہتا ہوں عظمت اُس نبیؐ کی — دکھا دے مجھ کو صولت[7] اُس نبیؐ کی
جلالت[6] اُن کی بیشک کر نظر اب — یہ غم سب بھول جاؤں سر بسر اب
دُعا مقبول کر اُن کی خدا نے — اُسی دم خالقِ ارض و سما[8] نے
اُٹھایا ہے حجابِ[9] غیب سارا — دکھایا قدرت لاریب سارا
نگاہ یوسف نے کر دیکھے ہیں اُس دم — نظر اُن کے تب آیا عرش اعظم[10]
نظر کر عرش پر دیکھے ہیں ناگاہ — ہزاروں ہیں ملک[11] مقبولِ درگاہ
تمامی باندھ صف قائم ہیں باہم — نہیں تعداد سے کوئی اُن کے اعلم[12]
سبھی پڑھتے ہیں حضرت مصطفیٰ پر — محمد تاجدار والضحیٰ[13] پر
کئی اقسام سے ہر بار صلوات[14] — نہیں اس کام سے فارغ ہیں دن رات
بھی دیکھے جنتوں کے سب منازل[15] — ہر ایک اشیا ریہ اُس کے با فضائل
لکھا ہے نام محبوبِ خدا کا — محمد مصطفیٰ مشکل کُشا کا
یہ عظمت دیکھ یوسف شادماں[16] ہو — نبیؐ کے نام سے گوہر[17] فشاں ہو
لگے اُس نام کو کرنے تلاوت — وسیلے سے اُسی کے با حلاوت[18]
لگے کرنے دعا درگاہِ حق میں — جنابِ پاک خلّاق[19] الخلق میں

---

[1] یعنی بزرگی ۱۲
[2] یعنی بخشش ۱۲
[3] بحر و بر یعنی جنگل و دریا
[4] یعنی عزت
[5] یعنی شفا دینے والا
[6] یعنی دبدبہ ۱۲
[7] یعنی بزرگی۔
[8] یعنی زمین و آسمان
[9] یعنی پردہ ۱۲
[10] یعنی بڑا ۱۲
[11] یعنی فرشتہ
[12] یعنی جاننے والا
[13] اشارہ ہے طرف آیت کے
[14] یعنی درود
[15] یعنی مرتبے
[16] یعنی خوش
[17] یعنی موتی بکھیرنے
[18] یعنی مزیدار
[19] یعنی پیدا کرنے والا ۱۲

کیا ہے حق نے تب یوسف پہ افضال — دکھایا ایک کرشمہ اور فی الحال
کہ یعنی چاہ میں پیدا ہوا تب — درختِ خوشنما از صنفِ رطب
اُسی دم اُس پہ آیا پھول اور بار — ہوا ہے میوۂ شیریں نمودار
لکھا تھا برگ اور میوے پہ اُس دم — مبارک نامِ سلطانِ دو عالم
کرشمہ تھا یہ نورِ احمدی کا — جلال اُس بادشاہ سرمدی کا
لگے کرنے تناول اُس کو یوسف — ہوا دور اُس سے سب غم اور تاسف
پھر آخر چاہ سے پائے رہائی — ملی ہے مصر کی پھر بادشاہی
فضیلت کے چمن کا پھول روشن — دگر ہے اس طرح سے رشکِ گلشن
کہ حق نے حضرتِ موسیٰ کے تئیں جب — گیا درگاہ کا اپنے مقرب
بھی بخشا قربِ گاہِ طور اُن کو — کیا اُس نور سے معمور اُن کو
ہوا خطرہ تب اُن کے دل میں اسدم — کہ حق نے اب کیا مجھکو مکرم
نہیں ہے کوئی اب میرے موافق — نہ اس رتبے سے رتبہ کس کا فائق
ہوا تب غیب سے موسیٰ کو آواز — کہ اے بندے مرے رحمت سے ممتاز
اگر چہتا ہے میرا قرب دائم — زیادہ اس سے حرمت اور مکارم
تو رکھ دل میں محبت مصطفےٰ کی — میرے محبوب اکمل باوفا کی
نہ بھول اُس کی فضیلت کو تو یکسر — سدا رکھ دوستی اُس کی مقرر
یہی تیری بزرگی کا ہے حیلہ — میرے ہے قرب کا بس یہ وسیلہ
طفیل اس کے تو پاوے سرفرازی — زیادہ ہووے حاصل امتیازی
کیے تب عرض موسیٰ نے باخلاص — کہ وے ہیں کون تیرے دلبر خاص
مقرب کس کی ہے یہ ذات نامی — تیری درگاہ میں مجھ سے گرامی
ہوا موسیٰ کو پھر آواز اُس دم — کہ اُس کی ذات ہے سب سے مکرم
کیا میں نے اُسے آخر زماں کا — پیمبر خاص ہادی دو جہاں کا
وہ ہے مقبول میرا خاص دلبر — نہ اُس سے کوئی اعلیٰ اور بہتر

۱۴ یعنی [illegible] ۱۵ خطرہ یعنی خوف ۱۶ مکرم یعنی بزرگ ۱۷ فائق یعنی عمدہ ۱۸ ممتاز یعنی عزت دیا گیا ۱۹ حرمت یعنی عزت و بزرگی ۲۰ یعنی معشوق ۱۲ ۲۱ یعنی نزدیکی ۲۲ یعنی بلندی ۲۳ یعنی عزت ۲۴ یعنی [illegible] ۲۵ یعنی نزدیک ۱۲ ۲۶ قبول کیا گیا ۱۲

کیا ہوں درد و نظم اس کے باعث
کیا نور اس کا پیدا سب سے اوّل
جسے ہووے محبت اُس کی کامل
رضا میری اگر ہے تجھ کو مطلوب
درود اخلاص سے پڑھ اُس پہ مادام
بھی اپنی اُمتوں سے کہہ تمامی
تری اُمت رکھے گر اُس سے اخلاص
جنابِ حق میں پھر موسیٰؑ نے یک روز
کہ یا رب تو نے افضال و عنایت
کیا ہے سب سے عالی جاہ مجھ کو
بشارت دے مجھے بر کوہِ سینا
نہ یہ رتبہ دیا ہے کس کو آخر
سوال اب تجھ سے کرتا ہوں بالحاح
کہ پیدا ہو ویں جو آخر زماں میں
محبت تجھ کو ہے مجھ سے نہایت
زیادہ کون ان دونوں میں اب ہے
ہوا ہے اُس گھڑی موسیٰؑ کو آواز
کیا ہوں گرچہ عالی جاہ تجھ کو
ولے وہ ہے حبیب خاص میرا
کلیمی سے ہے گر تجھ کو بلندی
ہے اِن لفظوں کی معنی میں تفاوت
کلیمی میں رضا جوئی ہے مطلوب
تکلم میں رضا جوئی اَحب ہے

تمامی جن و آدم اُس کے باعث
وہ ہے ختمِ رُسل سلطانِ مُرسل
وہ مقبولوں میں ہو گا میرے داخل
محبت اُس سے رکھتا ہووے محبوب
تجھے تا آپ ہے مت بھول یہ کام
پڑھیں اُس ذات پر صلوٰۃ نامی
میرے بیشک مقرب ہو ویں سب خاص
کئے ہیں یوں سوال بہجت افروز
کیا میرے پہ اُس دم بے نہایت
لقب بخشا کلیمُ اللہ مجھ کو
تجلی سے کیا ہے اپنی بینا
نہ ثانی کوئی ہوا ہے میرے ظاہر
جواب اس کا کرم سے دے مجھے آج
محمد سرورِ عالم جہاں میں
دیا اُن سے محبت ہے بعنایت
تیرے دربارِ عالی میں اَحب ہے
کہ اے میری عنایت سے سرافراز
لقب بخشا کلیمُ اللہ تجھ کو
یقیں محبوب با اخلاص میرا
حبیبی کو ہے لیکن ارجمندی
حبیبی کو زیادہ ہے حلاوت
حبیبی ہے رضا مندی محبوب
محبت میں رضا اُس کی طلب ہے

لہ یعنی رسولوں
سلہ یعنی خوشنودی
سلہ یعنی ہمیشہ ۱۲
سمہ یعنی ۔۔۔ ۱۲
ھہ یعنی ۔۔۔
کوہ طور ۔۔۔
۔۔۔ یعنی ۔۔۔
۔۔۔ یعنی دوستی
۔۔۔ یعنی ۔۔۔

۔۔۔ یعنی سردار ۱۲
۔۔۔ یعنی نہایت ۱۲
۔۔۔ یعنی دوست ۔۔۔
۔۔۔ یعنی دوست ۔۔۔
۔۔۔ یعنی ۔۔۔
۔۔۔ یعنی مزہ
۔۔۔ یعنی کلام کرنا ۱۲

تو کر اس بات میں اب غور ظاہر
تفاوت ہے بہ دو رتبے میں وافر

تجھے میری محبت سے ہے بس کام
مجھے اس کی محبت ہے سرانجام

رضا جوئی تجھے میری ہے درکار
میں اس کا ہوں رضا جو آپ مختار

تجھے معراج ہے فرش زمیں پر
اسے معراج ہے عرش بریں پر

بلایا تجھکو میں نے طور پر جب
کیا ہوں حکم تجھ کو اس طرح تب

کہ رہ چالیس دن تک ہو کے صائم
بھی رہ چالیس شب بیدار دائم

شب معراج کو بر بستر خواب
میرا محبوب اکمل ہوئے در خواب

سو اس دم میں وہاں جبرئیل کے ساتھ
سواری بھیج با عز و کمالات

کروں اس خواب راحت سے اسے تب
ادب سے اس گھڑی بیدار در شب

بلاؤں بس اسے عرش علا پر
بٹھاؤں پھر سریر کبریا پر

تجھے ہے حکم فَاخْلَعْ اَنْتَ نَعْلَیْن
پھرے نعلین سے وہ قاب قوسین

سنے موسیٰ نے جس دم یہ کمالات
بزرگی اور حضرت کی جلالت

درود اس دم لگے پڑھنے بہ اکرام
رسول خاص پر با شوق اتمام

دگر لکھتے ہیں راوی نقل کامل
کہ جو ہے نقل مشعر بر فضائل

کہ ایک فاسق تھا موسیٰ کے زماں میں
فجور اس کا تھا شائع سب جہاں میں

نہایت بد خصالی میں علم تھا
گناہوں سے نہ خالی ایک دم تھا

سدا تھا ظلم و بد کاری میں مشغوف
ستمگاری تھی اس کی سب میں معروف

دغا دیتا تھا سب لوگوں کو ہر طور
غریبوں پر تھا اسکا ہر گھڑی جور

جہاں تک شہر میں تھے لوگ ساکن
تھے بیزار اس سے سارے رات اور دن

یکایک اس کی آپہنچی قضا تب
گیا دنیا سے وہ بدکار یک شب

ہوئے مرنے سے اسکے لوگ خوشحال
اٹھا اس کو نجاست میں دیئے ڈال

ہوئے جبرئیل اس دم آ کے نازل
کہے موسیٰ کو اے سالار کامل

کہا حق نے سلام اب تم کو فی الفور
کہا ہے دوسرا پیغام اس طور

۵ باقی

۱۳ یعنی بزرگی ۱۴ یعنی حد درجے والا ۱۵ یعنی بدکار ۱۶ یعنی بدکاری ۱۷ یعنی گمراہی ۱۸ یعنی مشہور ۱۹ یعنی وہ شخص جس کے دل میں ... ۲۰ یعنی ظلم ۲۱ یعنی بسنے والے ۲۲ یعنی سردار

کہ سب کے دوستوں سے ایک کا دل ہوا ہے آج از رحمت سے واصل
دیئے ہیں پھینک اس کو دشمنوں نے نجاست میں تمامی بدظنوں نے
پڑا ہے وہ فلانے اب مکاں پہ وہاں تعظیم سے تم جا کے یکسر
نجاست سے اٹھا اب اس کو نہلا کر کرو دے غسل اس کی لاش طاہر
نہلانے کے بجا سب لائے قانون کفن دو پھیرے جا اس کو مدفون
بھی امت سے کہو سب اپنی اس دم رہیں حاضر سبھی سب پہ ہے غم
دکھیں اس لاش کی جو دل سے عزت عطا اس کو کروں گلزار جنت
یہ سن موسیٰ نے اس دم حکم رب کا وہاں پہنچے طریقے سے ادب کا
ہوئے میت پہ سب لوگ اس کی حاضر سو دیکھا سب نے وہ بیشک ہے فاجر
کہ جو تھا فسق میں دو سو برس تک سراپا غرق اور مشغول بیشک
نہ خوبی کا کیا ہے اس نے یک کام یہ اس کا دیکھ نادر خیر انجام
بڑے حیرت میں سارے لوگ اس دم وے حکم خدا کو رکھ مقدم
کئے آداب سے جا اس کو مدفون بجا لائے ہیں سب احکام بیچون
ہوئی موسیٰ کو حیرت سخت غالب یہ رتبہ دیکھ فاسق کا عجائب
کئے ہیں عرض اس دم کبریا سے خدائے پاک بیچون و چرا سے
کہ اے دانائے اسرار ضمائر علیم نکتہ سر مقادر
تجھے ظاہر ہے اس فاسق کا احوال ہے روشن اس کی بدکاری اعمال
وے حرمت کا اس کیا سبب ہے یہ رتبہ ہے اس کا اعلیٰ تر عجب ہے
ہوئی ہے وحی تب موسیٰ پہ صادر کہ اے موسیٰ یہ تھا لاریب فاجر
کبھی نیکی کا اس نے نیں کیا کام جہنم کے تھا لائق یہ سرانجام
وے یک روز کھولا اس نے توراۃ لگا ہے دیکھنے سب اس کی آیات
دیکھا یک نام حضرت مصطفیٰ کا محمد صاحب تاج و لوا کا
نظر اس کے پڑا با شان اجلال بزرگی نام کی وہ دیکھ فی الحال

گرامی تر تجھ وہ نام سب سے
محبت کے لبوں سے چوم اُس دم
میرے محبوب کا جب نام اُس نے
رکھا تعظیم سے آنکھوں پہ یکسر
کیا مقبول بیشک اپنے دَر کا
عمل سے کر گنہ اس کے سبھی رد
برکت یہ یقیں اس نام کی ہے
محمدؐ کا گرامی نام ہے خاص
رکھے اس نام کی جو کوئی حرمت
رہے مقبول ہو میرا ابد تک
سبھی اس نام کی برکت سے عاصی
کیا جب میں نے پیدا عرشِ اعظم
لکھا جب نام اُس پر شاہِ دیں کا
ہوا اس کی برکت سے وہ قائم
یہ رتبہ اُس کے ہے اسمِ علا کا
کرے موسیٰ نے جب یہ راز گوش
روایت ہے دگر اس طور مذکور
کہ حق نے حضرت داؤد کو جب
کیا نازل زبورِ پاک اُن پر
نظر کر وہ کلامِ پُر حلاوت
کہیں آیت جو آتی تھی ثنا کی
اُسے داؤد باالحانِ خوشتر
وہاں تب غیب سے آتا تھا اک نور

اُٹھا کر اس کو تعظیم و ادب سے
رکھا آنکھوں پہ با توقیرِ اعظم
سمجھ با عزت و اکرام اُس نے
سو میں نے اس سبب اُس کو مفرد
دکھایا فیض اسمِ پُر فَسد کا
کیا اس کو مقرب اور اسعد
یہ عظمت اسمِ با اکرام کی ہے
فضائل کے اُسے بخشا ہوں اخصاص
ملے گی دو جہاں میں اُس کو عزت
گنہ اُس کے عفو ہو جائیں بیشک
عذابِ حشر سے پاویں خلاصی
تزلزل سے سبھی ہوتا تھا درہم
محمدؐ از نسبتِ عرشِ رب کا
رہا ہے اپنے پھر موقع پہ دائم
کرشمہ ہے یہ نامِ پُر ضیا کا
کئے صلوات سے سینے کو پُر جوش
جلالِ احمدی سے ہے یہ معمور
دیا پیغمبری کا جاہ و منصب
نبیؐ کی تھی ثنا اُس میں مقرر
سدا داؤد کرتے تھے تلاوت
ثنائے دل کشائے مصطفےٰ کی
تلاوت جس گھڑی کرتے تھے یکسر
مکاں ہوتا تھا اُس پر تو سے معمور

۱؎ یعنی عزت
۲؎ یعنی دروازہ
۳؎ یعنی عزت
۴؎ یعنی بہت بڑا
۵؎ یعنی خاص
۶؎ یعنی عزت
۷؎ یعنی ہمیشہ
۸؎ یعنی معاف
۹؎ یعنی گنہگار
۱۰؎ یعنی نجات

باقی

۱۱؎ یعنی چھٹکارا
۱۲؎ یعنی زلزلہ
۱۳؎ یعنی آرائش
۱۴؎ یعنی روشنی
۱۵؎ یعنی بھید
۱۶؎ یعنی رتبہ
۱۷؎ یعنی تعریف
۱۸؎ یعنی میٹھا مزیدار
۱۹؎ یعنی آواز
۲۰؎ یعنی آباد

درودیوار آکر وجد میں تب
ادب سے سر جھکاتے تھے وہاں تب

بھی کر شاخ و شجر اُس نام کو گوش
مکاں سے نقل کر ہوتے تھے مدہوش

عجب اس نام کا بس یہ شرف تھا
کہ جلوہ اُس کا ظاہر ہر طرف تھا

یہ عظمت نام کی تب دیکھ کامل
ہوئے داؤد اُس دم حق سے سائل

کہ یارب نام یہ ختم الرسل کا
محمد آفتاب جزو و کل کا

تلاوت میں میری آتا ہے جس دم
سو ہو کر جلوہ گر اک نور اعظم

دکھاتا ہے جلالت کا عجب طور
کرشمے سے مقرر اُس کے فی الفور

جھکا کر سر درودیوار سارے
ادب سے سرنگوں ہوتے ہیں بارے

یہ تاثیر اس میں ظاہر کس سبب ہے
گرامی نام یہ کس کا عجب ہے

ہوا ہے غیب سے تب اُن کو آواز
کہ اے داؤد یہ ہے جلوۂ ناز

کرشمہ ہے یہ نور احمدی کا
تجلّی ہے ظہور احمدی کا

تو جب لیتا ہے اس کا نام طاہر
وہی نور آکے بس ہوتا ہے حاضر

اُسے کرتے ہیں سجدہ دار و در سب
بھی واجد اُس سے ہوتے ہیں شجر سب

یہ جلوہ نور کے اسرار کا ہے
کرشمہ سیّد ابرار کا ہے

یہ اُس کے نام کی توقیر ہی سب
نوادر اُس میں یہ تاثیر ہے سب

کرے گر نام کو تو اُس کے اوراد
تو ہر شاخ و شجر جن و پری زاد

تیرے محکوم سب ہو جاویں یکسر
تیرا ہو جاوے نافذ حکم اُن پر

کرے شاہی تو بیشک اب جہاں میں
تسلّط ہووے تیرا انس و جاں میں

بھی ہوویں مرغ و ماہی تیرے محکوم
کرے آہن کو اپنے ہاتھ سے موم

یہ سن داؤد نے اُس نام کا فیض
نبی کے اسم با اکرام کا فیض

مقتدر ورد میں لائے اُسے تب
ہوئے محکوم اُن کے اُس گھڑی سب

ہوا ہے اقتدار اُن کا عجائب
ہر ایک شے پر ہوا حکم اُن کا غالب

بھی لکھے ہیں سلیماں کی نگیں
لکھا تھا نام حضرت کا مقرر

۱ یعنی بیہوش ہوا ۲ یعنی درخت ۳ یعنی بزرگی ۴ یعنی سوال کرنے والے ۵ یعنی روشنی ۶ یعنی بزرگی ۷ یعنی بزرگی ۸ یعنی نار ۹ یعنی اوندھا ۱۰ یعنی روشنی ۱۱ یعنی پاک ۱۲ یعنی وجد کرنے والا
۱۳ یعنی بھیدوں ۱۴ یعنی سردار نیکوں کے ۱۵ یعنی عزت ۱۶ یعنی اثر ۱۷ یعنی عجائب ۱۸ یعنی پری کا بچہ ۱۹ یعنی جاری ۲۰ یعنی غلبہ ۲۱ یعنی مچھلی ۲۲ یعنی لوہا ۲۳ یعنی تابعدار ۲۴ یعنی چیز ۲۵ یعنی قدرت ۲۶ یعنی نگینہ

سلیماںؑ اس سبب سے کامراں[1] تھے
غرض حضرت کے اسمائے[2] عُلےٰ کا
نہ بھول اس کو علیؑ تو دل سے یک دم
طرب[4] انگیز ہے دیگر روایت
کہ ایک دن تخت پر حضرت سلیماںؑ
سو دیکھا آپ نے صحرائے[6] پُر نور
عجب صحرا تھا نامی رشک گلگشت[9]
نہیں آباد تھا وہ گرچہ اُس دم
زمیں سرسبز تر پُر کیفیت تھی
درخت تازہ تر و پُر نور اُس میں
سُلیماںؑ دیکھ وہ صحرائے انور
زیارت اُس کی حاصل سربسر کر
لگے تعریف کرنے پھر وہاں کی
کہ ہے یہ سرزمیں ہر اک زمیں سے
عجب اُس خاک کے ہیں بخت روشن
مقابل اس زمیں کے عرش اعظم
نبیؐ جو ہو ویں پیدا سب سے آخر
محمدؐ نام ہے اُس پیشوا کا
عجب ہے ذات اُنکی سب سے اعلی
وے ہیں محبوب بیشک کبریا کے
مقرر سب جہاں کے رہنما ہیں
بنا جن کے سبب آفاق[20] و پستی
کریں آخر یہاں وے آکے ہجرت[21]

سبھی محکوم اُن کے انس و جاں تھے
عجب ہے فیض نام پرضیا[3] کا
لگا ہے ہاتھ تیرے اسم اعظم
نہایت روح پرور ہے حکایت
ہوا میں تھے رواں باعزت و شان[5]
جہاں شہر مدینہ اب ہے معمور[7]
منور اُس کے تھے اشجار[8] اور دشت
وے تھا نور کا اک اُس میں عالم
ہوائے سرد روحانی صفت[11] تھی
سبھی تھے نور سے معمور اس میں
اُتر آئے ہوا سے تب زمیں پر
پھر اپنی فوج کی جانب[12] نظر کر
درخشاں[13] اور منور اُس مکاں کی
مکرم ہر بلاد و دل نشیں سے
فدا اُس خاک پر ہیں ہشت[14] گلشن
مراتب میں ہے اس سے سربسر کم
سبب جن کے بنا کونین[15] ظاہر
چراغ بحر[16] و بر بدر الدجےٰ[17] کا
مقرب ہے بقرب حق تعالی
ہیں نامی برگزیدے[18] بس خدا کے
تمامی مرسلوں کے پیشوا ہیں
زمیں اور آسماں نے پائی ہستی[19]
قدم سے اپنے بخشیں اس کو زینت[22]

۱؎ یعنے مقصود ور ۱۲
۲؎ یعنے بزرگ نام ۱۲
۳؎ یعنے پُر روشنی ۱۲
۴؎ یعنے خوشی
۵؎ یعنے اٹھانے والی
۶؎ یعنے جنگل
۷؎ یعنے آباد
۸؎ یعنے درخت
۹؎ یعنے سیر کرنا
۱۰؎ یعنے نام
۱۱؎ یعنے خاصیت
۱۲؎ یعنے طرف

۳ باقی

۱۳؎ یعنے روشن
۱۴؎ یعنے آٹھ باغ مراد بہشت ہے
۱۵؎ یعنے دونوں جہاں ۱۲
۱۶؎ یعنے دریا و جنگل
۱۷؎ یعنی اندھیری رات کے چاند
۱۸؎ یعنے مقبول
۱۹؎ یعنے زمین و آسمان
۲۰؎ یعنی وجود ۱۲
۲۱؎ یعنے جدا ہونا ۱۲
۲۲؎ یعنے آرائش ۱۲

مکاں سے اُن کے پاوے نور یہ خاک — رہے گی حشر تک معمور یہ خاک
پھر آخر نقل فرما اس مکاں سے — کیا رحلت مقرر ہیں جہاں سے
اسی منزل میں اُن کا جسم پُرنور — رہے گا تا قیامت ہو کے مستور
تمامی خلق اس حرمت سے ظاہر — کرے اس خاک کو کحل الجواہر
عجب طالع ہیں اُن لوگوں کے یاور — ملے گا جن کو ایسا پاک رہبر
ہر ایک دیں سے گرامی اُن کا دیں ہے — فضیلت سے بھرا بیشک یقیں ہے
جو تابع اُن کے ہووے پاک دیں کا — وہ پاوے قرب رب العالمیں کا
یہ کہہ اُس دم روانہ ہو سلیمانؑ — چلے ہیں تخت پر با عزت و شان
یکایک آگئے کعبے کے اطراف — کرے قصدِ زیارت با دلِ صاف
سو دیکھا آپ نے کعبے کو اُس دم — بتوں سے تھی بھری وہ جائے اکرم
تھے ساکن اُس مکاں میں سارے کافر — نشہ تھی بت پرستی اُن کی ظاہر
سبھی کعبہ و کعبے کے حوالی — نہیں کوئی جائے تھی مورت سے خالی
بتوں سے لا سلیمانؑ نے کدورت — ہوئے راہی وہاں سے بالضرورت
جنابِ حق میں تب کعبے نے زاری — کیا ہے با نہایت خاکساری
کہا ہے عجز سے اے میرے معبود — میرے میں بت سبھی رہتے ہیں موجود
ہوا ہے یہ مکاں سب پُر علائق — نہیں ہے اب تری طاعت کے لائق
نبی تیرا سلیمانؑ سربسر اب — ہوا پر سے گیا ہے فوج لے سب
نہیں میری طرف آیا ہے اس دم — نہیں مجھ کو کیا آنے سے خرم
ہوا میں اب تری طاعت سے محروم — رہا ہوں ہو کے بس بدبخت مذموم
جنابِ حق سے تب آیا ہے آواز — کہ اے کعبہ نہ ہو غم سے سرانداز
ترے ہیں بخت آخر سب سے نامی — ترا انجام ہے سب سے گرامی
کروں پیدا یہاں میں سب سے آخر — نبی سالارِ سب عالم کا ظاہر
وہ بیشک ہے نبی آخر زماں کا — ہے ہادی اور رہبر سب جہاں کا

۱؎ یعنی قیامت ۲؎ یعنی کوچ جانا ۳؎ یعنی پوشیدہ ۴؎ یعنی عزت ۵؎ یعنی جوہر کا سرمہ ۶؎ یعنی نصیب ۷؎ یعنی مددگار ۸؎ یعنی راہ دکھانے والا ۹؎ یعنی فرمانبردار ۱۰؎ یعنی نزدیکی ۱۱؎ یعنی شوکت

۱۰

۱۲؎ یعنی ارادہ ۱۳؎ یعنی یکبارگی ۱۴؎ یعنی اردگرد ۱۵؎ ظاہر ۱۶؎ یعنی عاجزی کا ۱۷؎ یعنی لگاؤ جمع علاقہ کی ۱۸؎ یعنی آزردہ ۱۹؎ یعنی خوش ۲۰؎ یعنی بدنصیب ۲۱؎ یعنی برا ۲۲؎ عاجزی کا سر نیچا کرنے والا

وہ سارے مرسلوں کا تاج سر ہے
لقب ختم رسل خیر البشر ہے

کیا اُس کے سبب کون و مکاں کو
بنایا سب زمیں اور آسماں کو

کرے وہ رہنمائی سب جہاں کی
کرے وہ پیشوائی انس و جاں کی

قیامت تک رہے دین اُن کا ثالث
جہاں اُس دین کی سب ہووے گی طالب

بتوں سے یہ مکاں وہ کرکے خالی
دکھاوے تجھ کو فیض لایزالی

قیامت تک خلق آوے یہاں سب
اسے معمور رحمت سے مکاں سب

شرف پاوے تو اُس کی ذات سے بس
اماں پاوے ہر ایک آفات سے بس

بتوں کا گم یہاں سے نام ہوگا
تمہارا خیر اُس سے سب انجام ہوگا

جہاں آوے زیارت کو تری سب
زیارت فرض تیری ہووے گی تب

سلیمانؑ پہ ہوئی پھر وحی نازل
کہ اے پیغمبر و سالار کامل

گئے تم آج کعبے کی طرف سے
کئے محرم اُسے اپنے شرف سے

رہا ہے اس سبب وہ ہوکے خستہ
کیا ہے پاس نے اُس کو شکستہ

کرو تم اُس کی جا اِس دم زیارت
اُسے دو خیر و خوبی کی بشارت

سلیمانؑ نے یہ سُن حکمِ الٰہی
گئے کعبے ہیں با فوج و سپاہی

دیئے ہیں پھینک سارے توطہنام
مناسک سب بجا لائے باکرام

سبھی پنجاہ سو اشتر تھے ہمراہ
بھی تھے پنجاہ سو گاوان و خرگاہ

کتے اشتر سے بھی تھے چار چنداں
کئے سب جانور مکے میں قرباں

بلا کر اُس گھڑی اہل شرافت
پکا کھانا کرے سب کی ضیافت

جمع کر اُس گھڑی سب خاص و عام
بھی اپنے کر جمع سب خیل و احشام

لگے تعریف کرنے سب حرم کی
معلّے اس مقام محترم کی

کہے یہ مولدِ ختم رسل ہے
ولادت گاہِ شاہِ جزو کل ہے

ہے عزت اس زمیں کی ہر زمیں پر
تفاخر ہے اسے چرخ بریں پر

صدف یہ گوہرِ لولاک کا ہے
مکاں مہر فلک اور خاک کا ہے

حرم پہ اُن سے ہووے کانِ اسلام
قوی ہووے جہاں ارکانِ اسلام

عجب وے سرورِ عالی نسب ہیں
چراغِ کعبہ و شمعِ عرب ہیں

رموزِ نکتۂ تقویم ہیں وہ
بہارِ باغِ ابراہیم ہیں وہ

ہیں اسمٰعیل کے گلشن کے وہ پھول
کریں عدنان کی روشن چشمِ مشغول

محمد نام ہے اُن کا منوّر
ہیں سارے انبیا کے دُرِّ افسر

خدا نے پہلے نور اُن کا بنایا
جہاں ایجاد کر اُس سے دکھایا

ہوئی پیدا جہاں سب اُنکے باعث
زمین اور آسماں سب اُنکے باعث

سبب سے اُن کے ہے آفاق و پستی
طفیل اُن کے سبھوں نے پائی ہستی

ہے جرعہ سلسبیل اُن کے کرم کا
ہے طائر جبرئیل ان کے حرم کا

شفاعت کا عطا کر تاج اُن کو
کرے حق صاحبِ معراج اُنکو

بلاوے بے شبہ عرشِ بریں پر
شرف بخشے تمامی آفریں پر

رہے عالم میں اُن کی دین داری
قیامت تک ہمیشہ شہریاری

مراتب اُن کی اُمت کا ہے عالی
ہے سب کے سر پہ فضلِ لایزالی

عجب ایام ہیں وے فیض انجام
کہ جس ایام میں دے ماہِ اتمام

نبوت کے فلک پر ہو کے تاباں
کریں روشن جہاں میں علم و ایماں

تجلی سے تب اُن کی تختۂ خاک
رہے گا کفر کی ظلمت سے ہو پاک

گدائے در کو اُن کے سروروں پر
بلندی ہے ہر ایک نام آوروں پر

رکھے اُس ذات سے جو صدق خلاص
یقیں مقبولِ حق ہو جاوے وہ خاص

کریں جو بغض اُن سے اور عداوت
وے ہیں مردود بیشک پُر شقاوت

عجب اقبال ہیں اُن کے گرامی
کریں جو صدق سے اُن کی غلامی

محبت اُن کی ہووے جس کے دل میں
بھری ہووے تمامی آب و گل میں

وہ لائق ہووے فردوسِ بریں کا
مقرب ہووے رب العالمیں کا

سلیماں سے کیے تب عرض سب نے
تمامی اہلِ دانش اور ادب نے

سلہ یعنی کھان سلہ یعنی رکن سلہ یعنی بھید سلہ یعنی پانی سلہ یعنی سر گلہ سلہ یعنی تاج کے موتی سلہ یعنی موجود سلہ یعنی بلندی و پستی سلہ یعنی گھونٹ سلہ یعنی جنت کی نہروں سے ایک نہر کا نام ہے سلہ یعنی [illegible]

۱۱

[illegible] یعنی ازواج اہل [illegible] سلہ یعنی [illegible] سلہ یعنی روشنی سلہ یعنی [illegible] سلہ یعنی نصیب سلہ یعنی [illegible] سلہ یعنی جنت سلہ یعنی نزدیک [illegible]

کہ اے پیغمبرِ حق صاحبِ تاج
مبارک اُن کا کب آوے زمانہ
تولد ہو ویں آخر کس قرن میں
جلالِ احمدی کا آوے کب دور
کہے لاریب وہ ہفتم قرن ہے
ہیں دس سو سال باقی اب مقرر
یہ کہہ لے ساتھ فوجِ خسروانہ
روایت دوسری نادر عجب ہے
کہ عیسیٰ ایک ساعت گھر سے بارے
وہاں حواریوں جا ملے ہیں
دکھا کر معجزہ ساروں کو یکسر
ہو حواری اُسی دم اُن کے خادم
سو یک روز آپ کی خدمت میں سارے
کہ حق نے بس نبی تم کو کیا ہے
گرامی آپ سے شاید جہاں میں
یہ سن حواریوں کی بات یکبار
کہ میرے بعد ہو ویں ایک اکمل
مراتب اُن کا ہے سب سے گرامی
وے ہیں سلطان سب پیغمبروں کے
ہے احمد نام اس سلطانِ دیں کا
وے سارے انبیا کے تاجِ سر ہیں
اگر میں کاش ہوتا اُس زماں میں
جمع کر اُن کی ہر دم خاکِ نعلین

نبی جو ہو ویں آخر شاہِ معراج
کہ جس میں ہے یہ فیضِ جاودانہ
بعثت فرما دیں دُنیا کے چمن میں
جلالت کا درخشاں ہوئے کب طور
خلاف اس میں نہ واقع در سخن ہے
پھر اُن کا دور ہو وے سب میں اظہر
ہوئے حضرت سلیماں تب روانہ
بیاں اجلال کا حضرت کے سب ہے
گئے ہیں سیر کو دریا کنارے
سو دعوت دین پر اُن کو کئے ہیں
مسلمانی میں لائے ہیں معتبر
رہے ہیں اُس گھڑی ہو کر ملازم
لگے ہیں پوچھنے اس طور بارے
بزرگی سارے عالم پر دیا ہے
کوئی نامی نبی نیں انس و جاں میں
کئے عیسیٰ نے لب اپنے گہر بار
نبی پیدا جہاں میں سب سے افضل
نبی بیشک ہیں وے اعلیٰ و نامی
سپہ سالار ہیں سب رہبروں کے
لقب اُمّی ہے ختم المرسلیں کا
میرے رُتبے سے اعلیٰ سربسر ہیں
مقرر ہم زماں اُن کا جہاں ہیں
بناتا اُسکو بیشک کحلِ عینین

قرن یعنی زمانہ اور عہد
یعنی باقی ہیں
ایک سو برس
یعنی افضل

باقی

۹ یعنی ساتھیوں کے
۱۰ یعنی تابعدار
۱۱ یعنی بزرگی
۱۲ یعنی دُنیا
۱۳ انسان و جن
۱۴ یعنی اصحاب عیسیٰ علیہ السلام کے
۱۵ یعنی موتی برسانیوالے
۱۶ یعنی بزرگی
۱۷ یعنی بلند
۱۸ یعنی جوتا
۱۹ یعنی سرمہ
۲۰ یعنی آنکھیں

مقابل آپ کے میرے فضائل
ہے اُمت اُن کی ہر اُمت سے عالی
جو ادنیٰ اُن کے در کا ہووے خادم
ہے رتبہ اُس کا عالی سب جہاں میں
دگر لکھتے ہیں یہ نادر روایت
کہ حق نے ایک دن عیسیٰ پہ ظاہر
کہ اے بندے مرے با صدق دل وجاں
بھی دے اُمت کو اپنی حکم یکسر
کہ تا اُمت تیری سب فیض پاوے
میرے محبوب پر جو لاوے ایماں
حبیب اُس کو یقیں اپنا کیا ہوں
وہ سارے مرسلوں کا تاج سر ہے
کیا آدم کو پیدا اُس کے باعث
سبب اُس کے کیا بالا و پستی
بنایا عرش کو جب میں نے یکسر
لکھا جب اُس پہ نام اُس کا یقیں تب
یہ سن عیسیٰ ہوئے قدوی نبی کے
روایت دوسری اس طور نادر
کہ جتنے ہوگئے ہیں مرسلیں سب
سدا کرتے تھے اس صورت سے درخواست
کہ یارب دے بزرگی ہم کو کامل
دے کس کی خدا نے التجا یہ
مگر عیسیٰ کو کر حق نے سرافراز

نہیں نعلین برداری کے قابل
سدا اُس پر ہے فضل لایزالی
میرے رتبے سے وہ فائق ہے دائم
گرامی ہے وہ سارے انس و جاں میں
بزرگی پر سند ہے یہ حکایت
کیا ہے اس طرح سے حکم صادر
محمد پر تو لا اک بار ایمان
کہ لاویں اُس پہ ایماں سب مقرر
مکرم اپنے رتبے کو بنا دے
کروں اُس کو مقرب اور ذیشان
بزرگی اُس کو عالم پر دیا ہوں
چراغ محفل جن و بشر ہے
کیا قدرت ہویدا اُس کے باعث
دکھایا سب جہاں کو نور ہستی
تھا لرزاں اور جنباں وہ مقرر
میرا قائم ہوا عرش بریں تب
ہوئے خادم رسول ہاشمی کے
کتابوں سے ہوئی ثابت یہ ظاہر
جناب کبریائی میں یقیں سب
مقرر با عقیدت بے کم و کاست
محمد کی تو کر اُمت میں داخل
اجابت کو نہ پہنچا یا دعا یہ
دعا کر اُن کی یہ مقبول و ممتاز

۱ یعنی ذکر ۱۲
۲ یعنی ہمیشہ ۳ یعنی
آدمیوں و جنوں ۱۲
۴ یعنی ظاہر ۵ یعنی
بخشش ۶ یعنی
بزرگی ۷ یعنی
نزدیک ۸ یعنی
بزرگ رتبہ ۹ یعنی
دوست ۱۲ ۱۰ یعنی
مخلوق ۱۲ ۱۱ یعنی
یعنی پیغمبروں

۱۲

۱۲ یعنی آدمی ۱۲
۱۳ یعنی ظاہر ۱۴
۱۴ یعنی کانپنے والا ۱۲
یعنی ہلنے والا ۱۲
۱۵ یعنی بلند ۱۲
۱۶ یعنی عجیب ۱۷
۱۸ یعنی رسولوں ۱۹ یعنی
گھٹنا ۲۰ یعنی
یعنی گروہ ۲۱ یعنی
سر بلند ۱۲

لیجا کر اُس گھڑی اُن کو فلک پر | رکھا ہے منزلِ مقصد ہیں یکسر
یقیں دُنیا میں بیشک پھر وے آویں | نبی کے دین پر آ سر جھکا دیں
نزول اُن کا جہاں میں ہے مقرر | فلک سے وے زمیں پر آکے یکسر
رہیں تابع ہو اُس دینِ قوی کے | بجالاویں مراسم پیروی کے
ہو ناصر آپ کی مِلت کے ہر دم | رہیں غمخوار ہو اُمت کے ہر دم
حقیقت اُن کے آنے کی نشر ہے | وہ سب احوال بس مشہور تر ہے
نہ گنجائش یہاں ہے اُس بیاں کا | فقط ہے یہ اشارہ اُس نشاں کا
غرض حضرت کے دیں کے یہ مراتب | عجب اعلیٰ ہیں ہر اک دیں سے غالب
نبی جو ہو گئے دُنیا میں سارے | تھی سب کو آرزو اس دیں کی بارے
کہو اس دیں کی کیا عظمت ہے نامی | عجب ہے دینِ احمد بس گرامی
محض فضلِ خدا یہ سربسر ہے | محض رحمت یہ اُس کی جلوہ گر ہے
ہمارے بخت کو کر جس نے کامل | کیا ہے ہم کو اس اُمت میں داخل
گنہگاروں کو یہ رُتبہ دیا ہے | نبی کی پیروی روزی کیا ہے
ادا یہ شکر ہووے کس زباں سے | کریں حمد و سپاس اُسکا کہاں سے
نہ تنہا سر بہ سجدہ دمبدم باد | کہ ہر موئے بہ تن در سجدہ ہم باد
یہاں سے ختم کر مجلس اوّل | درودِ بے بہا صلوات افضل
ارادت سے کر اپنا پاک پیشہ | پڑھوں روحِ محمد پر ہمیشہ
پڑھو اے حاضرو صلوات ہر دم | کہ تا تم کو ملیں درجات ہر دم

مجلس دوسری

قلم مشتاقِ مدحِ مصطفےٰ ہو | ثنا گوئے رسولِ کبریا ہو
چلا اور قرطاس پر سر رکھ ادب سے | لکھے تا مجلسِ دویم طرب سے
بیاں اس میں عجب پُر کیفیت ہے | چراغ افروزِ بزمِ معرفت ہے

۱ یعنی آسمان ۱۲ ۲ یعنی [illegible] ۱۲ ۳ یعنی مضبوط ۴ یعنی [illegible] ۵ جمع رسم [illegible] ۶ یعنی مددگار طریقہ ۷ یعنی مذہب ۱۲ ۸ یعنی ظاہر [illegible] ۹ یعنی [illegible] ۱۰ یعنی بلند ۱۱ یعنی بزرگی

۱۲۳ یا فتحی

۱۲ یعنی خالص ۱۳ یعنی نصیبہ ۱۴ یعنی تعریف و شکر ۱۵ یعنی بال ۱۶ یعنی ہر لحظہ ۱۷ یعنی قیمتی ۱۸ یعنی رحمت کاملہ ۱۹ یعنی مرتبے ۲۰ یعنی تعریف ۲۱ یعنی کاغذ ۲۲ یعنی دوسری ۲۳ یعنی روشن ۲۴ یعنی مجلس ۱۲

لیجا کر اُس گھڑی اُن کو فلک پر | رکھا ہے منزل مقصد میں یکسر
یقیں دُنیا میں بیشک پھر وے آویں | نبی کے دین پر آ سر جھکا دیں
نزول اُن کا جہاں میں ہے مقرر | فلک سے وے زمیں پر آکے یکسر
رہیں تابع ہو اس دینِ قوی کے | بجا لا دیں مراسم پیروی کے
ہو ناصر آپ کی ملت کے ہر دم | رہیں غم خوار ہو اُمت کے ہر دم
حقیقت اُن کے آنے کی نشر ہے | وہ سب احوال بس مشہور تر ہے
نہ گنجائش یہاں ہے اُس بیاں کا | فقط ہے یہ اشارہ اُس نشاں کا
غرض حضرت کے دیں کے یہ مراتب | عجب اعلیٰ ہیں ہر اک دیں سے غالب
نبی جو ہو گئے دُنیا میں سارے | تھی سب کو آرزو اس دیں کی بارے
کہو اس دیں کی کیا عظمت ہے نامی | عجب ہے دین احمد بس گرامی
محض فضل خدا یہ سر بسر ہے | محض رحمت یہ اُس کی جلوہ گر ہے
ہمارے بخت کو کر جس نے کامل | کیا ہے ہم کو اس اُمت میں داخل
گنہگاروں کو یہ رُتبہ دیا ہے | نبی کی پیروی روزی کیا ہے
ادا یہ شکر ہو وے کس زباں سے | کریں حمد و سپاس اُسکا کہاں سے
نہ تنہا سر بہ سجدہ دمبدم باد | کہ ہر موئے بہ تن در سجدہ جسم باد
یہاں سے ختم کر مجلس اوّل | درود بے بہا صلوات افضل
ارادت سے کر اپنا پاک پیشہ | پڑھوں روح محمد پر ہمیشہ
پڑھو اے حاضرو صلوات ہر دم | کہ تا تم کو ملیں درجات ہر دم

مجلس دوسری

قلم مشتاقِ مدحِ مصطفےٰ ہو | ثنا گوئے رسولِ کبریا ہو
چلا اب قرطاس پر سر رکھ ادب سے | لکھے تا مجلس دویم طرب سے
بیاں اس میں عجب پُر کیفیت ہے | چراغ افروز بزم معرفت ہے

بھرا ہے اس میں سب خوبی کا عالم ۔ تعشق اور محبوبی کا عالم
صبا نے بوئے گل سے لا کے پیغام ۔ کیا ہے بلبلوں کو مست مادام
نقارہ دورِ احمد کا ازل سے ۔ بجا نوبت عطائے لم یزل سے
صدا کر گوش کو عالم کے پرجوش ۔ حشر تک ایک دم ہووے نہ خاموش
عجب چرخِ بریں کا ہے یہ دستور ۔ کہ دکھلاتا ہے پہلے صبح کا نور
پھر اُس کے بعد آ خورشیدِ خاور ۔ جہاں کو نور سے کرتا ہے انور
اگرچہ صبح میں یہ روشنی ہے ۔ وے خورشید سے وہ روغنی ہے
نہ ہووے گر تہِ مشرق میں خورشید ۔ کہاں سے صبح پاوے نورِ امید
دکھا خورشید پہلے اپنے آثار ۔ جہاں میں پھر وہ ہوتا ہے نمودار
اسی صورت سے مہرِ پرضیا نے ۔ محمد مصطفےٰ شمس الہدا نے
کہ ہیں یہ آفتابِ اوجِ لولاک ۔ ہے ذرہ اُن کا بیشک نورِ افلاک
دکھا پہلے ظہور اپنے کرم کا ۔ کرشمہ سب کو تشریفِ قدم کا
پھر آخر اپنا دکھلا نور سب کو ۔ تجلی سے کئے معمور سب کو
ولادت سے مقدم بیشتر سب ۔ ہوئے آثار اُن کے جلوہ گر سب
تھا شہرہ آپ کا سارے جہاں میں ۔ ولادت کی خبر تھی انس وجاں میں
قدم بوسی کا سب کو ذوق تھا بس ۔ تھے سارے منتظر آفاق وانفس
پڑا تھا عالمِ ہستی میں سب غل ۔ جہاں تھی منتظر جوں چشمِ بلبل
وہ سب احوال نادر سربسر ہے ۔ سماعت میں حلاوت جلوہ گر ہے
مفصل گر وہ سب لکھنے میں آوے ۔ نہ بارہ مجلسوں میں پھر سماوے
ولے تھوڑا بیاں لکھ کر سناؤں ۔ کرشمہ اُس جلالت کا دکھاؤں
روایت ہے نہایت ایک نادر ۔ ہے جلوہ اس میں سب عظمت کا ظاہر
کہ ایک دن بادشاہِ عرش معراج ۔ دُرِ بحرِ حقیقت شاہ و تاج
نبی جن کے لئے آفاق وپستی ۔ منور جن سے ہے ارکانِ ہستی

لہ یعنی عشق ۲ لہ یعنی ہوا ۳ لہ یعنی ہمیشہ ۴ لہ یعنی ہمیشگی اور وہ زمانہ جس کا سرا نہ ہو ۵ لہ یعنی کان ۶ لہ یعنی بہت ۷ لہ یعنی کان ۸ لہ یعنی آسمان بلند ۹ لہ یعنی سورج ۱۰ لہ مراد چمک ۱۱ لہ یعنی مشرق ۱۲ لہ یعنی روشن و ظاہر

۱۳ لہ یعنی روشنی ۱۴ لہ یعنی ہدایت کے آفتاب ۱۵ لہ یعنی بلندی ۱۶ لہ یعنی آسمان ۱۷ لہ یعنی بزرگی ۱۸ لہ یعنی روشنی ۱۹ لہ یعنی پیدائش ۲۰ لہ انسان اور جن ۲۱ لہ یعنی جہاں کے لوگ ۲۲ لہ یعنی انتظار ۲۳ لہ یعنی مزہ ۲۴ لہ یعنی دریا ۲۵ لہ یعنی ۲۶ لہ یعنی زمین ۲۷ لہ جہان

معلا مسجد عالی میں آکر
کیے ہیں نور سے مسجد کو انور

تھے گرداگرد حضرت کے سب اصحاب
ستاروں میں گویا بیٹھے تھے مہتاب

یقیں اُس مجلس عالی میں اس روز
ہوا اک مردِ کامل جلوہ افروز

نہایت طول تھا بس اُس کا قامت
تھا چہرے پر عیاں نور کرامت

بدن اُس کا عجب گورا تھا پُرنور
تھے ہر ایک بال اُس کے رشک کافور

سو اس دم آجنابِ مصطفےٰ ایں
معلا بارگاہِ مجتبےٰ میں

سلام اُس دم کیا اُس نے ادب سے
نہایت خندہ رو ہو کر طرب سے

قدم بوسی سے کر تب ذوق حاصل
دو زانو آپ کے بیٹھا مقابل

جناب پاک میں با عزّ و توقیر
فصاحت سے لگا کرنے کو تقریر

کہ اے پیغمبروں کے دُرِّ افسر
معلےٰ قلزم عظمت کے گوہر

سُنو احوال اس فدوی کا سارا
کہ ہے بیشک نوادر آشکارا

نوادر میں نے دیکھا ہے زمانہ
حقیقت ہے میری نادر فسانہ

میری ہے عمر طول اے ربّ کے مقبول
نہ ہوگی عمر کس کی اس قدر طول

برس میری ولادت کو ہوئے اب
مقرر دو ہزار اور ڈیڑھ سو سب

زیادہ سب سے میں طول العمر ہوں
بھی موسیٰ کا یقیں میں ہمعصر ہوں

تھی جبارین کی جو قوم مشہور
خبر قرآں میں ہے جن کی مسطور

میں تھا اُس قوم کا سردار ظاہر
نہایت سخت دل تھا اور کافر

میرے تابع تھے جبّارین سارے
شجاعت اُن کی تھی مشہور بارے

دیا تھا حق نے قوت خوب اُن کو
نہ کب کس نے کیا مغلوب اُن کو

تھا شہرہ اُن کا ظاہر بحر و بر میں
نہ سبقت کس کو تھی اُن سے ظفر میں

وے وہ کافر و مقہور تھے سب
یقیں ایمان سے بے نور تھے سب

ہوئے مبعوث جب یوشع پیمبر
لگے دعوت وہ کرنے سب میں اظہر

ہوا اُمت کو اُن کی حکم ایک بار
کہ جبّاروں پہ جاویں ہو کے قہّار

باقی

۱ یعنی بلند ۱۲
[illegible]
۱۲ یعنی ہم زمانہ ۱۲
۱۳ یعنی لکھی ہوئی
۱۴ یعنی جوانمردی
۱۵ یعنی عاجز ۱۲
یعنی جنگل و دریا ۱۲
۱۷ یعنی فتح ... یعنی قہر کیے گئے
۱۹ یعنی پیدا و ظاہر
۲۰ یعنی ایک قوم
۲۱ یعنی غصہ ہو کر ۱۲

کئے تیار تب یوشع نے اُس دم
لکھے ہیں نام سب پر شاہِ دیں کا
ہوئی یوشع کی اُمت سب سلح پوش
لگے کرنے کو اُس دم سب مناجات
محمد کی یقیں عظمت سے اُس دم
ظفر کفار پر بیشک عطا کر
دکھا عظمت و صولت اُنکے دیں کی
کیا باعث سے اُن کے ارض و افلاک
برکت اُن کے دکھلا نام کی اب
طفیل اُن کے عطا کر سر بلندی
پھر آخر پڑھ نبی پر سب نے صلوات
ندا بھر یا رسول اللہ کر تب
عَلَم سے تب ہوا نکلی ہے پُر زور
یقیں اُس نام کی ہیبت سے اُس دم
تزلزل میں سب آئی ہیں عمارت
ہماری قوم پر اُس دم عجائب
ہوئی برباد اُس دم سب کی قوت
حصاروں کے اُسی دم کھل گئے باب
ہوئے ہم اُس گھڑی مغلوب سارے
مسلماں ہیں ہوا ہوں سب سے اوّل
ہوا یوشع کا اُس دم اُمتی خاص
کہ ہے جو اُس علم پر اسم انور
عجب اُس نام کی ہیبت ہے غالب

علم صد چار بھاری اور محکم
محمد مصطفےٰ شاہ یقیں کا
معلےٰ وہ علم سب لے کے بر دوش
کہ اے رب العلا قاضیِ حاجات
جلال و عزت و حرمت سے اسدم
فتح مندی سے حاصل مدعا کر
جلالت رحمۃ للعالمیں کی
وے ہیں ختم رسل سلطان لولاک
معلےٰ اسم با اکرام کی اب
دے کفاروں پہ اُس دم فتحمندی
بجا لا اُس گھڑی رسم تحیات
اُٹھا سب نے ہلائے ہیں علم سب
پڑا ہیبت کا سارے خلق میں شور
نہایت صولت و رفعت سے اُسدم
پڑا ہے سب کے دل پر خوفِ غارت
ہوئی ہو خوف و دہشت اُس سے غالب
ہوئی وارد مقرر سخت ہیبت
ہوئے ہیں بن لڑے یوشع فتحیاب
ہوئے بے عزت و معیوب سارے
مقرر چھوڑ دے سب دین اَحول
سو پوچھا اُن سے تب با صدق اخلاص
یہ ہے کس کا محمد نام اطہر
بزرگی اور ہے عظمت عجائب

۱ یعنی جھنڈا ۲ یعنی مضبوط ۳ یعنی ہتھیار بند ۴ یعنی کاندھے ۵ یعنی حاجتوں کے پورا کرنے والے ۶ یعنی بزرگی ۷ یعنی مطلب ۸ یعنی دبدبہ ۹ یعنی زمین و آسمان ۱۰ اشارہ ہے طرف حدیث کے

۲

۱۱ یعنی نام ۱۲ یعنی بندگی ۱۳ یعنی بلند آواز ۱۴ یعنی دہشت ۱۵ یعنی زلزلہ ۱۶ یعنی بلندی ۱۷ یعنی دروازہ ۱۸ یعنی فتح پانیوالے ۱۹ یعنی عاجز ۲۰ یعنی دار ۲۲ یعنی عیب دار ۲۳ یعنی ہمیشہ ۲۴ یعنی سچائی ۲۵ یعنی ظاہر

کہے یوشعؑ نے وے محبوب رب ہیں
کیا حق نے سبب سے اُن کے ظاہر
طفیل اُن کے ہوا سب خلق پیدا
وہی مقصود ہیں کون و مکاں کے
ہیں سارے مرسلوں کے پیشوا وہ
خلیل اُس خوانِ نعمت کے ہیں مہماں
کرے حق اُن کو پیدا سب سے آخر
جہاں اُن کے قدم سے نور پاوے
زباں مقصور ہے اُن کے بیاں سے
ہے رتبہ اُن کا ہر رتبہ سے غالب
برکت سے یقیں اس نام کی اب
مقرر یہ طفیل اُس نام کا ہے
یہ سن یوشعؑ سے سب اوصاف وہاج
ہوا حضرت کے تب دیدار کا شوق
غرض اس شوق سے میں خانماں چھوڑ
رہا ہوں اِک مکاں پر ہو کے ساکن
محبت آپ کی تھی دل میں غالب
کیا ہے حق نے میری عمر کو طول
بحمد اللہ جمالِ دلربا سے
رہی دل میں نہ مطلب کوئی باقی
عجب ہے وہ بیاباں روح پرور
درختِ پُر لطافت ہے وہاں ایک
عجب اُس پر ہے ظاہر جلوہ نور

شہنشاہِ جہاں ماہِ عرب ہیں
زمین و آسماں اوّل و آخر
سبھی تحت الثرا سے تا ثریا
پیمبر ہیں یقیں آخر زماں کے
ہیں سارے رہبروں کے رہنما وہ
ہیں موسیٰ اُس درِ دولت کے درباں
نبوت ختم ہووے اُن پہ ظاہر
خدا دیں اُن کا غالب کر دکھاوے
صفت خارج ہے اُن کی ہر زباں سے
شرف ہے نام کو اُن کے عجائب
مظفر ہم ہوئے یکبارگی سب
شرف اس اسم با اکرام کا ہے
ہوا دل شوق کے دریا کا مواج
جمال و حسن پُر انوار کا شوق
گیا صحرا میں اُس دم سب مکاں چھوڑ
محبت آپ سے رکھ رات اور دن
سبب سے اُس کے پایا ہوں مطالب
ہوئی پوری یہ مقصد حسب مسئول
ہوا ہوں بہرہ ور فیض و عطا سے
ہوا سیراب جان اشتیاقی
جہاں ساکن تھا یہ فدوی مقرر
جمال اور حسن اور خوبی میں ہے نیک
بیاباں اس کی ہے خوبی سے معمور

۱؎ یعنی عرب کا چاند ۱۲
مراد حضرت سے ہے ۱۲
۲؎ یعنی زمین سے آسمان تک
۳؎ یعنی زمین کے نیچے سے ستارہ ثریا تک
۴؎ یعنی آخر زمانہ کے
۵؎ یعنی راہ بتلانے والے
۶؎ یعنی نگہبان
۷؎ یعنی مقصور
۸؎ یعنی تعریف
۹؎ یعنی بزرگی ۱۲

۱۱

باقی

۹؎ یعنی انوکھی ۱۲
۱۰؎ یعنی محمد ۱۱؎ یعنی نام ایک پیغمبر کا ہے
۱۲؎ یعنی تعریف ۱۲
۱۳؎ یعنی روشن ۱۲
۱۴؎ یعنی موج مارنے والا
۱۵؎ یعنی خانماں ۱۲
۱۶؎ یعنی جنگل ۱۲
۱۷؎ یعنی دیکھنے والے ۱۸؎ یعنی موافق سوال کے ۱۲
۱۹؎ یعنی نصیبہ ور ۱۲
۲۰؎ یعنی سیر ہوا ۲۱؎ یعنی جان کا پالنے والا
۲۲؎ یعنی پاکیزگی ۱۲

نہ خوبی اُس شجر[1] کی کس بشر سے — ادا ہووے یقیں عز و شرف[2] سے

تلے اُس کے کئی چشمے ہیں جاری — خجل[3] اُن سے ہے مہ کی آب[4] داری

بھرا دار البقا[5] اُس میں ہے سارا — ہیں جنت کے وے چشمے آشکارا[6]

درخت اُن پر عجب ہے پرتو[7] افگن — ہیں چشمے نور سے سب اُس کے روشن

پہاڑ اُس کی بلندی کے مقابل — خجالت سے سوئے پستی ہے مائل[8]

نہایت برگ[9] اُس کے سبز تر ہیں — مقرر نور سے سب جلوہ گر ہیں

ہر ایک پتّے پہ اُس کے با صد[10] اکرام — لکھا ہے آپ کی اُمّت کا بس نام

ہوئے دُنیا میں اور جو ہوویں پیدا — سبھوں کا نام ہے اس پر ہویدا[11]

بھی پیدا جو ہوئے دنیا میں مُرسل — غرض آدمؑ سے تا عیسیٰؑ سب اکمل[12]

کئے سب نے زیارت اُس شجر کی — مُبارک اُس درختِ پُر قدر کی

کہا یہ ہر نبی نے اُس سے پیغام — کہ اے والا درختِ نیک انجام

تیرے اقبال یاور[13] تر ہیں بیشک — رہے گا تو یقیں آخر زماں تک

نبیؐ جو ہوویں پیدا ختمِ مُرسل — محمّد مصطفےٰ سُلطان افضل[14]

ملے گا تو یقیں اُس شاہِ دیں سے — امام الانبیا والمرسلیں سے

ہمارا کہہ سلام اُس پاک تن کو — حبیبِ حق رسولؐ ذو المنن[15] کو

بھی کہہ روزِ جزا میں کر حمایت[16] — کریں ہر دم ہماری وے رعایت[17]

نہ بھولیں ہم کو وے روزِ جزا[18] میں — لیجاویں ساتھ بس دار البقا[19] میں

غرض وہ ہے شجر خارج[20] صفت سے — بھرا ہے سر بسر سب کیفیت[21] سے

رہا میں اُس کے دائم زیرِ سایہ — ملا ہے زندگی کا اُس سے مایہ[22]

جمالِ بے بہا کو دیکھ اِس دم — ہوا ہوں بس نہایت شاد و خرم[23]

کیا اُس مرد نے جب حال اظہار — یہ سُن حیرت میں سب آئے ہیں حضار[24]

غرض حضرت نے کر اس بات کو گوش[25] — بشاشت[26] سے کئے ہیں دل کو پُرجوش

ہوا حضرت کو اُس دم شوق غالب — کہ دیکھیں وہ درختِ پُر مطالب

۱؎ یعنی درخت ۲؎ یعنی عزت ۳؎ یعنی شرمندہ ۴؎ یعنی رونق ۵؎ یعنی زندگی کا مکان ۶؎ یعنی ظاہر ۷؎ یعنی سایہ ڈالنے والا ۸؎ یعنی راغب ۱۲ ۹؎ یعنی پتے ۱۰؎ یعنی سو طرح سے ۱۱؎ یعنی ظاہر ۱۲؎ یعنی کامل ۱۳؎ یعنی مددگار

۳

۱۴؎ یعنی بزرگ ۱۲ ۱۵؎ یعنی صاحب احسان ۱۶؎ یعنی مدد ۱۷؎ یعنی نگہبانی ۱۸؎ یعنی قیامت کے دن ۱۹؎ یعنی ہمیشگی کا گھر ۲۰؎ یعنی باہر ۲۱؎ یعنی حالات ۲۲؎ یعنی پونجی ۲۳؎ یعنی خوش ۲۴؎ یعنی حاضر ۲۵؎ یعنی خوشی ۲۶؎ یعنی ...

اُسی ساعت بصد اجلال و تعجیل
لگے ہیں عرض کرنے تب ادب سے
کہ اے بحرِ کرم دریائے رأفت
کہا اس مرد نے جو ہے کم و کاست
کہ یعنے وہ شجر ہے بس نوادر
نشاں کر اُس کو جاہِ سرمدی کا
میانجی سرورِ افضل کا ہے وہ
کہا ہے حق نے اے محبوب اقدس
طبیعت آپ کی گر ہووے مائل
تو ہے ہمراہ اپنے سب ملازم
اُٹھاوے حق اُسی دم پردۂ غیب
اگر دیویں اُسے آواز ظاہر
یہ سُن حضرت نے اُسدم حق کا پیغام
لے سارے حاضروں کو اپنے ہمراہ
حجاب[13] اُس دم اُٹھا حق نے نظر سے
نظر کر آپ نے تب اس کی جانب
اُسی دم حق تعالے کے کرم سے
جھکا سر با نیاز و عذر خواہی
قدم رکھتا چلا ہے سر کے بل سے
سو آ حضرت کے اُس ساعت مقابل
اُٹھا سر پھر ادب سے تب زباں کھول
سلام علیک یا نورِ الٰہی
سلام علیک اے دریائے انوار

جناب پاک میں آئے ہیں جبریل
شہنشاہِ جہاں محبوبِ رب سے
سحابِ مکرمت مہرِ شرافت
سخن اس کا مقرر ہے سبھی راست
اُسے حق نے بنا قدرت سے ظاہر
کیا منشورِ دورِ احمدی کا
پیام آور ہر ایک مرسل کا ہے وہ
چراغِ خانۂ آفاق و انفس
کہ دیکھیں وہ درخت پُر فضائل
کسی اونچے مکاں پر ہو ویں قائم
نظر آوے درخت حضرت کے لاریب[11]
تو آ خدمت میں وہ ہوجاوے حاضر
اُٹھے ہیں اُس گھڑی با جاہ[12] و اکرام
گئے ہیں کوہ پر با عزت و جاہ
کیا ہے چشم اُس روشن شجر سے
پکارے اُس گھڑی ہو کر مخاطب
درخت اپنے مقامِ محترم[14] سے
ہوا ہے آپ کی خدمت میں راہی
ہو مستغرق[15] حضورِ بے بدل سے
رکھا سجدے میں سر با شوق کامل
گہر ریزی[16] لگا کرنے کو بے مول
رموز[17] ہر سفیدی و سیاہی
سلام علیک اے صحرائے اسرار

۱؎ یعنی جلدی ۲؎ یعنی مہربانی ۱۲
۳؎ یعنی مہربانی ۴؎ یعنی
یعنی بدلی ۵؎ یعنی
آزمایش ۶؎ یعنی
بزرگی ۷؎ جمع نادر کی
۸؎ یعنی عجیب ۹؎ یعنی
بھیکی ۱۰؎ یعنی فرمان
۱۱؎ آفاق مراد عالم
دجسامر سے کرظاہرا ہے
اور انفس مراد عالم

۱۰

اور واحدے کی باطنی ہے
یعنی عالم جہاں ظاہری
و باطنی کے گھر کے چراغ
۱۱؎ یعنی بیشک ۱۲
۱۲؎ یعنی مرتبہ ۱۳؎ یعنی
پردہ ۱۴؎ بزرگی و حرمت
۱۵؎ یعنی ڈوبا ہوا ۱۲
۱۶؎ موتی بکھیرنا یعنی
مراد ہے عمدہ گفتگو سے
۱۷؎ یعنی بھیدوں ۱۲

سلام علیک یا مصباح ارواح ۔ سلام علیک یا مفتاح اشباح
یہ سن حضرت نے تب اُس کی زبانی ۔ کئے ہیں اس طرح گوہر فشانی
کہ اے موزوں درخت بے بہا اب ۔ بیاں ایجاد کا کر اپنے تو سب
تجھے حق نے کیا ہے کس زماں میں ۔ کیا کس چیز سے پیدا جہاں میں
جواب اُس نے دیا حضرت کو اُس دم ۔ کہ اے ماہ جہاں خورشید عالم
کہ آدمؑ جس گھڑی جنت سے آئے ۔ یقیں دنیا میں جب تشریف لائے
لگے رونے کو اُس دم دل حزیں کر ۔ گرے آنسو کے قطرے جو زمیں پر
گرا قطرہ جو اوّل سب سے انور ۔ میری ہستی کا وہ قطرہ ہے مظہر
کیا ہے حق نے مجھ کو اُس سے پیدا ۔ و لے تھی ضعف کی حالت ہویدا
کئے آدمؑ نے جس دم یہ مناجات ۔ جناب حق میں اے قاضی حاجات
گناہ میرے محمدؐ کے سبب سے ۔ عفو کر اُن کی حرمت اور ادب سے
طفیل اُن کے مجھے حرمت عطا کر ۔ قبول اُن کی برکت سے دُعا کر
کیا جن کے سبب سے تو نے موجود ۔ زمین و آسماں تا ملک محمود
بزرگی اُس محمدؐ کی دکھا اب ۔ گنہ کو بخش کر لطف و عطا اب
وسیلہ اُن کا لے آیا ترے پاس ۔ نہ کر حرمت سے اُن کی مجھ کو بے آس
لیا ہے آپ کا آدمؑ نے جب نام ۔ اُسی دم حق تعالیٰ نے با کرام
برکت سے مفخر آپ کی تب ۔ عفو اُن کے کیا بیشک گنہ سب
قبول اُن کی کیا حق نے دُعا کو ۔ سُنا جب میں نے حضرت کی ثنا کو
ہوئی قوت اُسی دم مجھ کو حاصل ۔ دیا ہے حق نے یہ حسن و شمائل
نظر آئے قدم بھی آپ کے اب ۔ ہوا حاصل میرے اب دل کا مطلب
میرے اوراق پر دیکھو نظر کر ۔ مقرر مرتسم ہے سب یہ اظہر
کہ جو لیوے محمدؐ کا سدا نام ۔ وہ پاوے فیض سب عالم میں مادام
کرے مقبول حق اُس کی دُعا سب ۔ مبارک ہوویں اُس کے مدعا سب

۱ یعنی چراغ ۱۲
۲ یعنی کنجی ۱۲
۳ جمع شبح کی یعنی جسم بدن ۱۲
۴ یعنی عیب ۱۲
۵ یعنی سورج ۱۲
۶ یعنی ظاہر کرنیوالا ۱۲
۷ یعنی ناتوانی ۱۲

۴

۸ یعنی معاف ۱۲
۹ یعنی عزت ۱۲
۱۰ یعنی بزرگی ۱۲
۱۱ یعنی خوبی اور خوبصورتی ۱۲
۱۲ جمع ورق کی ۱۲
۱۳ یعنی نقش کیا گیا ۱۲
۱۴ یعنی ہمیشہ ۱۲

ہوئے جب انبیا اور مُرسلیں سب — زیارت کو میرے آئے یقیں سب
سبھوں نے کر میری حاصل زیارت — دیئے اس طور سے مجھ کو بشارت
کہ تو دیکھے جمال اُس شاہِ دیں کا — محمّد پیشوائے مُرسلیں کا
تو جاوے جب حضوری میں نبیؐ کی — حبیب حق رسولِ ہاشمی کی
اُسی ساعت ہمارے تو طرف سے — درودِ بے نہایت کہہ شرف سے
یہ کہہ اُن سے کہ اے دریائے احساں — دُرِ دُرجِ ہدایت نورِ سُبحان
پیمبر جو ہوئے دنیا میں سارے — تمہارا شوق سب رکھتے تھے بارے
سبھوں کے تم ہو بیشک دُرّۃ التاج — پیمبر سب تمہارے بس ہیں محتاج
قیامت کی یقیں جب آوے ساعت — طلب حق سے کرو سب کی شفاعت
یہ سُن حضرت نے اُس سے حال سارا — کئے شکرِ الٰہی آشکارا
پھر اُس دم اُس درخت باصفا کو — گرامی شجرہ مہر و وفا کو
دیئے رخصت وہ جا اپنے مکاں پر — ہوا ہے اس طرح سے قائم مقرر
وہاں سے آپ پھر آئے مکاں میں — مُبارک حجرۂ عالی نشاں میں
غرض سب یہ بیاں کر اُس گھڑی گوش — کمرواب بازِ اپنے دیدۂ ہوش
یہ دیکھو کیا جلالت کا بیاں ہے — بزرگی کا نبیؐ کے سب نشاں ہے
یہ کیا ہیں شان حضرت کی مکرّم — عجب رُتبہ ہے یہ اعلیٰ و اعظم
کہ حق نے آپ کو دی یہ جلالت — بزرگی اور عظمت اور کمالت
ولادت سے مقرر پیشتر سب — رکھا سامان یہ تیار کر سب
کہ تا یہ دیکھ حضرت کے فضائل — جہاں یکسر سبھی ہو جاوے قائل
غرض دنیا میں یہ ہے شان اُنکی — یہ عظمت ہے قوی برہان اُن کی
پھر عقبےٰ میں کہو خوبی کا اُن کے — نشاں کیا ہووے محبوبی کا اُن کے
یہاں اس بات کو اب مختصر کر — بیاں دیگر لکھوں رشکِ گہر کر
روایت دل رُبا ہے ایک نادر — کمالت کا نشاں ہے اُس میں ظاہر

۱؎ یعنی خوشخبری ۲؎ یعنی بزرگی ۳؎ یعنی ڈبیہ ۴؎ یعنی تاج کے ۵؎ موتی ۶؎ درخت ۷؎ یہاں مطلق

۹ باقی

دو وقت کے معنی ہیں ۸؎ یعنی عظمت ۹؎ یعنی کشادہ ۱۰؎ یعنی بزرگی ۱۱؎ یعنی بلند ۱۲؎ یعنی موتی ۱۲

کہ تھا صدیق اکبر کا زمانہ — خلافت کا تھا اُن کے کارخانہ
تھے دانا دل صحابوں میں کوئی خاص — تھا نام اُن کا یقیں ہشام بن عاص
وہ ہو صدیق کی جانب سے محکوم — گئے پیغام لے کر جانبِ روم
کہ تا سلطاں کو دکھلا راہ دیں کی — سُنا عزت امام المرسلیں کی
اُسے ایمان کے رستے پہ لاویں — ہدایت[1] کا طریقہ سب دکھاویں
گئے ہشام جس دم جانبِ روم — ہوئی سلطان کو یہ بات معلوم
تھا اُس کے گھر میں اُس دن عام دربار — تھے نامی سامنے سب اُس کے حضار[2]
بلایا اُن کو اُس نے اُس گھڑی تب — کرے معلوم تا سب اُن کی مطلب[3]
سو آ دربار میں بےخوف و تاخیر[4] — پڑھے ہشام نے یکبار تکبیر
اُسی تکبیر[5] کے اجلال سے تب — ہلا ہے اُس کا ایواں اور محل سب
یہ صولت[7] دیں کی دیکھ اُسنے عجائب — ہوئی ہے اُس پہ ہیبت[6] سخت غالب
یہ رُتبہ دیکھ دینِ احمدی کا — مراتب بادشاہِ سرمدی[8] کا
کیا ہشام سے تب اُس نے تقریر — کہ اے ہشام دانا اہل توقیر[9]
کہو یہ ذکر کیا ہے دلرُبا سب — ہلا جس کے سبب سارا مکاں اب
کہے یہ دیں ہے سُلطانِ ہُدیٰ[10] کا — رسولِ حق محمد مصطفےٰ کا
لئے ہیں آپ کا جب نام اُس دم — لگے ہلنے کو پھر ایوان[11] محکم
دگر بار اُس نے دیکھا یہ تماشا — پڑی ہے اُس پہ ہیبت بے تحاشا
ادب سے اُن کی جانب ہو کے مائل — ہوا ہشام سے اس طور سائل[12]
کہ جب ہوتے ہو تم اپنے مکاں پر — وہاں یہ نام لیتے ہو زباں پر
مگر اس نام کی عزت سے سارا — مکاں ہلتا ہے ہر دم سب تمہارا
یہ ہے اس نام کا خاصہ و اختصاص[13] — دیا میرا مکاں اس سے ہلا خاص
کہے یہ ذکر ہم کرتے ہیں ہر بار — نہ دیکھی ہم نے ہلتی کوئی دیوار
سدا پڑھتے ہیں اس کے بالفضل[14] — نظر آیا نہ کس شے میں تزلزل

۵

[1] یعنی رہنمائی
[2] حاضرین یعنی اہل دربار
[3] یعنی مقصد
[4] یعنی دیر
[5] یعنی اللہ اکبر
[6] یعنی دبدبہ ۱۲
[7] یعنی دہشت
[8] یعنی ہمیشگی ۱۲
[9] یعنی عزت ۱۲
[10] یعنی ہدایت کرنے والا
[11] یعنی محل ۱۲
[12] یعنی سوال کرنیوالا ۱۲
[13] یعنی خاص کرنا ۱۲

مگر حق نے مقرر تجھکو یکبار — دکھایا ہے جلالِ دینِ مختار
ہلا اس نام کی ہیبت سے سارا — مکاں تیرا مقتدر آشکارا[1]
نظر نا دین کی کر جاہ و فضائل — مسلماں ہو وے کر رتبے کو حاصل
یہ ہے ایک معجزہ دینِ نبیؐ کا — مبارک اس رسولِ ہاشمی کا
یہ سن ہشام کی سلطاں نے تقریر — ہو قائل یوں کہا با عز[2] و توقیر[3]
کہ الحق معجزہ یہ بے بہا ہے — یہ جاہ و صولت[4] دینِ علا ہے
اگر پڑھنے سے اس کے دار و دیوار — سدا جنبش میں آتے سخت ہر بار
تو ہوتا شعبدہ یا ساحری[5] یہ — یقیں محسوب[6] تھی بازی گری یہ
مگر یہ معجزہ حضرتؐ کا ہے بس — یہی ہے صولت دینِ مقدس
پکڑ ہشام کا پھر ہاتھ اکیبار — گیا خلوت میں لیکر چھوڑ دربار
کہا دیکھا ہے تم نے شاہِ دیں کو — محمدؐ صاحبِ تاج و نگیں کو
مشرف[7] آپ کے دیدار سے تم — ہوئے ہو یا نہیں انوار سے تم
کہے فضلِ الٰہی بس ہے شامل — کیا ہوں قرب کو حضرتؐ کے حاصل
یہ سن سلطاں نے ہو یکبار خوشنود — منگایا ایک صندوق زر اندود[9]
سنہری قفل تھا اس کو لوا در — لگے تھے چار گوشوں میں جواہر
ادب سے پھر کیا صندوق وہ باز[10] — عجب صندوق میں قدرت کا تھا راز
بنے ہے خانے اس میں موصوف — حریری خط تھا ہر ایک گھر میں ملفوف[11]
لگا تھا سب میں بیشک عطر و کافور — ہوا خوشبو سے گھر یکبار معمور
نکالا ایک ملفوف اس نے باہر — جو پہلے گھر میں تھا اول وہ ظاہر
دیا ہے ہاتھ سے اپنے وہ تب کھول — نکل آئی ہے ایک تصویر بے مول
عجب منقوش تھی ایک شکل انور — خجل تھا جس کے آگے مہرِ خاور[12]
سیہ زلفِ معنبر دامِ شبگیر — دلِ عالم کرے جو پل میں تسخیر[13]
عجب تھا سرو قامت رشکِ شمشاد — کرے جس کی غلامی سروِ آزاد

۱؎ یعنی ظاہر ۱۲
۲؎ یعنی عزت ۱۲
۳؎ یعنی قدر ۱۲
۴؎ یعنی دبدبہ ۱۲
۵؎ یعنی جادوگری
۶؎ یعنی حساب کیا
۷؎ بار دربار آراستہ

باقی ۸

۸؎ یعنی پاک ۱۲
۸؎ یعنی ترنیاب
۹؎ سونے کا ملمع کیا ہوا
۱۰؎ یعنی کشادہ
۱۱؎ یعنی پیچیدہ ۱۲
۱۲؎ مشرق و مغرب
۱۳؎ یعنی قید ۱۲

مثالِ برگِ گل[۱] رخسار بے خار
خلافت کا جبیں[۲] پر اس کی تھا نور
کہا سلطاں نے تم ہو اس سے آگاہ
کہے ہشام نے یہ پاک تصویر
کہا سلطاں نے یہ صورت نبیؑ کی
پھر اس تصویر کو کر اس نے ملفوف
سفید اس پیکرِ نامی کا تھا رنگ
محاسن تھی سیہ اور زلف مشکیں
کہا یہ نوحؑ کی صورت ہے نامی
کر اس کو بند پھر اس نے کیا باز
نوادر تھا عجب چہرہ دلاویز
تھے دو رخسار ابیض[۱۰] اور پرنور
تھی پیشانی درخشاں اسکی جوں ماہ
کہا یہ شکل عالی جاہ کی ہے
غرض ہشام کو باجاہ و توقیر
رہا ہے اس میں باقی ایک خانہ
ادب سے اس نے کھولا اسکو اکبار
جمالِ باکمالِ شاہِ لولاک
لکھوں کیا چہرۂ انور کی تعریف
صفت میں جن کی نازل والضحیٰ ہے
مکرم قبلۂ ایمانِ من اوست
غرض ہشام کے یکبار فی الحال
نظر آئی ہے صورت مجتبیٰؐ کی

سیہ چشمان مست آہوے بیمار
تھا گندم[۳] رنگ چہرہ غیرت حور
یہ صورت کس کی ہے پُرنور ذیجاہ
نہ جانوں کس کی ہے باعز و توقیر
ہے بیشک بے تشبہ آدم صفی[۴] کی
کیا ہے ایک صورت اور مکشوف[۵]
مہابت[۶] دار رخ باہوش و فرہنگ[۷]
نہایت تھے سبھی خمدار و پرچیں
مہابت دار چہرہ ہے گرامی
عجب تصویر دیگر روح پرواز
تبسم سے تھے لب جن کے شکر ریز[۹]
محاسن[۸] بھی منور مثل کافور
گویا ابرو تھے دو قوسِ سحرگاہ
یقیں صورت خلیل اللہ کی ہے
دکھایا ہر نبی کی اس نے تصویر
تھا جس میں نور وحدت کا خزانہ
ہوئی ہے صورتِ احمدؐ نمودار
چراغ بزم وحدت نور افلاک
جمالِ ساقیٔ کوثر کی تعریف
ثنا خواں خالق ارض[۱۱] و سما[۱۲] ہے
فدایش جان من جانان من اوست
ہوئے ہیں باز اس دم چشم اقبال
محمد مصطفےٰ بدر[۱۳] الدجےٰ[۱۴] کی

۱ یعنی پھول کی پنکھڑی
۲ یعنی پیشانی
۳ یعنی گیہوں
۴ یعنی برگزیدہ
۵ یعنی ظاہر
۶ یعنی خوف
۷ یعنی عقل
۸ یعنی داڑھی
۹ یعنی شکر جھڑکنے والے
۱۰ یعنی سفید
۱۱ یعنی زمین
۱۲ یعنی آسمان
۱۳ یعنی چاند
۱۴ یعنی اندھیری

عجب تصویر تھی وہ پُر حلاوت — نہیں تھا بال بھر اس میں تفاوت
گویا آئے جہاں میں شاہِ ابرار — یقیں رحلت جہاں سے کر دگر بار
محبت نے کیا ہشام کی جوش — گرے ہیں خاک پر تب ہو کے بیہوش
جب آئے ہوش میں حضرتؐ کو کر یاد — لگے رونے کو کر یکبار فریاد
نظر سلطاں نے کر اُن کا یہ احوال — یہ بیہوشی و رونا دیکھ فی الحال
لگا ہے پوچھنے تب اُن کو اس طور — کہ اے ہشام دانا صاحب غور
بیاں کر اس گھڑی بے وجہ تاخیر — یہ ہے کس آفتاب دین کی تصویر
تھا چہرہ اس طرح پُر نور کس کا — جمالِ پاک کس روشن نفس کا
کہے ہشام نے اے والیٔ روم — ہے اس صورت کا مجھ کو حال معلوم
یہ چہرہ ہے رسولِ بحر و بر کا — محمد مصطفٰے عالی قدر کا
وہ بیشک سرورِ آخر زماں ہیں — مُعلّٰے آفتاب انس و جاں ہیں
یقیں وے گلشن وحدت کے ہیں گل — چراغ بزم وحدت مظہر کل
عرب ہیں اور قریشی اصل جوہر — رسولِ ہاشمی عالم کے سرور
امام الانبیا والمرسلیں ہیں — مقرر رحمۃ للعالمیں ہیں
غرض اُن کی یہ ہے تصویر الحق — تفاوت کچھ نہیں ہے اس میں مطلق
یہ سُن ہشام سے تب قیصر روم — لگا کہنے کو ہو گریاں و مغموم
کہ اے ہشام اب آخر زماں کے — نبی ہیں وہ مقرر انس و جاں کے
پیمبر ہیں یقیں از عالم غیب — نہیں اس میں تفاوت اور کچھ ریب
ہوئے ہشام پھر اس طور سائل — کہ اے سلطانِ دانا شاہِ عادل
یہ تصویرات جو ہیں مُرسلوں کی — مقرر خاص سارے مقبلوں کی
تمھارے ہاتھ یہ آئیں کہاں سے — ملا ہے یہ خزانہ کس مکاں سے
بیاں اس دم کرو صندوق کا حال — کہ حیرت نے کیا ہے مجھ کو پامال
لگا سلطان پھر کرنے کو ظاہر — عجب صندوق کا احوال نادر

باقی

کہ جب آدمؑ ہوئے دُنیا میں پیدا ہوا ہے شوق ان کو یہ ہوں پیدا

کہ جو اولاد سے ہیں اُن کے بارے نبی دُنیا میں پیدا ہونے یارے

کریں صورت کو اُن کے سب نظارا ہر ایک کا حُسن دیکھیں آشکارا

سو دل میں شوق رکھ حق سے دعا تب کئے ہیں اپنا ظاہر مدعا تب

اُسی ساعت فلک سے آئے جبریلؑ سبھی پیغمبروں کی لے تماثیل

یہ صورت مرسلوں کی دیکھ پُر نور خوشی سے دل ہوا آدمؑ کا معمور

پھر آدمؑ نے لجا تصویر وہ سب کئے مدفون خزانے میں اُسے تب

خزانہ اُن کا تھا مغرب کی جانب جہاں خورشید یہ ہوتا ہے غائب

سکندر کے ہوئے جب بخت عالی سو اس سرحد کے جا پہنچا حوالی

ہوا الہام سے تب اُن کو ظاہر خزانہ ہے یہاں آدمؑ کا نادر

نکالا ہے اُنھوں نے تب زمیں چیر یہ روشن مرسلوں کی سب تصاویر

وہاں تھے دانیال اُس دم تو حاضر سکندر کا ہوا حکم اُن پہ صادر

اُنھوں نے اُس گھڑی سب کی تصاویر کئے ہیں یک بیک کاغذ پہ تحریر

کئے پھر اصل کو مدفون اُس جا یہ ہے اس کے مطابق نقل زیبا

نہ اصل و نقل میں ہے فرق یکسر یہ نادر نقل ہے اُس کی مقرر

حکیم دانیال اُس کا ہے بانی سکندر کی ہے یہ نادر نشانی

پھر اُس نے تھا خزانہ دیکے خلعت کیا ہشام کو یکبار رخصت

ملے صدیق سے ہشام آ جب کئے ہیں ماجرا ظاہر وہاں سب

یہ سُن تصویر کا احوال یکبار لگے رونے کو صدیق اور حضار

یقیں حضرت کی کر رحلت کو تب یاد ہوئے غمناک اس دم اہل ارشاد

دگر ہے ابن مطعم سے روایت نہایت روح پرور با عنایت

کہ جس دم سرور دیں ختم مرسل امام الانبیا سلطان اکمل

نبوت کی ہو دولت سے سرافراز لگے ہیں دیں کے دکھلانے اعجاز

۱ یعنی ظاہر ۱۲ ۲ یعنی تصویریں ۳ یعنی بلند ۱۲ ۴ یعنی کھود کر ۵ یعنی غیب ظاہر ہوا ۶ یعنی ظاہر

۷ یعنی بنانے والا ۸ یعنی عمدہ ۹ یعنی حاضرین جو لوگ موجود تھے ۱۰ یعنی وفات ۱۱ یعنی صاحب ہدایت ۱۲ یعنی سربلند

سو اُس ایام میں کفّار بارے
کمربستہ عداوت سے تھے سارے

اُسی ایام میں میں جانب شام
مسافر ہو گیا ہوں لے کے کچھ کام

چلا ہے راہ میں تب مجھ کو ایک دَیر[۱]
عجب تھا خوش مکاں وہ لائقِ سیر

کئی راہب[۲] تھے ساکن اُس مکاں میں
تھا اُن کے زہد کا شہرہ جہاں میں

تھا اُن کا پیشوا ایک زاہد[۳] پیر
نہایت صاف باطن اہلِ توقیر

میری مہماں داری کرکے فی الحال
لگا ہے پوچھنے مکّے کا احوال

کہا میں نے نبیؐ کا حال سارا
نبوّت کا بیاں کر آشکارا

کہا واقف تو ہے صورت سے اُنکے
مُبارک چہرہ رافت[۴] سے اُن کے

کہا میں نے کہ واقف ہوں مقرر
تمامی خال و خط سے اُن کے یکسر

میرا اُس نے پکڑ تب ہاتھ میں ہاتھ
گیا ہے دَیر میں لیکر خوشی ساتھ

تھا حجرہ دیر میں نادر عجب ایک
تھیں دیوار و در پہ تصویر اُس کے سب نیک

کہا اُس پیر نے سب ہیں یہ نادر
ہر ایک تصویر اعلا تر ہیں ظاہر

وے اس میں کوئی صورت مطابق
ہے حضرت سے مگر چہرے موافق

نظر کر میں نے دیکھا سب سراسر
نہ صورت تھی مُشبہ[۵] کوئی برابر

کہا میں نے نہیں ہے کوئی صورت
موافق اُس نبیؐ کے در لطافت[۶]

دگر حجرہ کا کھولا اس نے تب دَر[۷]
گیا ہے مجھ کو لے کر اس کے بھیتر

تھا وہ حجرہ عجب خوبی سے معمور
سراپا تھیں تصاویر اس میں پُرنور

ہر ایک تھا شکل کا نادر عجب رنگ
مجمل تھا دیکھے جس کو نقش ارژنگ[۸]

کہا ان صورتوں میں کر نظر خوب
کوئی آوے نکل تصویر مطلوب

نظر کر میں نے دیکھا تب چپ[۹] و راست[۱۰]
پڑی صورت نظر ایک بے کم و کاست

جمالِ مصطفےٰ کے بھی مطابق
تھی اعلیٰ سب تصاویروں سے فائق[۱۱]

نہیں تھا کچھ تفاوت بال مقدار
ہوا حیرت سے تب میں نقشِ دیوار

کہا اُس پیر سے تب میں نے خوش ہو
نبیؐ کی ہے یہی تصویر دیکھو

[۱] یعنی بت خانہ
[۲] یعنی سب پیشتر
[۳] یعنی بہتر
[۴] یعنی مہربانی و پاکیزگی
[۵] یعنی شبیہ و مانند
[۶] یعنی نقش و مثال
[۷] یعنی دروازہ
[۸] یعنی نام ایک نقاش کا
[۹] یعنی بائیں
[۱۰] یعنی داہنا
[۱۱] یعنی عمدہ و پاکیزہ
١٢٥٢

باقی

کہا اُس پیر نے ہو شادماں تب ثنا اور شکر سے کھولا زباں تب
کہ ہے شکر خدا آخر زماں کے ہوئے پیدا نبی سب انس و جاں کے
مقرر وہ امام الانبیا ہیں دو عالم کے یقیں وہ رہنما ہیں
دکھاویں اب جہاں کو راہ اسلام مقرر ہوویں سب مردود اصنام
خدا کے وہ ہوئے مبعوث محبوب وہ غالب اور کافر ہوویں مغلوب
کہہ کلمہ پڑھا اُس نے مقتدر سعادت کی ہو دولت سے توانگر
غرض آدم سے تا سلطان دیں تک جو کامل ہو گئے دنیا میں بے شک
سبھوں کو اس طرح سے یہ خبر تھی خبر یہ بس جہاں میں سب نشر تھی
کہ پیدا ہوویں سب مرسل کے آخر رسولِ بحر و بر سلطانِ فاخر
سبھی تھے منتظر سلطانِ دیں کے حبیبِ حق شفیع المذنبیں کے
بزرگی اُن کی تھی ظاہر جہاں میں مقرر بے شبہ سب انس و جاں میں
کہیں تصویر تھی حضرت کی مرقوم کہیں تعریف تھی حضرت کی مرسوم
جلالت کا نبی کی سب میں غل تھا یقیں واقف تمامی جزو کل تھا
کہاں تک اُن کے اوصاف و ثنا کا بیاں ہووے جمالِ دلربا کا
وے میں اُس گھڑی بر حسب مقدور کروں اجلال شمہ ایک مسطور
روایت کا خزانہ کھول نادر یہ دکھلاتا ہوں نادر ایک جواہر
کہ دس سو سال آگے شاہِ دیں کے امام الاصفیا ماہِ یقیں کے
کوئی تھا بادشاہ سلطان افسر ملک تبع تھا نام اُس کا مقرر
خزانہ اُس کا تھا دولت سے معمور تھا عدل و داد سے عالم میں مشہور
سدا چالیس سو سب اہل تنجیم حکیم نامور مشہور اقلیم
غنیں رہتے تھے سب خدمت میں اُسکے ہمیشہ سایۂ رافت میں اُس کے
تھی عادت اُس کی اُس صورت سے نادر کرے سب ساتھ اپنی فوج قاہر
ہر ایک اقلیم کو با زورِ شمشیر ہمیشہ فوج سے کرتا تھا تسخیر

۱ یعنی تعریف ۲ یعنی راہ دکھلانے والے ۳ صنم کی جمع یعنی بت ۴ یعنی لکڑی [illegible] ۵ یعنی پیدا و ظاہر ۶ یعنی عاجز ۷ یعنی ظاہر ۸ یعنی جنگل و دریا ۹ یعنی شفاعت کرنے والے ۱۲ ۱۰ یعنی گنہگاروں کی ۱۱ یعنی تعریف ۱۲ یعنی تقویٰ دار ۱۲ ۱۳ یعنی برگزیدہ ۱۴ یعنی نجومی ۱۲ ۱۵ یعنی مہربانی ۱۲ ۱۶ یعنی [illegible] ۱۷ یعنی فرمانبردار [illegible]

اسی صورت سے کرتا سیر آفاق[1] چلا ملکِ عرب کا ہو کے مشتاق
سو آپہنچا ہے وہ ملک عرب میں ہوا مشہور اور معروف[2] سب میں
زیارت کو غرض بیت الحرم[3] کی مکانِ پاک دجائے محترم کی
ہوا ہے پھر وہاں سے وہ روانہ لے ہمراہ فوج اور سب کارخانہ
سو آپہنچا ہے اک صحرا[4] میں آکر بیاباں نور سے تھا وہ منوّر
عجب تھا اُس مکاں میں عالم نور تھا صحرا نور کے عالم سے معمور
وہ ظاہر گرچہ ویراں تھا دو دشت[5] و لے تھا غیرتِ ہر باغ و گلگشت[6]
طراوت کے تھے ظاہر اُس میں آثار طرب افزا[7] تھے نادر سب خس و خار
زمیں وہ نافۂ آہوئے چیں تھی بھری خوشبو سے رشک یاسمیں تھی
فلک سے نور ہر دم آشکارا اُترتا تھا زمیں پر آکے سارا
مَلِک تُبّع وہ صحرا سر بسر دیکھ مقرر نور اُس میں جلوہ گر دیکھ
کیا تب عقل نے اُس کی سرایت[9] ہو حیرتناک اُس دم بے نہایت
حکیموں سے لگا کہنے کو فی الفور کہ اس صحرا کے نادر ہیں عجب طور
طرب افزا یہ صحرا سر بسر ہے مقرر نور اس میں جلوہ گر ہے
پھرا ہوں میں یقیں سارے جہانیں نہ دیکھا نور لیکن کس مکاں میں
منوّر یہ بیاباں کس سبب سے عبیر افشاں یہ کس باعث سبب ہے
نہ آبادی ہے اُس میں گرچہ ظاہر لطافت[10] ہے و لے اُس میں نوادر
حکیموں نے اُسی دم دیکھ تنجیم[11] بجا لا اُس گھڑی سب رسمِ تکریم
کئے ہیں عرض اس صورت سے تکسیر کہ اے سلطانِ عالم شاہِ کشور[12]
مکرّم ہے یہ صحرا سب جہاں سے مبارک ہے زمین و آسماں سے
یہ صحرا مہبطِ[13] نورِ خدا ہے معطّر جلوہ گاہِ کبریا ہے
منوّر یہ زمیں ہے سب فلک سے طراوت[14] بخش ہے مُلک مَلَک سے
معلّٰی جو ہے رتبہ اُس زمیں کا نہ وہ رتبہ ہے بس عرشِ بریں کا

۵ باقی

[1] یعنی جہان ۱۲
[2] یعنی مشہور ۱۲
[3] یعنی خانۂ کعبہ
[4] یعنی جنگل ۱۲
[5] یعنی بیابان ۱۲
[6] یعنی باغ ۱۲
[7] یعنی سبزہ
یعنی خوشی کا بڑھانے والا
[8] یعنی چنبیلی ۱۲
[9] یعنی اثر ۱۲
یعنی پاکیزگی ۱۲
یعنی نجومی و ستارہ
[12] یعنی ملک ۱۲
یعنی جگہ اترنے کی ۱۲
یعنی تازگی ۱۲

نبیؐ جو ہوویں پیدا سب سے آخر — خدا کے برگزیدے خاص ظاہر
ہوا پیدا سبب سے جن کے عالم — زمین و آسماں تا عرش اعظم
زمیں یہ ان کی ہجرت گاہ بس ہے — سکونت[۱] کا مکاں دلخواہ بس ہے
شرف پاوے سبب سے اُنکے یہ خاک — نہیں ہے خاک یہ ہے عرصۂ[۲] پاک
ملک اُس خاک کے جاروب[۳] کش ہیں — فلک اُس سرزمیں کو دیکھ خوش ہیں
زمیں یہ مرجع[۴] جن و بشر ہے — زیارت گاہ عالی پُر قدر ہے
یہ ہووے سرزمیں آباد موصوف — مدینہ ہووے گا نام اُس کا معروف
یہاں روضہ نبیؐ کا ہووے معمور — بلا گرداں ہے اُس پر عالم نور
محمدؐ نام ہے اُس شاہِ دیں کا — رسولِ حق شفیع المذنبیں کا
وے ختم المرسلیں شاہِ جہاں ہیں — معلم امام انس و جاں ہیں
مکرم ہیں یقیں سب انبیا سے — گرامی ہیں تمامی رہنما سے
ہوئی ہے طور پر موسیٰؑ کو معراج — بلاوے اُن کو حق بر عرشِ وہاج[۵]
ملک تبّع[۶] نے سُن یہ حال سارا — لگا حیرت سے رونے آشکارا
کہا ہوتا اگر میں اُس زماں میں — سدا اس محل میں اور اُس مکاں میں
تصرف[۷] کر یہ سب ملک و خزانہ — فدا حضرت پہ کر سب کارخانہ
قدمبوسی سے کر حاصل سعادت[۸] — ادا کرتا میں خدمت بے نہایت
رہا کرتا سدا خدمت میں اُن کے — ہمیشہ سایۂ رحمت میں اُن کے
ہے صد افسوس و حسرت جاودانہ — ملا مجھ کو نہ آخر وہ زمانہ
رہا ہوں اس طرح سے ہوکے مغموم — جمالِ پاک سے حضرتؐ کے محروم
حکیموں نے کیے پھر عرض اس طور — کہ اک درخواست ہے ساروں کا فی الفور
رہے ہم ایک مدت آپ کے ساتھ — سدا مشغول تھے خدمت میں دن رات
ہمارا اس طرح سے ہے یہ مسئول[۹] — خوشی سے بس کریں یہ عرض مقبول
رضا[۱۰] دیویں کہ تا ہم اس مکاں میں — اسی ویرانۂ عالی نشاں میں

[۱] ٹھہرنا یعنی رہنا [۲] یعنی جنگل و میدان [۳] یعنی جھاڑو دینے والے [۴] یعنی جگہ رجوع ہونے کی ۱۲

[۵] یعنی روشن [۶] یعنی شہنشاہ [۷] یعنی اختیار [۸] یعنی نیک نصیبی [۹] سوال [۱۰] اجازت و خوشنودی

سمجھ اپنی سعادت بادلِ شاد
سکونت کر مقرر اس زمیں پر
ہمارے بعد جو ہووے گی اولاد
ملیں شاید وہ سلطانِ زماں سے
سبب سے اُن کے پاکر فیض کامل
ملک تبعؔ کو بس تدبیر اُن کی
رضا اُس نے دیا کر صاف سینہ
منگا پھر ایک خط جاہ و طرب[۲] سے
کہ اے سلطانِ عالم شاہ لولاک[۵]
محمد مصطفےٰ سلطانِ کونین
ملک تبعؔ میں ہوں حضرت کا خادم
میں ہوں سیاح[۶] بیشک سب جہاں میں
یہاں یہ نور کا جلوہ سبھی دیکھ
مسلماں بس ہوا ہوں غائبانہ
میری ہے عرض اب خدمت میں یکسر
مجھے داخل کر اپنی اُمتوں میں
نہ بھولیں اپنے اس فدوی کو اُس روز
غرض لکھ اُس نے اپنے سب مطالب
درود اور نعت سے کر اُس کو تمام
حکیموں کی لے اُس پر تب گواہی
بھی سرنامے پہ لکھ حضرت کا تب نام
مُہر کر پھر لکھا ہے اُس پہ سوگند[۱۱]
حکیموں میں تھا دانا ایک معقول

مدینہ یہ کریں پاکیزہ آباد
مکیں[۱] ہوویں مقامِ دلنشیں پر
رہے گی اِس مکان پر بادلِ شاد
مشرف ہوویں شاہِ دوجہاں سے
کریں روحیں ہماری فیض حاصل
پسند آئی عجب تقریر اُن کی
کریں آباد تا شہر مدینہ
لکھا ہے اس طرح اُس نے ادب سے
رسولِ حق چراغ ارض[۳] و افلاک[۴]
امام الانبیا شاہ و فریقین
ہوا فدوی آپ کے در کا ملازم
بس آیا سیر کرتا اس مکاں میں
کرامت اور اجلال[۷] نبی دیکھ
ہوا فدوی مقرر بے بہانہ
کہ تا قائم جس گھڑی ہو جاوے محشر[۸]
شفقت سے لیجاویں جنتوں میں
شفاعت کی کریں دولت سے فیروز
بیاں حضرت کے کر جاہ و مراتب
کیا ہے مہر[۹] اپنی اُس پہ انجام
کیا ملفوف[۱۰] باصد عذر خواہی
کیا ہے بند با تعظیم و اکرام
کہ پہنچا دیں یہ حضرت کو سر بند
تھا نام اُس پاک کا مشہور سامول

۱ یعنے اہل مکان ۱۲
۲ یعنے خوشی ۱۲
۳ یعنے زمین ۱۲
۴ یعنے آسمان ۱۲
۵ یعنے ... ۱۲
۶ یعنے سیر کرنے والا ۱۲

۴ باقی

۷ یعنے بزرگی ۱۲
۸ یعنے جمع ہونا ۱۲
۹ یعنے نقش ۱۲
۱۰ یعنے پیچیدہ لپٹا ہوا ۱۲
۱۱ یعنے قسم ۱۲

وصیت کردیا ہے اُس کے در مُشت[۱] / کہ تا پہنچاوے یہ خط پُشت در پشت
کیا تاکید اُس کو سخت کاہل / کہ تا اُس کام سے رہوے نہ غافل
پھر اُس کو دے وہاں کی بادشاہی / ہوا ہے وے روانہ سب سپاہی
غرض ساموں نے وہ خط مُہر بند / رکھا ہے پاس اپنے اسکو یک چند
اجل آئی اُسی دم دے پسر کو / کیا تاکید اُس نور البصر[۲] کو
اسی صورت سے وہ خط پشت درپشت / چلا آیا امانت مُنّت در مُشت
ملک تُبّع کی یہ نادر امانت / لگی اولاد رکھنے با دیانت
حکیموں کی ہیں سب انصار[۳] اولاد / سبھی اہلِ مدینہ اہلِ ارشاد
جب آیا دور سلطانِ زمن[۴] کا / حبیبِ حق رسولِ ذوالمنن[۵] کا
گئے مکے سے ہجرت شاہِ دیں نے / مدینہ کی طرف ماہِ یقیں نے
ہوئے اہل مدینہ تب مسلمان / یقیں با صدق دل لائے ہیں ایماں
غرض وہ خط طرب افزائے انفاس / ابو ایوبؓ انصاری کے تھا پاس
ابو ایوبؓ انصاری مقبول / مقرر ہیں یہ بس اولاد ساموں
ابو ایوبؓ وساموں انسے بارے / ہوئے ہیں واسطے اُنہیں سعا سے
وہ خط تھا پاس اُن کے گرچہ حاضر / نہیں تھی بات لیکن سب کو ظاہر
مسلمان ہو ابو ایوبؓ ایک دن / کر اپنے دل میں قائم شوق باطن
گئے خدمت میں شاہ دوجہاں کی / رسولِ حق امام انس و جاں کی
کئے ہیں عرض تب اے شاہِ غالب / چراغ بزم ہستی مہر ثاقب[۶]
نبوّت کی کوئی دکھلا نشانی / کریں فدوی پہ اپنی مہربانی
دہیں حضرت نے کھول اپنے شکر لب / کہے یہ بس نشانی خاص ہے اب
ملک تُبّع کا جو ہے خط امانت / تمہارے پاس با مہرو دیانت
امانت کو ادا کر ہو کے بیباک / کرو ذمے کو اپنے اس گھڑی پاک
ابو ایوبؓ نے سُنکر خبر وہ / ادب سے لا کئے ہیں خط نذر وہ

[۱] یعنے مُٹھی میں ۱۲
[۲] آنکھوں کی روشنی یعنے اپنے لڑکے کو ۱۲
[۳] یعنے مددگار ۱۲
[۴] یعنے زمانہ ۱۲
[۵] یعنے صاحب احسان ۱۲
[۶] یعنے روشن ۱۲

نبیؐ نے توڑ بیشک مہر اعزاز ۔ کِلک تبّع کا اس دم خط کِیے باز[1]
غرض وہ خط کا سُن مضمون سارا ۔ کئے ہیں دُرفشانی آنشکارا
کہ ہے تبّع میرا بھائی مقرّر ۔ سبھوں سے ہے وہ اعلیٰ[2] مجھ کو یکسر
یقیں سب سے وہ سابق غائبانہ ۔ مسلمانی کا پایا ہے خزانہ
قیامت میں کروں اُس کو شفاعت ۔ دکھاؤں سر بسر گلزارِ جنّت
وہ اقرب مجھ کو ہے اور سب سے افضل ۔ شفاعت اُس کی ہو قسمت میں اوّل
اُٹھا پھر ہاتھ حضرت نے دُعا تب ۔ کئے ہیں حق میں اُن کے التجا تب
کہ اے پروردگارِ عالمِ غیب ۔ خدائے دو جہاں خلّاقِ[3] بے ریب
نظر کر میں نے اُن سب کی محبت ۔ یہ شوقِ غائبانہ اور عقیدت[4]
ہوا ہوں شاد دل میں اُن سے یکبار ۔ محبت کا یقیں کرتا ہوں اقرار
قبول اُن کی تو کر اب دین داری ۔ یہ ساری فدویت اور جاں نثاری
سلام ان سب کو اب میری طرف سے ۔ تو پہنچا اس گھڑی عز و شرف سے
قیامت میں تو کر مسرور اُن کو ۔ شفاعت سے نہ کر مہجور[5] اُن کو
یہاں چشم بصارت[6] کھول ایک بار ۔ کریں سب غور اب مجلس کے حضّار[7]
عقیدت کو سدا کحل[8] البصر کر ۔ بزرگی دین کی دیکھیں نظر کر
کہ کیا رُتبہ ہے اُس خیر الورا[9] کا ۔ تمامی انبیاء کے پیشوا کا
بھا آگے جن کا حضرت سے زمانہ ۔ مسلماں وے ہوئے ہیں غائبانہ
سعادت کی ملی ہے دولت اُن کو ۔ ہوئی ہے سب یہ حاصل عظمت اُن کو
یہ گمراہی ہماری بس عجب ہے ۔ ہماری رائگاں[10] اوقات سب ہے
جو کہلاتے ہیں ہم اُمت نبیؐ کی ۔ نہیں رکھتے ہیں کچھ اُلفت نبیؐ کی
ہمیشہ نام سُن عالی ہِمَم کا ۔ محمّد مصطفٰے شاہِ اُمم کا
نہ کر صلوات سے سینے کو پُر جوش ۔ سدا رکھتے ہیں اپنے دل کو خاموش
کہو پھر کس طرح سُلطانِ ارشاد ۔ رہیں ہو کر ہمارے کام سے شاد

۳ باقی

[1] یعنی کرنا دو ۱۲
[2] یعنی بلند ۱۲
[3] یعنی پیدا کرنے والا ۱۲
[4] یعنی اعتقاد
[5] یعنی دور کرنیکو
[6] یعنی بینائی ۱۲
[7] یعنی حاضرین ۱۲
[8] یعنی سرمہ آنکھ کا
[9] یعنی بہترین مخلوقات
[10] یعنی ضائع ۱۲

غرض یہ فدویت کا بل عجب ہے — مُراد اس کام میں ہر کو نصب ہے[1]
جسے منظور تر قربِ خدا ہو — رہے وہ جاں نثارِ مصطفےٰؐ ہو
خدا کے قرب کی بس یہ گلی ہے — نبیؐ پر جو فدا ہے سو ولی ہے
کیا ہے حق نے اس معنی سے آگاہ — کہ دیکھو آیتِ یُحْبِبْکُمُ[2] اللہ
دِگر بھی آیتِ حُبِّ نبیؐ ہے — یُحِبُّونِی[3] کَحُبِّ اللہِ یہی ہے
جسے معنی میں ہو اُس کی رسائی — وہ بیشک پاوے بوئے آشنائی
مقرر کاملوں کی ہے یہ منزل — فدا ہونا ہر ایک سے ہے یہ مشکل
ولے لازم ہے جو ہیں اہلِ ایمان — فدا ہوویں نبیؐ پر بادل وجان
عزیزو ہے یہ دولت مفت ساری — مقرر ہے یہ اصلِ دینداری
نبیؐ کی دوستی ہو جس کو کامل — خدا کا قرب ہووے اسکو حاصل
الٰہی جس طرح بخشا ہے تو قالٌ[4] — علیؑ کا قال کے موجب تو کر حال
محبت دے نبیؐ کی اُسکے دل میں — سدا رکھ اُس کے قائم آب و گل میں
طفیل مصطفےٰؐ اور فاطمہؓ تو — شہادت پر میرا کر خاتمہ تو
وسیلہ اُس نبیؐ کا مجھ کو بس ہے — سوا اُن کے نہ کوئی فریادرس ہے
یہاں اس بات کو کر مختصر اب — لکھوں دیگر بیانِ پُر شکر اب
رِوایت کے ہیں جس کے پاس صدگنج — ہوا ہے اس طرح سے وہ گہر سنج
کہ سلطان سکندر سرورِ روم — جہانداری ہے جس کی سب کو معلوم
کسی محفل میں خوش بیٹھا تھا ایک روز — مہیا[5] تھا سب اسباب دل افروز[6]
حکیم اور اہلِ دانش سب تھے حاضر — تمامی اہلِ دولت اور اکابر[7]
عجب محفل میں اُس دم کیفیت تھی — بھری ہر اک سخن میں معرفت تھی
تکلم[8] بس سبھی کرتے تھے نادر — سخن کس کا تھا دُر کس کا جواہر
کئے ہیں جب سخن ہر ایک نشاں کا — سو نکلا ذکر تب آخر زماں کا
کہے سب نے کہ ہوگا سب سے آخر — مقرر ایک نبیؐ کا دین ظاہر

[1] یعنی مراد گو حاصل ہو وہ
[2] یعنی دوست رکھے گا تم کو اللہ تعالیٰ
[3] یعنی محبت میری مانند محبت اللہ کی ہے۔
۱۱
[4] یعنی گویا تھی ۱۲
[5] یعنی موجود تھا
[6] یعنی دل کا روشن کرنے والا
[7] یعنی بہت بڑے لوگ تھے
[8] یعنی کلام ۱۲

مکرّم ہیں وہ سب اہلِ جہاں سے
گرامی ہیں تمامی انس و جاں سے

ہوئے پیدا سبب سے اُن کے آدمؑ
نہ آدمؑ بلکہ ہر ذرّاتِ عالم

وہ ہیں باعث زماں کے اور زمیں کے
وہ ہیں محبوب ربّ العالمیں کے

محمدؐ نام ہے اُس پیشوا کا
امام المرسلیں والانبیاء کا

نہ سایہ اُنکے ہے نازک بدن کو
صفائی[1] سے ہے تمامی اُن کے تن کو

قدم گاہ اُن کا گرچہ یہ زمیں ہے
ولے معراج گہ عرشِ بریں ہے

یقیں قرآن ہووے اُن پہ نازل
کلامِ حق مقرّر ہے وہ کامل

ہے اُس میں فاتحہ کی ایک سورت
بیاں اُس کی نہووے کس سے عظمت[2]

نہ یہ رتبہ کسے حق نے دیا ہے
نہ یہ سورت کہیں نازل کیا ہے

یقیں سرور ہیں وہ سب رہبروں کے
دُر[3] افسر ہیں سب پیغمبروں کے

بھی اُمت اُن کی ساری اُمتوں سے
نہایت ہے گرامی تر سبھوں سے

جو ہوگا اُن کے راہِ دیں کا سالک[4]
وہ ہے فردوس[5] کے گلشن کا مالک

غرض جنت میں دے جاویں نہ جبتک
نہ ہووے کوئی داخل اسمیں بیشک

بھی اُمت اُن کی جنت میں سبھوں سے
چلے گی پیشتر سب اُمتوں سے

عجیب اُس قوم کے ہیں بخت اعلیٰ
کہ ہوویں اُس زمانے میں جو پیدا

جو خادم ہوویں اُن کے پاک در کے
غلام اُن کے رہیں جو ہوکے گھر کے

مراتب اُن کا اعلیٰ تر ہے سب سے
مکاں جنت میں بالا[6] تر ہے سب سے

اگر ہم کاش ہوتے اُس زماں میں
نبیؐ کے ہمعصر[7] بیشک جہاں میں

درِ دولت پہ اُن کے جان و تن سب
فدا کرتے ریاست اور وطن سب

قدمبوسی سے اُن کے فیض پاتے
سدا اُس خاکِ در پر سر جھکاتے

ولے عالی ہمارے ہیں نہ یہ بخت
گدا ہے اُن کے در کا صاحبِ تخت

غرض جس دم حکیموں نے جو یکبار
کئے مدحِ[8] نبیؐ میں لب گہربار

تھے خضر تب وہاں دو مہر انفاس[9]
ہے جن کا نام بیشک خضر و الیاس

[1] یعنی پاکیزگی
[2] یعنی بزرگی
[3] یعنی تاج یا موتی
[4] یعنی راہ چلنے والا

باقی ۲

[5] یعنی جنت ۱۲
[6] یعنی اونچا ۱۲
[7] یعنی ہم زمانہ
[8] یعنی تعریف
[9] یعنی دم دساتی

حکیموں کے کر اس اقوال کو گوش ہوئے ہیں شوق سے دل اُنکے پُر جوش

ہوئے مشتاق تب وے مصطفےٰ کے جمالِ حضرت خیرُ الورا[1] کے

مکاں پر اپنے آ اُس دم طرب سے سر اپنا رکھ زمیں پر تب ادب سے

زمیں کر تر بہ آبِ دیدۂ ذوق لگے کرنے مناجات از سر شوق

کہ اے پروردگارِ عالم الغیب خدائے بیکسوں خلّاق بے عیب

چراغ افروز بزم دور بیناں انیسِ[2] خاطر خلوت نشیناں

تیرے محبوب کا حُسن وصف وہّاج[3] ہوا دل عشق کے دریا کا مواج[4]

محبت اُس جمالِ مصطفےٰ کی مبارک چہرۂ نور الہدیٰ[6] کی

ہوئی ہے شعلہ افگن آب[5] و گل میں ہوا ہے شوق غالب جان و دل میں

نہ ہم ہیں گرچہ اس دولت کے قابل کہ دیکھیں وہ جمال[7] پُر فضائل[8]

ولے رحمت کا تیرے بحرِ پُر نور دمادم[9] موج زن ہے اور معمور

ہیں اُس رحمت سے ہم آرزو مند کہ دنیا میں رہیں جاوید یک چند

غرض جب دور آوے مصطفےٰ کا چراغ و نورِ چشمِ پُر ضیا[9] کا

تو کھول ایک بار اپنی چشمِ اُمید کریں نظارہ خورشید جاوید

قدمبوسی سے کر حاصل سعادت بجا لا دیں سب ارکان[10] شہادت

ہماری خاص یہ اُمید بس ہے سوا اس کے نہ کچھ دلمیں ہوس ہے

دکھا ہم کو برائے مصطفےٰ تو جمال دلربائے مصطفےٰ تو

پلایا جس طرح اُلفت کا تو جام کر اُن کے وصل سے سرمست مادام[11]

غرض دونوں نے با صد خاکساری کئے ہیں جب دعا با اشکباری

قبول اُن کی ہوئی ہے بس دعا تب ہوا الہام حسب مدعا تب

کہ اے بندے میری رحمت سے ممتاز[12] میرے محبوب کے مشتاق جانباز

طفیل اُس کے تمھاری التجا یہ کیا میں نے قبول اس دم دعا یہ

کرو مت اپنے دل کو تم پریشاں کروں مشکل تمہاری سب یہ آساں

۱ یعنی بہتر ین مخلوقات ۔ ۲ یعنی غمخوار ۱۲ ۔ ۳ یعنی روشن ۱۲ ۔ ۴ یعنی ہرا ہے ۔ ۵ یعنی پانی اور مٹی یہاں مراد جسم کی ہے ۔ ۶ یعنی دیدار

۱۲

۷ یعنی جمال پُر تجلی ۔ ۸ یعنی پر اوصاف ۔ ۹ یعنی روشنی ۔ ۱۰ یعنی رکن ۱۲ ۔ ۱۱ یعنی ہمیشہ ۱۲ ۔ ۱۲ یعنی عزت دار ۱۲

تمہاری عمر کو کر اس قدر طول ۔۔۔ عطا تم کو کروں بس قرب مسئول[1]
شرف بخشوں جمالِ مصطفےٰ سے ۔۔۔ لقائے مہر اوج[2] اصطفےٰ سے
وے ہو کر سکندر کے مُلازم ۔۔۔ رہو یک چند تم ساتھ اُس کے دائم
کرے گا جس گھڑی وہ قصد ظلمات[3] ۔۔۔ کرو ظلمات کی تم سیر اُس سات
کہ تا سیراب ہو ماء البقا[4] سے ۔۔۔ رہو بس ہو کے ایمن تم فنا سے
تمہارے ہو دیں حاصل اُس سے مطلوب ۔۔۔ میسّر ہو وے تم کو روئے محبوب
غرض دونوں نے سُن مژدہ[5] یہ نادر ۔۔۔ کئے شکرِ خدا ہو شاد خاطر
سکندر کے پھر آخر ہو مصاحب ۔۔۔ گئے ظلمات[6] میں با شوق غالب
ملا اُن کو وہاں ایک چشمۂ نور ۔۔۔ کہ تھی دولت بقا کی جس میں مستور[7]
پیئے دونوں نے اُس دم آبِ حیواں ۔۔۔ کیا ہے حق نے مشکل اُن کی آساں
غرض جب دور آیا شاہِ دیں کا ۔۔۔ امام الانبیا و المرسلیں کا
تب آ خدمت میں حضرت مصطفےٰ کی ۔۔۔ شہنشاہِ جہاں شمس[8] الضحےٰ کی
قدمبوسی سے کر حاصل سعادت ۔۔۔ بجا لا اُس گھڑی رسم شہادت
بیاں کر حال سب جاہ وطرب کا ۔۔۔ زباں کھولے طریقے لے ادب کا
کئے ہیں عرض تب اے شاہِ کونین ۔۔۔ چراغِ بارگاہِ قاب قوسین[9]
یہی دل میں ہمارے بس ہوس تھی ۔۔۔ قدمبوسی کی یہ اُمید بس تھی
خدا کے لطف اور افضال سے اب ۔۔۔ ہوئے حاصل ہمارے دل کے مطلب
نہ اب دُنیا میں رہنا مُدعا ہے ۔۔۔ جناب پاک میں یہ التجا ہے
کریں حضرت دعا تا ہو کے دل شاد ۔۔۔ گذر دُنیا سے ہو ویں سب آزاد
یہ سُن حضرت نے تب اُن کی زبانی ۔۔۔ کئے ہیں اس طرح گوہر فشانی
کہ اے ہمرازِ میرے خیر اندیش ۔۔۔ یہاں سے اب سفر مجھ کو ہے درپیش
میرے بعد از کوئی غمخوارِ اُمت ۔۔۔ نہیں ہے تا کرے اُن کی حمایت
سو اس باعث کر اپنا تم کو نائب ۔۔۔ کیا تفویض[10] تم کو یہ مطالب

[1] یعنی سوال کیا گیا ۱۲
[2] یعنی بلندی ۱۲
[3] یعنی تاریکی ۱۲
[4] یعنی زندگی کا پانی ۱۲
[5] یعنی خوش خبری
[6] یعنی تاریکی ۱۲
[7] یعنی پوشیدہ ۱۲
[8] یعنی آفتاب روشن
[9] یعنی نزدیک ترین
[10] یعنی سپرد ۱۲

باقی

میری رحلت کے بعد اے پاک ہمشیہ | نگہبانی کرو ان کی ہمیشہ
قیامت تک رہو دونوں سلامت | رہو غم خوار امت تا قیامت
غرض حضرت کا سن یہ قول اسدم | قبول اس کو کئے دونوں نے محکم
یقیں دونوں یہ ہیں فرمانبری ہیں | ہمیشہ ہیں سبھوں کی غم خوری ہیں
ہوئے ہیں ایک تو دریا کے مالک | دگر خشکی کے ہیں لاریب سالک
غرض جو ہو گئے دنیا میں مرسل | دگر اہل سعادت مرد اکمل
سبھی حضرت پہ شیدا سر بسر تھے | جمال پاک کے مشتاق تر تھے
بیاں ان کا لکھا جاوے کہاں سے | ادا تقریر ہووے کب زباں سے
ہر ایک کا ایک دفتر ہے عجائب | بیاں ہے سب نوادر اور غرائب
ولے شمہ سنا جو تم نے فی الحال | لکھا ہوں مختصر کر سب وہ احوال
اسے نا دیکھ ہر مومن ہو خوش دل | محبت کا کریں قرب اس سے حاصل
رہیں دل سے فدائے مصطفیٰ ہو | ہمیشہ خاک پائے مجتبیٰ ہو
ہے مشتاق نبی جو دل سے ہر بار | ہیں مشتاق اسکے سب جنت کی گلزار
کروں مشتاقیت پر بات آخر | درود دے عدد صلوات وافر
پڑھوں شمع شبستان ہدیٰ پر | محمد مصطفیٰ بدر الدجیٰ پر
پڑھو اے حاضرو صلوات یکبار | بروح شاہ دیں سلطان ابرار

تیسری مجلس بیان میں نور منور حضرت خاتم الانبیاء کے جو انبیائے عظام اور حضرت کے اجداد کرام سے پشت بہ پشت چلا آیا ہے اور ہر ایک نبی اس نور پاک کی تعظیم و تکریم کرتے تھے

قلم مدح نبی سے بہرہ ور ہو | ثنا گوئی سے فائز سر بسر ہو
ادب سے صفحہ کاغذ پہ رکھ سر | چلا ہے مجلس سوم میں یکسر

له یعنی کوچ ۱۲
سله یعنی راہ چلنے والا
سله یعنی تھوڑا ۱۲
سله یعنی ہمت

۱۳

سله یعنی خلوت خانہ
یعنی اندھیری رات کے
یعنی چاند
سله یعنی ...
یعنی ... جاننے والا ۱۲

لکھے تا نورِ احمد کی جلالت / کرے مرقوم آثارِ کمالت
ملا کر سلسلہ آدم سے ظاہر / لکھے اصلاب کا احوال نادر
لطیفے مختصر سب اس میں لاوے / علامات حسب باقی سناوے
فضیلت کا کھلا ہے یہ عجب باب / بیاں ہے رشکِ سلکِ گوہرِ ناب
ہر ایک سے منسلک انوار ہے یہ / نوادر سبحۃ الاحرار ہے یہ
فلک گر سلک انجم لے کے آوے / یقیں اس سلسلہ سے گر ملاوے
نظر کر انتظام اس کا یہ کامل / اُسے بیشک خجالت ہووے حاصل
غرض نورِ نبی کا یہ بیاں ہے / فضیلت میں عجب عالی نشاں ہے
کہ جو اصلاب سے ارحام میں آ / چلا آیا دکھاتا در تجلے
ملا ہے آمنہ کو سب سے آخر / ہوے بخت اُن کے عالی سب سے نادر
روایت یہ تمامی معتبر ہیں / نشاط افزا و بس عالی قدر ہیں
یہ لکھتے ہیں کہ حق نے سب سے اوّل / کیا ایجاد نورِ ختمِ مرسل
بنا اُس نور سے پھر عرش و افلاک / تمامی عالمِ نور عالمِ خاک
رکھا تھا نور وہ عرشِ بریں پر / وہاں تھا نور وہ ساکن مقرر
بنایا جس گھڑی آدم کا قالب / عطا کر روح با انوارِ ثاقب
خلافت کا رکھ اُن کے سر پہ افسر / کرامت کا عنایت کر کے زیور
شعارِ قابلیت دے کے یکبار / ودیعت کا بنا اُن کو سزاوار
اُسی دم نور وہ شاہِ زماں کا / مکرم مظہر کون و مکاں کا
رکھا ہے لاجبیں میں اُن کے اُس دم / ہوئی آدم کی عزت اس سے اعظم
جبیں آدم کی از نورِ سموات / ہوئی تاباں بعظمت مثل مشکات
ہوئے آدم کے اقبال اُس سے نادر / فضیلت کے ہوئے قابل عناصر
رہے جس برج میں اُس مہر تاباں / نہ ہووے کیوں وہ برج آخر درخشاں
جبیں سے اُن کی تب لامع ہوا نور / ہوا ہے قاف تا قاف اُس سے معمور

۱ه یعنی نور کی ۲ه یعنی پشت در پشت ۳ه یعنی صلب کی ۴ه یعنی لڑی ۵ه جمع رحم ۶ه خالص ۷ه یعنی چہرہ والا ۸ه یعنی روشنی ۹ه یعنی خوشی ۱۰ه یعنی وجود ۱۱ه یعنی روشن

۱۵ باقی

۱۱ه یعنی لباس ۱۲ه یعنی امانت ۱۳ه یعنی پیشانی ۱۴ه یعنی آسمانوں ۱۵ه وہ چوڑا طاق جس میں چراغ رکھتے ہیں ۱۶ه جمع عنصر کی یعنی وجود کی اصل و بنیاد اور وہ چار چیزیں ہیں باد، آب، آتش، خاک ۱۷ه یعنی چمکنے والا

تجلّی نور کی یہ دیکھ نادر
جنابِ حق میں تب آدمؑ نے اسطور
کہ یارب یہ درخشاں نور عجب ہے
یہ کیا ہے نور اور کیا ہے تجلّے[1]
ندا تب غیب سے آئی ہے یکبار
یہ نورِ سرورِ آخر زماں ہے
بنایا نور اُس کا سب سے اوّل
عجب ہے اُس کی نادر شان اعظم
بنایا اس کے باعث سربسر سب
نہ کرتا نور کو گر اُس کے پیدا
طفیل اُس کے تجھے بھی کرکے موجود
تجھے مخلوق سے ممتاز کر اب
یہ سُن آدمؑ نے مژدہ باعنایت
ہوئے پھر نور کے سائے میں یکبار
عَلَم ہر ایک تھا با نور جاوید
کرشمہ نورِ احمدؐ کا یہ سب تھا
ملائک کو ہوا ہے غیب سے تب
کہ نور اُس سرورِ لولاک کا اب
ہوئے آدمؑ کے اسدم بخت یاور
کرو تم اُس کی جا اس دم زیارت
سرِ پُر جاہ و عزت پُرادب سے
دکھاؤ سب تماشا جنّتوں کا
یہ سُن مژدہ طوائف[9] سب ملک کے

ہوئی آدمؑ کو حیرت اُس سے ظاہر
کئے ہیں عرض اس صورت سے فی الفور
تجلّی سے منوّر اس کے سب ہے
جبیں اُس سے منوّر ہے ہویدا
کہ ہیں اُس نور کے نادر سب آثار[2]
تجلّی شہِ کون و مکاں ہے
یہ ہووے بعد سب کے ختمِ مرسل
میرا ہے خاص محبوبِ مکرّم
زمیں و آسماں شمس[3] و قمر سب
نہ قدرت اپنی سب کرتا ہویدا
بزرگی سے عطا کر خلعتِ جود
کیا تیری جبیں میں جلوہ گر اب
کئے شکرِ الٰہی بے نہایت
عَلَم ستّر ہزار اُس دم نمودار[4]
تجلّی[5] میں مقرّر رشکِ خورشید
اثر اُس کی تجلّی کا عجب تھا
یہ فرمان خلوتِ لاریب[6] سے تب
رہا ہے مطلعِ آدمؑ میں آ اب
ہوئے اُس نور کے کامل وہ مظہر
بجا لا کر سبھی رسمِ سعادت
اُٹھا لا اُس کو اب فرّ و طرب[7] سے
میرے ممتاز[8] ساری نعمتوں کا
یقیں ساکن سبھی ساتوں فلک کے

۱؎ یعنی ظاہر ۱۲ ۲؎ یعنی نشان ۳؎ یعنی آفتاب ۴؎ یعنی ظاہر ۵؎ یعنی روشنی

۶؎ یعنی بیشک ۱۲
۷؎ یعنی خوشی ۱۲
۸؎ یعنی عزت دار ۱۲
۹؎ یعنی جماعتیں ۱۲

طبق لے نور کے ہاتھوں میں سارے
بھی ہمراہ اُن کے تھا اک تخت نادر
ادب سے اُس گھڑی آدم کو اُس پر
ملی آدمؑ کو اُس دم جائے عزت
کیا ہے حق نے پھر حوّا کو پیدا
قد و قامت کو اُن کے دلبری سے
رکھا آدمؑ کے لا اُن کو مقابل
ہوا آدمؑ کا دل یکبار راغب
ہوئے آدم جنابِ حق میں یکبار
اُسی دم بارگاہِ کبریا سے
کہ اے آدمؑ ترے لائق یہ بس ہے
تو مہر اُس کی اُسی دم کر تو حاضر
کہے آدمؑ نے اُس کی مہر کیا ہے
جواب آیا کہ اُس کی مہر میں اب
میرے محبوب کا ہے اسم ثاقب
یہی ہے مہر اس حوّا کی نادر
یہ مژدہ حضرت آدمؑ نے کر گوش
پڑھے ہیں دس مراتب شادماں ہو
یقیں عظمت سے اُس کی بیگماں تب
عجب فیضِ اسم با اکرام کا ہے
جنابِ کبریائی میں گرامی
برکت سے اُسی کی ایک باری
رہی دونوں میں بس قائم محبت

اُتر آئے زمیں پر سب وے بارے
یقیں تھا سر بسر غرق جواہر
بٹھا کر لے گئے جنت میں یک سر
لگے کرنے کو خوش ہو سیرِ جنت
جمال و حسن پاکی دے ہویدا
مُرتب کر نزاکت پروری سے
نظر کر اُن کا یہ حسن و شمائل
اُسی ساعت نہایت ہوکے طالب
بصد اشواق حوّا کے طلب گار
ندا آئی ہے درگاہِ خدا سے
تجھے گر اُس کی خواہش اور ہوس ہے
یہ منکوحہ ملے تا تجھ کو آخر
وہ یا رب کون سی شئے بے بہا ہے
اُسی ساعت تو کر گوہر فشاں لب
درودیں پڑھ وہ سُنا اب دس مراتب
یہ پاوے فیض اکمل اُس سے وافر
محمد مصطفےٰ پر از سر جوش
درودیں بے بہا گوہر فشاں ہو
ہوئے حوّا سے آدمؑ کامراں تب
رسول اللہ کے اس نام کا ہے
درودوں کی عجب ہے قدر نامی
ہوا پیوند کا رشتہ یہ جاری
رہی ہے ایکساں دائم محبت

۱۴ باقی

یہ نادر فیض تھا اسمِ مُبیں کا — مُبارک اس درودِ دلنشیں کا
اسی صورت سے جو ہیں ابنِ آدمؑ — عروسی ہیں اگر وے اپنے ہردم
پڑھیں صلوات دائم مصطفےٰ پر — شہِ عالم رسولِ اکبر یا پر
لگا اس رشتۂ اخلاص سے دل — محبت سے رہیں حضرت کی بس مل
تو حق ہر دم دکھا اُس کی برکت — کرے جوڑے میں اُن کے دے محبت
سدا[۱] دونوں کو بس اخلاص پیشہ — رہے اُن کی وفاداری ہمیشہ
غرض صلوات[۲] کی عظمت عجب ہے — بزرگی بے محابا[۳] اس کی سب ہے
سخن یہ مختصر کر بس یہاں اب — سُناتا ہوں وہ نادر تر بیاں اب
یہ لکھتے ہیں کہ جب آدمؑ نے کامل — کئے اس نام سے یہ فیض حاصل
غرض جنت سے جب آئے زمیں پر — مقرر نور احمدؐ تھا جبیں[۴] پر
ملائک جو فلک کے بام[۵] پر تھے — فدا اُس نور با اکرام پر تھے
وے آدم کی جُدائی سے الم میں — پڑے ہیں اسگھڑی سب درد و غم میں
خدائے دوجہاں نے سب کو ظاہر — نہایت دیکھ تب آزردہ خاطر
دیا فرماں اُس ساعت ملک کو — تمامی ساکنانِ[۸] نہ[۹] فلک کو
کہ آدم کی کرو سب جا زیارت — نظر کر نورِ سلطانِ رسالت[۶]
سبھی آؤ یہاں پھر شاد ہوکر — رہو اُس داغ سے آزاد ہوکر
یہ سُن سارے ملائک شادماں ہو — اُتر آئے زمیں پر کامراں ہو
سوا آدمؑ کے پاس اسدم ادب سے — لگے سب گرد پھرنے کو طرب سے
نظر آدمؑ نے تب کر اُن کی جانب — ہوئے ہیں سب سے اُس ساعت مخاطب
کہ اے ساکن سبھی چرخ علا[۷] کے — مقرر سب مقرب تر خدا کے
زمیں یہ بس یقیں دار المحن[۹] ہے — تمامی عاصیوں کا یہ وطن ہے
نہ اس جا ہے گذر روحانیوں کا — نہ یہ موقع ہے سب نورانیوں کا
وے آنا تمھارا کس سبب ہے — مجھے اس بات سے حیرت عجب ہے

۱ یعنی ہمیشہ ۱۲
۲ یعنی درود
۳ یعنی بے انتہا
۴ یعنی پیشانی ۱۲

۲

۵ یعنی کوٹھا
۶ یعنی پیغمبری
۷ یعنی بلند
۸ یعنی بسنے والے
۹ یعنی مکان رنج و تکلیف کا

سخن اُن کا مَلک یہ سُن تمامی
لگے ہیں بولنے باشاد کامی

کہ اے گنجینۂ اسمائے اعظم
مقرر حاملِ نورِ مکرم

فلک سے اب زیارت کو تمہارے
نہایت شوق سے آتے ہیں بارے

تمہاری جو جبیں پر ہے درخشاں
یہ نورِ آفتابِ اوجِ اکواں

سبھی اس نور کے عشاق ہیں ہم
ہزار دل دل سے بس مشتاق ہیں ہم

ملی اس کے سبب پروانگی اب
ہوئی زائل سبھی دیوانگی اب

غرض آدمؑ کی کر سب نے زیارت
نظر کر نورِ سلطانِ رسالت

گئے ہیں سب زمیں سے آسماں پر
ہوئے قائم سبھی اپنے مکاں پر

غرض اس نور کی عظمت عجب ہے
بزرگی اور یہ حرمت عجب ہے

ملائک جس کے سب مشتاق تر تھے
یقیں مادام محو یک نظر تھے

سبب سے اس کے آدم کی قدر تھی
یہ عزت اُن کی عالی سربسر تھی

درخشاں اُن کے تھا مطلع سے یہ نور
یقیں تھا قاف تا قاف اُس سے معمور

نظر کر اُن کی جانب جزو کل سب
سدا کرتے تھے سجدہ خار و گل سب

درخت و کوہ و اشجار و بیاباں
درندے اور پرندے اور حیواں

سبھی نورِ نبیؐ کو دے کے تعظیم
یقیں آدمؑ کو سب کرتے تھے تسلیم

غرض نورِ شہنشاہِ کرامت
تھا پاس آدمؑ کے یک چندیں امانت

ہوا پھر جس طرف وہ منتقل نور
ہوئے اقبال نامی اُس کے منصور

ہمیشہ اُس کی عالم میں قدر تھی
یہی توقیر عالی سربسر تھی

شرف پایا جو نورِ احمدی سے
ہوا محفوظ جاہِ سرمدی سے

خدا نے ان سبھوں کو دیکے عزت
جلالت کی یقیں بخشا ہے دولت

رئیس اپنی ہوئے ہیں قوم کے سب
کئی پیغمبری کا پائے منصب

بھی بعضوں نے کئے ہیں شہریاری
رہی دنیا میں سب کی نامداری

نہ طاقت کس کو تھی دے اُنکو ذلت
کرے اس طرف انگشت اہانت

ا؎ یعنی مکرر ۱۲
۲؎ یعنی روشن ۱۲
۳؎ جیسے سورج کی
۴؎ یعنی دونوں جہان
یعنی پیغمبر ۱۲
۵؎ امر یعنی برابر ۱۲
۷؎ مراد وہ نور ہے ۱۲

۱۴۳

باقی

اور دنیا کے گرد واقع
ہے ۹؎ جمع شجر کی
یعنی پیڑ ۱۰؎ یعنی
نقل کرنے والا ۸؎
یعنی بزرگی ۹؎ یعنی
اتم ۱۰؎ یعنی جاری
۱۱؎ یعنی برائی ۱۲

خدا نے سب کے کر اقبال منصور[1] کیا دشمن کو دائم اُن کے مقہور[2]
ظفر دے اُن سبھوں کو با مناسب ہزاروں پر کیا ہر بار غالب
نظر کر اُن کی جانب سب سلاطین اُسی دم بھول سارے جاہ و تمکیں
اُتر کر تخت سے آتے تھے سب زیر نہیں اس کام میں کرتے تھے کچھ دیر
سخن بھی سب کا تھا ہر اک سے اعلا تھا دائم جگ میں سب کا بول بالا
ہر اک ساعت مدد اُن کی خدا نے کیا ہے اُس حکیم کبریا نے
نہ کس موذی[3] سے کب اُن کو خطر تھا نہ کس شئے کا کدھی کچھ اُن کو ڈر تھا
تھا چہرہ سب کا دائم پُر صلابت[4] تھی غالب نور احمدؐ کی مہابت[5]
بھی دے حق نے ہر ایک کو نیک اخلاق کیا ہے ہر گھڑی مشہور آفاق
شجاعت اور سخاوت میں نامی ہوئے عالم میں سب معروف نامی
جمال و حسن میں مشہور تر سب ہوئے ہیں خوب صورت سر بسر سب
بھی حق نے سب کی رکھ عصمت کو قائم رکھا معصوم کر کر سب کو دائم
عنایت سب کو کر صافی و پاکی رکھا محفوظ از آلودہ ناکی
حرام اور پرندی کب کس کو رغبت دیا ہے سب کو دائم پاک شہوت
کرتا نور اس حبیب ذو المنن کا رسولِ انس و جاں شاہِ زمن[6] کا
خیانت سے نہ ہو ہر گز مکدر[7] صفائی سے رہے دائم مقرر[8]
یہ سب واقع نوادر سر بسر سب لکھا جو کر کے اس دم مختصر سب
طفیل اس نور کا یہ سب یقیں تھا محض یہ فضل رب العالمیں تھا
کرے نورِ نبیؐ جس سے رفاقت[9] نہ ہووے کیوں اسے حاصل لیاقت
بھی لکھتے ہیں نبیؐ کے جد تمامی ز آدم تا بہ عبد اللہ نامی
رہے ہیں بت پرستی سے سبھی دور تھا دل ایماں سے اُن ساروں کا معمور
کیا نیں بت کو سجدہ کس نے یکبار بت اُن کو دیکھ ہوتے تھے نگونسار[9]
یہ عظمت تھی نبیؐ کے نور کی سب کرامت سرور منصور کی سب

۱ یعنے مدد کیا گیا
۲ یعنے قہر کیا گیا
۳ یعنے ایذا دینے والا
۴ یعنے سختی
۵ یعنے ہیبت

۳

۶ یعنے زمانہ
۷ یعنے خراب
۸ یعنے درستی
۹ یعنے اوندھے سر

ہے اہل الحق کی ثابت تر یہی بات / گواہ اس قول پر ہے شرح مشکات[۱]
غرض حضرت کے سب اجداد[۲] یکسر / تھے موصوف ان صفاتوں سے مقرر
ہر ایک کا حال گر لکھنے میں آوے / جو چاہے سب مفصل کہہ سناوے
ہزاروں مجلسیں گر ہوویں تصنیف / نہ پوری اُن سبھوں کی ہووے تعریف
وے اپنی سمجھ اس دم سعادت / لکھوں احوال سابق باشارت
غرض آدمؑ کو جس دم مصطفےٰؐ کا / ملا ہے نور اُس نور خدا کا
ہوئے آدمؑ کے تب اقبال یاور / ہوا اُن پر یہ سارا فضل داور[۳]
پھر آدمؑ ساتھ لے بی بی کو یک روز / ہوئے صحرا میں جا کر جلوہ افروز
اُسی صحرا میں تب حق نے مقرر / دیا ہے بھیج اک چشمہ خنک[۴] تر
یقیں جنت کا تھا چشمہ وہ پُر نور / مقرر آبِ رحمت سے تھا معمور
یکایک اس گھڑی روح الامیں تب / ہوئے حاضر ملائک ساتھ لے سب
طبق تھا ایک ہمراہ اُن کے نادر / بھرا تھا میوۂ جنت سے ظاہر
طبق[۵] میوے کا رکھ اُن کے مقابل / کہے جبریلؑ نے اے شاہِ کامل
یہ میوہ حق نے بھیجا ہے کرم سے / کیا ہے بس عطا[۶] خوانِ نعم[۷] سے
محض یہ میوۂ خلدِ[۸] بریں ہے / حلاوت سے بھرا کامل یقیں ہے
کیا ہے حق نے یہ تم کو عنایت / فوائد اس میں ہیں ظاہر نہایت
وے حکم خدا صادر[۹] ہے اسطور / کہ لے ساتھ اپنے اس بی بی کو فی الفور
کرو بس غسل اس چشمہ میں جا کر / بدن سب صاف کر اپنا نہا کر
لگا خوشبو مقرر اپنے تن کو / معطر عطر سے کر کر بدن کو
کرو یہ میوۂ شیریں تناول / یقیں پھر بعد اس کے با تفضل
رہو بی بی سے مل کر آج کی رات / کہ ہیں اس رات میں عائد[۱۰] کرامات
غرض آدمؑ نے سن حکمِ الٰہی / اُسی موجب بجا لائے کماہی[۱۱]
اُسی دم حکمِ حق سے نور[۱۲] ظاہر / رہا حوّا کی آچھاتی میں آخر

۱ یعنی نام کتاب کا
۲ یعنی دادا ۱۲
۳ یعنی خدا
۴ یعنی ٹھنڈا
۵ یعنی طباق
۶ یعنی بخشش
۷ یعنی نعمتوں
۸ یعنی بہشت
۹ یعنی ظاہر
۱۰ یعنی لوٹنے والی
۱۱ جیسا کہ چاہیے
۱۲ یعنی [illegible] ۱۲

باقی ۱۲

ہوئے جب شیثؑ پیدا تو اُسی دم
رہا ہے شیثؑ کی آکر جبیں پر
ہوئی قدر ان کی اس باعث سے کامل
ہوئے آدمؑ کے اس رتبہ کے وارث
ہوئے اولاد سے آدمؑ کے نامی
ملائک دیکھ چہرہ اُن کا تا قبت[۱]
زیارت اُن کی سب کرتے تھے مادام[۲]
یہ لکھتے ہیں کہ حضرت شیثؑ تنہا
سبب یہ تھا کہ وہ نورِ کرامت
غرض جس دم ہوئے تنہا وہ پیدا
یقیں جوڑے کا اُن کے غم ہوا ہے
سبب اُس نور کے اُس دم خدا نے
دیا ہے بھیج تب جنت سے یک حور
وہ جوڑا شیثؑ کا نادر یقیں تھا
نظر کر شیثؑ اُس کا حُسن کامل
تھے شیدا اور عاشق اُسپہ مادام
انوش اُس کے ہوئے پیدا شکم سے
کیا ہے حق نے پیدا پاک اُن کو
ہوئے ہیں بخت اُن کے سب سے اعلا
جبیں پر دیکھ وہ نورِ الٰہی
یقیں کرتے تھے سجدہ اُن کو ہر دم
پسر نے اُن کے پایا ہے امانت
پسر سے اُن کے پھر وہ نور اس طور

خدا کے حکم سے نورِ مکرّم
ستارے میں سمایا بدر انور
نبیؐ حق کے ہوئے ہیں بافضائل
یقیں اُس نور احمدؐ کے وہ باعث
فضیلت میں ہوئے سب سے گرامی
فلک سے آ سبھی با شوق غالب
فدا نورِ نبیؐ پر تھے سرانجام
ہوئے ماں کے شکم[۳] سے بس وہ پیدا
میسر ہو وے اُن کو بے شراکت[۴]
سو اس باعث تب آدم کو ہویدا
پریشاں فکر نے اُن کو کیا ہے
حکیم پاک بے چون و چرا نے
کہ جس کا حسن تھا جنت میں مشہور
محض[۵] یہ فضل ربّ العالمیں تھا
نوادر دیکھ سب شکل و شمائل[۶]
عجب معشوق تھی وہ سرو گلفام[۷]
نکل آئے ہیں اُس کانِ کرم سے
دیا نورِ شہِ لولاک اُن کو
تھا چہرے پر عیاں اُن کے تجلا[۸]
ہر اک ساعت تمامی مرغ و ماہی
پھر آخر اُن سے وہ نورِ مکرّم
کیا ہے حق نے پر اُنکو عنایت
چلا کرسی بہ کرسی دور در دور

[۱] یعنی رو حق
[۲] یعنی ہمیشہ ۱۲
[۳] یعنی پیٹ
[۴] یعنی شرکت

۴

[۵] یعنی خاص
[۶] یعنی خصلتیں
[۷] یعنی سرخ رنگ
[۸] یعنی شعر ۱۲

ملا ہے نوح کو وہ نور آخر — ہوا چہرہ درخشاں اُن کا ظاہر
عجب اُس نور سے پائے ہیں وہ جاہ — ہوئے حق کے یقیں مقبول درگاہ
خدا کے خاص یہ بھی اک نبی تھے — مشرف تر ز نورِ احمدی تھے
ملا ہے سام کو پھر اُن سے وہ نور — ہوئی ہے سام کی اولاد منصور
غرض پھر نور وہ ماہِ یقیں کا — محمد مصطفےٰ سالارِ دیں کا
خلیل اللہ نے پائے ہیں آخر — ہوئے اقبال نامی اُنکے ظاہر
یقیں اُس نور کے باعث خدا نے — مقرر خالقِ ارض و سما نے
بس اُن کو خلعت خلّت عطا کر — کیا ہے دوستوں کا اپنے مظہر
یقیں وے صاحبِ اموال و زر تھے — سخی عالم میں سب مشہور تر تھے
جوانی جب ہوئی ہے اُن کی آخر — ضعیفی آ گئی ہے اُن پہ ظاہر
بہت اولاد کی اُن کو ہوس تھی — امانت کی ہمیشہ فکر بس تھی
سو اس باعث ہمیشہ تھے وہ غمگیں — سدا رہتے تھے ہو بیتاب و غمگیں
بھی سارہ نے ضعیفی اپنی سب دیکھ — طلبگارِ پسر اُن کو عجب دیکھ
دی خدمت میں کنیز طاہرہ تب — دیئے ہیں اُن کو نامی ہاجرہ تب
خدا نے ہاجرہ کو باعنایت — فضیلت یہ دیا ہے بے نہایت
ہوئے ہیں اُن سے اسمٰعیل پیدا — ملا نورِ نبی اُن کو ہویدا
بھی اُس دم حق نے سارہ پر کرم کر — یقیں اس ناامیدی میں مقرر
دیا ہے اُن کو نامی ایک فرزند — وہ ہیں اسحاق سلطان خردمند
خلیل اللہ کے یہ دو پسر ہیں — بزرگی میں عجب عالی قدر ہیں
ہوئی اسحاق کی اولاد نامی — بنی اغلب ہوئے اس میں تمامی
ہوئے ہیں بے حساب اُن میں پیمبر — کئی مشہور ہیں عالم میں یکسر
مگر اولادِ اسماعیل سے کب — نبوت کا نہ پایا کوئی منصب
سوا یہ اُس امام المرسلیں کے — یقیں محبوب ربّ العالمیں کے

١١
باقی

رسولِ ہاشمی سُلطانِ عالم
بھی لکھتے ہیں کہ وہ عالی فضائل
ہوئے سائل جنابِ حق میں یکروز
میری اولاد سے ہوویں پیمبر
جمال اُن کا مجھے دکھلا کرم سے
اُسی ساعت خدا نے التجا یہ
حجاب اُن کی نظر سے دور کر سب
جمال اُن کو دکھایا ہر نبیؑ کا
کہ جو اسحاقؑ سے عالم میں سارے
کیا رُتبے سے بھی ہر اک کے واقف[4]
یقیں پھر بعد اُس کے با عنایت
دکھایا ہے جمال اُس شاہِ دیں کا
کیا پھر واقف اُن کی منزلت سے
اُسی ساعت خلیلِ کبریا نے
نظر کر اس طرف سارے ستارے
اِدھر یہ مہرِ اوجِ[8] لامکاں دیکھ
مراتب دیکھ سب حضرت کے ثاقب[9]
بجا لا شکر کا سجدہ گرامی
پھر اسماعیلؑ سے تب اُن کی رغبت[10]
دے اسماعیلؑ کو بھی حق نے رُتبہ
یقیں پھر اُن سے وہ نورِ مکرّم
چلا ہے پشت در پشت آ نکلے وہ نور
ملا عدنان کو با صد عنایت

ہیں اسماعیلؑ کی اولاد اکرم[1]
خلیلؑ[2] کبریا سُلطانِ کامل
کہ یا رب جو جہاں میں جلوہ افروز
نبوّت سے بزرگی پاویں یکسر
مشرّف کر لقائے[3] محترم سے
قبول اُن کی مقرّر کر دُعا یہ
کر انوارِ مطالب جلوہ گر سب
یقیں دیدار اس ساعت سبھی کا
نبی اولاد میں تھے ہونے ہارے
دکھایا سب منازل[5] اور مصارف[6]
نگاہِ فضل کر اُن پر نہایت
حبیبِ حق امام المرسلینؐ کا
مُعلّےٰ رُتبۂ محبوبیت سے
یقیں مقبولِ درگاہِ خدا نے
نبوت کے فلک کے ماہ پارے
درخشاں[7] آفتابِ دو جہاں دیکھ
تجلّی مرتبے کی دیکھ غالب
کئے حاصل نہایت شادکامی
ہوئی کامل نہایت با محبت
بنا اُن کے کیا ہاتھوں سے کعبہ
ملا قیذار کو با شانِ اعظم
ہر ایک مطلع کو کر ہر بار معمور[11]
شرف[12] عدنان پائے بے نہایت

[1] یعنی بزرگ
[2] یعنی دوست
[3] یعنی دیدار ۱۲
[4] یعنی خبردار ۱۲
[5] یعنی مرتبے ۱۲
[6] یعنی خاص درجے

۵

[7] یعنی بلندی
[8] یعنی روشن
[9] یعنی روشن
[10] یعنی خواہش
[11] یعنی آباد ۱۲
[12] یعنی بزرگی ۱۲

درخشاں اُن کی پیشانی سبھی دیکھ — مکرم جلوۂ نورِ نبیؐ دیکھ
ہوئی ہے اُن کی دشمن بس جہاں سب — ہوئے حاسد مقرر انس و جاں سب
کئے ہیں قصد اُن کا سب نے ہر بار — دلے حق نے ہمیشہ ہو مددگار
کیا ہے دشمنوں کو اُن کے مقہور — ہمیشہ اُن سبھوں پہ تھے وہ منصور[1]
خبر اُس نور کی شاہِ عجم نے — سُنا ہے جس گھڑی اُس بدنیم[2] نے
کہا اولاد سے بس اُن کی ظاہر — پیمبر ہووِیں پیدا سب سے آخر
ہمارا اُن کے باعث تخت اور تاج — مقرر اُس گھڑی سب ہوویں[3] تاراج
سو اس باعث روانہ کر کے لشکر — کہا عدنان کو مارو مقرر
یقیں عدنان تھے اُس دم سفر میں — وہ لشکر سب ملا ہے رہ گذر میں
سو دیکھ عدنان کو یکبار در راہ — کئے ہیں قصد اُن کا سب نے ناگاہ
قریب اُن کے تھا اُس دم کوہ ظاہر — سو نکلا ایک پنجہ اُس سے نادر
کیا سب دشمنوں کو اُس نے غارت — کیا حق نے ظفر اُن کو عنایت
کرشمہ تھا یہ نورِ مصطفےٰؐ کا — جلال اُس معدنِ[4] صدق و صفا کا
مَعَدّ اُن سے ہوئے پیدا مقرر — نبیؐ کا نور تھا ساتھ اُن کے انور
مَعَدّ مشہور تھے وہ تیز آہنگ[5] — کر اسرائیل کی وہ قوم سے جنگ[6]
ہمیشہ لوٹ اُن کا خانماں[7] سب — یقیں کرنے تھے اُنکا قصد جاں تب
یہ اسرائیل ان کا دیکھ سب طور — گئے اپنے نبیؐ کے پاس فی الفور
کہے اُن سے کرو کچھ بد دعا اب — کہ اُترے معد پہ قہرِ خدا اب
نبیؐ نے بات سُن یہ اُن کی نادر — کئے ہیں بد دعا کا قصد ظاہر
خدا سے تب ہوا ہے اُن کو الہام[8] — کہ رحمت کے معد قابل ہے مادام[9]
جبیں میں اُس کی نورِ مصطفےٰؐ ہے — نہ جائز اُس پہ تیری بد دعا ہے
یہ سُنکر ہوا اُسی ساعت وہ تائب — معد کے بس ہوئے مشتاق غالب
معد کی کر اُسی ساعت زیارت — ہوئے ہیں شاد و خرم[10] بے نہایت

۱ھ یعنی محمدؐ سے ۲ھ یعنی دوسری جگہ سے ۳ھ یعنی بذاتِ خود ۴ھ یعنی بد کرنے سے ۵ھ یعنی ارادہ ۱۲

۱۰ باقی

۶ھ یعنی لڑائی ۷ھ یعنی خاندان ۸ھ یعنی غیب سے معلوم ہونا ۹ھ یعنی ہمیشہ ۱۰ھ یعنی خوشی ۱۲

ہوا تب ان کو لڑکا ایک پیدا
نزار اشتر کو کر مذبوح[ش۱] اُس روز
کھلا سب کو بعیش و کامرانی
نزار اس نور کے حامل ہوئے ہیں
مُضر تھے حُسن میں مشہور آفاق
ہمیشہ نور احمدؐ کی وہ تسبیح
بھی حج کے جس گھڑی آتے تھے ایام[ش۳]
صدا لبیک کی کر گوش نادر
ملا پھر اُن سے وہ الیاسؑ کو نور
خزیمہ نے کیا پھر اُس سے حاصل
کنانہ سے ملا ہے نضر کو نور
اُنھوں نے خواب میں دیکھا ہے یہ نیک
گئے ہیں شاخ اُس کے سب فلک پر
کئی ہیں برق پوش اسکے نگہبان
گئے ہیں کاہنوں سے جا کے تقریر
کے اولاد سے بیشک تمھارے
وہ بیشک ہیں نبیؐ آخر زماں کے
یہ سُن مژدہ نضر نے با عنایت
ہوا ہے نضر سے پھر نور راہی
غرض اصلاب[ش۸] پھر ہفت اسنے طے کر
ہوئے ہاشم مقرر اُن سے پیدا
منور کر خدا نے اُن کی تصویر
قد و قامت تھا اُن کا پُر لطافت[ش۹]

نزار اس کو مسمّٰی کر ہویدا
پکا کھانا اسی ساعت دل افروز
کئے ہیں بے نہایت شادمانی
مُضر نے ان سے پھر حاصل کئے ہیں
تھا عالم اک نظر کا اُن کے مشتاق
سُنا کرتے تھے با آواز صریح[ش۲]
یقیں نورِ نبیؐ سے تب باکرام
یقیں ہوتے تھے ہر دم شاد خاطر[ش۴]
ہوا مدرک کا گھر پھر اُس سے معمور[ش۵]
کنانہ پھر ہوئے ہیں اُس کے حامل
قریش اُن کا لقب ہے سب میں مشہور
کہ نکلا پشت سے اُن کی شجر[ش۶] ایک
تھا قرباں آفتاب اُس کی چمک پر
نضر کر خواب یہ تب ہو کے حیران
یہ سنکر سب نے با صد عز و توقیر[ش۷]
پیمبرؐ ہیں یقیں یک ہونے بارے
سرور سرور ہیں وہ سب انس و جاں کے
کئے شکر الٰہی بے نہایت
ہوا مالک پہ تب فضل الٰہی
مناف پاک تک پہنچا مقرر
ہوئی تاباں جبیں اُن کی ہویدا
عجب اُس نور سے بخشا ہے توقیر
تھا چہرے پر عیاں نور شرافت[ش۱۰]

ش۱ یعنی ذبح کیا گیا
ش۲ یعنی ظاہر ش۳
یعنی رہائے ش۴ جو سنگ
ش۵ یعنی آباد ش۶
یعنی درخت ۱۲

۶

ش۷ یعنی عزت ش۸
یعنی پشت
اصلاب جمع صلب کی مراد
باپ دادا ش۹ پیمبر سے
ش۱۰ یعنی برابری

تھے ہاشم حسن کی خوبی سے معمور / جمال اُن کا تھا سب عالم میں مشہور
لطافت اُن کے چہرے کی عجب تھی / نگہ غارت گرِ بزمِ عرب تھی
نوادر زلفِ مشکیں دامِ عشاق / غمزہ برہم زنِ آرامِ عشاق
ہزاراں گلعذار و نار پستاں / فدا ہوتے تھے اُن پر مثلِ مستاں
وے وہ گوہرِ کانِ فضائل / معلّٰی نیّرِ حسن و شمائل
نگاہِ بد سے بس محفوظ تر تھے / یقیں عصمت کے معدن سر بسر تھے
غرض تھا حسن کا اُن کے عجب شور / تھے عاشق اُن پہ ہر دم ماہی و مور
جبیں پر اُن کے نورِ احمدی کا / عجب جلوہ تھا مہرِ سرمدی کا
خبر اُس نور کی سُن قیصرِ روم / کرشمہ نور کا سب کر کے معلوم
ہوا عاشق اُن پہ اُس دم غائبانہ / کیا پیغام اُس نے یہ روانہ
کہ اے محبوب سب بزمِ عرب کے / معلّٰی آفتابِ اوجِ نسب کے
میری ہے ایک لڑکی مثلِ خورشید / حسیں مشہور ہے با بزمِ جمشید
ہے لائق بس تمہارے سر بسر وہ / اگر ہو جاوے منظورِ نظر وہ
تو دے اسباب سب ساتھ اُسکے معقول / اُسے کرتا ہوں میں خدمت میں مرسول
غرض تھی اُس کو اُس نورِ نبی سے / تجلّیِ جلالِ احمدی سے
یہ چاہا اُس نے اپنے خانداں میں / نبی پیدا یقیں ہووے جہاں میں
وے ہاشم نے سُن پیغام آخر / یقیں اس نور کا رکھ پاسِ خاطر
کئے پیغام نامقبول وہ بس / عزیز اُن کو تھا وہ نورِ مقدس
غرض اُس نور کی سب کو ہوس تھی / یقیں شاہوں کو خواہش اُسکی بس تھی
وے سب کام موقوفِ قدر ہے / ارادہ حق کا غالب سر بسر ہے
بھی ہاشم کی سخاوت میں تھی شہرت / کیا تھا حق نے عالی اُن کو ہمت
خجل تھا حاتم اُن کے اس کرم سے / غنی دل اُن کا تھا موجِ درم سے
یہ لکھتے ہیں کہ مکے میں مقرر / پڑا ہے قحط اک عالم کے اندر

نہایت سخت تھی وہ قحط سالی
یہ محنت کے اُنھوں نے دیکھے ایام۱
منگا کر شام سے غلہ نہایت
یتیم اور مفلس اُن کے سب کرم سے
پھر آخر ڈھونڈھ وہ اپنا قبیلہ
تھا سلمہ بنت عمرو اُنکا بس نام
ہوئے ہیں اُن سے پیدا ماہِ تاب۵
شیبۃ الحمد بھی اُن کا لقب ہے
جبیں۶ پر نور اُن کے جلوہ گر دیکھ!
سلاطیں اُن کے تھے ہیبت سے لرزاں
عجب مشہور تھی بس اُن کی صولت۸
نظر کر نور چہرے پر تماری
سبھی کہتے تھے جد اُن کو نبیؐ کے
بزرگی اُن کی تھی مشہور سب میں
ہر اک دم اُن کا تھا خوبی سے مشہور
دُعا بھی اُن کی درگاہِ خدا میں
یقیں مقبول ہر دم سربسر تھی
عرب میں قحط سالی اور بلا کچھ
تو آسب پاس اُن کے بے کم و کاست
وسیلہ نور کا لا درمیاں وہ
دُعا مقبول ہوتی تھی اُسی دم
سوا اس کے ہزاروں ہیں فضائل
غرض یک شب وہ خورشید جہاں تاب

نظر آتی تھی سب کی پائمالی
بچھائے ہیں مقرر سفرہ۲ عام
کھلائے تھے سبھوں کو باعنایت
سدا سیراب تھے جو ان نعم۳ سے
نکاح پاک میں لائے جمیلہ۴
عجب تھیں پارسا وہ نیک انجام
نبیؐ کے جد یقیں عبدالمطلب
لقب یہ باعث علم و ادب ہے
درخشاں چہرہ عالی قدر دیکھ!
شیاطیں تھے ہر اک ساعت گریزاں۷
تھی باعزت جہاں میں اُن کی شہرت
یقیں راہب۹ و کاہن جو تھے ناری
یقیں دادا رسولِ ہاشمی کے
ہمیشہ سب عجم میں اور عرب میں
فضیلت کا تھا اُن کی سب میں مذکور۱۰
ہمیشہ اُس جناب کبریا میں
اجابت سے ہمیشہ بہرہ۱۱ ور تھی
اگر ہوتی تھی نازل بر ملا کچھ
دعائے خیر سب کرتے تھے درخواست
دعا کرتے تھے بااخلاص جاں وہ
یہ شہرہ اُن کا تھا مشہور عالم
زباں قاصر ہے دیکھ اُن کے منازل۱۲
ہوئے ہیں ساتھ جا بی بی کے ہمخواب

۱؎ یعنی دن یہاں مراد ہے قحط سالی کے دنوں سے ۲؎ یعنی دسترخوان ۳؎ یعنی نعمتوں ۴؎ یعنی خوبصورت ۵؎ یعنی روشن ۶؎ یعنی پیشانی

۷؎ یعنی بھاگنے والے ۸؎ یعنی دبدبہ ۹؎ یعنی آتش پرستوں ۱۰؎ یعنی پادری ۱۱؎ یعنی نصیب ور ۱۲؎ یعنی مرتبے

عجب وہ شب تھی راحت بخش ہر روح[۱] — ہوئے تھے باب رحمت اُسمیں مفتوح
رہا بیشک حمل بی بی کو اُس رات — شکم میں اُن کے باعزّ و کمالات
پدر آئے ہیں ختم المرسلیں کے — یقیں والد شہنشاہ[۲] امیں کے
ہوئے نہ ماہ جبس دم اُن کو کامل — سو عبداللہؓ وہ عالی فضائل
ہوئے ہیں اُس گھڑی پیدا زمیں پر — مبارک نور تھا اُن کی جبیں[۳] پر
جہاں تک تھے سبھی کاہن[۴] و راہب[۵] — نشاں سب دیکھ اُس شب کے عجائب
کئے معلوم والد شاہِ دیں کے — ہوئے پیدا شفیع المذنبیں کے
غرض اُس شب فلک کے بھی کھلے باب[۶] — خوشی کرنے لگے ماہی و مہتاب
رہا شیطان بھی اُس شب زبوں[۷] ہو — گرے ہیں بُت تمامی سر نگوں[۸] ہو
نبیؐ کے باپ وہ سرچشمۂ نور — عجب تھے عالم خوبی سے معمور
طفولیت میں اُن کا تھا عجب روپ — خجل تھی اُن کے پرتو سے سدا دھوپ
جوانی کے ہوئے آغاز جب سن — طرب افزا مقرر تھے وہ سب دن
تھا آغاز اُس گھڑی خوبی کا عالم — تھا طالع نور محبوبی کا عالم
سبب اُس نور کے کران کو نامی — کیا حق نے مکمل[۹] اور گرامی
عجب بخشا تھا حسن عالم آرا — ملائک دیکھ اُن کو سب تھے شیدا
نوادر اُن کا تھا سب سرو قامت — تھی مشکیں زلف آشوب[۱۰] قیامت
دو چشم مست جام[۱۱] مے پرستاں — خمیدہ[۱۲] ابروان محراب مستاں
دو رخسارے عجب رشک قمر تھے — لبِ نازک نہایت پُر شکر تھے
لبوں پر اُن کے تھی سبزی نمایاں — مثال خضر سوئے آب حیواں[۱۳]
بڑی تھی اُن کی شہرت سب عرب میں — یہ چرچا حُسن کا تھا ان کے سب میں
نظر کر اُن کی وہ نازک خرامی — سدا کرتے تھے مہوش سب غلامی
نہیں تھا حسن یہ جن و پری میں — نہ یہ خوبی تھی ماہ و مشتری میں
تمامی خوبرویاں قبائل[۱۴] — تھے عبداللہؓ کی صورت پہ مائل

۱ یعنی جان ۱۲ ۲ یعنی شاہزادہ ۱۲ ۳ یعنی پیشانی ۱۲ ۴ یعنی نجومی ۵ راہب یعنی پادری ۱۲ ۶ یعنی دروازہ ۱۲ ۷ یعنی عاجز ۱۲

۸ باقی

۸ یعنی اوندھا ۱۲ ۹ یعنی پورا ۱۰ یعنی پریشانی ۱۱ یعنی پیالہ شراب پینے والوں کا ۱۲ یعنی ٹیڑھا ۱۳ یعنی آب حیات ۱۴ یعنی قبیلے ۱۲

مقرر حسن پر اُن کے فدا ہو — رہے خوبانِ عالم مبتلا ہو
سبھوں کے گرچہ تھا یہ داغ دل پر — ولے کس کے ہوئے نیں بخت یاور
قوی تھے آمنہؓ کے سب سے اقبال — عطا حق نے کیا یہ اُن کو اجلال[۱]
یہ لکھتے ہیں کہ خوبی اُن کی سب دیکھ — جہاں میں بے نظیر اُن کو عجب دیکھ
کئی مہ پیکریں خرمن[۲] بہ خرمن — بکڑتی تھیں سدا رستے میں دامن
خدا کے حکم سے تب آ ملائک — دکھا صورت نہایت اپنی ہالک[۳]
چھڑا دامن کسے ہاتھ اُن سب کا یکبار — یقیں دہشت میں کرتے تھے گرفتار
سو اس باعث وہ عبداللہ سے تب — یقیں رہتی تھیں ہو کر دور تر سب
خدا نے اُن کی اس صورت سے پاکی — رکھا محفوظ از آلودہ ناکی
وجود[۴] پاک سے بھی اُن کے نادر — کرشمے ہر گھڑی ہوتے تھے ظاہر
یہ لکھتے ہیں کہ وہ عالی فضائل — شکار و صید[۵] کے ہر دم تھے مائل
نکل گھر سے وہ جب صحرا کی جانب — گذر کرتے تھے با انوار ثاقب[۶]
سو اُس ساعت طرف اُنکے نظر کر — سبھی اشجار اور احجار[۷] یکسر
فصاحت سے زباں کو کر گہر بار — سلام علیک سب کہتے تھے ہر بار
بھی ہر ساعت جبیں[۸] سے اُن کی اسدم — نکل یکبار وہ نورِ مکرم[۹]
طرف حجاز[۱۰] کے کرتا تھا پرواز — اُسی ساعت سبھی صحرائے حجاز
مقرر اُس گھڑی ہوتا تھا روشن — نظر آتا تھا صحرا مثل گلشن
وہاں سے پھر تمامی قاف تا قاف — منور سر بسر کرتا تھا اطراف
تجلّی سے یقیں اس نور کی تب — حجابِ غیب ہوتا تھا دفع سب
سو عبداللہؓ اُس دم آشکارا — بلاد[۱۱] شام کرتے تھے نظارا
غرض کرتے تھے جس دم قصد گھر کا — اُسی دم نور شاہِ بحر و بر کا
جبیں میں اُن کی آکر تا تھا مسکن — جبیں خورشید سی ہوتی تھی روشن
بھی عبداللہؓ وہ سرو سمن[۱۲] رخ — شہِ خوبانِ عالم ماہ فرخ[۱۳]

۱؎ یعنی بزرگی ۲؎ یعنی کھلیان ۳؎ یعنی ہلاک کرنے والی ۴؎ یعنی جسم ۵؎ یعنی شکار ۶؎ یعنی روشن ۷؎ یعنی جمع ۸؎ یعنی پتھر

۸

۹؎ یعنی پیشانی ۱۰؎ یعنی بزرگ ۱۱؎ یعنی ملک عرب ۱۲؎ یعنی شہر ۱۳؎ یعنی چنبیلی ۱۴؎ یعنی ستارا کی روشنی

درختِ خشک کے سائے میں یکسر
اسی ساعت درختِ خشک تر وہ
نہایت سبز تر ہوتا تھا یکبار
اُسی دم پھول آتے تھے نوادر
جو وہ سرچشمۂ نورِ الٰہی
درخت وہ حالتِ اصلی پہ آکر
تب عبداللہؓ والد مصطفٰےؐ کے
کرشمے یہ تمامی معتبر دیکھ
تحیّر میں یقیں پڑتے تھے ہر بار
سو یک شب باپ کی خدمت میں جا کر
بیاں کر حال سب نور و شجر کا
کہے اے باپ یہ حالت عجب ہے
کرشمے اُس کے ہر ساعت نوادر
یہ سُن کر اُس چراغ ملتہب نے
کہ اے نوبادۂ باغ رشادت
یہ نورِ بادشاہِ دو جہاں ہے
امانت ہے یہ ربّ العالمیں کی
تمھاری جو ہے پیشانی میں یہ نور
یقیں وہ سرورِ آخر زماں ہیں
سبب سے اُن کے عالم میں تمامی
بھی میں نے خواب خوش دیکھا ہے ہر بار
تمھاری پُشت طاہر سے ہویدا
سبب اُن کے ملے گی تم کو عزّت

کدھی گر بیٹھتے تھے آ مقرّر
یقیں قدرت سے حق کی سر بسبز وہ
دفعِ خشکی کے سب ہوتے تھے آثار
بھی میوہ اُس پہ سب آتا تھا وافر
وہاں سے جس گھڑی ہوتے تھے راہی
اُسی دم خشک ہونا تھا مقرر
مکرّم معدنِ اُس نورِ خدا کے
عجب اعجاز نامی سر بسر دیکھ
تھے حیرت کے نمایاں اُن پہ آثار
رسومِ بندگی اُس دم ادا کر
کرشمات و جلالِ معتبر کا
کہو یہ نورِ تاباں کس سبب ہے
یہ کس باعث سے سب بنے ہیں ظاہر
کہے ہیں اُن سے عبد المطلب نے
چراغِ محفلِ جاہ و سعادت
تجلّی شہ کون و مکاں ہے
کرامت ہے یہ ختم المرسلیں کی
کرے یہ خانۂ عالم کو معمور
فضیلت میں عجب عالی نشاں ہیں
رہے گی اپنی آخر نیک نامی
معبّر سے سنا ہوں اُس کے آثار
وجود اُن کا مقرر ہووے پیدا
رہے قائم ابد تک قدر و حرمت

اُم یعنے بیٹ ۱۲
یعنے کھاں سے ۱۲
یعنے غبار
بہر کی یعنے ۱۲
بہشت یعنے روشن

۷ باقی

ہٖ یعنے ہدایت ۱۲
معبّر یعنے تعبیر دینے والا ۱۲
ہٖ یعنے ظاہر ۱۲
یعنے مجسم ۱۲

بشارت سُن یہ عبد اللہ اُس دم — ہوئے ہیں بس نہایت شاد و خرّم[۱]
ہوئی ہے باپ کے تب دل میں یہ چاہ — کہ جوڑا کوئی ملا کر اُن کے دلخواہ
بٹھا شمشاد کو نخلِ[۲] ادب سے — کریں شادی بشاشت[۳] اور طرب سے
لگے تجویز کرنے تب جمیلہ[۴] — نہایت پارسا فخرِ قبیلہ
بہت سے گرچہ از حجاز تا شام — یقیں نسبت کے بس آتے تھے پیغام
کئی خوش لڑکیاں ملک عرب کی — ہر اک تھی آرزو مند اس طرب کی
فدا کرتی تھی سب اپنا زر و مال — ہر اک دیتی تھی رشوت لاکھ مثقال
وے عبد المطلب نے سرانجام — نہیں کس کا کئے منظور پیغام
جمع ہو پھر اقارب[۵] اُن کے نامی — لگے کہنے کو اُس ساعت تمامی
کہ عبد اللہ بس ہیں حسن میں طاق[۶] — ہے خوبی میں بس مشہورِ آفاق[۷]
مناسب اُن کے ایک لڑکی ہے مشہور — مقرر حسن میں ہے غیرتِ حور
یقیں وہ آمنہؓ بنت وہب ہے — چراغِ عفت[۸] و شمعِ ادب ہے
وہ عبد اللہ کے بیشک ہے قابل — دونوں یکساں ہیں در شکل و شمائل[۹]
نسب میں بھی ہے دعویٰ ہمسری کا — عجب جوڑا ہے ماہ و مشتری کا
غرض عبد المطلب نے خبر یہ — سُنے ہیں جب سبھوں سے معتبر یہ
ہوئی تب اُن کو حاصل شادکامی — اکابر ساتھ لے اپنے تمامی
وہب کے پاس جا یا نامداری — کئے ہیں آمنہؓ کی خواستگاری
وہب نے ہو نہایت اس سے مسرور — کئے پیغامِ راحت بخش منظور
بھی اُن کے دل میں اس نسبت کی تھی چاہ — ہوا یہ کام اُن کا حسبِ دلخواہ
وے دونوں دیکھ آخر نیک ساعت — جمعہ کی شب کہ ہے مخصوص طاعت
مہیّا[۱۰] کر تمام اسبابِ شادی — بجا لا کر سبھی آدابِ شادی
پرو ئے ایک لڑی میں دو گہر کو — بہم واصل کئے شمس و قمر کو
بجائے سب نے طبلِ شادیانہ[۱۱] — ہوئے ہیں شاد سب خویش و بیگانہ

۱ یعنی خوشی ۱۲
۲ یعنی درخت ۱۲
۳ یعنی خوشی ۱۲
۴ خوبصورت ۱۲
۵ یعنی عزیزوں ۱۲
۶ یعنی یکتا ۱۲

۹

۷ یعنی زمانہ ۱۲
۸ یعنی پاکدامنی ۱۲
۹ یعنی خصلتوں
۱۰ یعنی موجود ۱۲
۱۱ یعنی خوشی کا باجا

گئی ہے یہ خبر جس دم فلک پر … خوشی وارد ہوئی سارے ملک پر
دیئے ہیں کھول جنت کے دروں کو … خوشی بے حد ہوئی پیغمبروں کو
خبر جب یہ ہوئی ہر فاحشہ[۱] یکسر … جو عاشق تھیں مقرر اُن کے اوپر
کیا حسرت نے سب کے دل کو صد چاک … ہوئیں سب عورتیں یکبار غمناک
یہ لکھتے ہیں کہ با داغ جگر سوز … موئی ہیں باکرہ[۲] دو سو اسی روز
بھی اُس شب وہ مہِ اوجِ[۳] کمالات … مُعلّے معدنِ[۴] نورِ رسالت
نہایت ہو بشاشت سے فرحباب … ہوئے ہیں آمنہ رض سے جا کے ہمخواب
عجب رحمت کے دو دریائے پرجوش … ہوئے ہیں یک دگر سے ہم آغوش
ہوا ہے اُس گھڑی فضل خداوند … مُبارک یہ ہوا ہے جگ میں پیوند
گرا ابرِ کرم سے گوہرِ نور … صدف[۵] کا دل ہوا ہے اُس سے معمور
کہ یعنے آفتابِ اوجِ اعظم … رہے بُرجِ حمل میں آ کے اُس دم
بہار آئی رسالت کے چمن کو … ملی شبنم سے راحت یاسمن[۶] کو
ہوا نخل سعادت بارور تب … کھِلا غنچہ خوشی کا سربسر تب
غرض جس شب عفیفہ[۷] کا ملہ وہ … ہوئیں اُس نور سے جب حاملہ وہ
خدا کے حکم سے نورِ مُطہّر … ہو عبد اللہ سے راہی مقرّر
رہا سینے میں آ کر آمنہ رض کے … کھُلے ہیں مہر سے اقبال مہ کے
جب آیا پاس اُن کے نورِ اعظم … ہوا اُن کا درخشاں جسم اُس دم
عجب رحمت سے تھی معمور وہ رات … نہایت تھی نوادر پُر کرامات
جناب کبریائی سے اُسی شب … ہوا جبرئیل کو فرمان یہ تب
کہ جا کہہ جنتوں کے خازنوں[۸] سے … مقرر سارے اُس کے ساکنوں سے
کہ باز اس دم کریں[۹] وے باب جنت … کریں تیار سب اسباب جنت
سنوار دیں اُس کے سارے دار و در کو … مُصفّا[۱۰] سب کریں شاخ و شجر کو
زمرّد کے بچھا کر فرش ہر جا … کریں سب سائبان رحمت کے برپا

ے یعنی طلوع ہوئے ۱۲
ے یعنی حمل کی شادی ۱۲
ے یعنی ہوئی … کنواری ۱۲
ے یعنی … ۱۲

۶ باقی

ے یعنی کھلاں شہ یعنی سبھی شہ
ے یعنی چنبیلی شہ یعنی پاک
ے دامن شہ یعنی خزانچی
ے شہ یعنی دروازہ ۱۲
ے یعنی صاف و شفاف

کریں نہروں سے سب سیراب گلشن — کریں سب نور کی مشعل کو روشن
ہر اک جا کر رواں فوّارۂ نور — کریں ہر ایک مکاں خوبی سے معمور
ہوا فرمان پھر حوروں کو اس طور — کہ کر تن میں لباسِ نور فی الفور
بھرو سب زیوروں سے گوش و گردن — لگاؤ عطرِ جنت تا بہ دامن
بجا ہر بار طبلِ شادمانی — کہو ہر دم سُرودِ کامرانی
جہاں میں سب خوشی ہے آج کے روز — نہ ایسا پھر کبھی آیا ہے نوروز
رحم میں آئے ہیں اب مہر اکواں — حمل کا آج ہے گا برجِ تاباں
بھی مالک نے جہنم کے سبھی در — کیا ہے بند حکمِ حق سے یکسر
علم لے سبز جبرئیل امیں تب — ملائک بھی مقرب ساتھ لے تب
خوشی سے آئے ہیں اُس دم زمیں پر — علم وہ سبز لانا درِ مقرر
کئے ہیں بام پر کعبہ کے قائم — ہوا پُر نور کعبہ اُس سے دائم
عجب اُس شب کی تھی ہیبت و تمکین — گرے ہیں تخت سے اُس دم سلاطین
بُت و اصنام جتنے تھے جہاں میں — ہر اک شہر و دیار و ہر مکاں میں
رہے ہیں قہرِ حق سے سب زبوں ہو — گرے ہیں خاک پر سب سرنگوں ہو
پڑی ابلیس کی گردن میں زنجیر — سیہ اُس کی ہوئی ذلت سے تصویر
لگی آنے ہوائے سبز و سیراب — ہوئے مفتوح سب رحمت کے ابواب
عرب میں تھی مقرر قحط سالی — مصیبت میں تھے سب ادنیٰ و عالی
نہ ملتا تھا کئی روز دوں زمیں پر — نباتِ سبز و برگ تازہ یکسر
خدا نے بھیج تب رحمت سے باراں — کیا ہے سبز سارے کوہساراں
ہوا جاری ہر اک چشمہ سے پانی — ہوئی عالم کو حاصل کامرانی
زمیں میں آگئی اُس دم طراوت — ہوئی پیدا درختوں میں لطافت
بہار آئی ہے سارے بوستاں میں — کھلے ہیں پھول سب باغِ جہاں میں
عجب وارد تھی موسم بے غمی کی — ہوا آتی تھی ہر دم خرّمی کی

۱ یعنے تازہ ۲ یعنے راگ مقصود ری کا ۳ یعنے خوشی کا دن ۴ یعنے روشن ۵ یعنے چمکدار ۶ یعنے مرتبہ و دبدبہ ۷ یعنے عاجز ۸ یعنے اوندھا

۱۰

۹ یعنے خواری ۱۰ یعنے دروازے ۱۱ یعنے گھانس ۱۲ یعنے سبز ۱۳ یعنے بارش ۱۴ یعنے پہاڑوں ۱۵ یعنے تازگی

مئے عشرت سے تھا مخمور عالم
لگے کرنے کو اُس دم مرغ و ماہی
برکت یہ سبھی اُس ذات کی تھی
زمیں تب سر جھکا اپنا زمیں پر
تمامی راہب اور کاہن جہاں کے
یہ سب انوارِ حکمت دیکھ نادر
کہ آئے ہیں شکم میں شاہِ ابرار
تر و تازہ جہاں سب اس سبب ہے
غرض ساتوں زمیں اور آسماں میں
ملائک وجد میں آئے تھے سارے
مقرر انبیا اور مرسلیں سب
عجب چرچا تھا سب میں تہنیت کا
خوشی کا یہ عجب تھا گنج جاوید
یہ روز افزوں خوشی سب سر بسر تھی
حمل کے اب لکھوں نادر سب آثار
کرشمے یہ تمامی معتبر ہیں
جو اثنائے حمل میں باکمالت
یہ لکھتے ہیں کہ جس دم ختمِ مرسل
رہے ہیں والدہ کے اُس شکم میں
ہوئے اقبال اُس دم اُن کے عالی
کبھی اُس بی بی خیر النساء پر
نہ واقع کچھ ہوئی اُس دم مصیبت
کہ جوں عورات پر درد و الم ہے

عجب فرحت سے تھا معمور عالم
زباں کھول اپنی سب شکرِ الٰہی
یہ دولت معدنِ برکات کی تھی
تھا خم ہوئے گئی چرخِ بریں پر
ہر اک آگاہ اسرارِ نہاں کے
یہی کہتے تھے بالتعظیم وافتر
محمد مصطفیٰ عالم کے مختار
کرشمہ ذاتِ احمدؐ کا عجب ہے
خوشی کا ذکر تھا رُوحانیں
خوشی کی دھوم تھی اُن سب میں بارے
نہایت شاد تھے ہر دم یقیں سب
تھا عالم وہ نوادر کیفیت کا
زیادہ تھی خوشی کی اور اُمید
مزید اُس کی ہر اک ساعت قدر تھی
کہ حاصل تازگی ہے اس میں ہر بار
نبوت کے دلائل سر بسر ہیں
ہوئے ہیں جلوہ فرمائے رسالت
شہِ کونین سالارِ مکمل
مبارک معدنِ جاہ و کرم میں
حمل میں آئے مہرِ لایزالی
مدارجِ ولایت پارسا پر
تھا جسم اُن کا ہمیشہ بے اذیت
مصیبت اور گرانی نہ شکم تھے

باقی ۵

۵ یعنی درمیان
۹ یعنی سردار
۱۰ یعنی کامل
۱۱ یعنی مرتبہ
۱۲ یعنی سورج
۱۳ یعنی بے زوال
۱۴ یعنی بے تکلیف

نہ اس صورت سے اُن پر تھی گرانی[1] — نہ ہوئی وارد مصیبت کی نشانی
زیادہ بلکہ حاصل مکرمت تھی — سبکساری[2] کی وارد کیفیت تھی
شکم میں اُن کے تھا نورِ الٰہی — تھی معدوم اس سبب غم کی سیاہی
صدف میں جس کے یہ عالی گہر ہو — گرانی سے صدف[4] کو کیا خطر ہو
رہیا جس بُرج میں خورشید عالم — معلّے آفتاب جن وآدم
رہے وہ بُرج کب زیرِ ملالت — تصرف کب کرے اُس میں ثقالت[5]
شبک اُن کا ہمیشہ سب شکم تھا — دو چار اُن سے نہ یک دم درد و غم تھا
ہے اُس بی بی سے یہ نادر روایت — عجب مرقوم باشانِ عنایت
کہ جب وہ آفتاب بُرج اکواں[6] — ہوئے بُرج شکم میں آکے تاباں[7]
سو اُس ایام میں میں بے خبر تھی — مقرر اس سے غافل سربسر تھی
نہ تھی میری طبیعت ناموافق — حمل کا کچھ ہوا نہیں بوجھ لاحق
نہ وارد کچھ اثر تھا بے کلی کا — تھا عالم بلکہ افزوں خوش دلی کا
طبیعت تھی میری فرحت[8] پہ مائل — زیادہ تر سبکساری تھی حاصل
سو یک شب خواب گہ میں اپنی جا کر — رہی ہوں سو تقیں آرام پاکر
سو اُس دم خواب میں یک مرد کامل — نظر آئے میرے عالی قضائل
تھا چہرے پر عیاں انکے عجب نور — جمال اُن کا تھا سب خوبی سے معمور
خجل تھا مہر و مہ اُن کے مقابل — عجب صورت تھی رشکِ بدر[9] کامل
میرے وہ سامنے آکر ادب سے — گہر ریزی لگے کرنے کو لب سے
کہ اے نوبادۂ[10] بستانِ عفت[11] — معلّٰے معدن[12] انوارِ رحمت
تمھارے کون آئے ہیں شکم میں — معظم مخزنِ جود و کرم میں
مثالش[13] دیدۂ عالم نہ دیدہ — نہ چوں او گوہری حق آفریدہ
شکم میں جو تمھارے اب مکیں ہیں — وہ نبس محبوب رب العالمیں ہیں
رسالت کے چمن کے ہیں سمن وہ — ہیں باغ مکرمت کے نازوں وہ

ا یعنی پریشانی
۲ یعنی ہلکاپن
۳ یعنی سستی ۱۲
۴ یعنی گرانی و بوجھ
۵ یعنی دونوں جہان
۶ یعنی روشنی
۷ یعنی حامل
۸ یعنی خوشی

۹ یعنی چاند ۱۲
۱۰ یعنی تازہ پھول
۱۱ یعنی پاکدامنی
۱۲ یعنی کھان ۱۲
۱۳ یعنی مانند آپ کے عالم
۱۴ یعنی نہیں دیکھا کسی آنکھ نے اس کے مانند اس کے نہ پیدا کیا

دُرِ دریائے رحمت بے گماں ہیں
گُہر داری کہ ہستی نور ازو یافت
ہوا جن کے سبب سب خلق موجود
عجب ایام ہوں وہ روح پرور
جہاں کو زیب بخشیں اپنے دم سے
مکیں ہو جاویں تختِ سروری پر
شرف تم کو عجب حق نے دیا ہے
تمہاری نیک نامی با مکارم
بشارت یہ سُنا کر مجھ کو نادر
اُسی دن سے کہ جب تب میں نے معلوم
بھی ہر شب خواب میں باصد کرامات
شکم سے کر میرے پرواز یک نور
تجلّی اُس کی بھی ہر ایک مراتب
رواں ہوتی تھی سب عالم کے اطراف
بھی آتے تھے نظر میرے سرانجام
نظر ناظر تھی میری ہر مکاں کی
بھی اُس دم غیب سے آواز نادر
کہ اے بی بی تو بیشک کاملہ ہے
شکم میں ہیں تیرے خورشید آفاق
بنا جن کے لئے کون و مکاں سب
شکم سے جب تیرے آویں وہ باہر
دگر اس مادرِ خیر الورا سے
کہ جس ایام میں مہرِ رسالت

یقیں پیغمبرِ آخر زماں ہیں
بعالم پیکرِ خورشید ازو تافت
عطا حق سے ہے جن کو ملک محمود
کہ جس ایام میں وہ سب کے سرور
کریں آباد عالم کو قدم سے
مبارک مسندِ پیغمبری پر
عطا یہ گوہرِ تاباں کیا ہے
قیامت تک رہے عالم میں قائم
گئے ہیں لے کے رخصت تب وہ ظاہر
کہیں ہوں حاملہ با نورِ موسوم
نظر آتے تھے سب عالی مقامات
جہاں یکسر سبھی کرتا تھا معمور
مقرر از مشارق تا مغارب
بھا تاباں اس سے ہر دم قاف تا قاف
تمامی بلدۂ حجاز تا شام
بصارت راہ پیا تھی جہاں کی
میرے کانوں میں آپڑتی تھی ظاہر
مبارک ذات سے تو حاملہ ہے
شہنشاہ جہاں محبوب خلّاق
ہر ایک ذرہ زمیں تا آسماں سب
محمد نام رکھ تو اُن کا ظاہر
روایت ہے عجب خیر النساء سے
معلّے نیر اوجِ جلالت

ش۱ یعنی ایسا گوہر یعنی موتی
ش۲ جس کے سبب ہستی نے نور
اس سے پایا عالم نے
ش۳ پیکل آفتاب کی شکل اس سے
ش۴ یعنی [illegible]
ش [illegible] یعنی نیک ۔ یعنی
بزرگی یعنی بزرگیاں

ش۵ یعنی نام رکھا گیا
ش۶ یعنی شہر
ش۷ یعنی پیشانی
ش۸ یعنی آفتاب
ش۹ یعنی آسمان
ش۱۰ یعنی بلندی ۱۲

تھے ساکن اس میرے برجِ حمل میں
مکیں جب تھے مقامِ بے خلل میں

سو اُس ایام[۱] میں یک شب مقرر
تھی نائم[۲] با عنایت خواب گہ پر

یکایک خواب میں دیکھی ہوں اُس شب
کھلے درِ آسماں کے اُس گھڑی سب

ملک آئے ہیں جب چرخِ[۳] علا سے
اُتر اُس دم زمیں پر سب ہوا سے

طبق[۴] ے نور کے ہاتھوں میں سالیے
میرے نزدیک آپہنچے ہیں بارے

میرے سب گرد دھر باجاہِ موفور[۵]
نثار اُس دم میرے پر کرکے سب نور

لگے کہنے کو با الحان[۶] نادر
عجب اس طور سے یکبار ظاہر

کہ خاتوں یہ مقرر حاملہ ہے
اسی ایام میں یہ حاملہ ہے

شکم میں اُس کے محبوبِ خدا ہیں
امام الانبیا نور الہدیٰ ہیں

بنا جن کے لئے سب آفرینش
سبھوں نے پائے ہیں دانش و بینش

عجب ہیں وے مفرد مہرِ ثاقب[۷]
منور جن سے ہیں چشمِ کواکب

قریب آیا ہے اب مولود کا روز
جہاں میں جب یہ ہوویں جلوہ افروز

ہدایت اُن سے پاوے خلق یکبار
ضلالت[۸] کے سبھی گم ہوویں آثار

زمیں یکسر سبھی پر نور ہووے
جہاں ایماں سے معمور ہووے

شبِ مولود[۹] سے بہتر کوئی رات
نہ دیکھا کب کسی نے پر کرامات

گرامی تر ہر اک شب سے وہ شب ہے
شبِ مولود کی حرمت[۱۰] عجب ہے

شرف اس رات کو بخشے الٰہی
کرامت[۱۱] پاویں اُس شب مرغ و ماہی

یہ کہہ اُس دم گئے سب آسماں پر
مقرب تھے فرشتے وے مقرر

روایت اس طرح سے بھی دگر ہے
طرب[۱۲] افزا نہایت معتبر ہے

کہ اک شب آمنہؓ خاتونِ نسواں[۱۳]
مکرم مادرِ سلطانِ اکوان[۱۴]

تھیں گھر میں بر سرِ بستر[۱۵] خواب
بعیش و ناز مشغولِ شکر خواب

اُسی دم خواب میں یک باغ پر نور
نظر آیا عجب نعمت سے معمور

نہایت باغ وہ سر سبز تر تھا
طراوت[۱۶] بخش باطن سر بسر تھا

[۱] یعنی رہا ہے ۱۲
[۲] یعنی سوئی ہوئی
[۳] یعنی آسمان
[۴] یعنی طشت
[۵] یعنی مقام
[۶] یعنی خوش آواز
[۷] یعنی روشن
[۸] یعنی گمراہی
[۹] پیدائش حضرت ۱۲

۱۲

[۱۰] دیکھے ۱۲
[۱۰] یعنی عزت
[۱۱] یعنی بزرگی
[۱۲] یعنی خوشی
[۱۳] یعنی عورتوں
[۱۴] یعنی دونوں جہان
[۱۵] یعنی تخت ۱۲
[۱۶] یعنی تازگی ۱۲

عجب معمور تھا سب کیفیت سے | لطافت اُس کی تھی خارج صفت سے
وہ سرسبزی کا عالم اُس کا سب دیکھ | ہر ایک جانور کا جلوہ عجب دیکھ
اُسی دم آمنہؓ وہ رب کی مقبول | تفرّج میں ہوئی ہیں اُس کے مشغول
وہاں اُس دم درخت بے بہا ایک | نظر آیا ہے اُن کو سر بسر نیک
درخشاں تھا نوادر نور اُس پر | تجلّی میں تھا رشک بدر انور
مثال برق اُس کے نور سے بس | منور تھا سبھی آفاق و انفس
ہر ایک شاخ اُس کی تھی خوبی سے معمور | نوادر تھا ہر ایک پر عالم نور
ہوے شاخیں سب قوی تھیں اور محکم | ملی تھیں جا سبھی تا عرش اعظم
تمامی بیخ و بُن بھی اُس کے بیشک | گئے تھے سر بسر تحت الثریٰ تک
لگا تھا ایک میوہ اُس پہ نادر | تھا جلوہ نور کا میوہ پہ ظاہر
لطافت اور خوبی سے بھرا تھا | نہایت تازگی سے خوش نما تھا
یقیں خوشبو سے اُس کے باغ سارا | معطر سربسر تھا آشکارا
غرض بی بی نے وہ میوہ عجب دیکھ | لطافت اور خوشبو اُس کی سب دیکھ
کئے ہیں آرزو تب دل میں اس طور | کہ کھاویں میوۂ نادر وہ فی الفور
اُسی دم شاخ سے میوہ جھکا وہ | کھلا منہ اور دہن میں آگیا وہ
ملا ہے ذائقہ اُس کا عجب تر | حلاوت میں تھا رشک شیر و شکر
غرض کھانے سے اُس میوے کے یکبار | طراوت کے نظر سب آئے آثار
دماغ اُن کا ہوا ہے تازہ تر سب | ہوا سیراب دل اور تلخ جگر سب
نکلنے کو لگی تب تن سے خوشبو | رہے نسبت سے جس کے گل خجل ہو
کیا ہے نور نے پھر تن سے پرواز | ہوا اُس سے منور ملک حجاز
قصور شام اُس سے سر بسر سب | لگے آنے کو اُس ساعت نظر سب
وہ جلوہ نور کا سب دیکھ نادر | پڑی ہیں آمنہؓ حیرت میں ظاہر
وہاں ایک شخص پھر آیا ہے اک بار | قمر سے جس کا تھا بہتر نور دیدار

نظر کر اُس نے تب بی بی کی جانب ۔ کہا ہے اُس گھڑی ہو کر مخاطب
کہ اے سر سبز تر عصمت کے گلشن ۔ خدا کے نور کے لاریب معدن
نہ یہ میوہ تھا کوئی سرزمیں کا ۔ یہ میوہ تھا عجب خلد بریں کا
ملا ہے آپ کو میوہ یہ نادر ۔ طفیل اُس نور کا ہے سب یہ ظاہر
کھائے جو ہیں ساکن اب صدف میں ۔ مُعلّے معدنِ عالی شرف میں
خلاصے ہیں مقرر دو جہاں کے ۔ نبی لاریب ہیں آخر زماں کے
ہوا جن کے سبب پیدا جہاں سب ۔ ہوے موجود بیشک انس و جاں سب
سر و سرور ہیں وے سب انبیا کے ۔ حبیبِ خاص ہیں بیشک خدا کے
خدائے دو جہاں نے اسم احمد ۔ رکھا ہے پُر شرف ان کا محمد
اُسی ساعت کھلی آنکھ اُن کی یکبار ۔ ہوئی ہیں بانوئے کونین بیدار
زباں پر دیکھ میوے کی حلاوت ۔ بدن میں دیکھ خنکی اور طراوت
وہ خوشبوئی کا عالم تن میں سب دیکھ ۔ علامت خواب کی ثابت عجب دیکھ
ہوئی ہیں شادماں بی بی یقیں تب ۔ کئے ہیں شکر رب العالمیں تب
غرض نادر ہیں آثارِ حمل سب ۔ مکرم تر ہیں انوارِ حمل سب
رہے جب تک نبی اُن کے شکم میں ۔ مبارک اُس جنابِ محترم میں
سو ہر ایک شب بزرگی کے نوادر ۔ یقیں آثار سب ہوتے تھے ظاہر
حمل میں جو ہوئے ہیں ظاہر آثار ۔ وہ کس سے کب لکھے جاویں بیان وار
وے لکھتا ہوں ہر ایک ماہ کا حال ۔ فضیلت کے یہ نادر تر ہیں سب قال
یہ لکھتے ہیں کہ خورشید جہاں تاب ۔ کرامت کے صدف کے گوہر ناب
حمل میں جب رہے نُہ ماہ کامل ۔ ہیں سب اہل سیر اس طور ناقل
یقیں ہیں متفق اس میں تمامی ۔ روایت ایک ہے سب کی گرامی
بیاں ہر ماہ کا بیشک عجب ہے ۔ فضیلت سے بھرا نادر یہ سب ہے
غرض جب آمنہ کو ماہِ اول ۔ ہوا آغاز با انوارِ الحمل

١ یعنی پاکی ٢ یعنی کھان ٣ یعنی بہشت ٤ یعنی سیپی ٥ یعنی بلندی ٦ یعنی بزرگ

١٣

٧ یعنی نشانی ٨ یعنی خوشی ٩ یعنی عزت دیا گیا ١٠ یعنی خالص ١١ یعنی نقل کرنیوالے ١٢ یعنی پہلا

سو یک شب آمنہ خاتون جنت — تھیں شاغل خواب سے با عیش و عشرت
یکایک خواب میں تب اُنکے ناگاہ — نظر آئے ہیں آدمؑ صاحبِ جاہ
اُسی ساعت طرف ان کے نظر کر — تبسّم سے لبوں کو پُر شکر کر
لگے ہیں اس طرح کرنے کو مذکور — کہ اے بنتِ مکرّم معدنِ نور
شکم میں تم نے اب کس کو رکھا ہے — یہ معدن کس گہر کا اب ہوا ہے
کہ جو محبوب ربّ العالمیں ہیں — امام الانبیا والمرسلیں ہیں
خلاصے ہیں وے سب کون و مکاں کے — مکرّم رہنما ہیں سب جہاں کے
یہ کہہ بوسے جبیں پر لے پدر وار — گئے ہیں لے کے رخصت انسے اکبار
مہ دوم کا جس ساعت کھلا باب[1] — ہوا ہے ماہِ نو جس دم جہاں تاب
گئے ہیں آمنہؓ نے خواب جس دم — اُسی عالم میں ادریسِؑ مکرّم
ہوئے پاس آمنہؓ کے آکے حاضر — لگے ہیں بولنے یا بنتِ طاہر
تمھارے ہیں شکم میں شاہ عالم — مکرّم اشرفِ اولادِ آدمؑ
وہ سارے انبیا کے راہبر ہیں — یقیں محبوبِ حق خیرُ البشر ہیں
سُنا کر یہ نوید جاودانہ — ہوئے ہیں لیکے رخصت تب روانہ
شفق سے ماہِ سوم میں دگر بار — ہوئی جب چاند کی کشتی نمودار
رہی ہیں آمنہؓ سو گھر میں اُس رات — اُسی دم خواب میں با صد کرامات
ہوئے تب آکے حاضر حضرتِ نوحؑ — تبسّم سے کر اپنے لب کو مفتوح
لگے کہنے کو اُس دم آمنہؓ سے — معلّٰے اس درخشاں برج مہ سے
کہ اے والا گہر بنتِ ہمایوں — رفیع الشان دُرج دُرِ مکنوں
جو آئے ہیں شکم میں اب تمھارے — سنو تم کون نامی تر ہیں بارے
معلّٰے گوہر بحرِ ہدایت — مصفّا اخترِ برج عنایت
ہوا دریائے رافت جن سے معمور — ہوا خورشیدِ عظمت جن سے پُر نور
وہ ہیں مہتاب سارے بحر و بر کے — چراغِ نور ہیں فتح و ظفر کے

۱ باب یعنی دروازہ
۲ بوسہ یعنی ...
۳ نوید یعنی خوشخبری عطا ...
۴ ہمایوں یعنی مبارک ۱۲

باقی ۲

۱ رفیع الشان یعنی بلند شان والے
۲ دُرج یعنی ڈبیہ ۱۲
۳ دُر یعنی موتی ...
۴ رافت یعنی مہربانی ۱۲

مکرم حامی دنیا و دیں ہیں
بشارت یہ سُنا اُن کو نوادر
جہاں سے مہ خوشی کا لے کے پیغام
تھیں گھر میں آمنہ با عیش و راحت
مکرم تب خلیل حق بصد جود
تبسم سے شکر لب اپنے تب کھول
کہ اے عالی فضائل دختر پاک
جو ہیں دُر اب تمھارے اس صدف میں
سُنو اے پاکدامن کون ہیں وہ
چنیں گوہر کسے ہرگز نہ زاید
وہ ہیں سالار سارے انبیا کے
قدم سے جن کے پاوے زیب کونین
مُعلّے مہر اوج بادشاہی
شفاعت کے فلک کے خاص خورشید
بشارت یہ سُنا کر با محبت
مسرت بخش نے جب تیغ ظفر لا
سو اُس شب آمنہ وہ عفت حور
تب اسماعیلؑ وہ ماہِ گرامی
ادب سے آمنہؓ کے پاس آکر
کہ اے دُختِ ہمایوں نخل اُمید
مقرر اس گھڑی تم باردور ہو
تمھاری ہے عجب یہ بارداری
وہ رحمت کا یقیں میوہ ہے پُر نور

سراج الاوّلیں والآخریں ہیں
گئے ہیں لیکے رخصت تب وہ ظاہر
شفق سے جب نکل آیا ہے انجام
یقیں مشغول خواب استراحت
ہوئے ہیں خواب میں آ اُن کے موجود
لگے کرنے گہر ریزی یہ بے مول
زہے پُر نور مہر برج افلاک
مُعلّے معدنِ عالی شرف ہیں
مکرم آفتاب کون ہیں وہ
چنیں دُر در صدف ہرگز نیاید
حبیبؐ خاص ہیں بیشک خدا کے
منوّر جن سے ہیں عالم کے عینین
ہمایوں گوہرِ نورِ الٰہی
چراغ بحر و بر مہتاب جاوید
گئے ہیں آمنہؓ سے لیکے رخصت
کیا تسخیر دورِ چرخ والا
ہوئے خوابِ حلاوت سے تھیں مسرور
ذبیح اللہ جو ہیں سب میں نامی
لگے ہیں بولنے با عزت و فر
نہالِ عصمت و پاکی جاوید
ثمر کے منتظر تم سر بسر ہو
عجب میوے کی ہے اُمیدواری
مشامِ خلق ہووے اُس سے معمور

۱ یعنی جس طرح ۱۲ ۲ یعنی آرام ۳ یعنی ابراہیم خلیل اللہ ۴ یعنی بخشش ۱۲ ۵ یعنی مسکراتا ۶ یعنی لڑکی ۷ یعنی سیپی ۸ یعنی کان ۹ یعنی بزرگی ۱۰ ایسا موتی کوئی ہرگز

۱۴

۱۰ یعنی ایسا موتی سیپی ہرگز ۱۱ یعنی آنکھیں ۱۲ یعنی مبارک ۱۳ یعنی خوش ۱۴ یعنی آفتاب ۱۵ یعنی زمانہ ۱۶ یعنی خبر ۱۷ یعنی حضرت اسماعیل ۱۸ یعنی دماغ ۱۹ یعنی درخت

عجب ہے تن میں اُنکے بوئے اوصاف
وہ ہیں نامی سرِ تختِ جلالت
نہالِ گلشنِ جاہ و طرب ہیں
بہارِ گلشنِ اعزاز و تمکیں!
ہمایوں غنچۂ باغِ کرامت
سُنا یہ مژدۂ فضلِ الٰہی
ہلالِ ماہِ ششم جب فلک پر
سو اُس شب آمنہ مقبولِ غفار
اُسی شب خواب میں آئے ہیں موسیٰ
لگے کہنے کو اے پاکیزہ خواہر
حمل میں اپنے تم نے کس گہر کو
وہ سارے مرسلوں کے پیشوا ہیں
مقرر ہیں وہ مہرِ اوجِ لولاک
نہ معراج ان کو ہے اس سرزمیں کی
بشارت آمنہ کو یہ دیئے ہیں
جب آیا ہے ہلالِ ماہِ ہفتم
سو اُس شب آمنہ جا خوابگہ میں
اُسی شب حضرت داؤد آکر
سُنا اُن کو نویدِ شادمانی
کہ اے خاتونِ عصمت خواہرِ پاک
تمہارا ہے شکم نادر خزانہ
وہ بے قیمت یقیں لولوئے تر ہے
کہ یعنے ہیں عجب وہ شاہ و تاج

معطر ہو وے جس سے قاف تا قاف
مکرم خاتمِ مُہرِ رسالت
غزالِ وادیِ علم و ادب ہیں
مکرم آفتابِ مطلعِ دیں!
مقدس شافعِ روزِ قیامت
ہوئے ہیں لے کے رخصت تب وہ راہی
ہوا پُر نور ایوانِ ملک پر
عجب تھیں خواب میں مشغول یکبار
تبسم سے کر اپنے لب کو تب وا
ہلالِ اوجِ عصمت کانِ گوہر
رکھا ہے کس چراغِ بحر و بر کو
رسولِ ہاشمی خیر الوریٰ ہیں
قدم سے اُن کے پاوے زیب افلاک
ہے معراج اُن کو بس عرشِ بریں کی
وہاں سے بعد ازاں رخصت ہوئے ہیں
ہوا سرسبز تب گلزارِ انجم
رہی ہیں سو معلّے برجِ مہ میں
رسومِ تہنیت اس دم ادا کر
لگے کرنے کو یوں گوہر فشانی
معلّے معدنِ دُرِّ مشرف ناک
ہیں محجوب اس میں موتی ایک دانہ
مقرر غیرتِ سلکِ گہر ہے
تمامی مرسلوں کے دُرۃ التاج

باقی

دیا ہے حق نے اُن کو حوضِ مورود
بشارت یہ سُنا والاصفات وہ
مہ ہشتم نے جب اپنا دکھا نور
سو اُس شب آمنہؓ باعشرت و ناز
ہوئے ہیں تب سلیمانؑ آکے حاضر
کہ اے والا شیم خاتونِ نسواں
تمہارے ہیں شکم میں صاحبِ تاج
سپہ سالار سارے مرسلوں کے
سُنا کر آمنہؓ کو یہ بشارت
ہلالِ ماہ نہم آگیا جب
تھیں اُس شب آمنہؓ وے رب کی منظور
لے مژدہ شادمانی کا یقیں تب
کہ اے فرخ لقا بانوئے اعظم
شکم میں تم نے اب پالا ہے کس کو
کھلے جن کے سبب رحمت کے سب در
گرامی گوہرِ بحرِ فصاحت
شفیعِ دو جہاں سالارِ عالم
شہنشاہِ جہاں سلطانِ نامی
خوش آں ساعت کہ آں ساعت درآید
دہد چشمِ طرب را روشنائی
بوحدت مرکب طاعت جہاند
یہ دے اُن کو مبارکباد اُس دم
غرض یہ دھوم نادر سر بسر تھی

عطا بیشک کیا ہے ملکِ محمود
گئے ہیں آمنہؓ سے لے رضا وہ
کیا عالم کو سب عشرت سے معمور
ہوئیں مشغولِ خوابِ عیش پرواز
لگے ہیں بولنے با مہر وافر
چراغِ قدس کے پُر نور ایواں
شہنشاہِ جہاں سلطانِ معراج
مکرم رہنما روشن دلوں کے
ہوئے ہیں پھر مرخص بارشادت
ہوا تب اُس سے روشن آسماں سب
مقرر خواب سے راحت کے مخمور
لگے کہنے کو عیسےٰؑ آکے اُس شب
کنیزِ بارگاہت با دمریم
گرامی کون سے روشن نفس کو
ہوئی اموات کو شادی میسر
مُعلّے اخترِ اوجِ ملاحت
چراغِ خانۂ اولادِ آدمؑ
ملک جن کی کریں ہر دم غلامی
گہر از کانِ احسانت برآید
جہاں را بخشد از حق آشنائی
مرا از تہمتِ عالم رہاند
رضا لے پھر گئے ہو شاد اُس دم
خوشی ہر دل میں ہر دم جلوہ گر تھی

۱ یعنی خوش خبری ۲ یعنی ہر گروہ ۳ یعنی بہت ۴ یعنی فضیلتوں ۵ عورتوں ۶ یعنی محل ۷ یعنی سردار ۸ کہ اے مبارک صورت بی بی عمدگی میں سب بادگاہ کی لونڈی ۹ بچہ ۱۰ یعنی شیریں زبانی

۱۵

۱۱ یعنی چھپائی ۱۲ یعنی شفاعت کرنے والے ۱۳ خوش وہ ساعت کہ وہ ساعت آئی ۱۴ یعنی تیرے احسان کے کان سے موتی نکلے ۱۵ خوشی کی آنکھ کو ۱۶ جہاں کو دے روشنائی ۱۷ آشنائی بخشے ۱۸ وحدت کی طرف چھوڑا کے ۱۹ طاعت کا ۲۰ عالم کی تہمت سے چھڑائے

یہ چرچا تھا خوشی کا ہر مکاں میں / خوشی تھی سب زمین و آسماں میں
ملائک اور رسل جو تھے نامی / خوشی کرتے تھے ہر ساعت تمامی
نوادر اس طرب[۱] کا سب میں غل تھا / یقیں محو بشاشت[۲] جزو و کل تھا
غرض نادر ہیں آثار تحمل سب / بیاں اس کا یقیں ہے بے بدل سب
عجب مزاج ہے یہ بحر پُر نور / بیاں ہے یہ تمامی غیر محصور[۳]
سو اس باعث قلم دکھ ہاتھ سے اب / ادب سے کھول اس ساعت شکر لب
پڑھوں صلوات لاکھوں مصطفےٰ پر / چراغ بحر و بر شمع ہدیٰ پر

پڑھو اسے حاضر و صلواۃ امجد[۴]
بروج آفتاب اوج[۵] سرمد[۶]

چوتھی مجلس بیان میں ولادت باسعادت سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول رب العالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کے ہے

قلم نے نور کا عالم عجب دیکھ / بیاں مولود کا حضرت کے سب دیکھ
سپاس و شکر کا سجدہ ادا کر / چلا ہے مجلس چہارم میں یکسر
عجب مجلس یہ ہے زینت سے معمور / بلا گرداں ہے اس پر عالم نور
چہارم چرخ[۷] پر ہے گرچہ خورشید / وے اس مجلس چہارم میں جاوید
بیاں ہے آفتاب دوجہاں کا / ہے جلوہ مہر اوج لامکاں کا
سو اس باعث ہے از روئے حقائق / چہارم چرخ سے مجلس یہ فائق[۸]
ہے لازم بیٹھو اس دم سب ادب سے / دو زانو ہو عجب عز و طرب سے
سنو مولود سلطان زمن[۹] کا / حبیب حق رسول ذو المنن کا

۱ یعنے خوشی ۲ یعنے شادمانی خوشی ۳ یعنے بے انتہا ۴ یعنے بزرگ ۵ یعنے بلندی ۶ یعنے ہمیشگی ۷ یعنے آسمان ۸ یعنے عمدہ و بلند ۹ یعنے زمانوں ۱۲

باقی ۱۴

ولادت کا سبھی اس میں بیاں ہے
عجب مجلس ہے کال بہ طرب ناک
ہوئے جس شب وہ پیدا ماہِ کامل
معلّٰے اخترِ برجِ کرامت
چراغ بزم دیں خورشید آفاق
نہالِ گلشنِ اعجاز و تمکیں
حبیبِ حق امام جنّ و آدم
دوشنبہ کی عجب تھی شب وہ پُرنور
ربیع اوّل تھا ماہ موصوف ذیجاہ
عجب تھی چاند کی گوہر فشانی
شب اوّل روایت میں دگر ہے
جہاں پیدا ہوئے ہیں سرورِ دیں
وہ گھر یوسف نزاری کا تھا ظاہر
دیئے تھے آپ نے اُس کو سرانجام
اُسی منزل میں اب مسجد بنا ہے
ہوئے پیدا وہاں نورِ امامت
ہوا ہے گھر یقیں جاں آفریں کا
بزرگی اُس مکاں کو دے یہ دائم
قیامت تک یہ تعظیم اُس کی سب ہے
غرض وہ سرورِ عالی فضائل
ہوئے انعام جب ایّام موعود
دوشنبے کی وہ شب تھی با کرامات
کھُلے تھے اُس گھڑی سب نور کے باب

طلوعِ آفتابِ دوجہاں ہے
ولادت نامہ سلطان لولاک
گلِ نورستہ باغ فضائل
مصفّا گوہرِ دُرجِ امامت
ہلالِ اوجِ فطرت ماہِ عشّاق
بہار علم و دانش گوہرِ دیں
محمّد مصطفےٰ فخرِ دو عالم
ولادت کی وہ ہے شب سب میں مشہور
مبارک بارھویں شب تھی وہ دلخواہ
طلوعِ بدر آثارِ جوانی
وے وہ قول سابق معتبر ہے
معلّٰے آفتاب اوجِ تمکیں
ملا تھا ارث میں حضرت کو آخر
عقیل ابن ابی طالب کو انعام
عجائب تر مکاں وہ دل کشا ہے
سو اس باعث مکاں ہے باکرامت
مکرّم بیت رب العالمین کا
رکھا ہے حق نے عظمت اُس کی قائم
مقرّر اُس مکاں کا یہ ادب ہے
حمل میں بس رہے نہ ماہ کامل
سو آپہنچا ہے اُس دم وقت مولود
گرامی تر ہر ایک شب سے تھی وہ رات
مہیا تھا بندگی کا یہ اسباب

۱ یعنی سما اُگا ہوا
۲ یعنی ستارہ
۳ یعنی بزرگی و دانائی
۴ نیا اُگا ہوا درخت
۵ یعنی مربع تھے یعنی چودھویں رات کا ماہ
۶ یعنی میراث
۷ یعنی گھر
۸ یعنی بزرگی
۹ یعنی جو مہینے
۱۰ یعنی پورے ہوئے
۱۱ یعنی وعدہ کیا گیا
۱۲ یعنی پیدائش

طراوت[۱] سب زمیں میں اور زماں میں
تھی پیدا روشنی ساری جہاں میں

رواں تھی ہر طرف بادِ سحر[۲] خیز
تھے آفاق اور انفس[۳] سارے گل بیز

ہوئے تھے صبح کے آثار ظاہر
کرامت[۴] کے سبھی انوار ظاہر

جہاں کا صبح دم سے غنچۂ دل
گیا تھا سر بسر یکبارگی کھل

عجب ساعت وہ سکھ اور چین کی تھی
طلوعِ اختر[۵] کونین کی تھی

ہوئے تھے بخت عالم کے مددگار
ہوئے تھے سب عیاں رحمت کے انوار

تب اُس دم آمنہ[رض] وہ ماہِ کامل
مکرّم بی بی عالی فضائل[۶]

تھیں گھر میں اپنے بیٹھیں بادلِ شاد
تر و تازہ مثالِ سروِ آزاد

جگر میں اُن کے تھی خنکی نمودار
طراوت کے تھے ظاہر دل پہ آثار

یکایک تب ہوا ہے بارشادت[۷]
معارض[۸] اُن پہ آثارِ ولادت

پڑی تب اُن کے ایک آواز در گوش
عجب آواز تھی وہ غارتِ ہوش

ہوئیں سُننے سے اُس کے سخت بیتاب
ہوا ملحق[۹] سبھی ہیبت کا اسباب

پھر آیا ہے وہاں یک مُرغ فی الحال
نہایت تھے سفید اُس کے پر و بال

لگا اُن کے شکم پر پر پھرانے
سمن[۱۰] پر دستۂ گوہر پھرانے

عجائب تھے خواص اُس پر میں کامل
ہوئی افزود اُس سے راحتِ دل

ہوا ہے محو اُس دم ہول[۱۱] سارا
طراوت تن میں آئی آشکارا

نہ پہنچی آئی ولادت کی مصیبت
ہے وارد عورتوں پر جو اذیت[۱۲]

ہوا حوران جنت کو پھر اس طور
خدا کا حکم اس صورت سے فی الفور

کہ اب اوجِ[۱۳] رسالت کا وہ خورشید
معلّٰے[۱۴] آفتاب چرخ امید

ہوتا یاں سر بسر نورِ ازل سے
نکلتا ہے یقیں بُرجِ حمل سے

ہوئے اتمام سب ایام موعود[۱۵]
مبارک ہے عجب ہنگامِ مولود

اُسی دم آمنہ[رض] با صد انوار
معارض ہیں ولادت کے یہ آثار

کرو تم اسکی جا کر دائیگی اب
دلاسا دے کرو خدمت ادا سب

۱ یعنی تازگی ۱۲
۲ یعنی صبح کو چلنے والی ہوا ۱۲
۳ یعنی بیرونی اور اندرونی دونوں جہان مراد ہے
۴ یعنی بزرگی
۵ یعنی ستارا ۱۲
۶ یعنی بزرگی

۱۳ باقی

۷ یعنی ہدایت
۸ یعنی لاحق و ظاہر
۹ یعنی شامل
۱۰ یعنی چنبیلی
۱۱ یعنی دہشت
۱۲ یعنی تکلیف
۱۳ یعنی بلندی
۱۵ یعنی وعدہ کئے ہوئے ۱۲

پری سن کر آمنہ رضؓ کے گھر میں ظاہر
لگیں کرنے کو تب خدمت گذاری
ہوا گھر آمنہ رضؓ کا اُن سے روشن
جمال اُن کا بھی دیکھ اسطور نادر
فرشتہ پھر ہوا حاضر وہاں ایک
بھرا تھا جام وہ شربت[1] لبریز
نہایت تھا سفید وہ مثل کا نور
کہا تب اُس نے یہ ماء البقا[5] ہے
کرو نوش اس گھڑی یہ جام راحت
خنک[6] ہو جاوے پینے سے جگر سب
یہ کہہ رکھ جام وہ اُس دم گیا ہے
عجب تھا جام وہ سرمایۂ[8] ہوش
مٹھاس اور ذائقہ اس کا عجب تھا
ہوا پینے سے اُس کے ہوش قائم
نہایت دل کو اُس کے ہو گیا چین
وہاں ایک غیب سے آیا ہے تب نور
ہوا وہ نور گھر میں جلوہ گر تب
نظر آنے لگا ہے غیب اُس دم
نظر کر غیب کا سب یہ تماشا
تھی ایک دیوار گھر میں اُن کے نادر
کھڑی ہو اس گھڑی بی بی نے یکبار
نظر پہنچی ہے اُن کی تب ہوا پر
کھڑا رحمت کا سر پر سائباں[14] ہے

ہوئیں حوران جنت آکے حاضر
نہایت فدویت اور جاں سپاری
طرب[1] افزا ہوا جوں ہفت گلشن
ہوئیں ہیں آمنہ رضؓ بس شاد[2] خاطر
تھا اُس کے ہاتھ میں یک جام بس نیک
عجب خوشبو تھی اُس کی راحت انگیز[3]
زیادہ شاغرِ[4] مُنہ سے تھا پُر نور
مقرر آب رحمت سے بھرا ہے
کہ جس سے ہووے پیدا استراحت[7]
تماشا غیب کا آوے نظر سب
نظر سے اُس گھڑی غائب ہوا ہے
کئے ہیں آمنہ رضؓ نے اُس کو تب نوش
حلاوت سے یقیں معمور سب تھا
ہوئے آرام و راحت سب ملازم
ہوا دل تازہ اور پُر نور عینین[9]
کہ ہو ذرّے سے جس کے مہر مستور[10]
ہوئے اُس سے منوّر دار و در سب
تمامی عالم لاریب اُس دم
پڑیں حیرت میں بی بی بے تحاشا
تھی تاباں نور کے پرتو سے ظاہر
رکھی ہیں پشت[11] کو بر روئے دیوار
سو دیکھا آپ نے اوجِ[12] سما[13] پر
نوادر نور سے گوہر فشاں ہے

۱ یعنی خوشی بڑھانے والا
۲ یعنی خوش
۳ یعنی آرام اٹھانے والی
۴ یعنی پیالہ
۵ یعنی آبحیات
۶ یعنی آرام ۱۲
۷ یعنی ٹھنڈا

۲

۸ یعنی پونجی ۱۲
۹ یعنی آنکھیں
۱۰ یعنی پوشیدہ
۱۱ یعنی پیٹھ ۱۲
۱۲ یعنی بلندی
۱۳ یعنی آسمان
۱۴ سایہ کرنیوالا ابر

سراپردے لگے ہیں اُس کے اطراف
پھر آئی ایک تب آوازنا در
کہ اس بی بی پہ ہے اب عالمِ نور
یہ جلوہ نور کا اس پر عجب ہے
دگر بار اُس عفیفۂ باحیا نے
نگہ فرمائے جانب آسماں کے
ہزاروں مُرغ ڈوبے ہیں گہر میں
زمرد کے ہیں سر سب اُن کے نادر
دگر شخصوں کو بھی دیکھیں ہوا میں
ہر ایک کے ہاتھ ہے ابریق پُر نور
ہر ایک ابریق سے گرتا تھا ہر بار
ہوئی سیراب اُس سے وہ زمیں سب
کھلا بی بی پہ اُس دم عالمِ غیب
نظر کی تھی رسائی قاف تا قاف
ہوا ہے دل منور مثلِ خورشید
عَلَم پھر غیب سے ظاہر ہوئے تین
کھڑا تھا اک عَلَم مشرق کی جانب
عَلَم وہ تیسرا کعبے کے در پر
منقش کلمۂ طیب سے تھے سب
تماشا دیکھ یہ خاتونِ طاہر
عرق گرنے لگا تب اُن کے تن سے
کیا ہے حق نے اُس دم اُن افضال
نبوت کے صدف سے دُرِّ کامل

مثالِ برق ہیں روشن وشفاف
ہوئی ہے غیب کے پردے سے ظاہر
کو وا آنکھوں سے سب کی اسکو مستور
تجلی نور احمد کی یہ سب ہے
سرا اوج ولایت پارسا نے
تو دیکھے ہیں تلے اُس سائباں کے
لگے یاقوت اُن سب کے ہیں پر میں
عجب سبزی ہے سر میں اُنکے ظاہر
معلق تھے کھڑے اوجِ سما میں
تمامی آبِ رحمت سے ہے معمور
زمیں پر آبِ رحمت ہو گہربار
یہ بس آثارِ رحمت تھے یقیں سب
تمامی قدرتِ خلاقِ لاریب
مشارق اور مغارب سب کے اطراف
ہوئی ہیں چشم رشکِ جامِ جمشید
رفیع الشاں با اجلال و تمکین
دگر مغرب میں باشانِ عجائب
کھڑا تھا باکمال ہیبت و فر
نمایاں تھی یہ ظاہر قدرتِ رب
ہوئی ہیں سہمگیں ہیبت سے ظاہر
کہ جوں ٹپکے ہے شبنم یاسمن سے
ہوئے پیدا جہاں میں مہر اجلال
ہوئے روشن جہاں ہیں بافضائل

۱؎ یعنی بہشت مکان
۲؎ یعنی پوشیدہ
۳؎ یعنی پاکیزہ
۴؎ یعنی ...
۵؎ یعنی ...
۶؎ یعنی لٹکا
۷؎ یعنی بلندی
۸؎ یعنی ترشح
۹؎ یعنی نشان ۱۲

۱۲ باقی

۹؎ یعنی خوف ۱۲
۱۰؎ یعنی برابر آئینہ و دیدہ
۱۱؎ یعنی عزت
۱۲؎ یعنی وقار ۱۲
۱۳؎ یعنی خوفناک ۱۲
۱۴؎ یعنی چنبیلی ۱۲
۱۵؎ یعنی آفتاب
۱۶؎ یعنی بیبی ۱۲

کھلا گل گلشن جاہ و کرم کا
عجب طالع ہوا خورشید آفاق
ہوا گھر آمنہ کا اُن سے روشن
ہوا پُر نور اُن سے عالم خاک
شعاع[۱] اُس نور کا ساتوں فلک تک
عجب طالع ہوئے یا ور جہاں کے
غرض وہ آفتاب جن و آدم[۲]
حبیب حق شہنشاہِ جہاندار
شکم سے جس گھڑی آئے ہیں باہر
دو زانو ہو وہیں بیٹھے ادب دار
یقیں شکرِ الٰہی میں اُسی دم
ہٹا تاباں نور رافت[۳] کا جبیں پر
ہو شاغل[۵] اس طرح طاعات رب سے
ادا کر سجدۂ حق پھر اُٹھا ہات
لب نازک میں جنبش کا اثر تھا
کیا تب برق[۶] نے غنچہ سے پرواز
لگے پھر چومنے انگشت ابہام[۸]
پھر اُس دم ایک سحاب[۹] نور آیا
شہنشاہِ جہاں سلطان غالب
ہوئی پھر غیب سے آواز یہ تب
بجا دکھلاؤ سب کون و مکاں کو
لقائے احمدی کو دیکھ سارے
پھر اُس نوغنچہ باغ قدم کو

ہوا ظاہر گہر دُرج قدم کا
گرامی ماہتاب برج اخلاق
گئی ہے روشنی تا ہفت گلشن
ہوئی ہے خاک رشک برج افلاک
گیا ہے اُس گھڑی مُلک مَلک تک
ہوئے ہیں بخت سبز انس و جاں کے
محمد مصطفےٰ[۲] سلطان اعظم
ہمایوں گوہر دریائے اسرار[۲]
دکھا نور اپنا اس صورت سے ظاہر
کئے سجدہ طرف کعبے کے یکبار
ہلال آسا ہوئی ہے پشت وہ خم
رکھے ہیں تارک[۴] طاعت زمیں پر
اُٹھائے سر وہیں خاکِ ادب سے
لگے کرنے دُعائے پُر کرامات
تکلم کا کرشمہ جلوہ گر تھا
عجب ظاہر ہوا ہے نور اعجاز
ہوا ہے دودھ پیدا اُس میں مادام[۹]
ادب سے اُن کو تب اس نے اُٹھایا
ہوئے یکبار پھر نظروں سے غائب
کر اس گلدستۂ اعجاز کو اب
تمامی عالم روح رواں[۱۰] کو
کریں حاصل سعادت اپنی بارے
دُرِ دریائے عظمت اور کرم کو

۱ یعنی چمکا ۲ یعنی حبیبوں ۳ مہربانی ۴ یعنی سر ۵ یعنی مشغول

۶ یعنی بجلی ۷ یعنی ہونٹ ۸ انگوٹھا ۹ یعنی بدلی ۱۰ یعنی جان

نبوت کے دکھا دریائے اشفاق[۱] ۔ رسالت کے دکھا پھر بحر اخلاق
کرو صاف اس میں اس کا سرو اندام[۲] ۔ وجود نازک و رخسار گلفام
پھر اس کو لا رکھو اپنے مکاں پر ۔ طراوت اُس کی بخشو بوستاں پر
گھڑی اک بعد پھر وہ ابر پُر نور ۔ ہوا حاضر وہاں با جاہ موفور[۳]
تھے ساتھ اُس ابر کے وہ ماہ موصوف ۔ قماط[۴] نور میں تھا نور ملفوف[۵]
مثال شبنم گل قطرۂ آب ۔ رواں تھے اُس بدن سی جوں دُر ناب[۶]
رکھا اس ابر نے لا کر وہاں تب ۔ ہوا پُر نور حضرت سے مکاں سب
وہاں ہاتف[۷] نے با الحان[۸] نادر ۔ کیا اس طور سے یہ حال ظاہر
کہ ہم نے اس گل باغ ادب کو ۔ نہال[۹] گلشن جاہ طرب کو
بجا کر اُس گھڑی ہر اک مکاں میں ۔ پھرائے ہیں سب اقلیم[۱۰] جہاں میں
قدم سے اس وجود نازنیں کے ۔ ہوئے ہیں جلوہ گر طالع زمیں کے
کریں یہ سب مسخر[۱۱] ہفت کشور ۔ توابع اُن کے ہیں سب یابس[۱۲] و تر
عجب اُن کی فضیلت ہے گرامی ۔ سبھی پیغمبروں سے یہ ہیں نامی
زہے[۱۳] پُر نور بزم عز و جاہش ۔ مہ و مہر است شمع بارگاہش
خلیل[۱۴] از خوان فیضش لقمہ خوار است ۔ کلیم از درگہ او چوبدار است
مسیحا[۱۵] بر خری درپیش راہش ۔ مہار ناقہ گیرد چوں سپاہش
زہے[۱۶] کوشش صلائے مرحبا زد ۔ دم اسرار یفعل ما یشاء زد
وہاں حاضر ہوئے پھر تین اشخاص ۔ تھا پیشانی پہ جن کے نور اخلاص
اُنھوں میں ایک تھا رضوان جنت ۔ دگر دو ساتھ تھے دربان جنت
تھا ہمراہ آفتابہ اُن کے نادر ۔ تھا سیمیں برق سے شفاف ظاہر
بھرا تھا آب رحمت اس میں لبریز ۔ نہایت صاف تھا پانی دلاویز
زمرد کا دگر ساتھ اُن کے تھا طشت ۔ دیے تھا چار پہلو مثل گلگشت
ہر اک پہلو میں ایک موتی لگا تھا ۔ ہر ایک موتی نوادر بے بہا تھا

حریری پارچہ بھی ساتھ تھا ایک — مصفا اور ملائم تھا بس نیک
اٹھا رضواں نے اُس عالی گہر کو — مسے نو غیرتِ شمس و قمر کو
وہیں اُس طشت کے پھر پاس لا کر — مربع طشت حضرت کو دکھا کر
لگا کہنے کہ اے سلطانِ اقلیم — معلّٰے شب چراغ بزم تقویم
مربّع ہے عجب یہ طشت نادر — نمونہ ہے یہ اس دنیا کا ظاہر
یہ ہے مشرق کی سرحد یہ ہی مغرب — دگر دو سرحدیں ہیں عجائب
کہو اب آرزو ہے کس مکاں کی — پسند آتی ہے اب سرحد کہاں کی
کریں جس سرزمیں کو آپ منظور — وہیں دولت سرا ہووے گا معمور
اُسی سرحد کو حضرت کے قدم سے — مبارک سرورِ عالی کے دم سے
ملے دائم مقرر زیب و زینت — وہاں قائم یقیں ہووے سکونت[1]
یہ سن اُس نونہالِ[2] باغِ دیں نے — مکرّم سروِ گلزارِ یقیں نے
اُٹھا کر اُس گھڑی دست کرامات — رکھے ہیں درمیاں اس طشت کے ہات
اشارت بس کیے نافِ زمیں کی — حدِ بطحی مقام دل نشیں کی
کہا رضواں نے اُس دم بارک اللہ[3] — مکرّم تر یہ سرحد بس ہے دلخواہ
یہ اعلیٰ سرزمیں ہے سب جہاں سے — گرامی ہے مقرر ہر مکاں سے
فضیلت سے ہے یہ اقلیم معمور — زیادہ آپ نے بخشا اُسے نور
یہ کہہ رضواں نے اُس ساعت نبی کو — حبیبِ حق رسولِ ہاشمی کو
ادب سے طشت میں بٹھلا کے ظاہر — لگا دھونے کو اُس دم جسم طاہر
غرض لے سات نوبت آبِ رحمت — یقیں رضواں نے دھویا جسم حضرت
بھرا وہ طشت پانی سے لبالب — ہوئے ہیں چار حد معمور سے سب
یقیں پہنچا ہے ہر سرحد میں پانی — جہاں کی ہے یہ ایماں کی نشانی
حریری پارچے کو بعد ازاں کھول — رکھ اُس میں اُس گھڑی وہ لعل انمول
لے بوسے بر سرو رخسار گلفام — لگا پھر چومنے حضرت کے اقدام

[1] یعنی ٹھہرنا [2] بود و باش [3] یعنی برکت دے اللہ تعالے ۱۲

[illegible] یعنی پاک [illegible] یعنی [illegible] [illegible] یعنی [illegible] ۱۲

پھر اُس دریائے عظمت کے گہر کو — دُرِ بحرِ کرم تو لوئے تر کو
رکھا ہے کھول کر اپنے پر دل میں — چھپا لعلِ بدخشاں گوہروں میں
نکالا اک گھڑی سے اُن کو باہر — لے پھر آغوش میں با مہرِ وافر
لگا پھر کان سے حضرت کے یکبار — نوادر بھید کے کہنے کو اسرار
نہ اُس اسرار کی کس کو خبر ہے — نہ واقف کوئی اُس سے ایک بشر ہے
گھڑی اک بعد پھر حضرت سے نادر — لگا ہے اس طرح کہنے کو ظاہر
کہ اے سلطا دیں سالار و تاج — تمامی انبیا کے دُرّۃ التاج
کنوزِ معرفت بحرِ حقائق — چراغِ بینشِ چشمِ خلائق
ریاضِ عظمت و گلزارِ تقویم — بیاضِ حکمت و انوارِ تسلیم
چراغِ روزنتِ مصباحِ تائید — ضمیرِ روشنت صباحِ توحید
رسالت کے چمن کے سرو چالاک — کمالت کے صدف کے لولوئے پاک
مقرّر آپ پر فضلِ خدا ہے — منوّر آپ سے ہر دوسرا ہے
کلیدِ مکرمت حضرت کے ہے ہات — ہیں حضرت خازنِ گنجِ کرامات
عَلَم بھی انبیا کے ایک قلم سب — رہیں حضرت کے آ زیرِ عَلَم سب
قیامت تک زمشرق تا مغارب — رہے گا آپ کا یہ دین غالب
بھی اُمت آپ کی عالی قدر ہے — قیامت تک ہمیشہ با ظفر ہے
فرشتہ ایک پھر آیا ہے نادر — تھی چہرے پر ملاحت اُس کے ظاہر
جمال و حسن اُس کا بس عجب تھا — درخشاں نورِ تن سے اُسکے سب تھا
اُٹھا اُس نے حبیب ذوالمنن کو — گلِ باغِ رسالت یاسمن کو
ملا لب اپنے پھر حضرت کے لب سے — کھلانے کو لگا کچھ شے ادب سے
کہ جس صورت سے بچے کو کبوتر — کھلاتا ہے لبوں سے لب ملا کر
کھلانے کا بھی اُس دم آشکارا — اُسے کرتے تھے حضرت بس اشارا
اشارے پر وہ اپنے کھول کر لب — نبیؐ کے اُس گھڑی کرتا تھا تر لب

۱ یعنی موتی ۱۲ [illegible]
[illegible] یعنی نام ۱۲
[illegible] یعنی بھید
[illegible] یعنی روشن ۱۲
[illegible] یعنی خزانے ۱۲
[illegible] یعنی باغ ۱۲

باقی

۹ یعنی سچائی
۱۰ یعنی سفیدی
۱۱ یعنی [illegible]
۱۲ یعنی مدد ۱۳ یعنی صبح [illegible]
۱۴ یعنی [illegible] ۱۲
۱۵ یعنی کنجی ۱۲
۱۶ یعنی خزانچی ۱۲
۱۷ یعنی نمکینی
۱۸ یعنی [illegible] ۱۲

کھلا کر اُس نے پھر لا ایک روغن
لگا سُرمہ پھر اُس نورالبصر[۱] کو
ہوا ہے لے کے غائب وہ اُسی دم
گھڑی ایک بعد پھر حضرت کو لا کر
کہیں نے اُس نہالِ سروِ قد کو
بجا کر اُس گھڑی آدمؑ کے بس پاس
نظر آدمؑ نے کر یہ جسم پُر نور
محبّت کا ہوا آدمؑ کو تب جوش
کئی بوسے دئیے پھر دستِ دعا کو
لگے کہنے کو اُس دم یا الٰہی
میری آنکھوں کا اب آیا ہے یہ نور
خوشی حاصل ہوئی اب میرے دل کو
میرے ہے گلشنِ ہستی کا یہ پھول
بہار اُس کی ہمیشہ دے چمن کو
درخشاں رکھ ہمیشہ گوہر اُس کا
جہاں میں کر عنایت سربلندی
جبیں[۹] پر بھی کئی بوسے پدر وار
وہاں سے اُس گھڑی میں لیکے آیا
سُنا یہ حال اُس بی بی کو اُسدم
بھی ہے حضرت صفیہؓ سے یہ منقول
کہ میں تھی آمنہؓ کے گھر میں اُس رات
سو دیکھی میں نے اُس نازک بدن سے
بزرگی کی علامت اس گھڑی سات

ملا ہے بر تمامی جسم روشن
چراغ دیدۂ جن و بشر کو
ہوئے محجوب تب سلطان عالم
رکھا گھر میں خبر یہ خوش سُنا کر
گُلِ نازک ہلالِ مہر خد[۲] کو
دکھایا ہوں جمالِ افضل الناس[۳]
لقائے احمدی[۴] سے ہوئے مسرور[۵]
کئے ہیں آپ سے پُر نور آغوش
اُٹھائے بعد ازاں دستِ دعا کو
نگارِ ہر سفیدی و سیاہی
ہوئی ہے نور سے آغوش معمور
ملی ہے تازگی اس آب[۶] و گل کو
یہ ہے نورِ سوادِ چشمِ مکحول
طراوت[۷] دے سدا نازک بدن کو
منوّر کر چراغوں سے گھر اُس کا
عطا کر ہر گھڑی فیروزمندی[۸]
دیئے ہیں ہاتھ میں پھر میرے یکبار
نبیؐ کو آمنہؓ کے پاس لایا
کیا ہے اُس ملک نے شاد و خرم[۱۰]
کہ جو ہیں عمّہؓ[۱۱] سلطانِ مقبول
تولّد جب ہوئے شاہِ کرامات
وجودِ پاک رشکِ یاسمن[۱۲] سے
ہوئی ظاہر مقرّر با کرامات

۵

[۱] نور بینائی یعنی حضرت ؐ
[۲] رخسارہ
[۳] یعنی بہترین آدمیوں کا ۱۲
[۴] یعنی خوشی ۱۲
[۵] یعنی مراد جسم
[۶] یعنی سرسبزی ۱۲
[۷] یعنی تازگی ۱۲
[۸] یعنی فتحمندی ۱۲
[۹] یعنی پیشانی
[۱۰] یعنی خوش
[۱۱] یعنی روایت
[۱۲] یعنی پھپھی ۱۲
[۱۳] ایک پھول سے چنبیلی ۱۲

ہے اوّل یہ کہ جب وہ ماہِ طاہر
اُسی دم وہ گلِ باغِ رسالت
دو زانو بیٹھ کعبہ کی طرف تب
دوّیم اُس لعلِ لب کو اسگھڑی کھول
کہ یعنے لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہو ظاہر
سوّم اُس تن سے اک ظاہر ہوا نور
تجلّی تب اسی کی شام تا روم
چہارم میں نے چاہا اس بدن کو
ہوئی تب مجکو یک آواز از غیب
نہیں اب تیرے نہلانے سے مطلب
ہے پنجم یہ کہ حضرت تھے شکم سے
ششم پشتِ نبیؐ پر با جلالت
کہ یعنے کلمہ طیّبہ تھا ظاہر
ہے ہفتم یہ کہ دیکھے میں نے دو لب
تو جا نزدیک میں نے تب کیا گوش
کہ یارب اُمّتی کہتے تھے ہر دم
روایت فاطمہؓ سے ہے دگر خاص
کہ گھر میں آمنہؓ کے با سعادت
رسالت کے فلک کے جس گھڑی ماہ
نظر پہنچی ہے تب میری ہوا پر
تو دیکھی میں نے اُس دم سب کواکب
جھکے تھے اُس گھڑی سارے زمیں پر
طرف اُس ماہ کے آتے تھے ہر دم

کمالات کے ہوئے مطلع سے ظاہر
دُرِ دریائے تکریم و جلالت
کئے سجدہ مقرّر ہو مؤدّب
گہر ریزی کئے یکبار بے مُول
پڑھے ہیں یا رسول اللہ آخر
ہوا اس نور سے تا قاف معمُور
نظر آیا یقیں ہر مرز و ہر بوم
کروں پانی سے طاہر پاک تن کو
کہ نکلا ہے صدف سے دُرِّ بے عیب
شکم سے ماں کے آئے پاک یہ اب
بُریدہ ناف اور مختون رحم سے
تھا ثابت مُرتسم مہرِ رسالت
نبوّت کی نشانی تھی یہ نادر
تھے جنبش میں نبیؐ کے سر بسر تب
سُنی آواز میں نے از سرِ ہوش
تھی اُمّت کی نبیؐ کو یاد محکم
کہ جو ہیں مادرِ عثمان بن عاص
میں تھی حاضر یقیں وقتِ ولادت
ہوئے طالع بنورِ عزّت و جاہ
یکایک اُس گھڑی چرخِ علا پر
کہ جو تھے گنبدِ گردوں پہ ثاقب
نہ ثابت کوئی تھا چرخِ بریں پر
فدا شمعِ رسالت پر تھے باہم

۱ یعنے بزرگی ۱۲
۲ یعنے زمین و ملک
۳ یعنے آب ۱۲
۴ یعنے سیپی ۱۲
۵ یعنی کٹی ہوئی ناف
۶ یعنے ختنہ کئے ہوئے
۷ یعنے نقش
۸ یعنے ظاہر شدہ و نمایاں
۹ یعنے منضبط
۱۰ یعنے ماں ۱۲
۱۱ یعنے آسمان
۱۲ یعنے تارے
۱۳ یعنے روشن ۱۲

۹ باقی

بلا گرداں سبھی اُس گھر پہ تھے وے — یقیں قربان اُس گوہر پہ تھے وے
بھی دیکھا میں نے اُس ماہِ قدم سے — مُعلّٰے[1] گوہرِ عالی ہمم سے
ہوا ہے جلوہ گر اُس گھر میں اک نور — جہاں اُس کی ہوئی پر تو سے معمور
فلک تک اُس کی پہنچی ہے جھلک تب — نظر آیا میرے مُلک و مَلک[2] سب
عجب اُس دم یہ تاباں نور تھا میں — منوّر اُس سے تھا آفاق[3] و انفس
یہ دیکھا میں نے تب میں آگیا ہوش — رہی ہوں بیخودی سے ہو[4] ہم آغوش
روایت دوسری ہے اک شفا سے — وہ اُمّ عبد رحمٰن با حیا سے
کہ میں مولود کی شب آمنہ رض پاس — تھی حاضر باکمالِ صدق انفاس
ہوئے جب وہ دُرِ دریائے عظمت[5] — جہاں میں جلوہ گر با نورِ رحمت
اُسی ساعت وہاں ایک غیب سے نور — ہوا تاباں مثالِ برق منشور[6]
نظر پر تو سے اُس کے آئے ظاہر — بلادِ[7] شام کے سب قصر نادر
لگے وہ غنچۂ باغ ترحم — اُسی دم مثلِ گل کرنے تبسم[8]
کیا اک نور نے پھر لب سے پرواز — ہوا اُس سے منوّر ملک حجاز
سُنی پھر میں نے اُس دم کھول کر لب — لگے کرنے کو حضرت ذکر یارب
وہاں پھر غیب سے باعزت وجاہ — یہ آئی ہے ندا[9] یرحمکم اللہ[10]
ہوا اک نور پھر گھر میں درخشاں — ہوا گھر اُس سے جوں لعلِ بدخشاں
ہوئے اُس سے در و دیوار پُر نور — نبی اُس دم ہوئے نظروں سے مستور[11]
نہ دیکھا میں نے جب وہ بدر کامل — ہوا ہے اُس گھڑی حیرت زدہ دل
بڑی دہشت میرے پر سخت یکبار — سراپا میں ہوئی جوں نقش دیوار[12]
پھر ایک ساعت میں ایک دہنی طرف سے — ہوا ہے نور آوارد شرق[13] سے
عجب اس نور سے آئی ہے آواز — خوش الحال[14] کوئی کہتا تھا یہی راز
کہ میں اس گوہر بحر کرم کو — دُرِ دریائے اعزاز و نعم[15] کو
گیا تھا لے کے مغرب کو اُسی دم — کیا حضرت کو ہر ایک شے سے محرم[16]

[1] یعنی بلند ہمت
[2] یعنی فرشتہ
[3] یعنی تمام جہان
[4] یعنی ہوئی
[5] یعنی بزرگی
[6] یعنی فرمان
[7] یعنی شہر

٦

[8] یعنی مسکرانا
[9] یعنی آواز
[10] یعنی رحم کرے تم پر اللہ تعالیٰ
[11] یعنی پوشیدہ
[12] یعنی بیہوشی
[13] یعنی بیدل
[14] یعنی آواز
[15] یعنی نعمتوں
[16] یعنی خبردار

کنوزِ مغفرت کے کھول سب گنج
وہاں سے اس چراغِ بزمِ دیں کو
مزارِ انبیا کا سیر دکھلا
نظر کر میں نے پھر دیکھا ہوں گھر میں
اُسی دم گھر میں وہ مہرِ سحرگاہ
مراتب دوسرے وہ ماہِ مطلوب
گھڑی اک بعد پھر اک نور نادر
نظر آئے ہیں تب وہ ماہِ کامل
کیا پھر ایک نے جاہ و طرب سے
کرمیں اُس نورِ چشمِ انبیا کو
پھرا لایا ہوں سب ملکِ مشارق
پھر آخر اس مہِ اوجِ قدم کو
ادب سے اس گھڑی باصدقِ انفاس
انھوں نے لے کے اس لختِ جگر کو
سر و سینے پہ لے بوسے خوشی ساتھ
پڑھے ہیں سربسر دعواتِ ماثور
پھر حضرت سے انھوں نے ہو مخاطب
کہ اے نورِ حدایق قرۃ العین
چراغِ بزمِ دیں شمعِ شبستان
نہالِ گلشنِ جود و عنایت
بہت مدت سے میرے آب و گل میں
بہت تھی آپ کے دیدار کی چاہ
خدا نے آرزو بر لائی اس دم

رموزِ مکرمت سے کر گہر سنج
یقیں شمعِ شبستانِ یقیں کو
رکھا اس حجرۂ عالی میں پھر لا
سمایا نور کا عالم نظر میں
ہوئے ہیں جلوہ گر با حشمت و جاہ
ہوئے نظروں سے پھر کیا رمحجوب
ہوا ہے دوسری جانب سے ظاہر
چراغِ بزمِ دیں قدسی منازل
بیاں یہ اُس گھڑی واضح ادب سے
امام المرسلیں بدر الدجیٰ کو
دکھا اس دم رموزِ ہر سرادق
گرامی گوہرِ بحرِ کرم کو
گیا لے کر خلیل اللہ کے پاس
رکھا آنکھوں پہ اُس نور البصر کو
دعائے خیر کو اس دم اُٹھا ہاتھ
ہوئے دیدار سے اُس مہ کے مسرور
لگے اس طور کرنے ذکرِ صائب
فروغِ دیدۂ بینائے کونین
طراوت بخشِ عالم راحتِ جاں
بہارِ روضۂ علم و ہدایت
مقرر اس ریاضِ جان و دل میں
نہایت اس گل رخسار کی چاہ
ہوا دیدار سے دل شاد و خرم

۱؎ یعنی خزانوں ۱۲
۲؎ یعنی خزانہ
۳؎ یعنی مقبرہ ۱۲
۴؎ یعنی صبح کے وقت
۵؎ یعنی بعد پوشیدہ
۶؎ یعنی نبی
۷؎ یعنی ظاہر ۱۲

باقی ۸

۸؎ یعنی اندھیرے کا چاند
۹؎ یعنی بھید
۱۰؎ یعنی سرا پردہ
۱۱؎ یعنی باغ ۱۲
۱۲؎ یعنی رہنمائی
۱۳؎ یعنی باغ ۱۲
۱۴؎ یعنی خوشی ۱۲

خوشی حاصل ہوئی اس جان و تن کو ملی ہے تازگی سارے بدن کو
خدا نے تم کو سب پیغمبروں پر دیا رتبہ گرامی سروروں پر
مبارک تم کو یہ شانِ جلالت مبارک تم کو فرمانِ رسالت
مبارک بادشاہی دو جہاں کی مبارک خسروی سب انس و جاں کی
یہ کہہ بوسے اسی دم دے جبیں پر پھرا دستِ عنایت یاسمیں پر
کیے رخصت مجھے اس ماہ کو دے شہِ کونین عالی جاہ کو دے
وہاں سے اس گھڑی آیا ہوں اب میں سرِ آفاق کو لایا ہوں اب میں
یہ کہہ اس دم ہوا وہ نور غائب تماشا میں نے یہ دیکھا عجائب
سنو اب حال عبد المطلب کا شرافت کے چراغِ ملتہب کا
کہ جس شب وہ مہِ اوجِ رسالت ہوئے پیدا جہاں میں با جلالت
تھے عبد المطلب کعبے میں اس رات خدا سے مشتغل با ذکر و طاعات
سہانا وقت تھا تھی رات آخر ہوئے تھے صبح کے آثار ظاہر
یکایک آپ نے دیکھا یہ اسرار کہ کعبہ خود مکاں سے اپنے ایکبار
قدم گاہِ خلیل اللہ کے پاس چلا آیا مثالِ قطعِ الماس
جھکا کعبے نے سر مثلِ قلم تب کیا سجدے میں اپنی پشت خم تب
اٹھا سجدے سے سر اس دم ادب کا بجا لا اس وضع سے شکر رب کا
مکاں پر اپنے پھر جا کر اسی طور یقیں آ حالتِ اصلی میں فی الفور
زباں کھول اپنی در حمدِ خداوند نکالا اس طرح سے گو ہر چند
کہ اے خلاقِ عالم صانعِ پاک خیامِ بے ستوں پردازِ افلاک
سرافرازی دہِ یک قبضۂ گل برافروزِ چراغِ خلوتِ دل
مجھے طاقت نہیں تیری ثنا کی بیانِ نعمت و شرحِ عطا کی
کیا ہے تو نے اب لطف و کرم سے مجھے آزاد سارے درد و غم سے
پڑا تھا شرک کی ظلمت میں آ کر سیاہی کفر کی رکھتا تھا یکسر

۱ یعنی حکم ۱۲ ۲ یعنی بادشاہی ۳ چنبیلی ۴ یعنی شعلہ مارنے والا ۵ سفید پتھر جس کو ہیرا کہتے ہیں ۶ یعنی طرح ۷ یعنی بنانے والا۔

۸ یعنی خیموں ۹ یعنی کھمبا ۱۰ یعنی بلندی دینے ۱۱ یعنی ایک قبضہ والے مٹی کو اللہ دل کے خلوت کا چراغ روشن کرنے والے ۱۲ یعنی کھول کر بیان کرنا ۔ ۱۲

کرم سے تو نے اب شمعِ تجلّی
غبارِ کفر سے کر صاف مجھ کو
ہوئے پیدا جہاں میں با جلالت[2]
طلوع اُس دم ہوئے یہ بدرِ روشن
ہوئی پوری میرے اب دل کی اُمّید
اُسی دم بُت گرے ہیں خاک پر سب
لگی ہے لات[3] کے سر غیب کی لات
منات[5] اُس دم پڑا ہے سرنگوں ہو
ہوئی ہے غیب سے پھر دھوم نادر
کہ آئے آمنہؓ کے اب شکم سے
محمّد مصطفٰے سلطانِ اجلال
عجب چہرہ ہے اُن کا رشکِ خورشید
ہوا ہے اب سحابِ[8] نور نازل
بھی رضواں چھوڑ اب گلگشتِ[10] جنت
کرے تا اُس گلِ باغِ صفا کا
تمامی مشل گو ہر صاف اور پاک
عجب ایّام ہیں یہ سب سے آخر
ہوئے پیدا ایمبر بحر و بر کے
منوّر ہو وے اُس دم منظرِ دیں
دیا ہے کھول حق نے بابِ رحمت
جہاں سے اب اُٹھے گی بُت پرستی
جہاں میں ہے مبارک آج یہ رات
ہوئے ہیں باز اس دم درِ فلک کے

دیا ہے بھیج با نورِ تولّا
کیا آئینہ ساں شفاف مجھ کو
محمّد مصطفٰے ماہِ رسالت
کھلا دل اس سبب سے مثلِ گلشن
ہوا تاباں مرا اس گھر میں خورشید
ہوئے ٹکڑے تمامی سر بسر تب
عزیزی سب گئی عزّیٰ[4] کی اس رات
ہوا ہے ہبل[6] کا سر ٹوٹ کر دو
پڑا ہے کان میں یہ راز ظاہر
مبارک مطلعِ جاہ و کرم سے
مُعلّے آفتابِ اوجِ[7] اقبال
نبوّت کے وہی ہیں مہرِ جاوید
کریں تا ماہ نو سیرِ منازل[9]
لے اپنے ساتھ آیا طشتِ جنت
سرو تن اُس امام الانبیا کا
لیجا کر پھر دکھاوے سیرِ افلاک
محمّد کا ہوا اب دور ظاہر
کُھلے ہیں باب[11] اب فتح و ظفر کے
کہ آئے آفتابِ خاورِ[12] دیں
کُھلا ہے غیب سے یہ خوانِ[13] نعمت
منوّر ہو وے اب ایماں سے ہستی
عجب یہ شب ہے موردِ[14] کرامات
چلے آئے ہیں زمرے[15] سب ملک کے

۱ یعنی روشن صبح
۲ یعنی بزرگی
۳ یعنی نام صنم
۴ یعنی نام صنم
۵ یعنی نام صنم
۶ یعنی نام صنم
۷ یعنی بلندی
۸ یعنی بدلی

۷
باب

۹ یعنی چاند کی منزلیں
۱۰ یعنی جنت کی سیر
۱۱ یعنی دروازہ
۱۲ مشرق و مغرب
۱۳ یعنی خوان
۱۴ اُترنے کی جگہ
۱۵ یعنی گروہ

زیارت تا کریں اس تازہ گل کی
مہِ اوجِ ہدیٰ شمعِ سُبل کی

ملائک کو کیا ہے حق نے تاکید
کہ اس شب کو کریں ہر سال وہ عید

بھی دُنیا میں کرے جو آج کی شب
شبِ مولود کا رکھ پاس یہ سب

خوشی اور انبساط اپنی سرا میں
کرے جاں صرف مدح مصطفےٰ میں

رہے دُنیا میں بس وہ شاد و خرم
حرام اُس پہ ہے عقبیٰ میں جہنم

یقیں جنت کا وہ ہووے سزاوار
ملے جنت میں بیشک اس کو گلزار

نبی کے جد بزرگوار اُس دم
نظر عظمت کے کر آثار اُس دم

بھی سُن یکبارگی وہ مژدۂ غیب
نظر کر یہ سبھی افضال لاریب

اسی ساعت ہوئے ہیں سخت بیتاب
پڑے حیرت میں جوں کشتی بگرداب

گیا ہیبت سے اُن کا اُس گھڑی ہوش
ہوئے ہیں خوف و دہشت سے ہم آغوش

نکل کعبے سے تب آئے ہیں باہر
ہوا تھا خوف واقع اُن پہ وافر

نظر پہنچی ہے جب کوہِ صفا پر
معلق اُس کو دیکھے ہیں ہوا پر

بھی دیکھے آپ نے مروہ کو یکبار
تحرک میں سبھی تھے اس کے احجار

صفا مروہ تھا سب پر تو سے معمور
ہوئے تھے کوہ یہ دو قبۂ نور

یہ دیکھا آپ نے جس دم تماشا
ہوئی افزود حیرت بے تحاشا

لگے ملنے کو آنکھیں ہو کے بیتاب
کہ یارب ہے یہ بیداری و یا خواب

گئی ہے ان کی اُس دم ہوشیاری
ہوئی ہے سخت وارد بیقراری

جب آئے آمنہ رض کے گھر کی جانب
یہ دیکھا آپ نے اس دم عجائب

کہ بس چاروں طرف اُس گھر کے باہر
درخشاں ہے شعاع نور وافر

کھڑا ابرِ سفید اُن کے ہے گھر پر
سفید یک مُرغ بھی قائم ہے در پر

نکلتا ہے پروں سے اُس کے بس نور
زمیں اُس نور سے بیشک ہے معمور

اُترا ابرِ سفید اُس گھر سے یکبار
طرف عبدالمطلب کے ہو رہوار

وہ آدستے ہیں بس حائل ہوا ہے
مقابل آپ کے آکر کھڑا ہے

سلہ یعنی راستوں پر جمع ہے سبیل کی سلہ یعنی کشادگی سلہ یعنی تعریف سلہ یعنی داد سلہ یعنی بعضوں سلہ ایک پہاڑ ہے مکہ معظمہ میں سلہ یعنی علاقہ سلہ ایک پہاڑ ہے

٨

قریب حرم کے ہے جہاں سعی کرتے ہیں حجاج سلہ یعنی حیرت سلہ یعنی تمام سلہ ایک مقام حرم قریب حرم کے جہاں سعی شروع ہوتی ہے سلہ یعنی زیادہ سلہ یعنی چمکدار

یہ دیکھ عبدالمطلب ہو کے بیہوش — وہیں رستے میں بیٹھے ہو کے خاموش
رہے ہیں ایک ساعت ہو کے مضطر — غرض پھر آمنہؓ کے آئے در پر
جو دیکھا آپ نے اُس در کو اُس دم — گویا کس نے کیا ہے بندِ محکم
تب عبدالمطلب نے ٹھوک کر در کو — پکارے آمنہؓ والا گہر کو
غرض سُن آمنہؓ نے اُن کی آواز — کئے ہیں آکے اُس دم باب کو باز
نظر عبدالمطلب کی مقتدر — پڑی ہے آمنہؓ کے تب لقا پر
جبیں کو دیکھ اُس دم اُن کی خالی — نہ تاباں دیکھ نورِ لایزالی
کہے تب آمنہ سے ہو کے غمناک — کہاں ہے وہ درخشاں گوہر پاک
کہاں تم نے رکھا نورِ جبیں کو — سناؤ حال اس جان حزیں کو
ولادت کا بھی چہرے پر اثر کچھ — نہ واقع ہے نقاہت سر بسر کچھ
یہ سُن بی بی نے تب باشادمانی — کہی ہیں اس طرح گوہر فشانی
کہ اب مجھ پہ ہوا ہے فضل مولیٰ — پسر پیدا ہوا ہے سب سے اولیٰ
خجل ہووے قمر دیکھ اس کا دیدار — ہیں مثلِ برق خاطف اُس کے رخسار
سراپا اُس کا ہے سب پیکرِ نور — یقیں میرے ہیں وہ ہے گوہر نور
یہ سُن عبدالمطلب نے کہے تب — کہ جا کر آمنہؓ حجرے سے تم اب
یہاں لختِ جگر کو لاؤ باہر — دکھا چہرہ کرو مسرور ظاہر
مقرر اک نظر سے میرے دل کو — ملے گی تازگی اس آب و گل کو
کہے تب اُن سے خاتونِ زماں نے — یقیں اس پارسائے دو جہاں نے
کہ جس حجرے میں ہے وہ مہر انور — وہ حجرہ بند ہے اس دم مقرر
کہاں کس میں ہے اس صورت سے یہ تاب — کہ دیکھے جا رخ مہر جہاں تاب
وہاں کثرت ہے اب روحانیوں کی — عجب اک دھوم ہے نورانیوں کی
کھلے ہیں عالم بالا کے اب در — زیارت کو ملک آئے ہیں یکسر
بھی ہیں ارواح سارے مرسلیں کے — مقرر سامنے اس شمع دیں کے

نہ جانے کی وہاں کس کو رضا ہے — اسی صورت سے اب حکم خدا ہے
یہ سن مشتاق عبدالمطلب ہو — لگے کہنے کو اس دم مضطرب[۱] ہو
کہ لاکر آمنہؓ اب گھر سے باہر — دکھا تو مجھ کو دیدار اس کا ظاہر
وگرنہ اب ہے اس تلوار پر ہاتھ — کروں میں قتل اب اس تیغ کے ساتھ
کہے تب آمنہؓ نے ہو کے غمگیں — کہ ہے حجرے میں اس دم گوہر دیں
مجھے رخصت نہ جانے کو اُدھر ہے — چلا جاوے جو کوئی زور ور ہے
تب عبدالمطلب حجرے کے در[۲] پر — لگے ہیں جاکے اُس دم ٹھوکنے در
لگے کہنے یہ کس نے بند کر در — چھپایا گھر کے میرے بدر[۳] انور
اُسی دم ایک نکلا لے کے شمشیر — مہیب[۴] اُس مرد کی تھی سخت تصویر
کہا ہٹ کیوں تیری آئی ہے شامت — یہاں سے بھاگ جی لے کر سلامت
جمع گر ہوئے سب عالم جہاں کا — ملے جمع اگر سب انس و جاں کا
نہ اب حجرے کا اُن سے کھل سکے باب[۵] — نہ آوے یہ نظر مہر[۶] جہاں تاب
تب عبدالمطلب کا اُڑ گیا ہوش — گری شمشیر اُن کی از سر دوش[۷]
نکل بھاگ آئے گھر سے اپنے باہر — کہا دل میں کریں یہ راز ظاہر
اُسی دم ہو گئی اُن کی زباں بند — کھلا نیں بھید اُس حجرے کا یک چند
غرض پھر تین دن سے وہ کھلا در — تب عبدالمطلب آئے مقرر
نظر کر آپ کے حُسن ازل پر — مبارک اُس جمالِ بے بدل پر
گئے شادی سے اُس دم مثل گل پھول — گئے ہیں دُکھ زمانے کا سبھی بھول
محبت سے اُسی دم از سر جوش — لئے اُس نور سے معمور آغوش
خوشی ہو گھر سے لا حضرت کو باہر — گئے ہیں لے کے تب کعبے میں ظاہر
وہاں کر شکر حق سے لب گہربار[۸] — لگے پڑھنے عجب رنگیں یہ اشعار
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعْطَانِیْ — هٰذَا الْغُلَامَ الطَّیِّبَ الْاَرْدَانِ
قَدْ سَادَ فِی الْمَهْدِ عَلَی الْغِلْمَانِ — اُعِیْذُهٗ بِالْبَیْتِ ذِی الْاَرْکَانِ

---

۱ یعنی بے قرار
۲ یعنی دروازہ
۳ یعنی چاند روشن ۱۲
۴ یعنی خوفناک ۱۲

۹

۵ یعنی دروازہ
۶ یعنی سورج
۷ یعنی کندھا
۸ یعنی موتی برسانے والا ۱۲

حتیٰ اَرَاہُ بَالِغَ الْبُنْیَانِ — اُعِیذُہٗ مِن شَرِّ ذِی شَنَانٖ
تب عبد المطلب کے گھر میں اُس روز — خوشی کی تھی عجب ساعت دل افروز
جمع یکسر ہوئے تھے خاص اور عام — خوشی کا سب مہیّا تھا سرانجام
قریشی ہو تمامی شاد اُس دم — لگے دینے مبارک باد اُس دم
غرض مولود کی وہ شب عجب تھی — بھری اجلال اور صولت سے سب تھی
بیاں اُس شب کا نادر سربسر ہے — جلالت کا کرشمہ مُعتبر ہے
کہاں کس سے بیاں اُس شب کا ظاہر — لکھا جاوے مفصل اور باہر
وے کر مختصر احوال شمّہ — لکھوں مولود کی شب کا کرشمہ
کہ تا سُننے سے اُس کے خاص اور عام — مقرر بہرہ ور ہو جاویں اتمام
کریں معلوم صولت شاہِ دیں کی — جلالت اس امام المرسلیں کی
ہے اس صورت سے قولِ اہلِ سِیَر کا — تمامی راویانِ معتبر کا
کہ جس شب وہ سِراجِ کرامت — مُعلّٰی گوہرِ بحرِ امامت
ہوئے پیدا جہاں میں با جلالت — منوّر جن سے ہے بزمِ رسالت
اسی شب آپ کی صولت سے یکبار — گرے ہیں بُت جہاں کے ہو نگونسار
رہا نہیں ایک بُت ثابت زمیں پر — پڑے ہیں خاک میں سارے مقرر
ولادت کی یہ عظمت سر بسر ہے — یہ صولت مصطفٰے کی مشتہر ہے
زمشرق تا بہ مغرب ہر مکاں میں — ہوا واقع کرشمہ یہ جہاں میں
اُسی شب سب بتوں کی نامداری — ملی ہے خاک میں یکبار ساری
ہوئے ہیں زرد رو کفار اُس شب — کرشمہ دیکھ یہ خائف ہوئے سب
روایت اِک لکھوں نادر یہاں اب — کروں اِک مختصر ظاہر بیاں اب
کہ بُت خانہ تھا ایک قوم عرب میں — پرستش اُس کی تھی مشہور سب میں
قدیم اُس دَیر میں اِک بُت تھا ظاہر — سبھی تھے معتقد بس اُس کے کافر
برس میں ایک دن معمول سب کا — تھا اس صورت سے سب قومِ عرب کا

۱ یعنی بزرگی ۱۲
۲ یعنی دبدبہ و تمکین
۳ یعنی بھروسہ دار ۱۲
۴ یعنی عجیب حال
۵ یعنی نصیب ور
۶ تواریخ جاننے والے

۵ باقی

۷ یعنی بلندی ۱۲
۸ یعنی اوندھا
۹ یعنی مشہور
۱۰ خوف کرنے والے
۱۱ یعنی بت خانہ

کہ آ اُس روز سارے خاص اور عام
جمع ہو کر وہاں با خیل[۱] و احتشام

ہزاروں اشتروں کو ذبح کرتب
ضیافت[۲] بس وہاں کرتے تھے وہ سب

تھا اُن کا وہ مقرر عید کا روز
خوشی کرتے تھے اس دن مثل نوروز

لگا پھر رات کو فانوس یکسر
بُتِ ناپاک کو پہنا کے زیور

سرود اور ناچ کر اُس کے مقابل
پرستش میں سبھی ہوتے تھے شاغل

اسی صورت سے ایک شب حسبِ دستور
وہ بُت خانہ تھا اس کثرت سے معمور

تھا حاضر قوم اُس دم سب عرب کا
ہجوم اس دیر میں قائم تھا سب کا

اُسی شب آفتابِ مطلعِ[۴] دیں
محمد مصطفٰے سلطانِ تمکیں[۵]

ہوئے پیدا مقرر بس جہاں میں
ہے جن سے روشنی کون و مکاں میں

جلالت سے تب اس ماہِ یقیں کی
حبیبِ حق شہنشاہِ امیں کی

گرا وہ بت اُسی ساعت زمیں پر
پڑی ہے غیب سے خاک اُس کے سر پر

یہ کفاروں نے دیکھ اس کی خرابی
اُسی ساعت سبھوں نے کر شتابی[۶]

اُٹھا کر اُس کو با تعظیم یکسر
بٹھائے لا کے پھر اس کے مکاں پر

اُسی دم غیب سے اس کو دگر بار
لگی ٹھوکر گرا ہے پھر نگوں[۷] سار

دگر بار اس کے گرنے سے وہاں تب
پریشاں اُس گھڑی کفار ہو سب

اُٹھا پھر خاک ذلت سے اسی دم
مکاں پر اُس کو بٹھلائے ہیں محکم

غرض وہ بُت کئی نوبت گرا ہے
زمیں پر خاکساری سے پڑا ہے

ہر اک نوبت سبھوں نے مل کے اسطور
بٹھایا ہے مکاں پہ اس کو فی الفور

پھر آخر اُس کے ہو گرنے سے حیران
اُسی ساعت ہو عاجز اور پریشاں

کمر میں ڈال رسّا اُس کے اُس دم
رکھے ہیں اک ستوں سے باندھ محکم

اُسی ساعت وہ جاہِ احمدی سے
جلالِ بادشاہِ سرمدی سے

جھکا سر عاجزی سے اپنا یکبار
لگا پڑھنے طرب افزا یہ اشعار

تَرَدَّى لِمَوْلُودٍ أَضَاءَتْ بِنُورِهِ
جَمِيعُ فِجَاجِ الْأَرْضِ بِالشَّرْقِ وَالْغَرْبِ

[۱] یعنی گروہ ۱۲
[۲] یعنی دیر و حرم
[۳] یعنی جہانی
[۴] یعنی جائے طلوع
[۵] یعنی مرتبہ
[۶] یعنی جلدی
[۷] یعنی اوندھا ۱۲

وتخرّ له الاوثان طرّاً وارعدت — قلوب ملوک الارض جمعاً من الرعب

کہ یعنے اب ہوئے پیدا جہاں میں — پیمبر خاص رب کے انس و جاں میں

ہوا ہے نور سے سب اُس کے روشن — ز مشرق تا بمغرب ہفت گلشن

پڑی ہے اُن کی پیدایش کی یہ دھوم — تزلزل میں سب آیا شام اور روم

نگوں سر سب ہوئے ہیں بُت تمامی — ہوئے ہیں باطل اصنام رخامی

پڑی ہیبت سے اُن کی بحر و بر میں — مہابت سب سلاطیں کے جگر میں

غرض ہے اُس شبِ مولود کا یہ — کرشمہ ساعتِ مسعود کا یہ

بزرگی کا یہ اُس شب کی اثر تھا — جلالت کا یہ جلوہ سر بسر تھا

بھی لکھتے ہیں کہ آگے ہر زماں میں — کہانت کا تھا شہرہ سب جہاں میں

جہاں تک ہے شیاطینوں کا لشکر — ابالیسوں کی ساری قوم یکسر

قریب آسماں جاتے تھے ہر بار — مقرر غیب کے سنتے تھے اخبار

فرشتوں میں وہاں جو گفتگو تب — یقیں ہوتی تھی جس صورت سے وہ سب

وہاں سُن کاہنوں سے آ کے یکسر — بیاں کرتے تھے ہر دم وے مقرر

اسی قوت سے کاہن غیب داں تھے — مقرر واقفِ رازِ نہاں تھے

خبر دیتے تھے اس باعث سے وہ عام — کہ ہوگا وہ فلانا اس طرح کام

یقیں اُن کی کہانت کے موافق — سبھی ہوتا تھا واقع در خلائق

کہانت یہ خیانت سر بسر تھی — مقرر غیب کی وہ سب خبر تھی

سبب اُس کے سے گمراہی کا تھا دور — تھا ابلیسوں کی منت کا سبھی طور

خدا نے جس گھڑی اُس شاہِ دیں کو — کیا پیدا امام المرسلیں کو

برکت سے تب اُس ماہ جہاں کی — یقیں پیغمبر آخر زماں کی

کہانت کا کیا سب علم مفقود — ہوئے کاہن مقرر سارے مردود

شیاطیں کا عروج اُس دن سے سارا — ہوا موقوف بیشک آشکارا

صعود اُن کا نہیں ممکن شمار پر — ٹھکانا اب نہیں اُن کو ہوا پر

ولے شیطاں کوئی قصد فلک پر
قریبِ آسماں جاتا ہے جس دم
وہیں کرتے ہیں رجم[۱] اس کو مقرر
وہ ظاہر دیکھ آتش کا شرارہ
نہیں کب ٹوٹتا ہے اس طرح نجم[۲]
سبب یہ ہے ظہورِ احمدی کا
ملائک کی یہ سب آتش فشانی[۶]
یقیں جس دن سے سلطان دو عالم
خدا کے قہر کی شیطان پر مار
ہوا شیطاں کا موقوف پرواز
کہانت کا یہ شیوہ تھا جو جاری
نہ اب شیطان کا باقی رہا زور
پڑا ابلیس پر قہرِ الٰہی
ہوا مردود شیطاں تا قیامت
غرض مولود کی شب کا اثر یہ
محض اجلال[۵] ہیں یہ مصطفٰے کے
مقرر حق نے اُس مولود کی شب
اُڑی ہے آپ کے صولت[۱۱] کی یہ دھوم
نہ ہر مرسل کے بس مولود کی شب
یہ حضرت کی جلالت کا اثر تھا
بھی لکھتے ہیں کہ وہ محبوب مولا
اُسی شب سب سلاطین صاحب تخت
گرے ہیں تخت سے اپنے زمیں پر

تمنا سوئے گفتارِ ملک کر
ملائک گرزِ آتش دے کے اُس دم
گرا دیتے ہیں اُس ساعت زمیں پر
جہاں کہتی ہے ٹوٹا یہ ستارہ
مگر ہے واسطے شیطاں کے رجم[۳]
نشاں یہ ہے جلالِ سرمدی[۴] کا
یقیں ہے یہ ولادت کی نشانی
ہوئے پیدا امام جنّ و آدم
لگی اس روز سے پڑنے کو ہر بار
ہوا ابلیس کا مردود سب شاز[۸]
ہوا موقوف تب سے ایک باری
کیا حق نے بطالت[۹] اُس کی سب دور
لگی چہرے پہ اُس کے یہ سیاہی
قوی ہے اُس کو یہ داغ ندامت
قیامت تک ہے باقی جلوہ گر یہ
کرشمے ہیں حبیبِ کبریا کے
دکھایا آپ کے اجلال یہ سب
کئے آثار اُس کے سب نے معلوم
نہ شیطاں کا ہوا زائل[۱۲] اثر کب
یہ صولت کا کرشمہ[۱۳] معتبر تھا
ہوئے جس رات کو دنیا میں پیدا
یقیں اہلِ حکومت اور جواں بخت
لگے ہیں کانپنے دل سب کے یکسر

۱ یعنی ہانکنا اور وہ ایک ستارہ ہے جس سے شیاطین کو دفع کرتے ہیں ۲ یعنی ستارہ ۳ یعنی پھٹکار ۴ یعنی ہمیشگی ۵ یعنی بزرگی ۶ یعنی آگ ۷ یعنی جھاڑنا ۸ اسباب ۹ بالکسر

۱۰ یعنی دلیری و جواں مردی ۱۱ یا بطالت یعنی بیکار رہنا ۱۲ یعنی دور ہونا ۱۳ یعنی دبدبہ و شوکت ۱۴ یعنی دور ہونا ۱۵ یعنی ناز و ادا اور کرامت کے معنے بھی ہیں۔ ۱۲

بھی حق نے قفل رکھ اُن کی زباں ہیں
سخن کوئی نہ بولا اک شباں روز
یہ سب اجلالِ دینِ احمدی تھا
خدا نے سرورِ دیں کی بسالت
دکھایا سب سلاطینِ زماں کو
بھی اُس شب محل کسرائے زماں کا
عجب جس کا رفیع الشان تھا کام
در و بام اُس کے محکم اور قوی تھے
عجب تھا وہ محل محکم و نادر
یکایک اُس شب وہ ایوان عالی
ہوا شق صولت و اجلالِ دیں سے
گرے ہیں اُس کے چودہ برج اُس دم
صدا اُس کی گئی تا گوشِ افلاک
بڑی نوشیرواں کے دل میں ہیبت
کہا ہے دل میں تب یہ فال بد ہے
ولے کس سے نہ بولا حال ہر چند
اُسی شب سے ہمیشہ تھا وہ مغموم
پھر آکر تخت پر بیٹھا ہے یک روز
یکایک آکے پہنچا قاصد اس دم
عجب تھا خط میں یہ مضمون ملفوف
ہزاروں سال تھی آگ اس میں دائم
نہ ہرگز گل ہوئی وہ آگ تو کب
فلانی شب وہ آتش سر بسر سب

کیا ہے بے زباں ان کو جہاں میں
عجب صولت تھی اس شب کی دل افروز
شکوہ جلوۂ نورِ نبی تھا
یہ عظمت اور مہابت اور جلالت
تمامی بادشاہانِ جہاں کو
شہنشاہِ عجم نوشیرواں کا
ملا چرخ بریں سے تھا لب بام
وہ بیشک جلوہ گاہِ خسروی تھے
زباں جس کے بیاں سے بس ہے قاصر
معلّے منزل و کیوانِ عالی
شکوہ رفعت ماہِ یقیں سے
ہوا ہیبت زدہ سب اُس سے عالم
سبھی جنبش میں آیا تختۂ خاک
ہوئی وارد یقیں اس پر مصیبت
دلیلِ موردِ احوال بد ہے
ہوئی تھی اُس کی اُس ساعت زباں بند
ہوا نہیں حال اُس صولت کا معلوم
وے تھا غرق تشویرِ جگر سوز
دیا خط ہاتھ میں کر چشم پُر نم
کہ آتش گاہِ فارس جو ہے معروف
بجھا اُس میں یہ موبد سب تھے قائم
مجوسوں کا قوی تھا اس سے مذہب
ہوئی ہے ایک دم میں بے اثر سب

۱ نام ہے ایک رات دن
۲ یعنی دل کی روشنی
۳ یعنی بہادری
گرنے والا
جوانمردی
شان و شوکت
آسمان
یعنی بلند

۴ باقی

یعنی پریشانی
یعنی پیدا ہوا
یعنی مشہور
آتش پرستوں کا
سعود کی قوم

ہوئی کس طور سے آتش وہ سب گل ۔ ہیں حیراں اُس کے گل ہونے سے بس گل
یہ سن نوشیرواں نے خط کا احوال ۔ کیا تاریخ تب غور اُس نے فی الحال
وہی شب تھی کہ جب شب محل کسرا ۔ ہوا انشق اور گرے ہیں بُرج چودہ
زیادہ تب ہوا یہ سن کے غمناک ۔ ہوا ہیبت سے سینہ اُسکا تب چاک
جمع کر اُس گھڑی سارے اکابر ۔ وزیرِ معتبر عُباد[۱] فاخر[۲]
کہا تب اُن سے دل کا راز سارا ۔ کیا احوال باطن آشکارا
تھا حاضر تب وہاں اک مرد نامی ۔ تھے موبذ[۳] معتقد اس کے تمامی
کیا تب عرض اُس نے ہو مؤدب ۔ کہ دیکھا میں نے بھی یک خواب اُس شب
کہ آئے ہیں عرب سے اشتران تیز ۔ نہایت پُر جسامت اور سبک خیز
سبھی دجلے[۴] سے یکسر ہو کے پیر اک ۔ ہوئے ہیں داخل اِس ملکوں میں چالاک
شتر کو دیکھ گھوڑے سب عراقی ۔ گئے ہیں بھاگ یکدم ہو خفاقی[۵]
بھی سائب نام اک مردِ عرب تھا ۔ وزیرِ معتبر عالی نسب تھا
کیا ہے عرض اُس دم اُسنے اسطور ۔ ادب سے سر جھکا کر اپنا فی الفور
کہ میں صحرا میں تھا ساکن اُسی شب ۔ طراوت[۶] کا وہاں گم تھا نشاں سب
ہوئے تھے صبح کے آثار ظاہر ۔ سو دیکھا میں نے اُس ساعت نیا دہر
کہ نکلا ہے عرب سے اُس گھڑی نور ۔ ہوا ہے قاف تا قاف اُس سے معمور[۷]
ادھر کا قصد کر وہ نور سارا ۔ چلا آیا ادھر کو آشکارا
ہوا صحرا وہ اُس دم جلوہ گر سب ۔ اُسی ساعت ہوا ہے سبز تر سب
گیا وہ سبزے سے معمور ہو دشت[۸] ۔ ہوا سیراب[۱۰] نادر مثل گلگشت[۱۱]
وہاں سے نور پھر مشرق کی جانب ۔ گیا ہے ہو درخشاں اور ثاقب[۱۲]
ہوا ہے قاف تا قاف اُس سے پُر نور ۔ کیا ہے اُس نے سب عالم کو معمور
عرب میں نور وہ پھر سب گیا ہے ۔ میری آنکھوں سے تب غائب ہوا ہے
کرشمہ یہ نوادر دیکھ فی الحال ۔ ہوئی ہے عقل میری اُس گھڑی لال[۱۳]

۱۲

۱؎ یعنی عبادت کرنے والے ۲؎ یعنی عمدہ بہتر ۳؎ یعنی آتش پرستوں کا پادری ۴؎ ایک ندی کا نام ۵؎ یعنی منافق ۶؎ یعنی تازگی ۱۲

۷؎ یعنی آباد ۸؎ یعنی جنگل ۹؎ یعنی بیابان و جنگل ۱۰؎ یعنی تازہ ۱۱؎ یعنی باغ و بستان ۱۲؎ یعنی روشن ۱۳؎ یعنی گونگا ۱۲

یہ سُن کر ماجرائے نور یکبار — پڑے حیرت میں بیشک سارے حضار[1]
خبر دجلے سے بھی آئی اُسی دم — کہ تھا جو بادشاہی محل محکم
کیا اُس رات کو پانی نے بس زور — دیا بنیاد سے سارا مکاں توڑ
دگر قاصد چلا آیا وہاں تب — کہا اُس نے کہ دیکھا میں نے اُس شب
ہوا ساوہ کا دریا خشک یکبار — اذیت جس سے تھی عالم کو بسیار
سماوے کا بھی صحرا تھا جو بے آب — کبھو کس نے نہ دیکھا اُس میں سیلاب[2]
ہزاروں سال سے تھا خشک سب دشت — کیا ہے حق نے اُس شب اُس کو گلگشت[3]
ہوئی ندی وہاں اک خوب جاری — زمیں اُس سے ہوئی ہے سبزواری[4]
عجب پانی ہے اُس میں پُر حلاوت — ہو دل کو جس کے پینے سے طراوت
سُنا نوشیرواں نے جب یہ احوال — ہوئی ہے عقل اُس دم اسکی پامال[5]
کہا یہ حادثے[6] جو مختلف ہیں — یہ واقع ہیں اگرچہ منحرف ہیں
ظہور اُن کا اُسی شب کیا سبب ہے — یقیں تاویل اس کی کچھ عجب ہے
یہ سُن کر اُس گھڑی سب اہلِ تنجیم[7] — کہ جو تھے واقفِ اسرارِ تقویم[8]
اگرچہ سب کو تھا معلوم یہ راز — کہ اُس شب ختمِ مُرسل شاہِ اعجاز
ہوئے پیدا جہاں میں با جلالت[9] — یہ سب ہیں اُن کے آثارِ رسالت
وے سب صولتِ[10] نوشیرواں سے — رہے خاموش سارے خوفِ جاں سے
کہا نیں کس نے باعث اسکا ہر چند — کئے سب نے ہوبے جرأت زباں بند
غرض نوشیرواں نے دیکھ اُس دم — خموشی کا یہ ظاہر سب کے عالم
لکھا نعماں کو اس صورت سے یکبار — کہ جو بصرے کا تھا حاکم و سردار
کہ یہ آثار جو ہیں مختلف سب — وے واقع سبھی پائے ہیں یک شب
بلادِ[11] شام میں اکثر ہیں کاہن[12] — ہر ایک ہیں واقفِ اسرار[13] باطن
سبھوں سے کر خلاصہ اس کا اب غور — مفصل لکھ بیاں وار اس کو فی الفور
غرض نعماں نے پڑھ اُس دم وہ مکتوب — نوادر دیکھ اُس میں درج[14] مطلوب

باقی ۲

۱؎ یعنی حاضرینِ مجلس
۲؎ یعنی پانی جاری
۳؎ یعنی سیر بنی
۴؎ یعنی نمو پیدا
۵؎ یعنی شعور دیا
۶؎ یعنی عجوبی
۷؎ یعنی تاریخ وغیرہ والے
۸؎ جس میں دیکھی جاتی ہے جنتری
۹؎ یعنی بزرگی ۱۲
۱۰؎ یعنی دبدبہ ۱۲
۱۱؎ یعنی شہروں ۱۲
۱۲؎ یعنی جاننے والے
۱۳؎ یعنی بھید دل
۱۴؎ یعنی لکھے ہوئے ۱۲

بلا عبدالمسیح کو اس نے آخر — مفصل سب سنا حال اسکو ظاہر
کہا تو جا سطیح[۱] کے پاس یک بار — سبھی یہ عقدۂ محکم و دشوار
کرے وہ ایک ساعت میں سبھی حل — بیاں اس کا سنا پھر آ مفصل
سطیح کا ہے غرض احوال نادر — خلاصہ اس کا یہ لکھتے ہیں ظاہر
کہ تھا سب کاہنوں کا بس وہ سردار — کہانت معتبر تھی اس کی بسیار
عمر تھی سو برس کی اس کی تھی تب — نہ کاہن اس طرح پیدا ہوا اب
وجود اس کا نہایت بس عجب تھا — بدن اک مضغۂ[۲] لحم[۳] اس کا سب تھا
نہیں تھے استخواں اس کے بدن میں — نہ گردن اور سر تھا اس کے تن میں
گویا تھا مرتباں اک تن وہ ظاہر — محض نکلا تھا منھ چھاتی سے باہر
گیا عبدالمسیح پاس اسکے جس دم — تھی اس پر حالتِ سکرات[۴] اس دم
یہ حالت دیکھ اس کی سر بسر تب — کہا پیغامِ کسرے کا اسے سب
یہ سن اس دم سطیح نے حال سارا — زباں اس حال میں کھول آشکارا[۵]
کہا اس شب کی سن حالت عجب ہے — گرامی تر ہر اک شب سے وہ شب ہے
ہوئے اس رات کو پیدا عرب میں — پیمبر خاص اعلیٰ تر نسب میں
خلاصے سب زماں کے اور زمیں کے — یقیں محبوب رب العالمیں کے
شہنشاہ زماں سلطانِ لولاک — چراغ بحر و بر خورشید افلاک
سوار مرکبِ جاہ و جلالت — بہار گلشن عز و کمالات
گل نوباوہ[۶] بستانِ اعجاز — نہالِ[۷] گلشن اجلال و اعزاز
سراج[۸] خانۂ علم و ہدایت — سحابِ[۹] فضل و دریائے عنایت
شہ ہر دو جہاں سلطانِ عالم — گرامی غنچۂ بستانِ آدم
مصفا گوہرِ درجِ نبوت — معلّی[۱۰] اخترِ برجِ صفوت[۱۱]
سپہ سالارِ میدانِ فصاحت — چراغ افروز ایوانِ ملاحت
گرامی آفتابِ برجِ ہستی — سراجِ محفل آفاق و پستی

۱ نام ہے کاہنوں کے سردار کا ۲ یعنی ٹکڑا ۳ یعنی گوشت ۴ یعنی جانکندنی کی حالت ۵ یعنی ظاہرا ۶ یعنی تر و تازہ

۱۲

۷ نہال [illegible] ۸ یعنی چراغ ۹ یعنی بدلی ۱۰ یعنی بلند ۱۱ یعنی برگزیدگی

محمد مصطفٰے سلطان کونین | عروس بزم گاہ قاب قوسین
یقیں اُس رات کو ہیبت سے اُنکی | جلال و حشمت و رفعت سے اُنکی
مقرر محل کسرے کا ہوا چاک | گرے ہیں بُرج چودہ اُس کے برخاک
خلاصہ اس کا اس صورت سے ہے بس | کہ اب نسل کیاں سے چار دہ کس
کریں ملک عجم کی شہریاری | پھر آخر ہووے اُن کی تاجداری
قوی پھر ہووے دیں سلطانِ دیں کا | شہنشاہِ جہاں ماہِ یقیں کا
کرے حق اُن کی اُمّت کو جواں بخت | ملے ان کو عجم کا تاج اور تخت
کریں اس ملک کی وے بادشاہی | سدا اُن پر رہے فضل الٰہی
عرب کے آویں سب اشتر عجم میں | خزانے لے کے جاویں ایک دم میں
کریں برباد سب آتش پرستی! | کیاں کا کیش پاوے اُنسے پستی
کریں آتش کدے نابود اُسدم | کریں آتش سبھی مفقود اُسدم
بنا مسجد کریں وے ہر مکاں میں | رہے قرآن خوانی سب جہاں میں
رہے گی حق پرستی جگ میں دائم | ہمیشہ دین احمد ہووے قائم
ہوئے پیدا مقرر وے جہاں میں | گیا نور اُن کا سب کون و مکاں میں
جہاں اُس کے ہوئی پرتو سے معمور | ہوا ظاہر ہر اک جا عالمِ نور
دکھایا حق نے یہ اُن کی جلالت | کیا ظاہر یہ سب اُن کی کمالت
برکت سے پھر اُس ماہِ مبیں کی | رموز آگاہ رب العالمیں کی
ہزاروں کفر کے دریائے خونخوار | عدم ہوویں جہاں سے سارے یکبار
رہیں جاری سدا دریائے ایماں | یقیں لبریز ہوویں بحر عرفاں
جہاں میں وہ یقیں پیدا ہوئے اب | اٹھی اُن کی برکت سے بدی سب
ہوا مردود ابلیس آسماں سے | کہانت اُٹھ گئی ہے اب جہاں سے
ہوا تنجیم کا باطل سبھی کام | گرے ہیں خاک پر بُت اور اصنام
سطیح کا اب ہوا ہے مان آخر | یہ کہہ اُس نے دیا ہے جان آخر

۱؎ یعنی دو کمان
۲؎ وصل ہونا ۱۲
۳؎ یعنی اونچے
خوف ۴؎ یعنی نسبت ذرا
۵؎ یعنی نیکی
۶؎ یعنی ظاہر روشن

۱ باقی

۷؎ یعنی بھیدوں
۸؎ یعنی معرفت ۱۲
۹؎ یعنی درانداز کیا ہوا
۱۰؎ یعنی علم نجوم ۱۲
۱۱؎ جمع صنم کی یعنی بت ۱۲

سنا کسریٰ نے اس دم حال سارا
ہوا غمناک اُس دم آشکارا

کیا معلوم صولت شاہِ دیں کی
جلالت رحمۃ للعالمیں کی

عجب ہیں سرورِ عالم کے اعزاز
مکرّم سب کرشمے اور اعجاز

ہوئی مولود کی شب جن کی یہ دھوم
کہ کسرائے عجم اور قیصر روم

گرے ہیں تخت سے اپنے زمیں پر
زباں سب کی ہوئی ہے بند یکسر

غریب و شاہ تک پہنچی خبر یہ
کرشمے آئے ہیں لاکھوں نظر یہ

گیا ہے غل زمیں سے آسماں تک
خبر پہنچی ہے سب روحانیاں تک

درِ جنت ہوئے ہیں باز اس دم
کئے ہیں بند سب بابِ جہنم

کھلے رحمت کے دروازے تمامی
ہوئی عالم کو حاصل شادکامی

کہاں طاقت شبِ اوّل کے اعجاز
بیاں سب کر سکے با جاہ و اعزاز

قلم عاجز زباں ہے سخت قاصر
یہاں سے اب کروں مجلس یہ آخر

ہزاروں نو بنو ہر بار صلوات
کروڑوں مرحبا لاکھوں تحیات

پڑھوں اس گوہرِ درجِ صفا پر
محمد مصطفےٰ مشکل کشا پر

۱۴

عزیزو اب پڑھو صلوات ہر دم
بروحِ آفتابِ ہر دو عالم

پانچویں مجلس بیان میں آنسرور کی مولود مسعود کے بعد جو اعجاز و کرامات وقوع میں آئے اور وہاں کے اکابر و اشراف اس سعادت سے نہایت کو پائے اور حلیمہ سعدیہ کے شیر سے حضرت پرورش ہوئے۔

قلم نے تہنیت کی دھوم سب دیکھ
مبارکباد کا عالم عجب دیکھ

چلا ہے لے کے رسم شادکامی
لکھے تا مجلس پنجم تمامی

خوشی کی اس میں نادر کیفیت ہے
مکرّم ترشکوہِ تہنیت ہے

خوشی کا ہے عجب حال اس میں مرقوم
بجی نوبت خوشی کی قاف تا قاف
قیامت تک یہ شادی ہے جہاں میں
ملک اس تہنیت سے شاد ہیں سب
عجب باغ رسالتؐ کا کھلا گل
خبر سن اس خوشی کی عالم نور
نہ ہوئے کیوں خوشی ہر جز و کل کو
کہ نکلا مطلع ہستی کا خورشید
کھلے یکبارگی رحمت کے سب در
بجا کر نوبت پنجہ یہاں اب
یہ لکھتے ہیں کہ جس دم بدرؐ انور
خلاصے عالم روح و رواں کے
شہنشاہِ جہاں خورشید عالم
سپہ سالارِ خیلِ پاکبازاں
رموزِ آگاہِ خلاق جہاندار
محمد مصطفےٰ شاہِ جواں بخت
اسی ساعت خوشی کا سب اُٹھا غل
زبانِ بے زباں کے بھی کھلے بند
رسوم تہنیت سے جانور سب
تکلم سے کو اپنے لب کو سب باز
لگے کرنے کو سب چرچا خوشی کا
اسی صورت سے سارے تین دن تک
خوشی سے اُس گھڑی سب عرصۂ خاک

مبارک باد کی ہے جلوہ گر دھوم
نوادر اس خوشی کے سب ہیں اوصاف
خوشی کی دھوم ہے سب انس و جاں میں
سدا محوِ مبارکباد ہیں سب
مبارکباد کا سب میں اُٹھا غل
ہوئے یکبار سب شادی سے معمور
بہارِ تازگی ہر خار و گل کو
ہوئی پر نور جس سے چشمِ اُمید
ہوئی شادی میسر سب کو گھر گھر
خوشی کا لا سناؤں کچھ بیاں اب
ہوئے پیدا جہاں میں رب کے دلبر
وسیلے بے بدل سب انس و جاں کے
مکرم اشرف اولاد آدم
چراغ خانۂ معنے طرازاں
امام الانبیا سلطانِ ابرار
مسلم جن کو ہے کونین کا تخت
گرے سجدے میں ہر شاخ و شجر گل
سخن کرنے لگے شادی سے یک چند
ہوئے آپس میں گویاں سر بسر سب
ہوئے یکسر اُسی دم نغمہ پرواز
عجب عالم ہوا برپا خوشی کا
سخن کرتے تھے ہو مسرور بیشک
ہوا جوں تختۂ گل بس طرب ناک

نہ یہ شادی فقط تھی اُس سرزمیں پر
کھُلے ہیں بھی اُسی دم بابِ جنت
ہوئیں آراستہ جنت کی سب حور
خوشی سے بیٹھے ہو دلشاد باہم
بھی مالکؑ نے کیا دوزخ کے در بند
ہوا فرمانِ حق اس دم ملک پر
کہ کھول یکبارگی افلاک کے در
ولادت کی نظر کر کیفیت سب
میرا اسدم ہوا محبوب پیدا
یہ سُن سارے فرشتے آسماں کے
ہو پروانے لقائے مصطفےٰ کے
اُتر افلاک سے اسدم تمامی
ہوا معمور اُس دم تختۂ خاک
نظر کر اُس جمالِ مصطفےٰ پر
ہو شیدا اُس گلِ باغِ طرب کے
لگے کرنے ملائک بس خوشی تب
کھلا ہر دل خوشی سے اُن کا جوں گل
عجب عالم تھا اُس ساعت طرب کا
غرض عالم خوشی کا وہ عجب تھا
اُسی ساعت جنابِ کبریا سے
کہ اے چرخِ بریں کے سب فرشتے
کیا ہوں جب سے پیدا ارض و افلاک
نہ اس صورت سے کب شادی کے ایام

زیادہ دھوم تھی چرخِ بریں پر
ہوا تیار سب اسبابِ جنت
بجانے کو لگیں شادِ طرب حور
لگیں دینے مبارک باد اس دم
رہے ہیں دوزخی دلشاد یک چند
تمامی ساکنانِ ہر فلک پر
مبارکباد کو اُترو زمیں پر
بجا لاؤ رسومِ تہنیت سب
خوشی لازم ہے اِس ساعت ہویدا
سبھی ساکن مکاں اور لامکاں کے
ہو بلبل چہرۂ بدر الدجےٰ کے
زمیں پر آئے باصد شادکامی
ہوا گھر آمنہؓ کا رشکِ افلاک
لقائے خواجۂ ہر دو سرا پر
ہو فدوی سرورِ عالی نسب کے
ہوئے لبریز شادی سے یقیں سب
مبارک اور سلامت کا اُٹھا غل
تھا خنداں چہرۂ پُر نور سب کا
مکاں عشرت سے وہ معمور سب تھا
ہوئی آواز درگاہِ خدا سے
مقرر نور کے سارے سرشتے
تمامی آب و آتش باد اور خاک
کسی مخلوق نے دیکھا ہے انجام

۱؎ یعنی آسمان ۲؎ یعنی سامان اور ایک قسم کا باجا ہے ۳؎ یعنی اندھیری کے چاند

۴؎ یعنی چہرہ ۵؎ یعنی خوشی ۶؎ یعنی بننے والا ۷؎ یعنی زمین پر

نہ عالم تہنیت کا اس طرح کب — کہیں دیکھا کسو نے پُر فرح کب
ہر اک دن سے ہے یہ دن بس گرامی — ہے حاصل آج شب کو شادکامی
نہ یہ رُتبہ کسی دن کو ملا ہے — نہ ایسا دن کبھی پیدا ہوا ہے
میرے نزدیک ہر اک دن سے یکسر — یقیں مولود کا دن ہے یہ بہتر
فضیلت دے اُسی دن کو ہویدا — کیا اُس روز محبوب اپنا پیدا
خوشی ہے آج لازم سب ملک کو — تمامی ساکنانِ نُہ فلک کو
بھی ہے تاکید میری اس طرح اب — کہ ہر اک سال اس مولود میں سب
کرو اُس روز عید بہجت افروز — تمہارے ہے یقیں یہ عید کا روز
فلک کو آج کے دن دیکے زینت — کرو ہر سال رات بزم عشرت
سنوارو محفلِ جاہ و طرب کو — کرو آراستہ بزم ادب کو
درِ رحمت کو بھی کر باز اُس روز — رہو سب مل بعیش و ناز اس روز
بھی دُنیا میں یقیں جو آج کے دن — رہے بزم خوشی میں ہو کے ساکن
شب مولود کی رکھ پاس خاطر — سنوارے مجلسِ مولود ظاہر
کرے اخلاص دل سے جو خوشی آج — کرے تیار بزم دلکشی آج
بیاں کرتا ہوں میں اس طور سے اب — یقیں اس بات کے شاہد رہو اب
کہ میں ہر بار اُس عیش و طرب کا — عوض دکھلا اُسے حسنِ ادب کا
بنا اپنا مقرب اس کو انجام — رکھوں دونوں جہاں میں شاد مادام
کروں اُس کے مراتب کو گرامی — ہمیشہ اس کو بخشوں شادکامی
بچاؤں اُس کو با ایماں جہاں سے — رکھوں زیرِ لحد امن و اماں سے
بھی حرمت اُس کی رکھ روزِ جزا میں — کروں داخل اُسے دارالبقا میں
نہ گذرے اُس پہ کوئی واقع الم کا — نہ دیکھے منہ کبھی وہ درد و غم کا
رہے دُنیا میں وہ دائم خوشی سے — رہے باکام وہ قائم خوشی سے
غرض مولود کی شب یہ عجب ہے — فضیلت سے بھری لاریب سب ہے

خوشی ہے آج کے دن آسماں میں
ملائک آج کرتے ہیں خوشی سب
غرض جو ہیں سعادت مند دارین
یقیں ہر سال وے مولود کی شب
خوشی سے فائدہ آخر کو پاویں
غرض مولود کی شب ہے غنیمت
اگر ہووے جہاں میں کوئی گنہگار
کرے گر وہ خوشی مولود کی شب
خوشی اُس روز کی کرنے سے کافر
سند لا اس سخن پہ بے بدل اب
کہ ایک لونڈی تھی عاقل بولہب کی
مقرر تھا ثُوَیْبَہ نام اُس کا
جب آئے سیّد عالم جہاں میں
وہاں لونڈی تھی وہ حاضر اُسی دم
نوید[۵] شادمانی بولہب سے
کہ گھر میں آمنہ رضؔ کے ایک لڑکا
سُنا جب بولہب نے یہ بشارا
کہا پھر ثویبہ سے ہوکے خرّم[۷]
ہوا ہے دل میرا اس سے بہت شاد
یہ بدلا ہے اُسی شادی کا تجھ کو
اُسی دم ثوبیہ وہ پاک باطن
نبیؐ نے بھی پیا ہے دودھ اُن کا
غرض پہنچی قضا جب بولہب کی
یقیں ہے دھوم سب باغ جناں میں
درِ رحمت یقیں کھلتے ہیں اس شب
ہے خواہش جن کو خرسندی[۱] کونین
کریں تیّار اسباب[۲] طرب سب
عجب یہ لوٹ دُنیا سے لجاویں
نہ اس شادی کی ہووے کس سے قیمت
مقرر غرق عصیاں[۳] ہووے ہر بار
نہ پھر کونین میں دیکھے وہ غم کب
عذاب اپنے کرے تخفیف ظاہر
لکھوں نادر روایت برمحل اب
جمیلہ[۴] اور تھی مقبول رب کی
تھا آخر سب سے عالی کام اُس کا
ہوئے پیدا پیمبرؐ جس مکاں میں
سو دیکھ اُس نے جمال شاہِ عالم
کہا ہے اُس نے جا اسدم ادب سے
ہوا پیدا اگر عصمت[۶] کے لڑکا
خوشی اُس کو ہوئی ہے آشکارا
خوشی کی تو خبر لائی ہے اس دم
کیا میں نے خوشی سے تجھ کو آزاد
دیا میں نے خط آزادی کا تجھ کو
ہوئی ہیں آمنہ رضؔ کے گھر میں سارکن
ہوا اُس سے شرف[۸] افزود اُن کا
یقیں اُس ملحد[۹] و مردود رب کی

۱ یعنی خوشی ۱۲
۲ یعنی خوشی کا سامان ۱۲
۳ یعنی گناہ ۱۲
۴ یعنی خوبصورت
۵ یعنی خوشخبری

۲

۶ یعنی پاکی ۱۲
۷ یعنی خوش
۸ یعنی بزرگی ۱۲
۹ یعنی بیدین ۱۲

گیا دنیا سے وہ مردود ہو کر — گیا ہے خاک میں نابود ہو کر
اُسے عبّاس نے دیکھے ہیں دو خواب — کہے اے ملحد و مردود و مرتاب[۱]
بیاں کر اس گھڑی تو اپنا احوال — سزائے سیرت[۲] و پاداش[۳] اعمال
کہا دائم گرفتار بلا ہوں — عذابوں میں ہمیشہ[۴] مبتلا ہوں
دوشنبے کی وے آتی ہے جب رات — گذرتی ہے میری شب وہ خوشی سات
عذاب اُس شب نہیں ہوتے ہیں مجھ پر — بھی پانی سے میرے ہوتے ہیں لب تر
سبب اُس کا سنو کہتا ہوں اُسدم — کہ اُس شب کو محمدؐ شاہِ عالم
ہوئے ہیں آمنہؓ کے گھر میں پیدا — ہوئی اُس سے خوشی سب کو ہویدا[۵]
اُسی دم ثوبیبہ تب گھر میں آئی — نوید[۶] خوشدلی مجھ کو سنائی
خبر یہ سُن ہوا میں شاد اُس دم — کیا اُس کو یقیں آزاد اُس دم
سبب سے اُس کے دوشنبہ کی ہر شب — میرے پر بس ہے وارد تازگی سب
غرض نادر لطیفہ یہ عجب ہے — کرامت کا نشاں ظاہر یہ سب ہے
یہاں لازم ہے اب مومن کریں غور — کہ اس شادی کا پھل ظاہر ہے کس طور
مقرر سب جہاں میں ہے یہ ظاہر — کہ تھا ابولہب مردود اور کافر
بہت اقسام سے حضرت کو اس نے — دکھایا ہے ستم رافت[۷] کو اُس نے
بھی جس کی شان میں قہر خدا ہے — یہ نازل سورۂ تبّت یدا ہے
وے حضرت کی پیدائش سے خوش ہو — کیا آزاد اُس نے ثوبیبہ کو
بھتیجے جو ہوئے حضرتؐ یہ پیدا — خوشی حاصل ہوئی اُس کو ہویدا
سو اس باعث سے دوشنبے کی ہر رات — یقیں رہتا ہے اُس شب بس خوشی سات
غرض جب کافر بیدین و مردود — عوض میں اس خوشی کے ہووے خوشنود
عجب کیا پھر جو ہیں دیندار کامل[۸] — فدا[۸] اس نام پر کرتے ہیں جو دل
بھی ہر اک سال وے مولود کی رات — تصرف مال کرتے ہیں خوشی سات
بہت آراستہ کر بزم مولود — معطر کر ز عطر و مجمر[۹] عود

۱ یعنی بد عمل خراب
۲ یعنی خصلت
۳ یعنی عوض
۴ یعنی ہمارا

۱۰

باقی

۵ یعنی خوشخبری ۱۲
۶ یعنی مہربانی ۱۲
۷ یعنی پورے سے ۸ یعنی پھاڑ
۹ یعنی صورت ۹ یعنی انگیٹھی ۱۲

دو زانو بیٹھ صف در صف ادب سے ۔ جلال و عزت و جاہ و طرب[۱] سے
سُنا کرتے ہیں ذکر اُس شاہ دیں کا ۔ حبیب[۲] حق امام المرسلیں کا
دُرود اُس نام پر پڑھتے ہیں ہر دم ۔ دل و جاں بس فدا کرتے ہیں ہر دم
ہمیشہ حق رکھے دل شاد اُن کو ۔ کرے سب غم سے بھی آزاد اُن کو
رہے دنیا میں عزت اُن کی دائم ۔ رہے سب مال و دولت اُن کا قائم
سلامت بھی رہے ایمان اُن کا ۔ نہ ہووے راہزن شیطان اُن کا
رہیں دل شاد وے دونوں جہاں میں ۔ عذابوں سے رہیں امن و اماں میں
لیجاوے اُن کو حق دار البقا[۳] میں ۔ رہیں دائم وے فردوسِ[۴] عُلا میں
غنیمت ہے عجب یہ کام یارو ۔ یہ راہ دیں ہے اے دین دارو
کرو اس کام میں بس جاں نثاری ۔ کہ تا ہووے قوی سب دین داری
غرض جس رات کو سلطانِ مرسل ۔ ہوئے پیدا یقیں سالار[۵] افضل
مبارک شب وہ کامل سر بسر تھی ۔ بزرگی اُس کی عالم میں نشر[۶] تھی
عجب تھے نادر اُس شب کے علامات ۔ تھے ظاہر اُس کے آثار کرامات
جو راہب[۷] تھے مقرر اُس زماں میں ۔ کتاب اللہ سے واقف جہاں میں
یقیں اُس رات کے آثار سب دیکھ ۔ نوادر اُس گھڑی انوار سب دیکھ
اُسی ساعت کئے ہیں سب نے معلوم ۔ ہوا ہے اس علامت پر یہ مفہوم[۸]
کہ اُس شب شاہِ دیں سالارِ ابرار[۹] ۔ محمد مصطفےٰ سلطانِ مختار
ہوئے ہیں اس گھڑی پیدا جہاں میں ۔ ہوئے ہیں جلوہ گر کون و مکاں میں
کتاب اللہ میں اُس شب کے احوال ۔ یقیں مرقوم تھے آثار اجلال[۱۰]
غرض اس شب میں وہ آثار سب دیکھ ۔ جہاں میں جلوہ گر انوار سب دیکھ
پڑی ہے راہبوں[۱۱] میں اس گھڑی دھوم ۔ کئے سب نے شب مولود معلوم
یہ لکھتے ہیں کہ راہب پاک باطن ۔ کئی مکے کی سرحد میں تھے ساکن
صلاحیت[۱۲] تھی اُن کی سب میں مشہور ۔ عبادت سے تھے سب اوقات معمور

۱ یعنی خوشی ۱۲
۲ یعنی دوست
۳ یعنی ہمیشگی کا گھر
۴ یعنی جنت ۱۲
۵ یعنی سردار ۱۲
۶ یعنی مشہور ۱۲

۳

۷ یعنی پادری
۸ یعنی معلوم
۹ یعنی سردار نیکوں کے
۱۰ یعنی بزرگی ۱۲
۱۱ یعنی پادری
۱۲ یعنی بہتری ۱۲

ہر اک تھا علم اور دانش میں اُستاد
کہن سال اور سب تھے مرد آزاد

مکاں سے اپنے کم آتے تھے باہر
ریاضت سب کی تھی عالم میں ظاہر

غرض جس شب کو سُلطانِ دو عالم
ہوئے پیدا امامِ جنّ و آدم

فجر ہوتے ہی مل راہب تمامی
بمثالِ عید کر پوشاک نامی

اد اکر تہنیت[۱] کے اُس گھڑی طور
چلے کعبے میں سب آئے ہیں فی الفور

قریشی تھے وہاں سب خاص اور عام
سبھوں نے دیکھ با تعظیم و اکرام

تمامی راہبوں کو لاکے یکسر
بٹھلائے جاہ[۲] و عزت کے مکاں پر

لگے تب پوچھنے یکبار راہب
قریشوں کی طرف ہو کر مخاطب

کہ اے اشراف[۳] سب قومِ عرب کے
سبھی مسند نشیں فخر[۴] و نسب کے

تمھارے پاس ہم آئے ہیں اس روز
یہ لائے ہیں سوال بہجت[۵] افروز

کہو کس کے ہوا گھر آج شب میں
تولّد اِک پسر عالی نسب میں

جواب اُن کو دیے ہیں سب نے اس طور
نہ کوئی پیدا ہوا ہے طفل فی الفور

یہ سن سب نے کہے حیرت عجب ہے
خلاف واقعہ یہ قول سب ہے

یقیں مکّے میں اُس شب ماہِ تاباں
ہوئے پیدا امامِ جنّ و انساں

کتابوں میں یقیں یہ سب خبر ہے
شب مولود احمدؐ یہ نشر[۶] ہے

خلافِ امر رب ہووے نہ کچھ کام
تمھاری بات سے حیرت ہے انجام

یہ سُن کر سب قریشی ہو کے مخذول[۷]
لگے کرنے کو اُس دم فکر معقول

وہاں آئے ہیں عبد المطلب تب
زباں اُن کی کھلی ہی اُس گھڑی سب

سخن وہ راہبوں کا سُن کے یکبار
لگے کہنے زباں کو کر گہربار

کہ اے اہل الکتاب اس دم تمھارا
سخن ہے صدق بیشک آشکارا

مقرّر آج کی شب میرے گھر ایک
ہوا پیدا یتیم بے پدر ایک

وہ ہے لختِ جگر میرے پسر کا
چراغ نور ہے میری نظر کا

کیے تب عرض سب نے با کرامات
کہو کیا تن میں ہیں اُن کے علامات

[۱] یعنے مبارکبادی
[۲] یعنے مرتبہ
[۳] یعنے بزرگی علم
[۴] یعنے بزرگی
[۵] یعنے خوشی بڑھانے والا
[۶] یعنے مشہور
[۷] یعنے ذلیل و رسوا ۱۲

باقی ۹

پھر سن کر اس گھڑی عبدالمطلب — لگے کہنے کو اس دم ہو مخاطب
کہ اس لڑکے کے نادر[۱] سب ہیں آثار — ہے تاباں سب بدن سے اسکے انوار
جبیں[۲] پر ہے عجب اک نور پیدا — نشاں بھی پشت پر ہے اک ہویدا
درخشاں[۳] نور سے سب اسکا تن ہے — بُریدہ ناف و مختون[۴] البطن ہے
شکم سے ماں کے جب آیا مقرر — نہ آلائش سے تھا اس کا بدن تر
نہ تن پر اس کے تھی آلودہ ناکی — بدن پر تھی صفائی اور پاکی
نہ ماں پر اس کی کچھ گذری مصیبت — کہ جیسی عورتوں پر ہو اذیت[۵]
شکم سے جس گھڑی آیا وہ باہر — ہوا اک نور روشن اس سے ظاہر
ہوئے ہیں سب در و دیوار پُر نور — کیا ہے نور نے سب گھر کو معمور
ندا[۶] بیشک ہوئی ہے غیب سے تب — کسے اس کو نہ دکھلاؤ ذرہ اب
رہے گھر میں یہ مخفی[۷] تین دن رات — نہ آوے اس جگہ انساں کی ذات
سُنی جب راہبوں[۸] نے سب یہ تقریر — خوشی سے کھل گئی ہے سب کی تصویر
بجا لا سب نے سجدہ شکر کا تب — لگے یکبارگی کہنے کو وے سب
کہ اے جد[۹] نبی عبدالمطلب — چراغ نور کے مشکات[۱۰] ثاقب[۱۱]
لکھے توریت میں یہ سب نشاں ہیں — علامت یہ تمامی بس عیاں ہیں
یقیں واللہ یہ ختم رسل ہیں — چراغ بزم دیں نور رسل[۱۲] ہیں
یہی سرتاج ہیں سب انبیا کے — یہی محبوب ہیں بیشک خدا کے
یہی ہیں آفتاب برج شاہی — یہی ہیں پرتو نور الٰہی
یہی ہیں مشعل بزم ہدایت — یہی ہیں گوہر کان عنایت
نبوت کی صدف[۱۳] کے ہیں یہی دُر — کرامت کے فلک کے ہیں یہی خور[۱۴]
زمیں کے اور زماں کے ہیں یہی نور — رسالت کی ہے مسند ان سے معمور[۱۵]
منور ان سے ہووے گھر جہاں کا — خجستہ[۱۶] حال سارے انس و جاں کا
ہے رتبہ انبیا سے ان کا برتر — یہی ہیں قاسم[۱۷] جنت و کوثر

۱ یعنی عجیب
۲ یعنی پیشانی
۳ یعنی چمکتا ہوا
۴ یعنی ختنہ کیا ہوا ۱۲
۵ یعنی تکلیف
۶ یعنی آواز
۷ یعنی پوشیدہ
۸ یعنی پادریوں
۴
۹ یعنی دادا
۱۰ یعنی چراغ
۱۱ یعنی روشن
۱۲ یعنی رسولوں
۱۳ یعنی سیپی ۱۲
۱۴ یعنی آفتاب
۱۵ یعنی آباد ۱۲
۱۶ یعنی مبارک ۱۲
۱۷ یعنی بانٹنے والے

یہ کہہ کر سب نے کلمہ پڑھ سنائے
خوشی ہو کر وہاں سے سب گئے ہیں
قریشوں نے یہ سن عظمت نبیؐ کی
کئے اُس روز سے ساروں نے معلوم
دگر ہے ابن ثابت سے روایت
کہ میں شہر مدینہ میں تھا ساکن[۱]
مری تھی عمر اُس دم ہفت سالہ[۲]
سو یک شب میں نے اُٹھ وقت سحرگاہ[۳]
بلندی پر مقرر وہ کھڑا ہو
یہ سُن اُس کی ندا[۴] تب خاص اور عام
لگے ہیں پوچھنے تب اُس سے سارے
کیا سب قوم کو اپنے ندا اب
کہا دیکھو فلک پر آشکارہ
نشاں ہے یہ ظہورِ احمدیؐ کا
دلیل بعثت ختم المرسلیں ہے
مقرر آج وہ ختم رسالت
قریب آیا ہے اُس دم دور اُن کا
نیا دیں ہووے سب عالم میں بنیاد
تلف[۵] سب خانماں ہووے ہمارا
ہمارے دل پہ یہ داغ ندامت
یہودی سن یہ سارے اسکی تقریر
کہ اے ناداں یقیں تو یاوہ گو[۷] ہے
اثر ہے یہ تیری دیوانگی کا

سبھی راہب مسلمانی میں آئے
مرادِ دو جہاں حاصل کئے ہیں
بزرگی اور سب حضرت نبیؐ کی
کہ ہیں ختم رسالت شاہِ معصوم
حسانؓ ہے نام جن کا خوش نہایت
تھا نابالغ مقرر اور کم سن
تھے رخسارے میرے تب مثلِ لالہ
یہودی ایک دیکھا میں نے ناگاہ
لگا ہم قوم کو کرنے ندا وہ
جمع اُس کے ہوئے ہیں گرد تمام
کہ کس باعث سے تو اسطور بارے
تیرے دل کا سنا سب مدعا اب
یہ نکلا ہے عجب نادر ستارہ
پیام آور ہے دین سرمدی کا
شب مولود احمدؐ یہ یقیں ہے
ہوئے پیدا جہاں میں باجلالت
یہ نادر ہے نشاں فی الفور اُن کا
رسومِ موسوی سب ہوویں برباد
یہ غارت مال و جاں ہووے ہمارا
رہے قائم مقرر تا قیامت
لگے ہیں بولنے ہو غرق تشویر[۶]
سخن میں تیرے نادانی کی بو ہے
نشاں ہے عقل سے بیگانگی کا

۱؎ یعنی رہنے والا
۲؎ یعنی سات برس
۳؎ یعنی صبح کا وقت
۸
باقی
۴؎ یعنی آواز
۵؎ یعنی برباد
۶؎ یعنی شور و پریشانی
۷؎ بیہودہ بولنے والا

یقیں اب دورِ احمد ہے بہت دور　　ولادت کا نہ یہ اختر[1] ہے پُر نور
سبھوں کی اُس نے کر تقریر یہ گوش　　کہا پھر اس طرح سے اُسنے کہا جوش
کہ یہ اقوال[2] میرے سر بسر اب　　یقیں واللہ بس ہیں معتبر سب
عجب یہ شب ہے نادر پُر کرامات　　نبیؐ کی ہے یہی مولود کی رات
اسی شب وہ نبیؐ آخر زماں کے　　ہوئے پیدا پیمبر انس و جاں کے
فلک پر بھی یہ ظاہر ہے علامت　　نشاں مولود کا ہے با کرامت
نہ بولا ہوں خلاف عقل آخر　　سخن فرزانگی[3] کا ہے یہ ظاہر
یہ سُن سارے یہودی ہو کے مضطر　　سبھی اُس دم گئے اپنے مکاں پر
حسانؓ نے جب سُنے ہیں سب یہ اقوال　　لکھے ہیں گھر میں جا تاریخ فی الحال
کیے جب سرورِ عالم نے ہجرت[5]　　مدینے کی طرف آئے ہیں حضرت
نبیؐ کی اُس گھڑی مولود کی شب　　حسانؓ نے سر بسر تحقیق کر تب
سو گھر میں اپنے جا دیکھے ہیں فی الفور　　ہوئے دو متفق اقوال اس طور
سخن اُس کا ہوا ہے راست[6] اُس دم　　وہی مولود کی شب تھی مکرّم
بھی لکھتے ہیں دگر اس طور مذکور　　کہ تھا یثرب میں زاہد ایک مشہور
مقرر بوقبیس اُس کا تھا بس نام　　نہایت پیر تھا وہ نیک انجام
غرض مولود کی شب اُس نے نادر　　کرامت کی علامت دیکھ ظاہر
شبِ مولود کو تحقیق کر کر　　نشاں اُس رات کے سارے نظر کر
فجر ہوتے لباسِ عید کر تب　　بجا لا وہ رسوم تہنیت[7] سب
ادا کر پھر وُہیں ذکرِ شہادت　　ہوا ہے اُس گھڑی اہلِ سعادت[8]
غرض مولود کی شب وہ عجب تھی　　کرامت سے بھری معروف سب تھی
نوادر شب تھی وہ خوبی سے معمور　　سراپا نورِ محبوبی سے معمور
بیاں اُس شب کا ہے سب بے نہایت　　نہیں ہے اس بیاں کا حد و غایت[11]
مخلص[12] لکھ کر بیاں نادر[13] یہ شمّہ[14]　　کیا ظاہر جلالت کا کرشمہ

۵

[1] یعنی ستارہ [2] یعنی گفتگو [3] یعنی عقلمندی [4] یعنی رکھتے [5] یعنی مدینہ منورہ کو تشریف لیجانا [6] یعنی سچا اور سیدھا بھی ہوتا ہے [7] یعنی مبارکبادی

[8] نیک بخت [9] یعنی مشہور [10] یعنی نور [11] یعنی انتہا [12] یعنی خالص [13] یعنی عجیب [14] یعنی تھوڑا

یہاں سے اس بیاں کو کرکے موقوف
بیان طفلی کا نادر سر بسر ہے
عجب ہے عالمِ طفلی یہ فاخر[۱۲]
ہے طفلی کو سباقت[۱۳] سلطنت پر
خصوصًا جو شہ کون و مکاں ہیں
کہوں پھر عالم اُن کی طفلیت کا
بیاں اس طفلیت کا کرکے اظہر
عجب اُس شیر خواری کا بیاں ہے
روایت اس طرح لکھتے ہیں رنگیں
کہ جب پیدا ہوئے شاہ جہانگیر
چراغ خرگہ چرخ معلےٰ
محمد مصطفےٰ سالار اکمل
اُسی ساعت یقیں رضوان جنت
ہوا ہے ملتجی اُس دم خدا سے
کہ یارب دودھ دے میرے پروں میں
کہ تا اس دم شہنشاہ امیں کو
سرافراز اس کی اب کردانگی سے
اُسی ساعت دُعا کر حق نے مقبول
تو رضواں نے پلائے تین دن تک
تھا اُس ایام میں حجرے کا در بند
وہاں حاضر تھے سب ارواح مرسل
سو اس باعث یقیں رضواں نے شیر
دگر اس باب میں نادر روایت

لکھوں طفلی کا اب احوال موصوف
حلاوت اس بیاں میں بیشتر ہے
ہر اک عالم سے ہے عالم یہ نادر
یہ طفلی بادشاہی ہے مقرر
مقرر بادشاہِ دو جہاں ہیں
دکھاوے طور کیا کیا کیفیت کا
شکر لب شیر سے کرتا ہوں اب تر
مزہ شیر و شکر میں یہ کہاں ہے
فصاحت سے زباں ہے جن کی شیریں
گرامی آفتاب برج توقیر
حبیبِ خالق و محبوبِ مولا
امام الانبیا سلطانِ مرسل
کہ جو مشہور ہے دربانِ جنت
جنابِ خالق ارض و سما سے
عطا کر لولوئے تر گو پروں میں
پلاؤں دودھ ختم المرسلیں کو
تو انگر تر کرا اس شہ مانگی سے
عطا اُن کو کیا یہ قرب رسول اللہ
یقیں سلطان دیں کو دودھ بیشک
گذر انساں کا تھا موقوف یکچند
مقرب بھی فرشتے جو ہیں اکمل
پلایا آپ کو با عز و توقیر
یہ لکھتے ہیں طرب افزا حکایت

باب ۷

۱۲ یعنی سب سے ...
۱۳ یعنی سبقت ۱۲
۱۴ یعنی ...
۱۵ یعنی ...
۱۶ یعنی ...
۱۷ یعنی ...
۱۸ یعنی ...

۱۰ یعنی پوری ۱۲
۱۱ یعنی سوال کیا ہوا ۱۲
۱۲ یعنی دروازہ ۱۲
۱۳ یعنی پیغمبر ۱۲
۱۴ یعنی دودھ ۱۲
۱۵ یعنی جو دی پڑھانے والی ۱۲

کہ جب تک آپ تھے حجرے میں محجوب　　سو اُس ایّام میں وہ رب کے محبوب
انگوٹھا اپنا رکھ ہر بار لب پر　　مقرر شیر سے کرتے تھے لب تر
عجب انگشت تھا وہ چشمۂ نور　　مقرر دودھ سے دائم تھا معمور
وہ حجرہ عالمِ جبروت تھا بس　　وہاں دودھ اُنگلیوں کا قوت تھا بس
دگر ہے اِک روایت بس شکر ریز　　حلاوت بخش اور شیرینی انگیز
کہ تھا اِک مُرغ کوثر کے کنارے　　سفید اُس کے مقرر پر تھے سارے
وہ آ جنت سے کھول اپنے پر و بال　　پلاتا دودھ تھا حضرتؐ کو ہر حال
تھے پر اُس کے منور رشک خورشید　　بھرا تھا دودھ نادر اسمیں جا دید
روایت ہے دگر اس طور مرقوم　　کہ حضرت شاہِ دیں سلطانِ معصوم
فرشتوں کے لبوں سے میوۂ تر　　یقیں باریک کر کھاتے تھے اکثر
کبوتر کے غرض بچے موافق　　کھلاتے تھے ملک با شانِ لائق
وہ میوہ تھا یقیں فردوس کا سب　　تھا حجرے میں وہ قوت دلبر رب
لکھا بعضوں نے اُس حجرے میں یکسر　　نبیؐ نے کچھ نہ کھائے ہیں مقرر
وہ حجرہ عالمِ جبروت تھا سب　　مقرر خانۂ ملکوت تھا سب
سو اس باعث سے اس عالم کا طور　　رہے ہیں بے غذا حجرے میں فی الفور
مثالِ عالمِ پُر نور ملکوت　　یقیں ذکرِ الٰہی تھا وہاں قوت
غرض حجرے کا جس ساعت کا کھلا در　　ہوئے ہیں آمنہؓ کے بخت انور
ہوئے ہیں شاہِ عالم بعد سہ روز　　کنارِ آمنہؓ میں جلوہ افروز
کئے ہیں دودھ پھر نوش اپنی ماں کا　　یقیں دن سات خاتونِ جہاں کا
ہوئے پھر ثوبیہ کے بخت عالی　　ہوا ہے اُن پہ فضلِ لایزالی
اُنھوں نے تب شہِ والا گہر کو　　مہ آفاق و مہر بحر و بر کو
پلائے دودھ اپنا چار مہ تک　　شرف حاصل کئے ہیں اس سے بیشک
قبول اُن کا نبیؐ نے بھی کئے دود　　ہوئے اُن سے شکر لب شیر آلود

حلیمہؓ کو دیا پھر حق نے اجلال
وطن سے اپنے وہ آئی ہیں اس دم
اُنھوں نے دودھ حضرت کو دیئے ہیں
پھر آخر اُس نہالِ باغِ جاں کو
لیجا کر ساتھ تب اپنے مکاں پر
رہے ہیں دو برس باجاہ و تمکیں
دگر اہلِ سیر نے یہ روایت
کہ جس دم سرورِ دیں شاہِ کونین
محمد مصطفٰے سلطانِ کابل
ہوئے پیدا جہاں میں بامکارم
ہوئی ہے غیب سے آواز اُس دم
جہاں سب اُس سے پاوے زیب و زینت
عجب ہے بخت عالی اُس کے مسعود
کرے جو پرورش اُس پاک تن کو
بزرگی پاوے وہ دونوں جہاں میں
نصیبہ اُس کا ہے دائم گرامی
ندا یہ سُن جنابِ کبریا میں
ہوئے ہیں ملتجی سب کوہ و دریا
دگر اشجار و انہارِ بیاباں
کہ یا رب کر عطا کر ہم کو یہ توقیر
عنایت کر کرم سے اپنے رخصت
درِ دولت پہ جا سلطانِ دیں کے
پلا دیں دودھ اُس شاہِ زمن کو

ہوئے ہیں ان کے عالی بخت و اقبال
ملے ہیں ان کو یہ اجلال اعظم
کمالِ سرمدی حاصل کئے ہیں
فروغ دیدۂ چشمِ جہاں کو
رکھے ہیں اپنے بیشک چشم جاں پر
حلیمہؓ کے مکاں پر سرورِ دیں
لکھے ہیں اس طرح سے باعنایت
چراغ ہر دو عالم نورِ عینین
شہنشاہِ جہاں شمعِ منازل
جہاں جن کے وسیلے سے ہے قائم
کہ اب پیدا ہوا خورشید عالم
خلائق کو ملی ہے اُن سے عزت
پلاوے اپنا جو اُس ماہ کو دودھ
طراوت اُس کی بخشی یاسمن کو
شرف اُس کو ملے کون و مکاں میں
اُسے حاصل ہے ہر دم شادکامی
معلّیٰ حضرتِ ربُّ العلا میں
سحاب و ارض و افلاک و ثریا
طیور و مرغ و ماہی اور حیواں
ہمارے جسم میں دے اس گھڑی شیر
کہ تا یکبارگی با صد محبت
مکرم اس امام المرسلیں کے
رسولِ حق حبیبِ ذوالمنن کو

سلہ یعنی بلند نصیبہ
سلہ یعنی بزرگی ۱۲
سلہ یعنی بہتر و بلند مرتبہ
سلہ یعنی ہمیشگی ۱۲
سلہ یعنی روشنی ۱۲
سلہ یعنی دیدہ ۱۲ آنکھ
سلہ یعنی دونوں آنکھوں کے
سلہ یعنی ترک و
سلہ یعنی ساتھ

باقی ۱

سلہ بزرگیوں کے ۱۲
سلہ یعنی نیک سلہ یعنی تازگی
سلہ یعنی بزرگی ۱۲
سلہ یعنی آواز ۱۲ سلہ یعنی
بلندی سلہ یعنی ابر سلہ یعنی
واسطے جانور سلہ یعنی
زمانہ سلہ یعنی صاحب
احسان ۱۲

شرف تا اُن سے پاویں دو جہاں میں ۔ رہیں دل شاد ہو کون و مکاں میں
جنابِ حق سے آئی ہے ندا اب ۔ کہ اس دولت سے تم محروم ہو سب
نہیں تم اس فضیلت کے ہو قابل ۔ نہ ہو گی یہ فضیلت کس کو حاصل
یقیں روزِ ازل سے یہ مراتب ۔ سعادت اور کرامت با مناسب
عطا ہم نے کئے اُس پارسا کو ۔ حلیمہؓ پاک دامن با وفا کو
کہ جو ساکن ہے اب ملکِ عرب میں ۔ ہے ظاہر پارسائی اُس کی سب میں
وطن سے اپنے وہ آوے مقرر ۔ جلالِ سرمدی پاوے مقرر
حلیمہؓ کا لکھوں نادر بیاں اب ۔ کروں کلکِ سخن گوہر فشاں اب
کہ تھا مکّہ کے پا ہر ایک ناحی ۔ قبیلہ پاک بازوں کا گرامی
بنی اسعد تھا وہ موسوم سب میں ۔ یقیں مشہور تھا ملکِ عرب میں
اُنھوں میں پارسا تھی ایک کریمہ ۔ مبارک نام تھا اُن کا حلیمہؓ
نہایت تھیں وہ بی بی پاک دامن ۔ تھی اُن کی نیک بختی سب میں روشن
خدا کا اُن پہ تھا فضل و عنایت ۔ تھی ظاہر اُن کی عصمت بے نہایت
قضارا اُس زمیں پر قحط سالی ۔ ہوئی وارد نشانِ پائمالی
ہوئے اُس قحط سے سب خاص اور عام ۔ گرفتارِ مصیبت اور آلام
حلیمہؓ پر زیادہ تنگ دستی ۔ ہوئی وارد مصیبت اور سختی
بھی اُن ایام میں وے حاملہ تھیں ۔ گرفتار عنائے کاملہ تھیں
سو اس باعث وہ فاقہ سے اذیت ۔ اُٹھا رہی تھیں دائم با مصیبت
و لے دائم خدا کی وہ رضا میں ۔ تھیں صابر اُس مصیبت اور بلا میں
اسی فاقے میں با رنج و مصیبت ۔ ہوئے ہیں وارد آثارِ ولادت
کیا حق نے عطا تب اُن کو فرزند ۔ ہمایوں طلعت و شمشاد پیوند
و لے فاقے کے باعث تھیں وے دلگیر ۔ نہایت خشک تر سینہ تھا بے شیر
حلیمہؓ کا اُسی محنت میں ایک شب ۔ قضارا آگیا ہے جان بر لب

(۷)

[1] یعنی بزرگی ۱۲
[2] یعنی آوازہ ۱۲
[3] یعنی نصیب
[4] یعنی نیک و پرہیزگار
[5] یعنی بزرگی ۱۲
[6] یعنی ہمیشگی ۱۲
[7] یعنی سراسر ۱۲
[8] یعنی قسم ۱۲
[9] یعنی بزرگ ۱۲
[10] یعنی پاکی ۱۲
[11] یعنی رنج ۱۲
[12] یعنی مفلسی ۱۲
[13] یعنی خوشنودی
[14] یعنی صورت
[15] یعنی آزردہ ۱۲
[16] غمگین ۱۲

پڑی تھی بھوک کی سب تن میں آتش	یکایک اُن کو اُس دم آگیا غش[1]
سو دیکھا آپ نے یکبار در خواب	جوان پاک صورت مثل مہتاب
پکڑ تب اُس نے ہاتھ اُن کا بہ توقیر[2]	لجا یکبارگی در چشمۂ شیر[3]
بدن سب اُن کا کر تب اُس سے طاہر[4]	پلا پانی لگا کہنے کو ظاہر
کہ اے بی بی یہ پانی پُر ضیا[5] ہے	یقیں یہ چشمۂ دار البقا[6] ہے
عجب ہے پُر حلاوت اُس کی تاثیر	نہ پانی بلکہ یہ ہے چشمۂ شیر
یقیں پینے سے اُس کے بے اذیت	رفع یکبار سب ہووے مصیبت
بھی سینہ شیر مشک آلود سے اب	مقرر اس گھڑی ہووے لباب
تمھارے بخت اعلیٰ تر ہیں سب سے	قوی طالع ہیں بیشک فضل رب سے
تم اپنا دودھ ختم المرسلین کو	پلاؤ گے شہنشاہِ امیں کو
چلو تم اس گھڑی مکے کی جانب	یہاں سے ہو روانہ با مطالب[7]
ملیں تم کو وہاں وہ شیر خوارے	گرامی چرخ عظمت[8] کے ستارے
ہلالِ اوجِ رافت[9] مہر بطحا	شہ ہر دو جہاں رشک ثریا
شہنشاہِ جہاں سلطانِ غالب	مکرم آفتاب برجِ ثاقب[10]
چراغ افروز بزم سر بلندی	فروغ ہر دو چشم ہوشمندی
ہمایوں فطرت و عالی خصائل	گرامی ہمت و والا فضائل
بہارِ گلشن جاہ و جلالت	معلّیٰ غنچۂ باغ رسالت
سپہ سالار خیل[11] رہنمایاں	کلیدِ[12] خانۂ مشکل کشایاں
درخشاں نیّرِ[13] ایوانِ[14] افلاک	چراغ روح و شمع عنصر پاک
محمد مصطفےٰ سلطانِ آفاق[15]	دُر[16] دریائے وحدت نور خلاق
یہ کہہ اُس نے پھرا سینے پہ تب ہاتھ	گیا رخصت وہاں سے خوشی ساتھ
حلیمہؓ کی ہوئی ہیں چشم تب باز[17]	گیا ہے عقل نے تب اُن کے پرواز
نظر اُن کی پڑی چھاتی پہ جس دم	تو دیکھا آپ نے سب پیرہن نم[18]

[1] یعنی بیہوشی ۱۲
[2] یعنی عزت ۱۲
[3] یعنی دودھ ۱۲
[4] یعنی پاک ۱۲
[5] یعنی روشن ۱۲
[6] یعنی جنت ۱۲
[7] یعنی مقصد ۱۲
[8] یعنی بزرگی ۱۲
[9] یعنی مہربانی

۵ باقی

[10] یعنی روشن ۱۲
[11] یعنی گروہ ۱۲
[12] یعنی کنجی ۱۲
[13] یعنی تارا ۱۲
[14] یعنی محل ۱۲
[15] یعنی زمانہ ۱۲
[16] یعنی موتی ۱۲
[17] یعنی کشادہ
[18] یعنی بھیگا ہوا ۱۲

اُچھلتا اُس سے تھا فوارۂ شیر
ہوا تھا تازہ تر سروِ گُل اندام
گویا آئی بہار اس دم خزاں کو
نہیں تھی بھوک کی پیدا[۱] الفاہت
ہوا تب اُن کے دل میں شوق غالب
اُسی ساعت ہوئیں تکے کو راہی
وہاں حضرت کے چہرے پر نظر کر
لے اپنے ساتھ اس ماہِ فلک کو
وہاں سے لائی ہیں اپنے مکاں پر
نبیؐ کے تب قدم سے اُن کے گھر میں
ہوا سارا مکاں نعمت سے معمور
اُسی دن ابرِ رحمت آگیا ہے
برسنے کو لگا ہے اُس گھڑی آب
ہوئی ہے دور اُس دم قحط سالی
برکت یہ خدا نے اُس قدم کی
کیا حضرت کے باعث سب کو دلشاد
غرض اُس سرورِ عالی کے دم سے
ہوئی رحمت سے وہ معمور سرحد
ہوا سیراب اسدم سب درو دشت[۶]
کرشمہ یہ عجب تھا مصطفٰے کا
قدم سے جن کے پائی زیب ہستی
اُسی سرحد میں آئے ہیں قدم وہ
سو اس باعث اُسی سرحد میں یکبار

نظر آئی بدن کی اور تاثیر
کھلا تھا مثلِ غنچہ روئے گلفام[۲]
ملی ہے تازگی سرو رواں کو
بھرا تھا پیٹ تھی سب تن میں راحت
جمالِ مصطفٰے[۳] کی ہو کے طالب
ہوئیں پروانۂ نورِ الٰہی
منور اپنے دیدے سر بسر کر
چراغ خانۂ ملک و مُلک[۴] کو
رکھی ہیں آپ کو چشمِ جہاں پر
برکت آ گئی سب خشک و تر میں
ہوا گھر سیم و زر سے اُنکا بھرپور
گھٹا اُس شہر پر اُسنے کیا ہے
ہوا اُن کا وطن سب سبز و سیراب[۵]
سبھوں کے آگئی چہرے پہ لالی
دکھایا ہے وجودِ[۶] محترم کی
کیا قحط و بلا سے سب کو آزاد
مبارک آپ کے نامی قدم سے
ہوئے طالع بنی اسعد کے اسعد[۷]
ہوئے ہیں کوہ و صحرا مثل گلگشت
امام المرسلیں نورِ خدا کا
ہوا آباد سب آفاق[۹] و پستی[۱۰]
ہوئے ہیں نور افشاں دم بدم وہ
نظر رحمت کے سب آئے ہیں آثار

[۱] یعنی سرخ رنگ
[۲] یعنی گورا
[۳] یعنی فرشتہ
[۴] یعنی تازہ ۱۲
[۵] یعنی جسم ۱۲

۸

[۶] یعنی عزت کیا گیا
[۷] یعنی نیک ۱۲
[۸] یعنی بیابان
[۹] مراد آسمان
[۱۰] مراد زمین ۱۲

ہوا آباد بس عالم تمامی
لکھوں طفلی کے سب اعجاز نادر
یہ لکھتے ہیں یہاں اہل سیر سب
کہ جس دم اس گل باغ صفا پر
تھے وارد عالم طفلی کے ایّام
علامت سب بزرگی کے لوا در
عجائب ہیں وہ نادر سب علامات
بیاں پر مغز نادر یہ عجب ہے
یہ لکھتے ہیں وجود اس مصطفےٰ کا
نہ طفلی میں کبھی آلودگی سے
تن نازک نجاست سے بری تھا
نہ اس تن پر نجاست کا اثر کب
ہمیشہ تن میں تھی صافی و پاکی
نہ دیکھا کس نے کب بستر پہ اُن کے
مقرر خواب میں وہ جامۂ خواب
بھی بیداری میں حضرت نے مقرر
ہمیشہ رات دن میں ایک نوبت
بھی حضرت کا ہمیشہ جسم تھا گل
عجب تھا حال نادر خواب گہ کا
خجل تھا عطر اُس بستر کی بو سے
بھی کس نے شرمگاہِ مصطفےٰ کو
مثال گل کبھی عریاں نہ دیکھا
فرشتے تھے نگہباں شرم گہ پر

حلیمہؓ کو ملی ہے شادکامی
سناؤں ہر سخن رشک جواہر
مقرر راویانِ معتبر سب
نہال بوستانِ اصطفا پر
سو اس ایام طفلیت میں مادام
مقرر ہر گھڑی ہوتے تھے ظاہر
طفولیت کے آثارِ کرامات
بھرا خوبی سے اور پاکیزہ سب ہے
معلّے آفتاب پر ضیا کا
رہا محفوظ ہو آلودگی سے
مقرر پاک و طاہر ہر گھڑی تھا
کہیں دیکھا کسی نے کر نظر کب
سدا رہتی تھی دور آلودہ ناکی
نجاست جامۂ اطہر پہ اُن کے
نہ حضرت کا ہوا ہے غرق پیشاب
کئے نیں کب وجودِ پاک کو تر
قضا حاجت کی تھی معمول ساعت
معطر عطر سے ہر بار جوں گل
سدا خوشبو سے بس رہتا تھا مہکا
مبارک جامۂ انور کی بو سے
مبارک اُس وجود با حیا کو
کبھی بے ستر بے ساماں نہ دیکھا
ہمیشہ ڈھانکتے تھے سب مقرر

لوا یعنے تواریخ ۱۲
طا یعنے والے ۱۲
مغز یعنے باریک صاف ۱۲
نہال یعنے اُگا ہوا درخت
... یعنے برگزیدگی ۱۲

باقی

ضیا یعنے روشن ۱۲
یعنے ... ہوا ... یعنے
پاک ... یعنے صفائی
... یعنے ناپاکی ۱۲
پاک ... یعنے ... ۱۲

حیا سے شرم گہ نادر تھا مستور | نگاہوں سے تھا ہر دم سب کی مستور
بھی لکھتے ہیں دگر یہ حال نادر | یقیں اُس حالت طفلی میں ظاہر
مقابل آپ کے آ جا نور سب | یقیں کرتے تھے جس ساعت گذر سب
وہ ہر اک سرزمیں پر تب ادب سے | سدا رکھتے تھے بس جاہ و طرب سے
کرشمہ دیکھ یہ حضرت کا نادر | ہو حیرتناک سب رہتے تھے ناظر
جلالت کا دگر احوال مرغوب | لکھا ہے راویوں نے اسطرح خوب
کہ اُس خورشید اوج مکرمت پر | مُعَلّے مہر عالی منزلت پر
تھا جس ایام میں طفلی کا عالم | قبائے نور میں تھا سرو جس دم
سو اُس ایام میں یکبار ہر روز | یقیں با عظمت و جاہ دل افروز
فلک سے نور خورشید جہاں کا | مُقتر آفتاب آسماں کا
اُتر آتا تھا ایک ساعت زمیں پر | تصدق ہو امام العالمیں پر
وہاں خورشید کا وہ نور یکبار | نبیؐ کو اپنے دکھلاتا تھا انوار
بھی اُس ساعت مثال پیرہن ہو | نوادر ایک جامہ زیب تن ہو
یقیں آغوش میں حضرت کو لے تب | سدا ملبوس تن ہوتا تھا وہ سب
پھر آ سر مقتبس کر نور اعجاز | فلک پر اُس گھڑی کرتا تھا پرواز
ہمیشہ آفتاب عالم افروز | اسی صورت سے بس آتا تھا ہر روز
نبیؐ سے اقتباس نور کر کر | یقیں جاتا تھا اس ساعت فلک پر
یہی ہر روز تھا معمول اس کا | عجب تھا قاعدہ معقول اس کا
تماشا یہ عجائب سر بسر تھا | جہاں میں اندنوں مشہور تر تھا
غرض حضرت کا وہ جسم منور | نہایت تھا گرامی اور انور
مُقتر آفتاب اوج افلاک | نبیؐ کا دیکھ چہرۂ پاک
یقیں شیدا و عاشق سر بسر تھا | سراپا ایک پروانہ مگر تھا
سو اس باعث زمیں پر آکے ہر روز | فدا ہوتا تھا بر سرو دل افروز

۱ یعنی پوشیدہ ۲ یعنی [illegible] ۳ یعنی خوشی ۴ یعنی دیکھنے والے ۵ یعنی بزرگی ۶ یعنی آسمان ۷ یعنی بلند مرتبہ ۸ یعنی [illegible]

۹ لباس ۱۰ یعنی [illegible] قبا ۱۱ یعنی روشنی وغیرہ حاصل کرنے والا ۱۲ ۱۲ یعنی روشنی حاصل کرنا ۱۳ یعنی آفتاب حضرت کے وجود مبارک سے روشنی حاصل کرتا تھا ۱۲

تجلّی دیکھ نورِ مصطفیٰ کی / چراغ بارگاہِ کبریا کی
تپش خورشید کی ہوتی تھی زائل / اثر سوزش کا سب ہوتا تھا باطل
مقابل آپ کے جوں گوہرِ نور / جلالت سے یقیں ہوتا تھا معمور
وجودِ مصطفیٰ میں یہ اثر تھا / یہ طفلی کا کرشمہ معتبر تھا
روایت دوسری ہے یہ دل افروز / کہ اس ایّام طفلیت میں ہر روز
معلّا اس جناب مصطفیٰ میں / منوّر بارگاہِ پُر ضیا میں
یقیں دو مرغ آ ہوتے تھے حاضر / خجل تھا مہر تاباں اُن سے ظاہر
صفائی سے پر و بال اُن کے معمور / نہایت چاند سے رہتے تھے پُر نور
وے آ نزدیک جھولے کے مقرّر / نظر فرما جمال مصطفیٰ پر
گریباں کھول اُس ماہِ نو کا / ہلالِ دیں چراغ پیش رَو کا
اُتر کر اُس میں بس ہوتے تھے غائب / کرشمہ تھا نبیؐ کا یہ عجائب
لکھا بعضوں نے بھی اس طور نادر / کہ اس صورت سے بس ہر روز ظاہر
ہمیشہ شخص دو ہوتے تھے پیدا / کریں جو ایک نظر سے سب کو شیدا
سوا حضرتؐ کے وہ نزدیک یکبار / ہو عاشق ایک ساعت دیکھ دیدار
گریباں کھول پھر حضرتؐ کا اُس دم / مثالِ طفل ہو یکبار باہم
گریباں میں اُتر ہوتے تھے محجوب / یہی تھا قاعدہ ہر روز مرغوب
وے ایک شخص کو کس نے دوبارہ / شمائل میں نہ دیکھا آشکارا
نئے دو شخص باشان عجائب / گریباں میں سدا ہوتے تھے غائب
گریباں سے وہ پھر جاتے کدھر تھے / سبھی اس بھید سے بس بے خبر تھے
عجب حضرتؐ کے یہ نادر تھے آثار / کرامت کے ہویدا تھے یہ اسرار
نہ اس اسرار سے تھا کوئی آگاہ / نہ کس پر یہ کھلا ہے بھید ناگاہ
کہ وے دو مرغ اور دو شخص نادر / کہاں سے آکے وہاں ہوتے تھے حاضر
گریباں سے گزر پھر کس مکاں کا / سفر کرتے تھے نادر تر کہاں کا

۱ یعنی روشنی ۱۲
۲ یعنی بزرگ
۳ یعنی زیادہ روشن ۱۲
۴ یعنی سب سے روشن
۵ یعنی چاند پہلی تاریخ کا
۶ یعنی پیشرو
۷ یعنی صورت ۱۲
۸ یعنی نشان ۱۲
۹ یعنی بزرگی ۱۲
۱۰ یعنی حیرزدہ ۱۲
۱۱ یعنی عجیب ۱۲

وہ کیا اسرار اور کیا گذ تھی ۔ نہ اس اسرار کی کس کو خبر تھی
غرض سرِّ نبیؐ ہیں سب عجائب ۔ یہ ہیں اسرار نادر اور غرائب
نبیؐ کی ذات بس نور خدا ہے ۔ یقیں دریائے عظمت اور ولا ہے
ہزاروں عارف اس دریا میں ہیں غرق ۔ نہ واقف ہے کوئی از پائے تا فرق
نہ اس دریا کو پایاں اور حد ہے ۔ نہ واقف کوئی جز ذاتِ صمد ہے
یہاں دے اس سخن کو اختصاری ۔ کروں دیگر بیاں سے زرنگاری
یہ ہے عباسؓ سے نادر روایت ۔ کہ جو ہیں عم سلطانِ ھدایت
کہ جس ایام میں سلطان اکوانؐ ۔ محمد مصطفےٰؐ دریائے احساں
نہایت طفل رشک یاسمیں تھے ۔ نزاکت سے سراپا نازنیں تھے
سو اک شب کو حلیمہؓ نے تمامی ۔ نبیؐ کے سرو قد کو دھو گرامی
رکھے ہیں اُن کو بس جھولے میں لاکر ۔ گئے پھر کام کو اپنے مُقرر
پڑا تھا چاندنی کا اُس گھڑی نور ۔ مہِ افلاک سے عالم تھا معمور
رِدا سے تب گرہ بازو پہ یکبار ۔ پڑی ہے پیچ کھا حضرت کے بسیار
کیا ہے درد نے تب اُن کو بیچین ۔ یقیں اُس دم وہ سب کے نورِ عینین
ہوئے ہیں مستعد رونے کی جانب ۔ کئے ہیں قصد رونے کا عجائب
اُسی دم چاند ایوانِ فلک سے ۔ اُتر آیا شبستانِ ملک سے
لگا جھولے کے گردا گرد پھرنے ۔ تصدق آپ کو حضرت پہ کرنے
لگا ہے کھیلنے ماہ یقیں سے ۔ مُعلّےٰ اُس چراغ بزم دیں سے
شہنشاہ جہاں خورشید آفاق ۔ محمد مصطفےٰ سلطان عشاق
جدھر اُنگلی سے کرتے تھے اشارا ۔ اُدھر ماہِ فلک وہ آشکارا
چلا آتا تھا اپنا سر جھکا کر ۔ اشارے پر پھرا کرتا تھا یکسر
سرھانے آ کبھی ہوتا تھا تا تب ۔ کبھی آتا تھا بس پیروں کی جانب
کبھی دہنے کبھی بائیں طرف وہ ۔ یقیں پھرتا تھا ماہِ پُر شرف وہ

۱ یعنی راز
۲ یعنی دوستی و محبت
۳ یعنی سر
۴ یعنی بے پروا یعنی اللہ تعالیٰ
۵ یعنی منقش
۶ یعنی دونوں جہاں

۱۰

۷ یعنی بہت ۱۲
۸ یعنی آمادہ و تیار
۹ یعنی خلوت خانہ
۱۰ یعنی مجلس
۱۱ یعنی زنانہ
۱۲ یعنی روشن

مقابل آپ کے پھر آ ادب سے — لگا ہے بولنے جاہ و طرب سے

کہ اے خورشید عالم بدرِ کامل — ہلال آسماں نورِ منازل

خدا نے آپ کے باعث جہاں سب — کیا پیدا زمیں تا آسماں سب

خدا کے آپ دلبر بس یقیں ہیں — مقرر رحمۃ للعالمیں ہیں

کیا ہے آپ نے اب قصد یکبار — کہ رونے سے کریں دیدے گہربار

ولیکن ایک قطرہ گر زمیں پر — گرے اس نرگس شہلا سے یکسر

ہلے گا اس گھڑی عرش بریں سب — تزلزل میں یقیں آوے زمیں سب

نہ نکلے پھر زمیں پر سبزہ تر — گیاہِ سبز ہووے خاک یکسر

اسی باعث سے سب امت تمہاری — یقیں ہو جاوے مضطر اکیباری

عجب تاثیر یہ رونے کی سب ہے — نہ بہتر آپ کا رونا یہ اب ہے

کرو اس دم نظر رحمت پہ اپنی — شفقت بس کرو امت پہ اپنی

وہاں عباسؓ اس ساعت کھڑے تھے — یقیں محو تماشا ہو رہے تھے

تب آہٹ چاند نے بس انکی کر غور — رہا ہے آسماں پہ جا کے فی الفور

غرض اس سرورِ عالی نشاں کی — حبیبِ خالق ہر دو جہاں کی

نوادر عالم طفلی عجب تھا — منور جلوۂ خوبی سے سب تھا

نہ اس طفلی کا عالم کس بشر نے — نہ دیکھا ہے کسی عالی قدر نے

مگر نور خدا وہ رب کے دلبر — یہ طفلیت عجب رکھتے تھے یکسر

غرض طفلی کا خوش عالم ہے سارا — سبھوں کو طفل ہوتا ہے پیارا

بھی حق کے مصطفےٰ تھے خاص محبوب — خطاب ان کو تھا محبوبی کا مرغوب

پھر اس طفلی میں محبوبی کے سب طور — نظر آئے ہیں نادر تر یہ فی الفور

بھی جس کا جو شفیق ناز ہووے — کہو کیا اس کا پھر انداز ہووے

پیارے کا کہیں رونا کسے کب — پسند آتا ہے یک ساعت کہو اب

سو اس باعث یقیں جاں آفریں نے — خداوند سماوات و زمیں نے

۱ یعنی خوشی ۱۲
۲ یعنی جاند ۱۲
۳ یعنی منزلوں ۱۲
۴ یعنی ...
۵ ایک قسم ... ۱۲
۶ یعنی ... ۱۲

۲ باقی

۵ یعنی دوست
۶ دیکھنے کی خوبی
۷ یعنی ...
۸ یعنی جان پیدا کرنیوالا اللہ تعالیٰ ۹ یعنی آسمانوں ۱۲

پیارے کے نہ رکھ رونے کو منظور ۔۔۔ دیا ہے چاند کو یکبار دستور
کرتا بازی یہ نادر کر دکھاوے ۔۔۔ یقیں رونا تماشے میں بھلاوے
غرض یہ ناز برداری عجب تھی ۔۔۔ پیارے پن کی سرداری عجب تھی
دُلارے کے عجب اعجاز سب تھے ۔۔۔ یہ محبوبی کے بیشک ناز سب تھے
یقیں تھے مصطفےٰ حق کے پیارے ۔۔۔ پیارے کے عجب تھے ناز سارے
اُتر کر ماہ[1] نے بادل نوازی ۔۔۔ کیا محبوب رب سے آکے بازی
نہیں یہ طور آخر کچھ عجب ہے ۔۔۔ نشاں محبوبیت کا بس یہ سب ہے
نہ عالم تھا یقیں وہ طفلیت کا ۔۔۔ مقرر تھا وہ عالم قربیت کا
یقیں طفلی میں حضرت کو خدا نے ۔۔۔ جناب حضرتِ ربُّ العُلا نے
کیا تھا واقفِ اسرار[2] نہاں سے ۔۔۔ رموزِ عالمِ کون[3] و مکاں سے
وہ عالم گر تھا طفلیت سے منسوب[4] ۔۔۔ دلے سرِّ الٰہی تھے نہ محجوب[5]
تھے واقف آپ ساری کیفیت سے ۔۔۔ گرامی تر رموز[6] معرفت سے
یقیں مکشوف[7] اُن پر غیب سب تھا ۔۔۔ تمامی عالمِ لاریب سب تھا
رکھا نیں کوئی شئے مخفی خدا نے ۔۔۔ مقرر اس جناب کبریا نے
کہو محبوب سے پردہ کہاں ہے ۔۔۔ یقیں معشوق سے کیا تئیں نہاں ہے
نوادر اس سخن کے سب ہیں آثار ۔۔۔ یہاں لازم ہے اس دم کشفِ اسرار[8]
سو اس باعث سند لا ایک نادر ۔۔۔ تشفّی[9] سب کی بس کرتا ہوں ظاہر
کہ اک دن آپ کی خدمت میں عباس ۔۔۔ کہ جو بیشک ہیں عم افضل[10] الناس
ہوئے ہیں عالمِ طفلی کے سائل ۔۔۔ کہ اُس عالم میں تھا کیا قرب حاصل
یہ سن حضرت نے تب اُن کی زبانی ۔۔۔ کئے ہیں اس طرح گوہر فشانی
کہ اے عم عالمِ طفلی عجب تھا ۔۔۔ بھرا قرب الٰہی سے وہ سب تھا
مجھے حق نے کیا جس روز پیدا ۔۔۔ اُسی ساعت میں بس مجھ کو ہویدا
کیا آگاہ بیشک غیب سے سب ۔۔۔ تمامی عالمِ لاریب سے سب

۱۴

[1] یعنی چاند ۱۲
[2] یعنی بھیدوں ۱۲
[3] یعنی دونوں جہان
[4] یعنی نسبت دیا گیا
[5] یعنی پوشیدہ ۱۲
[6] یعنی بھید یہ جمع ہے
[7] یعنی ظاہر
[8] یعنی ظاہر کرنا
[8] یعنی بھیدوں کا ۱۲
[9] یعنی دل جمعی
[10] یعنی بہترین آدمیوں کے

نہ کوئی سرِّ حق مجھ سے نہاں تھا | رموزِ غیب بیشک سب عیاں تھا
ہر اک شئے جو زمیں اور آسماں ہیں | نہاں ہے خلوتِ کون و مکاں ہیں
مقرر اُس سے واقف سر بسر تھا | تمامی جزو کُل سے باخبر تھا
یہاں تک جو قلم عرشِ علا پر | یقیں اُس دم جو لکھتا تھا مقرر
میں واقف تھا ہر ایک اُس کی رقم سے | بھی اُس ساعت جو لکھتے ہیں قلم سے
یقیں آواز لکھنے کی نوادر | میرے آ کان میں پڑتی تھی ظاہر
میں اُس آہٹ سے اُس کی باخبر تھا | نہ غافل اُس گھڑی میں سر بسر تھا
بھی جو چرخ بریں پر مہر و ماہ | جنابِ حق میں ہر شام و سحرگاہ
یقیں سجدے میں سر رکھ اپنا ظاہر | خدا کا ذکر جو کرتے تھے نادر
میں آواز انکا تب کرتا تھا در گوش | نہیں تھا اس گھڑی میں طفل بیہوش
بھی جس شب ہیں مجھے حق نے جہاں میں | کیا پیدا مقرر جس زماں میں
اُسی ساعت خدائے بحر و بر نے | مقرر خالقِ جن و بشر نے
کیا ایک کوہ پیدا ہر فلک پر | وے ساتوں کوہ باعظمت مقرر
بلندی اور وسعت میں نہایت | نہیں رکھتے ہیں بیشک حد و غایت
فرشتے اُس پہ کر پیدا اُسی دم | کیا معمور سارے کوہ اعظم
سوا یہ حق کے تعداد اُن کی تکبیر | نہیں معلوم ہے کس کو مقرر
قیامت تک اسی صورت سے ظاہر | بھی صلوات سب پڑھتے ہیں نادر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ
وَفِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

ثواب اس کا میری اُمت کو بخشے | تمامی تابعِ ملت کو بخشے
غرض وہ کوہ اس دم سر بسر سب | میرے آتے تھے اس ساعت نظر سب
بھی آواز ہر فرشتے کی تمامی | یقیں سنتا تھا ان کانوں سے نامی
غرض یہ طفلیت کا کیا بیاں ہے | نبیؐ کی کیا بزرگی کا نشاں ہے

محبّو کھولو اسدم دیدۂ ہوش | یہ عظمت کا بیاں کر اس گھڑی گوش
کہو کیا شان ہے یہ مصطفٰے کی | حبیبِ خاص محبوبِ خدا کی
کہ جو طفلی میں تھا یہ کشف نادر | بیاں عرفان کا تھا بس یہ ظاہر
کہو پھر جب گھڑی سلطانِ عالم | مُعلّا کاشف اسرار اعظم
سریرِ جاہ و عزت کے ہو مالک | نبوت کے کئے ہیں طے ممالک
کمالات کے پھر اس ہنگام میں تب | کہ جو مہبط یقیں ہیں وحی کے سب
کہو کس شے سے وہ واقف نہیں ہو | رہے ہیں بے خبر کس کام سے او
یقیں جو عرش اعظم پر گئے ہیں | مکان و لامکاں سب طے کئے ہیں
پھر اُن کا کشف غالب کس قدر تھا | نبی سے کیا کہو محجوب تر تھا
یہاں ادراک کی کب ہے رسائی | جو پاوے مصطفٰے سے آشنائی
نہ کام آوے یہاں اب خود فروشی | مکاں یہ دیکھ بہتر ہے خموشی
خموشی اب یہاں منظور تر دیکھ | مقام انکساری سر بسر دیکھ
کروں اس مجلس پنجم کو آخر | ہزاروں تحفۂ صلوات فاخر
جناب مصطفٰے میں بھیج انجام | سخن کو بس کروں خوبی سے انجام
محبّو با محبّت از سرِ ہوش | کرو صلوات سے سینوں کو پر جوش
پڑھو صلوات بحدِ مصطفٰے پر | اور اُن کی آل پاک باصفا پر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

چھٹی مجلس ۶

قلم نے دیکھ نادر شعلۂ نور | رکھا اس کاغذ پہ اپنا فرقِ مشکور
چلا ہے مجلس ششم میں کھا جوش | دکھاوے تا جہاں کو چشمۂ نوش
یہاں ایک موج زن بحر کرم ہے | رواں تا حشر دریائے قدم ہے

۱؎ یعنی چشم ۲؎ یعنی بردگی ۳؎ یعنی معرفت ۴؎ یعنی ظاہر کرنیوالا ۵؎ یعنی تخت ۶؎ جمع ہے ملک کی ۷؎ یعنی جگہ آنے کی ۸؎ یعنی پوشیدہ چھپا ہوا ۹؎ یعنی عاجزی

۱۰؎ یعنی عمدہ ۱۱؎ یعنی برگزیدہ ۱۲؎ یعنی سر ۱۳؎ یعنی پسندیدہ ۱۴؎ یعنی میٹھا خوش مزہ ۱۵؎ یعنی آبِ حیات زندگی ۱۶؎ یعنی ہمیشہ قدیم ہونا

ملایک تشنہ لب ہو صرف آویں — اسی دریا سے جامِ فیض پاویں
نبوت کا لکھوں اب حالِ نادر — کروں اجلال سب حضرت کے ظاہر
لکھا ہے اس طرح سے ناقلوں نے — سبھی اہلِ سیر روشن دلوں نے
کہ حق نے اس امام الانبیا کو — رسولِ انس و جاں خیر الوریٰ کو
کیا مبعوث عالم پر تمامی — کریں تا انس و جاں اُن کی غلامی
ہدایت پاوے حضرت سے جہاں سب — خلائق عام جو ہیں انس و جاں سب
نبی جو ہو گئے مبعوث یکسر — نہیں تھا عام بعث اُن کا مقرر
فقط ہر قوم کے وے پیشوا تھے — نہ سارے خلق کے وے رہنما تھے
نہ جنوں کو کیا دعوت کسی نے — نہ پایا بعث ایسا کس نبی نے
وے سلطان مرسل شاہِ غالب — جو ہیں مہرِ مشارق اور مغارب
خلائق پر ہے بعث اُن کا یقیں عام — نبی سب کے ہیں حضرت ماہِ اسلام
بنی آدم جہاں تک بس سبھی ہیں — سبھوں کے خاتم مرسل نبی ہیں
بھی جنوں کو کئے حضرت نے دعوت — ہیں جن حضرت کے تابع اور اُمت
ہوئے جو انبیا اور مرسلیں سب — مبشر آپ کے ہیں وے یقیں سب
سو اس باعث ہوئی حجت یہ قاطع — ہوئے ختم النبی یہ مہرِ ساطع
کواکب کا ہوا ہے نور مفقود — یہ ہیں خورشیدِ عالم صاحبِ جود
روایت اس طرح سے معنوی ہے — ہر اک اسناد سے روشن قوی ہے
کہ جس دم سرورِ دیں شاہِ عالم — محمد اشرفِ اولادِ آدم
ہوئے پیدا جہاں میں باکمالات — درخشاں جن سے ہے اوجِ جلالت
ملک کو اس گھڑی جاں آفریں کا — ہوا فرمان رب العالمیں کا
کہ جا کر اس گھڑی روئے زمیں پر — وہاں دہلیزِ ختم المرسلیں پر
نگہبانی کریں سلطانِ دیں کی — چراغِ خانۂ علم و یقیں کی
ملک فرمان حق سے ہو کے مامور — زمیں پر آئے ہیں با فرِ موفور

آویں یعنی [illegible] لکھوں یعنی [illegible] سیر یعنی [illegible] مبعوث یعنی ظاہر [illegible]

۱۲

باقی

شاہ یعنی [illegible] والی [illegible]

نگہبانی کا عہدہ لے کے دائم
ہوئے جب ہفت سالہ شاہِ آفاق
ہوا فرمان اسرافیل کو تب
میرا محبوب وہ مشکیں کلالہ
قد اُس کا نونہالِ باغِ دیں ہے
جبیں اُس کی منور با جلالت
تو اُس محبوب کی خدمت میں جا کر
تو اسرافیل سُن یہ حکم رب کا
رہے خدمت میں اُس نور الہدیٰ کی
ہمیشہ ہو مرافق اور مُلازم
حضر میں اور سفر میں ساتھ تھے وہ
اسی صورت سے لے خدمت کا پیشہ
دکھا کر چہرۂ انور نبی کو
کبھی لب کھول بالحن طرب خیز
اسی صورت سے تھے ہمدم نبی کے
ہوئی جب عمر اُس فریاد رس کی
وہ بیشک کامرانی کا تھا عالم
شکر لب سبزی خط سے تھے اخضر
خمیدہ تھے دو ابرو صرف جوں قوس
گلِ رُخسارِ شمعِ بزمِ لاہوت
ہوا فرمان تب رُوح الامیں کو
کہ اُس محبوب کی خدمت میں جا کر
یہ سُن جبرئیل تب حکم الٰہی
رہے خدمت میں آنحضرت کے قائم
محمد مصطفیٰ محبوبِ خلاق
کہ اے دربارِ اعلیٰ کے مُقرب
ہوا ہے اس گھڑی بس ہفت سالہ
گلِ رخسار شمعِ آفریں ہے
ہے روشن مطلعِ مہرِ رسالت
سدا محفوظ رہ نت فیض پا کر
زمیں پر آئے شیوہ لے ادب کا
چراغ بحر و بر بدر الدجیٰ کی
حضوری میں رہے ہیں دل سے قائم
نگہباں آپ کے دن رات تھے وہ
تھے غائب از نظر حاضر ہمیشہ
یقیں کرتے تھے وہ خوشترِ نبی کو
سخن سے لب کو کرتے تھے شکر ریز
تھے دائم شاغل و محرم نبی کے
مقرر جس گھڑی پندرہ برس کی
طلوعِ نوجوانی کا تھا عالم
تھے رشکِ سبزۂ دریائے کوثر
فدا تھے جس پہ سب محرابِ فردوس
خمار آلودہ نرگس جامِ جبروت
نگہبانِ درِ عرشِ بریں کو
رہے خادم ہوا اپنا سر جھکا کر
ہوئے ہیں جا کر عظمت پناہی

۱ یعنی زلف ۲ یعنی طریقہ ۳ یعنی اندھیری رات کے چاند ۴ یعنی رفاقت کرنیوالے ہمراہی ساتھی ۵ یعنی موجودگی ۶ یعنی آواز خوشی دلانیوالی ۷ یعنی واقف ۸ مجاز ۹ مقصد بری ۱۰ کار شہ ۱۱ یعنی کمان ۱۲ عالم عظمت و جلال الٰہی ۱۳ یعنی جبرئیل

رہے ہیں خادمِ درگاہ ہو کر
نگہبانِ رسولؐ اللہ ہو کر
ہمیشہ فدویت سے باصد اخلاص
مقامِ قرب سے با مہرۂ خاص
خفی قربان تھے حضرت پہ ہمیشہ
بلا گرداں تھے حضرت پر ہمیشہ
وے ظاہر کئے نیں اپنا احوال
رہے مخفی ہو خادم تا چہل سال
تعالی اللہ یہ کیا ہے شانِ حضرت
تھے جبریلِ امیں قربانِ حضرت
ادا اُس ذات کی کس سے ثنا ہو
صفت خورشید کی ذرّے سے کیا ہو
یقیں حضرت وہ محبوبِ خدا تھے
چراغِ بارگاہِ کبریا تھے
وہاں جبریلؑ کے کیا ہیں تعشق
نہیں اس نور کو کس سے تعلق
یہ ایک موتی گراں قیمت بہا ہیں
ہے حضرت کی جلالت اور ثنا میں
ہیں غواصِ معانی اس کے ناقل
کہ ہو سننے سے جس کے فیض حاصل
کہ ایک دن بارگاہِ مصطفےٰ میں
جنابِ حضرتِ شمس الہدےٰ میں
ہوئے روح الامیں مورود ناگاہ
تھے میکائیلؑ بھی اُس روز ہمراہ
وہیں جبریلؑ نے تب مصطفےٰ کا
اٹھا کر گوشۂ دامن ردا کا
لگے رکھنے کو اپنی چشم تر پہ
سوادِ دیدۂ عالی قدر پر
سو اُس دم اُس امام المرسلیں نے
حبیبِ خاص رب العالمیں نے
نظر کر اُس کا یہ ذوق و تعشق
نہایت چاپلوسی اور تملق
کہے اُن سے ردا بوسی یہ کیا ہے
کہو اس ذوق کا کیا ماجرا ہے
کہے جبریلؑ نے اے ذاتِ وہاج
تمامی قدسیوں کے دُرّۃ التاج
نہ پوچھو مجھ سے تم اس ذوق کا حال
رموزِ عاشقی اور شوق کا حال
ہیں میکائیلؑ حاضر بس یہاں اب
سنو اُن کی زبانی یہ بیاں اب
تو حضرت نے طرف ان کے نظر کر
لگے ہیں پوچھنے یہ رازِ یکسر
سو میکائیلؑ نے اُس دم ادب سے
کہے ہیں اس طرح محبوبِ رب سے
کہا اے نورِ سوادِ چشم جبریلؑ
معلّیٰ گوہرِ دریائے تجمیلؑ

۱ یعنی چالیس برس ۔ ۲ یعنی علاقہ و نسبت ۔ ۳ یعنی ہیبت ۔ ۴ یعنی تعریف ۔ ۵ یعنی ۔ ۶ یعنی ۱۲

۱۱ باقی

۷ یعنی چادر ۱۲ ۔ ۸ یعنی سیاہی ۱۲ ۔ ۹ یعنی نرمی و خوشامد ۱۲ ۔ ۱۰ یعنی عزت ۱۲ ۔ ۱۱ یعنی روشن ۱۲ ۔ ۱۲ یعنی عجلی ۱۲

یہ جبرئیل آج درگاہِ احد میں
ہو پروانے لقائے احمدی کے
رکھے اس دلبر کا بس شوق غالب
سو حق نے اُن پہ رحمت کی نظر کر
دیا ہے رخصتِ دیدارِ حضرت
سو اس باعث یہ بیتابی ہے اُنکی
دلش [۸]چوں بے رخت جز خوں نہ گردد
یہ کیا ہے حسن شاہِ لی مع [۹]اللّٰہ
یہ حالت تھی جہاں اہلِ فلک کی
وہاں پھر کیا بشر کی حاضری ہے
علی ہے پُر معاصی قبضۂ خاک
دگر حضرت کے جاہ و قربیت میں
روایت اس طرح جبرئیل سے ہے
کہ جس دم اُس خدائے ذوالمنن نے
کیا اس طور سے خواہش ہو پیدا
کیا کافور جنت سے یقیں تب
سو اس باعث سدا کافور تر سے
وہ تن میں اپنے خنکی [۱۰]ہر گھڑی دیکھ
نہ واقف تھا میں اس سرِ نہاں سے
کہ کس باعث خدا نے مجھ کو پُرنور
نہاں اس بھید میں اسرار کیا ہے
غرض آئی ہے جب معراج کی شب
کہ جا محبوب کی خدمت میں اسدم

جنابِ لا اُبالیٔ صمد[۱] میں
جمالِ بادشاہ سرمدی[۲] کے
ہوئے رخصت طلب شرمراتب
عنایت سے نوازش سربسر کر
شہودِ[۳] مظہرِ انوارِ حضرت
حضوری سے فرح[۴] یابی ہے اُن کی
فدائے روئے پاکت چوں نہ گردد
یہ کیا ہے نورِ پاک اللّٰہ اللّٰہ
یہ بیتابی و غمخواری مَلک کی
ثناگوئی کی کس میں یا[۶] وری ہے
چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک
مکرّم جلوۂ محبوبیت میں
مکرّم حاملِ[۸] تنزیل[۹] سے ہے
فرازِ خیمۂ ارکانِ کُن نے
کرے اپنے کرم سے مجھ کو پیدا
مجسّم جسم میرا سربسر سب
خنک تھا جسم میرا اس اثر سے
بدن کی یہ طراوت پروری دیکھ
رموزِ[۱۰] کردگارِ دو جہاں سے
یہ بخشا ہے خنک تر جسم کافور
نہ بے حکمت مجسم[۱۲] تن ہوا ہے
ہوا فرمان مجکو سربسر تب
نہایت باجلال[۱۳] و شانِ اعظم

۱ یعنی خدائے تعالیٰ
۲ یعنی ہمیشگی کا
۳ یعنی حاضر ہونا دیکھنا
۴ یعنی خوشی پایا
۵ حسن دل اُن کا بغیر دیدار
تمہارے سوا خون کے نہ
ہو وے بس کیونکر تمہارے
چہرہ پاک پر فدا نہ
ہو وے
۶ اشارہ ہے طرف حدیث شریف کے یعنی فرمایا

۲

نبی صلعم نے واسطے
میرے ساتھ اللہ
کے ایک وقت ہے الخ
۷ یعنی طاقت
۸ یعنی اُٹھانا بوجھ کے
۹ یعنی قرآن مجید
۱۰ یعنی ٹھنڈک
۱۱ یعنی بھید دل
۱۲ یعنی بدن
۱۳ یعنی بزرگی

لیجا بُراق کی اُس دم سواری
دکھا سیر اُس کو اب عرشِ عُلا کی
وے تھے اُس گھڑی با عیش و راحت
اُسے بیدار با آہستگی کر
نہ ہووے وہ شکر خوابی کا عالم
یہ سُن میں اس طرح حکمِ الٰہی
سو دیکھا آپ کو بر بسترِ خواب
خمار آلود تھیں چشمِ جہاں بیں
یقیں وہ خوابِ راحت اُس گھڑی دیکھ
ہوا حیرت زدہ میں سخت فی الفور
اُسی دم سوچ یہ تدبیر نادر
قدم کے پاس آ حضرت کے فی الحال
بصد آہستگی با عزت و فخر
وہ رُخساروں کی خنکی کا اثر جب
طراوت سے تب اس کی ایکباری
ہوئی مرفوع از چشمانِ حق بیں
اُسی ساعت تب اُس محبوبِ ربّ نے
بصد عیش و طرب با فرِّ مسعود
طراوت سے میرے رخسار کی تب
کھلا اُس رات سے یہ بھید نادر
اسی شب کے لئے کافور تر سے
کہ تا حضرت کو میں معراج کی شب
کروں بیدار با آرام و عشرت
بٹھا اُس کو بلطفِ نامداری
مکرّم اس مرے خلوت سرا کی
ہے نائم بر سریرِ استراحت
ملالت سے نہ ہوئے تا مکدّر
مبدّل باگرانی کچھ ہے اس دم
ہوا ہوں جانبِ محبوب راہی
ہیں اس صورت سے مشغولِ شکرخواب
عجب تھے دامِ نرگس جعدِ نسریں
تنِ نازک بفرشِ دلبری دیکھ
کروں بیدار با آرام کس طور
بدن اپنا خنک تر دیکھ ظاہر
کفِ پا پر رکھ اپنا اُس گھڑی گال
لگا رخسار ملنے تب قدم پر
کفِ پا پر ہوا ہے کارگر جب
بہ نرمی خواب کی نادر خماری
ملالت کچھ نہ پائے سرورِ دیں
بہارِ گلشنِ جاہ و طرب نے
کئے ہیں باز چشمِ خواب آلود
ہوئے بیدار بیشک دلبرِ رب
بنایا حق نے میرا جسم ظاہر
مجسّم خنکیِ عالی قدر سے
قدم پر آپ کے رخسار مل سب
نہ پاوے طبعِ نازک کچھ کدورت

۱۰

[illegible]

گرانی اُس مزاجِ نازنیں پر — نہ واقع ہوئے اس ماہِ مبیں[1] پر
اسی باعث یقیں کا فور سے ہیں — مجسّم بس ہوا اُس نور سے ہیں
غرض کھول اب یہاں سب دیدۂ ہوش — کرو دور اب خمارِ خوابِ خرگوش
یہ دیکھو آپ کے اعزاز[2] و تکریم[3] — یہ کیا ہے ناز برداری و تعظیم
سبب سے جن کے پا کر جسم کافور — ہوئے جبریلؑ اس صورت سے مامور[4]
کہ رکھ رخسار حضرت کے قدم پر — عذار[5] پاک پائے محترم[6] پر
کریں بیدار اُس دلدار رب کو — حبیبِ نیک گوں عالی نسب کو
عجب حرمت کے یہ نادر ہیں آثار — عجب اعزاز کے ظاہر ہیں اسرار
یہ ہیں توقیر سب معشوقیت کے — مکرم طور ہیں محبوبیت کے
نوادر تر وہ محبوب خدا تھے — سدا جبریلؑ اُن کے خاکپا تھے
عجب یہ دلبری کا شانِ اعظم — ہو ختم اُن پہ باقرب مکرم
غرض حضرت کے اس جاہ و شرف کا — بیاں اُس راز دارِ من عرف[7] کا
ادا ہرگز نہ ہووے کس سے ہر چند — زباں ہے انکساری سے یہاں بند
نبوت کا لکھوں اب حال شمہ[8] — کہ ہے نادر جلالت کا کرشمہ
کہ جب عمر گرامی شاہ دیں کی — مبارک اُس سراج[9] الاولیں کی
درازی اور تقریب کرے حاصل — جب آ چالیس تک پہنچی ہے کامل
سو پایا عالمِ خوبی نے اتمام — نزولِ وحی کے پہنچے ہیں ایام
کھلے ہیں اس گھڑی در آسماں کے — ہوئے اقبال یاور سب جہاں کے
ہدایت کے ہوئے ہیں باب[10] مفتوح[11] — عنایت کے ہوئے اسباب مشروح[12]
ہوئے خوش عالم ارواح سارے — دیئے ہیں کھول رحمت کے فوارے
خوشی حاصل ہوئی مُلک و ملک[13] میں — ہوئی مورودِ رحمت نہ[14] فلک میں
سو اس ایام میں سلطانِ عالم — حبیبِ حق امامِ جن و آدم
عبادت کے لئے جب گھر سے باہر — بیاباں کی طرف جاتے تھے ظاہر

سہ[1] یعنی روشن
سہ[2] یعنی عزت
سہ[3] یعنی بزرگی
سہ[4] یعنی حکم کئے گئے
سہ[5] یعنی رخسارہ
سہ[6] یعنی بزرگ
سہ[7] اشارہ ہے طرف حدیث شریف کے
سہ[8] یعنی تھوڑا سا

سہ[9] چراغ اولین کے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سہ[10] یعنی دروازہ
سہ[11] یعنی کھولے گئے
سہ[12] یعنی شرح کیا گیا
سہ[13] یعنی فرشتہ
سہ[14] یعنی نازل

سورہ میں سر جھکا شاخ و شجر سب　　بیاباں کوہ و انہار و حجر سب
جواہر کر نثار بے بار لب سے　　یہی کہتے تھے تعظیم و ادب سے
سلام علیک یا بدر الکمالت　　سلام علیک یا شمس الرسالت
یہ سن آواز اُن ساروں کا نادر　　یقیں ہوتے تھے حضرت شاد خاطر
دگر لکھتے ہیں اس صورت سے احوال　　کہ ظاہر جس میں ہیں حضرت کے اجلال
کہ جب عمر شریفِ صاحب گنج　　ہوئی ہے متصل تابیست اور پنج
سو اُس ایام میں حضرت کے در گوش　　صدا پڑتی تھی اک سرمایۂ ہوش
صدا آتی تھی بیشک غیب سے وہ　　مقرر عالمِ لاریب سے وہ
یہ سن بھجب بھری نادر صدا تب　　حبیب حق رسولِ کبریا تب
بس اس سے امتیازِ روح پاکر　　سدا دل شاد رہتے تھے مقرر
اسی صورت سے با اعزاز و اجلال　　گئے ہیں عمر کے تینتیس جب سال
تب اُس دم اُس امام الانبیا کے　　حبیبِ بارگاہِ کبریا کے
نظر آنے لگا ہے جلوۂ نور　　کہ ہو ذرے سے جس کے مہر مستور
تماشا دیکھ اس نورِ ازل کا　　شعاع بیچگوں و بے بدل کا
منور اُس سے نت ہوتا تھا خاطر　　طراوت تن میں آجاتی تھی ظاہر
بصارت کو تھی اُس سے روشنائی　　سدا سینے کو تھی حاصل صفائی
غرض جب دور جاہِ احمدی کا　　جلوسِ بادشاہِ سرمدی کا
قریب آیا ہے با فر و جلالت　　کہ جس سے کفر نے پایا زوالت
سو اُس ایام میں وہ رب کے محبوب　　چراغ طالب و مصباح مطلوب
رہے خلوت میں جا کوہِ حرا پر　　مقامِ وحدت و جائے صفا پر
نبی کے بس وہ خلوت کا مکاں تھا　　نہ خلوت بلکہ جلوت کا مکاں تھا
تھا اُس کوہِ حرا میں اک عجب غار　　وہاں ساکن ہوئے سلطان اسرار
لگے ہیں کرنے کو وحدت کی وہاں سیر　　ہوئے ہیں شاغل از حق غافل ز غیر

۱ه یعنی درخت ۱۲
۲ه یعنی چاند کمالات
۳ه یعنی سورج رسالت کے
۴ه یعنی خوشی
۵ه یعنی بیشک
۶ه یعنی آواز ۱۲
۷ه یعنی عزت ۱۲
۸ه یعنی بزرگی ۱۲
۹ه یعنی سورج

باقی ۹

۱۰ه یعنی پوشیدہ
۱۱ه یعنی چمکدار ۱۲
۱۲ه یعنی بینائی ۱۲
۱۳ه یعنی رونق
۱۴ه یعنی ہمیشگی
۱۵ه یعنی زوال ۱۲
۱۶ه یعنی چراغ
۱۷ه یعنی مشغول ۱۲

تھی تنہائی سے دل کو آشنائی
عجب ہو قلزمِ وحدت کے غواص
لگے کرنے جمع اذکار کے گنج
منوّر اُس سے کر یکبار دل کو
ہوئے شاغل الوہیت سے حق کے
تماشا عالمِ وحدت کا سب دیکھ
ہو محرم عالمِ اسرار سے تب
منور آپ کا بس دل ہوا ہے
اُٹھا ہے دل سے پردہ غیب کا تب
ضمیر پاک میں ہر دم اُدھر سے
ولے تھا اس گھڑی ہیبت کا عالم
طبیعت پر خشیت زور ور تھی
اُسی ہنگامہ آشفتگی میں
صدا اک آ پڑی ہے کان میں تب
پڑا لرزہ رسولِ بحر و بر کے
ہوئے ہیں اس گھڑی بیہوش و بیتاب
ہو صولت سے مکدر بے کم و کاست
نہ آیا کوئی نظر تب ہو کے بیہوش
نہ تن میں تاب و طاقت کا اثر تھا
اسی ساعت صدائے پُر جلالت
مبارک دل تب اس سلطانِ دیں کا
سو ہیبت کھا شہِ عالی شرف تب
نہ آئی کس کی صورت تب نظر میں

تھی یکتائی میں پیدا روشنائی
سدا محوِ تفکر ہو بہ اخلاص
ہوا اسرارِ حقیقت کے گہر سنج
مجلّے کر سرائے آب و گل کو
عجب اسرار ماہیت سے حق کے
مقامِ قرب کی خلوت کا سب دیکھ
شہودِ جلوۂ انوار سے تب
نزول وحی کے قابل ہوا ہے
حجاب اس خلوت لاریب کا سب
کشش ہونے لگی ہمدم اُدھر سے
جلال و صولت و رغبت کا عالم
وہ اُلفت اور اُنست بے اثر تھی
اسی مرغوبی و سرگشتگی میں
اسی دم جسم کے ارکان میں سب
چراغ خانۂ عز و قدر کے
ہوا زہرہ عجب ہیبت سے بے آب
لگے ہیں دیکھنے اس دم چپ و راست
بنے ہیں اس گھڑی ہیبت سے خاموش
عجب دہشت کا عالم جلوہ گر تھا
پڑی پھر کان میں آ با مہابت
لگا چلنے امام المرسلینؐ کا
لگے ہیں دیکھنے بس ہر طرف تب
پڑے ہیں اس گھڑی خوف و خطر میں

۱؎ یعنی دریا
۲؎ یعنی غوطہ لگانے والے
۳؎ جمع ذکر کی
۴؎ یعنی اُجالا اور روشن
۵؎ یعنی خدائی یکتائی کی
۶؎ حقیقت کی
۷؎ یعنی جاننے والے
۸؎ یعنی بیشک
۹؎ یعنی دل ۱۲

۱۴

۱۰؎ یعنی دہشت
۱۱؎ یعنی ڈر
۱۲؎ یعنی خوف
۱۳؎ یعنی ہیبت
۱۴؎ یعنی دہشت
۱۵؎ جمع رکن کی ہے
۱۶؎ یعنی دائیں بائیں
۱۷؎ یعنی خوفناک ۱۲
۱۸؎ یعنی خوشی
۱۹؎ یعنی نبیوں کے ۱۲

زیادہ اس کی ہیبت سے اسی دم
ہوا ہے اس گھڑی یہ خوف غالب
غرض سوم مراتب شاہِ اعجاز
سو ہو کر خوف سے بیتاب تر تب
نظر اس دم پڑا ایک شخص نادر
نبی کے پیشتر اُس سر بسر وہ
عقب میں اس کے سلطانِ زمانہ
وہاں سے جلد تر تب وہ رواں ہو
لگا ہونے کو اس دم طول قامت
سر اُس کا تب یکایک پھر زمیں سے
پھر اُس نے پر منور کھول یکبار
دلے پُر نور تھا شکل و شمائل
قدم تھے زرد اس کے بس نہایت
تھے سرسبز اُسکے بیشک بال و پر سب
تھا اس کا چہرہ نورانی قمر سے
منور تھے عجب بَرّاق دنداں
عجب زلفوں کا تھا بس سرخ تر رنگ
تھی گردن پر عجب اک اس کے تحریر
عجب تھے چشم مکحول اس کے سرست
لکھا کلمہ شہادت کا جبیں پر
غرض اس ہیبت و شان عُلا سے
پڑا ہے جب نظر سلطان دیں کے
ہوا ہیبت سے حضرت کا عجب طور

ہوئے بیتاب بس سلطانِ عالم
کہ بیجاں ہو رہا ہیبت سے قالب
نہایت پُر جلالت سُن یک آواز
لگے کرنے کو ہر جانب نظر تب
تن اُس کا تھا عجب پر نور ظاہر
چلا حضرت کی جانب کر نظر وہ
چلے ہیں اُٹھ وہاں سے بے بہانہ
صفا مروہ کے آیا درمیاں وہ
ولے تھا اس کا نورانی جسامت
لگا ہے اُس گھڑی عرشِ بریں سے
کیا ہے مشرق و مغرب کو پرکار
نمایاں رُخ پہ تھا نور فضائل
نہیں زردی کو تھا کچھ اُسکے غایت
کہ ہوئے پانچ جس سے بے قدر سب
درخشاں آبداری میں گُہر سے
خجل تھا جن کے آگے برق خنداں
کہ مرجاں دیکھ سُرخی جسکی ہو دنگ
فزوں یاقوت سے تھی جسکی توقیر
مئے وحدت سے تھے مخمور یہ مست
گویا جوں نقش تھا ثابت نگیں پہ
عجب فرّ و شکوہ بے بہا سے
امام الانبیا والمرسلیں کے
ہوئی گم تاب و طاقت ان کی فی الفور

۱ یعنی جبرئیل ۲ یعنی پیچھے ۳ یعنی رسول خدا ۴ یعنی کعبہ ۵ یعنی جسم ۶ یعنی آسمان

۸ باقی

زرد دیبا ۷ یعنی چمک ۸ یعنی عزت ۱۲ ۹ یعنی سرمگیں ۱۰ یعنی پیشانی ۱۲ ۱۱ یعنی شان و شوکت ۱۲ یعنی خوف ۱۲

وہ دل اپنا اس ساعت قوی کر
شکر لب کھول اُس دم با معانی
کہ اے مہ پارۂ خورشید منظر
رہے رحمت تیرے پر بس خدا کی
عجب پُر نور ہے تیرا یہ قامت
نہ دیکھا میں نے اس عظمت سے کسکو
تو ہے کون اور کیا ہے نام تیرا
یہ سُن اُس بندۂ درگاہِ رب نے
کہا اے نورِ شبستانِ جلالت
مقرر میں یقیں روح الامیں ہوں
مجھے بھیجا ہے رب العالمیں نے
سکھاؤں تم کو تا میں علم دیں کا
یہ کہہ جبریل نے با فرِّ اجلال
نکالے ایک نامہ اپنے پر سے
حریری خط تھا وہ پُر نور و شفاف
بنا تھا گوہرِ یاقوت سے وہ
کروں خوشبو کی اُسکے کیا میں اوصاف
سو دے ہاتھوں میں ختم المرسلیں کے
کہے اے غنچۂ باغِ رسالت
پڑھو اس نامۂ عالی قدر کو
کہے اُس شاہِ دیں نے تب یہ ارشاد
یہ سُن جبریلؑ نے تب شاہِ دیں کو
بھنچوڑے ہیں تنِ نازک کو تب سخت

جلالی و جاہ کی بس پیروی کر
گئے ہیں اس طرح گوہر فشانی
چراغ بزمِ خوبی مہرِ خاور
جنابِ مستطابِ کبریا کی
عجب چہرہ ہے انور پُر کرامت
جلال و ہیبت و صولت سے کسکو
نوادر حسن ہے گلفام تیرا
کہا ہے اس طرح بادِ ادب نے
چراغ معرفت شمعِ رسالت
میانجی تمامی مرسلیں ہوں
خدائے بیچگوں جاں آفریں نے
طریقہ سب ادب کا اور یقیں کا
ادب سے کھول اس ساعت پر و بال
کہ تھا پُر نور تر روئے قمر سے
زیادہ برق کے چہرے سے تھا صاف
لکھا تھا خامۂ لاہوت سے وہ
ہوا جس سے معطر قاف تا قاف
محمدؐ صاحبِ تاج و نگیں کے
گلِ نوبادۂ شاخِ جلالت
خطِ یاقوت و قرطاسِ گہر کو
کہ اُمّی ہوں نہیں پڑھنا مجھے یاد
لئے ہیں داب سلطانِ یقیں کو
ہوا افسردہ جسمِ پاک اک لخت

۵

[1] یعنی بزرگی ۱۲
[2] یعنی آفتاب مشرق قدر کے
[3] یعنی برگزیدہ ۱۲
[4] یعنی بزرگی ۱۲
[5] یعنی دبدبہ ۱۲
[6] یعنی عجب ۱۲
[7] یعنی فرشتہ یعنی جبرئیل

[9] یعنی قاصد ۱۲
[10] یعنی دبدبہ ۱۲
[11] یعنی ریشمی ۱۲
[12] یعنی قلم قدرت ۱۲
[13] یعنی تر و تازہ بنا
[14] یعنی بے پڑھا [15] یعنی کاغذ
[16] یعنی بے پڑھا ۱۲

بغل سے چھوڑ کر حضرت کو فی الفور
یہ سُن کر آپ نے پھر اُن کی گفتار
یہ سُن جبرئیل نے بافرّ و آداب
اسی صورت سے بیشک تین نوبت
ہر اک نوبت بعد آداب اُن کو
دکھائے بعد اُس کے باعنایت
غرض سلطان دیں کو تینوں نوبت
کئی اسرار ہیں بس اس میں مکتوم
سبب پہلا ہے اُس صورت سے نادر
کرے صبر و رضا میں استقامت
نبوّت کی گرانباری میں اُن کو
رہے قوت ہمیشہ تن میں حاصل
کریں اس راہ دیں میں استواری
سبب ہے دوسرا اس طور مرقوم
نظر کر حق تعالٰی کی جلالت
رہیں بس آخشیت کے مکاں میں
نزولِ وحی کے بار گراں کی
تحمل کا نہ تن میں کچھ اثر تھا
سو اس باعث سے جبرئیل امیں نے
اقامت سے نبی کو کرکے دل شاد
سبب ہے تیسرا مرقوم اس طور
نظر کر ان کی عظمت اور جسامت
کیا ہے خوف نے آکر مکاں تب

اشارت پھر کئے پڑھنے کو اس طور
کئے ہیں بس اسی صورت سے تکرار
لئے ہیں سخت محکم آپ کو داب
ہوئی آپس میں بس تکرار و حجت
لئے روح الامیں نے داب اُن کو
نبی کو سورۂ اِقْرَأْ کی آیت
کئے جبرئیل نے ضم باعنایت
کروں بعضی روایت اُن سے مرقوم
کہ اس سلطانِ دیں کا جسم طاہر
شکیبائی سے ہووے پُر کرامت
یقیں اس امر دشواری میں اُن کو
نہ ہوویں امر میں دعوت کے کاہل
تنِ نازک کو حاصل ہو قراری
کہ حضرت شاہِ دیں سلطان معصوم
بزرگی اور عظمت اور مہابت
تھے غالب خوف و ہیبت جسم و جانمیز
ثقالت دیکھ عظمت کے نشاں کی
نہایت قلب خاشع سر بسر تھا
مقرب بندۂ جاں آفریں نے
کئے ہیں تابِ روحانی سے امداد
کہ حضرت کے مبارک دل میں فی الفور
عجائب دیکھ کر یہ شکل و قامت
تھا واقع رعب و ہیبت کا نشاں تب

۱ یعنی ورد ... ۱۲
۲ یعنی جبرئیل علیہ السلام
۳ یعنی پیوستہ ملا ہوا
۴ یعنی پوشیدہ
۵ یعنی تاب ۱۲
۶ یعنی صبر ۱۲
۷ یعنی نصیب
باقی
۸ یعنی بے گناہ
۹ یعنی بزرگی
۱۰ یعنی دبدبہ
۱۱ یعنی خوف و رضا
۱۲ یعنی گرانی
یعنی بھاری پن
۱۳ یعنی دل
۱۴ یعنی عاجز
۱۵ یعنی دہشت

جب اس آئینۂ دل میں دوئی کا — غبار آیا ہے بس ماؤ توئی[1] کا
سو کر جبرئیل نے وحشت سبھی دور — کئے ہیں اک دلی سے اُن کو مسرور[2]
سبب چوتھا یہ ہے مرقوم نادر — کہ جبرئیل امیں گردوں[3] کے سائر[4]
نبی کے نور اقدس سے ازل میں — مقامِ قدس[5] و جائے بے خلل میں
تعلق دل سے رکھتے تھے نہایت — تعشق کو نہیں تھا اُن کے غایت
سو اس دن وہ جمال بے بدل دیکھ — لباس حسن میں نور ازل دیکھ
سو کھایا پھر دل نے اُن کے تب جوش — ہوئے فرطِ[6] محبت سے ہم آغوش
جہاں ہوتی ہے کامل آشنائی — وہاں اُلفت سے ہے یہ روشنائی
غرض جبرئیل نے شاہِ جہاں کو — رموزِ[7] آگاہِ اسرار[8] نہاں کو
پڑھا وہ آیت قدسی[9] ہدایت — کئے تعلیم اس دم باعنایت
قدم پھر اپنا مارے ہیں زمیں پر — نکل آیا وہاں سے چشمۂ تر[10]
مصفا آب حیواں سے تھا روشن — ہو جس سے روح کا سیراب گلشن
حلاوت اور مزہ میں بے بدل تھا — گویا سرچشمۂ فیض ازل تھا
سو دے جبرئیل نے حضرت کو ترغیب — کئے ہیں تب وضو بر حسب ترتیب
پھر حضرت کو وضو کروا بہ تعجیل — ہوئے ہیں پیشوا ایک بار جبرئیل
نبی نے اُن کے پیچھے اقتدا[11] کر — پڑھے ہیں رکعتیں[12] اس دم ادا کر
کہے جبرئیل نے پھر مصطفےٰ سے — تمامی انبیا کے پیشوا سے
کہ اے سلطانِ دیں یہ راہِ دیں ہے — طریق اسلام کا یہ بس یقیں ہے
یہ پایہ[13] دین کا ہے بس قوی تر — رہو اس کی ہمیشہ پیروی کر
شروع دیں میں دو رکعت بہ نامی — ہوئی ہیں فرض اس دیں میں گرامی
پھر اس بعد از نمازِ پنج گانہ — ہوئے ہیں فرض حق یہ جاودانہ
لکھا ہے یوں کہ اس سلطانِ دیں کو — چراغ بحر و بر[14] ماہِ یقیں کو
نماز اور یہ وضو باعز و تکریم[15] — کئے ہیں دو مراتب آ کے تعلیم

[1] یعنے ہم اور تو ۱۲
[2] یعنی خوش ۱۲
[3] یعنے آسمان
[4] یعنی سیر کرنیوالا
[5] یعنی پاک ۱۲
[6] یعنی بہت ۱۲
[7] یعنی چھپے ہوئے اشارے
[8] یعنی بھیدوں
[9] یعنی پاک ۱۲
[10] یعنی تازہ ۱۲
[11] یعنی پیروی ۱۲
[12] یعنی دو دو
[13] یعنی مرتبہ و بنیاد
[14] یعنی جنگل و دریا
[15] یعنی عزت و بزرگی ۱۲

روایت اس طرح پہ ہے علی سے
امیر المومنین حق کے ولی سے

کہ حضرت کے قریبِ بعثت یک روز
کہ تھا وہ روز بیشک راحت افروز

ہوئے جبریل نازل آسماں سے
جنابِ کردگارِ دو جہاں سے

سوار اُس دم تھے اک تخت بریں پر
جلال و جاہ سے آئے زمیں پر

منور تخت زیبا وہ عجب تھا
مکلل گوہرِ اعلےٰ سے سب تھا

تھے پلئے اُس کے روپے کے نوادر
زیادہ برق سے روشن تھے ظاہر

سوا اس کے زرِ خالص تھا سارا
تھا خوبی میں قمر سے عالم آرا

لگے اُس میں جواہر سب عجب تھے
زمرّد یاقوت اور یاقوت سب تھے

مَلک اُس تخت کے چو گرد یکسر
تھے بس ستر ہزار اُس دم مقرر

کہ تا حضرت کو با فوجِ ملائک
سکھا دیں راہ دیں کے سب مناسک

اسی شان و جلالت سے تب آ کر
یقیں اُترے ہیں بطحے کی زمیں پر

سلام و امن کے تحفے کو لا سات
بجا لائے سبھی رسمِ تحیات

کہے حضرت سے اے شاہِ کرامت
مُعلّےٰ گوہرِ بحرِ امامت

اُٹھو اور دیکھ لو سب دیں کے ارکاں
کہ قائم جس سے ہے ایوانِ ایماں

یہ کہہ جبریل نے اُس دم زمیں پر
نکالے ایک چشمہ مار کر پر

بہشتی تھا عجب چشمہ وہ طاہر
مُصفّا اور تھا پُرِ نور ظاہر

اُسی پانی سے پھر ترتیب کے سات
سبھی دھوئے ہیں اعضا تین مرّات

بھی اُس پانی سے حضرت کو بہ تعظیم
وضو کروا کے ترتیب تعلیم

سو حاصل کر وضو سے تب فراغت
کہے اے گوہرِ کانِ بلاغت

وضو یہ باعثِ دفعِ ضرر ہے
گناہوں کا کفّارہ سر بسر ہے

جو کوئی داخل ہو امت میں تمہاری
شریعت اور ملت میں تمہاری

کرے گا گر وضو کامل اسی طور
بجا لا اُس کے ارکاں از رہِ غور

تو حق اُس کے گناہاں سر بسر تب
جو ہوں ظاہر و باطن پُر خطر سب

۱ یعنی مصفا ۱۲
۲ یعنی درجہ ۱۲
۳ یعنی بلند ۱۲
۴ یعنی بزرگی
۵ یعنی جڑا ہوا ۱۲
۶ یعنی چاند ۱۲
۷ جواہر کیا ہوا ہے ایک
۸ جواہر کا ہے ایک

۶ باقی

قسم کا نایاب زرد ہیرہ
۸ یعنی راستہ ۱۲
۹ یعنی سلام کرنا ۱۲
۱۰ یعنی غسل ۱۲
۱۱ یعنی مرتبہ ۱۲
۱۲ یعنی تیز بیانی ۱۲
۱۳ یعنی مذہب ۱۲

کرے گا سب عفو اپنے کرم سے — رہے وہ پاک ہو سر تا قدم سے
بھی ہووے جس گھڑی قائم قیامت — رکھے گا آگ سے اس کو سلامت
عتاب و قہر سے محفوظ ہو کر — رہے جنّت میں وہ محفوظ ہو کر
نماز اس دم پڑھے فوج ملک سات — پڑھے تکبیر سے سب تا تحیات
غرض یہ دین عجب ہے شاہِ دیں کا — محمد مصطفیٰ ماہِ یقیں کا
عجب اس دین کی نعمت سر بسر ہیں — فوائد کے عجب اس میں اثر ہیں
غرض جس دم نبوّت کا کھلا باب — رسالت کے ہوئے موجود اسباب
سوا اس ایام میں سلطان دیں کے — امام الاولین و الآخرین کے
نظر کر معجزاتِ باہرہ سب — کہ جو آیات حق ہیں قاہرہ سب
نصیبہ خیر تھا جن کا ازل سے — جنابِ کردگارِ لم یزل سے
مقرر وہ سبھی اہل بصائر — کر اپنے باز تب چشمِ ضمائر
سبھی راہِ خدا میں دل قوی کر — یقین و صدق کی سب پیروی کر
سعادت جان اپنی راہ دیں میں — رضامندی ربّ العالمیں میں
ہوئے فدوی بارگاہ مصطفیٰ کے — جنابِ حضرتِ خیر الورا کے
کیے تسلیم اپنا مال و جاں سب — دیئے ہیں چھوڑ اپنا خانماں سب
رہے ثابت قدم حق کی رضا میں — ہوئے ہیں بس فدا راہِ خدا میں
تھا محکم سب سے بس ایمان اُن کا — ہے شاہد شان میں قرآن اُن کا
وے ہیں اصحاب بیشک مصطفیٰ کے — حبیبِ حق امام الانبیا کے
مکمّل سب سے ہیں علیٰ وے دیندار — سبھی قوم مہاجر اور انصار
خصوصاً چار اصحابِ گرامی — رسول اللہ کے احباب نامی
ستونِ دین ہیں بیشک وے اظہر — ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ
بیاں اُن کا سبھی مشہور تر ہے — سبھوں کی جانفشانی بس نشر ہے
بھی حضرت کی کی نبوّت اور غزا کا — بھی دعوت اور معراج عُلا کا

سلہ یعنی معاف سلہ یعنی تقصیر سلہ یعنی جوش سلہ یعنی واقع ہوئے سلہ یعنی دروازہ سلہ یعنی ساماں سلہ یعنی رونق سلہ یعنی دردست قوی سلہ یعنی عقلمند روشن دل لوگ سلہ جمع ضمیر کی یعنی دل سلہ بہتر خلق کے یعنی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲

سلہ یعنی گھر دار سلہ یعنی جب کہ رسول اللہ صلعم مکہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر گئے اور انصار وہ اصحاب جو مدینہ کے وقت ہجرت حضرت کی مدد کو آئے سلہ یعنی سب سلہ یعنی ظاہر سلہ یعنی جنگ مشہور سلہ یعنی دنیا سلہ یعنی بلند ۱۲

سبھی احوال وہ مشہور تر ہیں
سو اس باعث لکھا نہیں کچھ وہ احوال
جمع کر معجزات قاہرہ سب
ہر اک مجلس میں رکھ جوں مشعلِ نور
کہ ہو سننے سے جس کے دل قوی تر
لکھوں حضرت کے اب اجلالِ پُر ذوق
لکھیں ہیں اس طرح سے ناقلوں نے
کہ جو پیدا ہوئے ہیں ہر زماں میں
بزرگی دے سبھوں کو حق نے اوّل
پھر اُن کی شان و عزت کے موافق
عطا کر معجزوں کی سب کو قدرت
ہر اک شے سے ہر ایک کو دے بلندی
ہر اک اشیاء پہ تھے ہر ایک قادر
چلایا نوحؑ کا پانی پہ فرماں
خلیل اللہ پر کر آگ گلزار
عصا قدرت کا دے موسیٰ کے بس ہات
دکھا کر معجزہ صالح کا نادر
سلیمانؑ کو بھی دے فرمانروائی
کر عیسیٰ پر بھی بابِ فضل مفتوح
اسی صورت سے ہر اک کا دکھا دور
ہر ایک مخصوص رکھتے تھے نشاں ایک
ولے حق نے امام المرسلیں کو
عطا کر رتبۂ اعلےٰ سبھوں سے

بزرگی کے دلائل سر بسر ہیں
یہاں سے بس کیا موقوف اقوال
نبوّت کے دلائل باہرہ سب
نئے ڈھب سے کیا ہر ایک کو معمور
حجت کی رہیں سب پیروی پر
کہ جو ہیں انبیا کی شان سے فوق
سبھی اہلِ صفا روشن دلوں نے
نبیِ اکمل و مرسل جہاں میں
کیا بعضوں سے پھر بعضوں کو افضل
بزرگی اور عظمت کے موافق
دیا ہر ایک کو مخصوص حجت
دیا کفار پر فیروزمندی
تھے آثار اُن کے وہ عظمت کے ظاہر
اماں کشتی کو دے در بحر طوفاں
دکھایا اُن کے یہ عظمت کے آثار
چلایا سحر پر اُن کے کمالات
نکالا اونٹنی پتھر سے باہر
کیا ہے تخت کو اُن کے ہوائی
دیا اُن کے سبب اموات کو روح
دیا ہر ایک کو نادر عجب طور
نبوّت کی علامت بے گماں ایک
سراج الاولین و الآخریں کو
کیا ممتاز ہر پیغمبروں سے

۱ یعنی جمع قول کی
۲ یعنی قوی غالب
۳ یعنی روشن
۴ یعنی زیادہ طاقت
۵ یعنی بلند و برتر
۶ یعنی افضل برگزیدے
۷ یعنی سردار ۱۲
۸ یعنی فتح مندی ۱۲
۹ یعنی نشانیاں ۱۲
۱۰ یعنی

۵ باقی

۱۰ یعنی حکومت
۱۱ یعنی ہوا پر بیٹھے والا ۱۲
۱۲ یعنی دروازہ ۱۲
۱۳ یعنی کشادہ ۱۲
۱۴ یعنی مردوں کو ۱۲
۱۵ یعنی جان ۱۲
۱۶ یعنی سرفراز ۱۲

سو اس باعث سے دے اعجاز سارے | دیا ہے حضرت احمدؐ کو بارے
عطا کر قوت ممتاز اُن کو | کیا ہے مجمع اعجاز اُن کو
ہر اک شئے کی ہر اک کو دسترس تھی | سبھی وہ دسترس حضرت کو بس تھی
نوادر معجزات باہرہ[۱] سب | رسالت کے شواہد[۲] ظاہرہ سب
تھے قائم ذات میں خیر الوریٰ کے | وجود پاک میں بدر الدجےٰ[۳] کے
خدا نے کر عطا قدرت کی یہ شان | دکھایا آپ کی عظمت کی یہ شان
سبھوں سے معجزے کر اُن کے فائق | کیا ہے شان و عظمت کے موافق
نہ یہ خوبی کسی کی ذات میں تھی | نہ قوت کس کے یہ حرکات میں تھی
سبھی حرکات اور سکنات ان کے | تھے سارے معجزے دن رات ان کے
ہر اک اشیا پہ کر کر ان کو مختار | دیا ہے معجزے سب اُن کو یکبار
عطا کر قدرت و قوت تمامی | کیا ہے مظہر کل بس گرامی
نظر کر اقتدار[۴] اُن کی یہ ظاہر | زباں عاجز ہے اور ہے عقل قاصر[۵]
ولے تھوڑا لکھوں نادر بیاں اب | ہر اک معجز کا دکھلاؤں نشاں اب
پھر اس عظمت کا نادر دیکھ یہ طور | کریں اہل خرد اس شان کو غور
لکھوں اب معجزہ اک از سر شوق | کہ ہے یہ نوحؑ کے اعجاز سے فوق[۶]
کہ اک دن گوہر دریائے رحمت | محمد مصطفےٰؐ سلطان عظمت
گئے ہیں سیر کو بطحا سے باہر | سو پہنچے اک مکاں پر آ کے ظاہر
عجب تھا اُس مکاں پر ایک تالاب | بھرا اس میں نہایت صاف تھا آب
کنارے اسکے سب پتھروں کے تھے ڈھیر | اُٹھانے سے ہوں جسکے پہلواں زیر[۷]
عجب تھا وہ مکاں لیکن ہوادار | سو ٹھہرے ہیں وہاں سلطان ابرار[۸]
ہوا ہے عکرمہ تب آ کے حاضر | پسر بوجہل کا مردود کافر
سو حضرت نے کر اُس کی رہنمائی | کئے دعوت بتوحید الٰہی
جواب اُس نے دیا حضرت کو ظاہر | کہ مجھ کو معجزہ دکھلاؤ نادر

۱ه یعنے قوی محکم مضبوط ۲ه یعنے گواہ ۳ه یعنے گھٹی کی اندھیرے کو روشن کرنیوالے چاند کامل ۴ه یعنے توانائی و زور و طاقت ۱۲ ۵ه یعنے کوتاہی کرنے والی ۶ه بلند یعنے بزرگ ۱۲ ۷ه یعنے عاجز ۸ه یعنے بادشاہ نیکوکاروں کے

کہ تا اُس سے میرا ایماں قوی ہو
یہ سُن کر اُس سے محبوبِ خدا نے
کہے ہیں اس طرف پتھرے ہیں سب ڈھیر
کہو اُن پتھروں سے عالی جاہ تم کو
یہ سُن حضرت کی تقریر اُس نے انجام
یہ سن پیغام شاہِ بحر و بر کا
ہلے پتھرے مکاں سے تب تمامی
اُستر تالاب میں پتھر اسی دم
سو آئے تیرتے حضرت کی جانب
کھڑے پانی پہ ہوا سدم ادب سے
کئے حضرت نے پتھران کو اشارہ
سو آئے تیرتے اُس دم کنارے
یہ دیکھا حاضروں نے کھیل نادر
بھی آخر عکرمہ نے کام پایا
یہاں اہلِ خرد دیکھیں نظر کر
چلی گر نوحؑ کی پانی پہ کشتی
ولے یہ معجزہ بس ہے عجب تر
ہے کشتی اور پتھروں میں بہت فرق
عجب ہے معجزہ اعلےٰ بہ تصریح
بھی حضرت نوحؑ کے بیشک زماں میں
ہوا واقع خدا کا قہر بارے
ولے حضرت کا جب آیا زمانہ
اماں پائے ہیں سب قحط و بلا سے

مجھے حضرت کی واجب پیروی ہو
مُغلّے گو ہمہ بحرِ عطا نے
تو جا اب پاس اُن کے اور نہ کر دیر
بلاتے ہیں رسولؐ اللہ تم کو
کہا پتھروں سے جا حضرت کا پیغام
حبیبِ حق رسولِ نامورؐ کا
چلے خشکی میں کرتے خوش خرامی
ہوئے تیراک اُس پانی پہ باہم
مقابل آپ کے آ با مراتب
ہوئے قائم مقتدر حکمِ رب سے
چلے سب باز بس ہوا آشکارا
گئے اپنے مکاں پر سب وہاں سے
کئی آئے مسلمانی میں ظاہر
نبیؐ کی ذات پر ایمان لایا
کہ کس کی شان ہے اب اسمیں برتر
تو اُس میں کچھ نہیں واقع درشتی
کہ پانی پر ہوئے تیراک پتھر
نوادر تر یہ ہے پتھرے نہ ہوں غرق
ہے اُس کو نوحؑ کی قوت پہ ترجیح
بلا نازل ہوئی ہے سب جہاں میں
ہوئے ہیں غرق بیشک لوگ سارے
درِ رحمت کھلے ہیں جاودانہ
مصیبت اور سب رنج و عنا سے

۱ یعنی بلند
۲ یعنی دریا
۳ یعنی جنگل وصحرا
۴ یعنی صاحب نام
۵ یعنی تیرنے والے
۶ یعنی پتھر

۸ باقی

واسطے ۷ یعنی بلند
زیادہ ۸ یعنی سختی
۹ یعنی ظاہر شدہ
۱۰ یعنی غلبہ للتصریح
مشقت ۱۲

ہوئے سرسبز صحرا اور سب دشت ہوئی دنیا مقرر مثلِ گلگشت
یہ دیکھو بس نبیؐ کی ہے عجب شان سبب جن کے ہوا واقع نہ طوفان
نہ پائی خلق نے بھی کچھ اذیت[1] نہ پہنچی آئی کسی کے کچھ مصیبت
اگرچہ کافروں نے شاہِ دیں کو حبیبِ حق امام المرسلیں کو
دیئے ہیں سخت تکلیف اور آزار[2] بہت سا رنج پائے شاہِ مختار
ولے برداشت[3] کر تکلیف وہ سب کئے حق میں نہ اُن کے بددعا کب
عجب حضرت کی رحمت کی نظر تھی محبت اور شفقت کی نظر تھی
اگر کرتے غضب سے اک اشارت جہاں ہوتی سبھی یکبار غارت
روایت ہے یہاں بس یہ گرامی[4] کہ حضرت مصطفےٰ سالار نامی
مصیبت کافروں سے سخت تر دیکھے اذیت[5] بے نہایت سر بسر دیکھے
ہوئے اک روز بیشک سخت غمناک کئے آزردہ اپنا خاطرِ[6] پاک
اُسی ساعت جنابِ حق سے جبریلؑ یہی پیغام لے آئے بہ تعجیل[7]
کہ اے محبوب میرے شاہِ معصوم[8] نہ کر تو خاطرِ نازک کو مغموم
کرے گر تو نظر سے اک اشارت تو کرتا ہوں جہاں اک پل میں غارت
رضا تیری و قدرت بس مری اب دونوں حاضر ہیں کہہ اب دل کی مطلب
فرشتہ ایک پھر آیا فلک سے ہوا حاضر وہاں مُلکِ مَلَک[9] سے
بجا رسمِ ادب لا کے نہایت کہا اے گوہرِ بحرِ[10] ہدایت
مجھے بھیجا ہے حق نے آپ کے پاس میں ہوں محکومِ[11] حکمِ افضلِ[12] الناس[13]
مُوَکّل[14] میں ہوں بیشک سب جہاں کا بیابان و درخت و انس و جاں کا
اشارت ہووے گر حضرت سے اسدم تو غارت کر دکھاؤں سب یہ عالم
یہ سُن اُس رحمۃ للعالمیں[15] نے حبیبِ حق امام المرسلیں نے
دیئے نیں حکم غارت اس کو یکسر گیا تب وہ رضا لے آسماں پر
عجب تھی ذاتِ احمد مظہرِ[16] جود[17] تھا اک رحمت کا دریا جس میں موجود

۹

[1] یعنے تکلیف
[2] یعنے دُکھ ۱۲
[3] یعنے صبر ۱۲
[4] یعنے بزرگ
[5] یعنے رنج و ہموم
[6] یعنے دل ۱۲
[7] یعنے جلدی
[8] یعنے پاک
[9] یعنے فرشتوں کا ملک یعنی آسمان سے
[10] یعنے دریا
[11] یعنے حکم کیا گیا
[12] یعنے بزرگ
[13] یعنے آدمی
[14] یعنے وکیل
[15] یعنے دونوں جہاں کے بشیرا نذیرا
[16] یعنے جائے ظہور
[17] یعنے بخشش

شفیق ایسا ہوا نہیں کوئی جہاں میں
رحیم[1] و مہرباں سب انس و جاں ہیں

نبی کی شان میں عاجز زباں ہے
ثنا[2] کی تاب اور طاقت کہاں ہے

دگر حق نے کرامت لطف[3] و احساں
دکھایا ہے خلیل اللہ کی شاں

کہ اُن کی ذات کو دے یہ کرامت
رکھا ہے آگ میں اُن کو سلامت

دے حضرت کی کر شان اُس سے عالی
دکھایا ہے یہ فضلِ لایزالی

کہ حضرت کا لباسِ پاک و اطہر[4]
رکھا ہے آگ سے محفوظ یکسر

خواص حضرت کے تن کا یہ عجب تھا
نوادر سربسر مشہور سب تھا

کہ جو کپڑا لگا حضرت کے تن سے
ہوا ملبوس[5] جو وصل بدن سے

نہ پہنچا آگ سے اس کو ضرر[6] کب
ہوئی نیں آگ اس پر کارگر سب

یہ بس تھا معجزہ حضرت کا نامی
لباسِ تن نوادر تھا گرامی

کہ جس کے واسطے سب آگ یکبار
سدا ہوتی تھی گلشن اور گلزار

نہیں تھا آگ میں یہ تاب و امکاں
کہ ملبوسِ نبیؐ کو دیوے نقصاں[7]

جسے کرتے تھے حضرت با عنایت
لباس اُس جسم اطہر کا عنایت

اگر میلا وہ کچھ ہوتا تھا فی الحال
اُسے دیتے تھے سارے آگ میں ڈال

وہ بس میل آگ سے ہوتا تھا سب صاف
نکل آتا تھا کپڑا ہو کے شفاف[8]

نہ پہنچے ایک تاگے کو ضرر کب
نہیں تھا آگ سے اس کو خطر کب

محبو اب یہاں ہے غور درکار
لباس اور تن میں بس ہے فرق بسیار

جو عظمت تھی خلیل اللہ کے تن میں
وہ عظمت تھی نبیؐ کے پیرہن[9] میں

خلیل اللہ کا وہ جسم منقوش[10]
نبیؐ کے یہ تن اطہر کا ملبوس

دونوں عظمت میں یکساں سربسر تھے
دونوں آتش سے بیشک بےخطر تھے

لطیفہ[11] اک یہاں لکھتے ہیں نادر
کہ حضرت کا لباسِ پاک و طاہر[12]

بدن سے جو لگا حضرت کے یکسر
نہ آتش سے تھا خوف اُس کو مضرر

پھر حضرت کی محبت جس کے دل میں
بھری ہووے سراپا آب و گل[13] میں

۱؎ یعنی رحم کرنے والا ۱۲
۲؎ یعنی تعریف ۱۲
۳؎ یعنی مہربانی
۴؎ یعنی پاک ۱۲
۵؎ یعنی پہنا ۱۲۵
۶؎ یعنی نقصان ۱۲
۷؎ یعنی نقصان
۸؎ یعنی صاف و روشن
۹؎ یعنی لباس ۱۲
۱۰؎ یعنی نقش کیا گیا ۱۲
۱۱؎ یعنی اچھی بات
۱۲؎ یعنی پاک
۱۳؎ یعنی مٹی ۱۲

باقیات ۱۲۱

قیامت میں اُسے پھر کیا خطر ہے ۔ کہو کیا آتشِ دوزخ سے ڈر ہے
جو فدوی ہووے اُس فریاد رس کا ۔ جلے نیں آگ میں یک بال اُس کا
محبت جو رکھے حضرتؑ سے ہر بار ۔ قیامت میں ہے دوزخ اس کو گلزار[1]
محبت آپ کی دکھلاوے یہ شرف[2] ۔ خوارق[3] اس کی آتش کو کرے برف
محبت میں یہ حضرت کی اثر ہے ۔ خواص اس کا یہ نادر سر بسر ہے
محبتو آتشِ دوزخ سے ہر بار ۔ قیامت میں اماں[4] گر ہوئے درکار
تو لازم تر ہے الفت کا پیشہ ۔ رہو حضرت کے فدوی ہو ہمیشہ
رہو اخلاص سے از پائے تا فرق[5] ۔ محبت میں سدا حضرت کی ہو غرق
کہ تا یہ جاں نثاری کے سب آثار ۔ قیامت میں یقیں ہوویں نمودار[6]
کبھی موسیٰؑ کا نوادر جو عصا تھا ۔ وہ بیشک سحر پر فرمانروا تھا
دکھا کر اُس عصا نے بس کمالات ۔ کیا فرعون کے جادو کو غارت
حجر[7] پر مارتے تھے اُس کو جس دم ۔ نکل آتا تھا اُس سے چشمۂ نم
کبھی موسیٰؑ اپنی لے اُمت کو بائے ۔ گئے ہیں جس گھڑی دریا کنارے
ہوا دریا عصا سے شق وہ یکبار ۔ ہوئے موسیٰؑ گذر دریا سے تب پار
تھا موسیٰؑ کے عصا کا یہ خوارق ۔ وہے اُس سے زیادہ اور فائق
خدا نے مصطفےٰ کو بس دیا ہے ۔ گرامی اُن کی انگلی کو کیا ہے
عصا سے تھا زیادہ اس میں خاصہ ۔ سنو اُس کا ہے نادر یہ خلاصہ
کہ حضرتؐ نے کر اُس سے اک اشارا ۔ سکے ہیں چاند کو شق آشکارا
عصا کا تھا عمل جاری سحر پر ۔ وہے حکم اُس کا تھا نافذ قمر پر
کیا ہے حق نے جادو اُس سے غارت ۔ ہوا شق چاند اُس کی یا اشارت
عجب جادو پہ اُس کا بس عمل تھا ۔ اسے بس قدرتِ حق میں دخل تھا
یہاں رکھ صاف اب چشمِ ارادہ ۔ کہو عظمت ہے کس کی بس زیادہ
بس انگلی سے نبیؐ کی یکجاری ۔ ہوئے ہیں چشمۂ تسنیم جاری

[1] یعنی باغ [2] یعنی بزرگی [3] یعنی عجوبات خلاف عادت وقوع میں آوے [4] یعنی پناہ [5] یعنی سرتک [6] یعنی ظاہر [7] یعنی پتھر

۱۰

یعنی تیز و عمدہ یعنی صاحب یعنی جادو یعنی جاری یعنی بہشت کی نہر

نکلتا ہے سدا پتھر سے پانی
وہ ہے عظمت کی ہے یہ بس نشانی

کہ انگشت مبارک کس قدر ہے
وجود اس کا نہایت مختصر ہے

ہو جاری اُس سے نادر چشمۂ آب
کرے یک خلق کو معمور و سیراب[1]

یہ عظمت ہے زیادہ بس نہایت
نہ اس قوت کو کچھ ہے حدّ و غایت

حشر میں بھی مقتدر ختم مرسل
کہ سارے انبیا سے جو ہیں افضل

یقیں جب ساتھ لے اُمت کو اپنے
تمامی تابع ملت[2] کو اپنے

چلیں عرصات[3] سے جنت میں جسدم
تو ہیں بس راہ میں ساتوں جہنم

اُسی دم ختم مرسل شاہ لولاک
حبیب حق چراغ ارض و افلاک[4]

تو ظاہر کر وہاں صولت[5] کو اپنے
جلال[6] و عظمت و ہیبت کو اپنے

تب انگشت کرم سے آشکارا[7]
کریں گے جانب دوزخ اشارا

اُسی دم آگ سب ہو جائیگی دُور
شرر[8] اُس کے سبھی ہو دینگے مستور[9]

تب اپنی لیکے اُمت جاویں اُس پار
نہ کس کا ایک جلے گا بال زنہار

عصا سے معجزہ بس ہے یہ دلکش
کہ کر اُنگلی سے شق دریائے آتش

کریں ظاہر وہاں صولت[10] کو اپنے
لجاویں پار کر اُمت کو اپنے

کہو کیا شان حضرت کی عجب ہے
خدا کا فضل اور احسان سب ہے

نہ اس عظمت[11] سے عظمت کس کی برتر
عجب یہ شان ہے اللہ اکبر

دگر یہ معجزہ بس ہے عجائب
ہے صالح کی لقیں قوت یہ غالب

کہ اک دن بارگاہ مصطفےٰ میں
جناب حضرت خیر الورےٰ[12] میں

کئی حاضر ہوئے ہیں اُکے کفار
کہ جو تھے سخت مردود اور اشرار[13]

کہے سب نے دکھاؤ اپنی عظمت
نبوت کا کرشمہ[14] اور قوت

کہے حضرت نے اے کفار سارے
کہو کیا مانگتے ہو مجھ سے بارے

کہے سب نے کہ یہ اشجر[15] جو ظاہر
یہاں ہے آپ کی خدمت میں حاضر

کرو اس کی طرف تم یک اشارا
کہ اس کی پشت[16] سے اب آشکارا

---

۱ یعنی تازہ ۱۲
۲ یعنی مددگار
۳ یعنی میدان حشر
۴ یعنی سب آسمان
۵ یعنی دبدبہ ۱۲
۶ یعنی زبردستی ۱۲
۷ یعنی ظاہر ۱۲
۸ یعنی چنگاری

۲ باقی

۹ یعنی پوشیدہ
۱۰ یعنی دبدبہ ۱۲
۱۱ یعنی ہرگز بھی ۱۲
۱۲ بہترین خلائق
۱۳ یعنی شریر لوگ
۱۴ یعنی معجزہ ۱۲
۱۵ یعنی درخت ۱۲
۱۶ یعنی پیٹھ ۱۲

نکل آوے جو خرمے کا درخت ایک
لگے خرمے کا میوہ اس پہ بھی نیک

اُسے ہم کھاکے اب لاتے ہیں ایماں
یقیں ہوتے ہیں بےشک اب مسلماں

یہ سُن اُس نونہال[۱] باغ دیں نے
گُل ایجاد[۲] و گلزار یقیں نے

اشارت ایک کیے اشتر کی جانب
اسی دم قدرتِ حق سے عجائب

نکل اُس کی قفا سے نخل[۳] نادر
لگا میوہ اسے قدرت سے ظاہر

یہ عظمت دیکھ عالی بخت سارے
ہوئے ہیں صاحب ایماں بارے

وہ ناقہ سنگ سے آئی ہے باہر
وے یہ معجزہ ہے اس سے نادر

کہ اشتر کے مقرر تن میں جاں ہے
یقیں بس گوشت اور سب استخواں[۴] ہے

نکل آیا درخت اس سے قوی ایک
اُسی ساعت لگا میوہ اُسے نیک

نہیں تھا بیخ و بن[۵] اُس کا زمیں پر
رواں تھا جانور با نخل یکسر

جو پتھر ہیں مقرر اور سب سنگ
نکلتے اُس سے ہیں جاندار خوش رنگ

وے اشتر سے نکلے نخل اعلا
قوی یہ معجزہ ہے اس سے بالا[۶]

سلیماںؑ کا بھی گرچہ تخت نادر
ہوا پر سیر بس کرتا تھا ظاہر

وے حق نے شب معراج میں بس
نبی کی شان کر سب سے مقدس[۷]

دیا ہے بھیج ایک بُراق نادر
سراپا اس کا تھا غرق جواہر

سلیماںؑ کے تھا عالی تخت سے وہ
مکرم سلطنت اور بخت سے وہ

سواری اُس پہ کر سلطان لولاک
ہوئے ہیں سائر[۸] جنت و افلاک

جلوس[۹] میں تھے ملائک آسماں کے
مقرب[۱۰] تر خداوند جہاں کے

بھی آئے سیر کر عرش عُلا کا
سبھی افلاک اور دارالبقا[۱۱] کا

سلیماںؑ کا نہ اعلیٰ اُن سے تھا تخت
کہاں براق سے ہے نسبت تخت

یہ تھا رہوار[۱۲] بس اوج ہوا کا
وہ سایہ تھا یقیں عرش عُلا کا

ہوا پر جانور اُڑتے ہیں ہر دم
وے منزل ہے نادر عرش اعظم

سلیماںؑ کے تھے ہمراہ دیو سارے
ملک ہمراہ تھے حضرت کے بارے

۱ یعنے سالودہ ۲ یعنے موجودہ پیدائش ۳ یعنے درخت خرما ۴ یعنے ہڈی ۵ یعنے جڑ ۶ یعنے بلند

۱۱

۷ یعنے پاک ۸ یعنے سیر کرنیوالے ۹ یعنے آس پاس ۱۰ یعنے نزدیک ۱۱ یعنے ہمیشگی کا مکان ۱۲ یعنے خوش رفتار چلنے والا

یہ رتبہ[1] اور یہ جاہ و جلالت — یہ شانِ عظمت و قدر کمالت
یہ کرنا سیر ساتوں آسماں کا — یہ پھرنا سب مکاں ولامکاں کا
سلیماںؑ کو میسر یہ کہاں تھا — کہاں ان بیں اس عظمت کا نشاں تھا
سلیمانؑ دولتِ فانی سے خوش تھے — اسی دولت و سلطانی سے خوش تھے
دے حضرت نے کر ہمت کو معمور[2] — رہے اس دولتِ دنیا سے بس دور
لکھوں اب اس مکاں پر ایک روایت — کہ بس نادر ہے وہ بیشک روایت
کہ ایک دن بارگاہِ شاہِ دیں میں — جنابِ رحمۃ للعالمیں میں
ہوئے روح الامیںؑ بس آکے حاضر — بجا لا سب ادب کے رسم وافر[3]
کہے حق نے کہا اس طور پیغام — کہ اے محبوب میرے رحمتِ عام
اگر دُنیا کی کچھ دل میں ہوس ہے — تمنا[4] سلطنت کی ہم نفس ہے
تو دے کر اس گھڑی سب تاج اور تخت — کروں حضرت کو سلطانِ جواں بخت
جواہر اور زر کے دے خزانے — کروں دولت کے بخشش کارخانے
جہاں ہووے اسی دم سب میسر — مسخر[5] ہو دیں بیشک ہفت کشور
ملے پیغمبری اور بادشاہی — رہو دل شاد از فضلِ الٰہی
یہ سن حضرت نے اس سے منہ پھرائے — یہی جبریل کو پھر کہہ سنائے
کہ دنیا سے نہیں ہے مجھ کو کچھ کام — نہیں یہ سلطنت درکار مادام[6]
مجھے ہے آرزو دولت وہاں — قیامت اور اُس باغ جناں[7] کی
مجھے عقبیٰ کی شاہی بس عطا کر — ہمیشہ مالک ملک بقا کر
غرض حضرت نے از فضلِ الٰہی — قبولے نیں یہاں کی بادشاہی
دلے جب ہووے گی قائم قیامت — سو دیکھ حضرت کی شاہی باکرامت
سلیمانؑ ہو ویں اس شاہی سے نادم[8] — نہ ہوگی اُن کو یہ دولت ملازم
بھی سلطانِ دو عالم فضل رب سے — یقیں جنت میں جاویں پیش[9] سب
مکاں جنت میں پاویں سب سے اعلیٰ — زیادہ سب سے قرب[10] حق تعالیٰ

[1] یعنی مرتبہ
[2] یعنی آباد
[3] یعنی منضبط و مضبوط
[4] یعنی درخواہ
[5] یعنی تابعدار
[6] یعنی ہمیشہ
[7] یعنی جنت
[8] یعنی پشیمان
[9] یعنی آگے
[10] یعنی نزدیکی

باقی ۱

بھی سارے انبیا کے بعد یکبار ۔ سلیماںؑ کو ملے جنت کا گلزار
یقیں سب مرسلِ عالی نسب سے ۔ مکاں ادنیٰ ملے گا ان کو سب سے
یہ دُنیا کی ہے شاہی کی عجب شان ۔ ہے جس سے دین کی شاہی کو نقصان
بھی عیسیٰؑ کی دکھا کر حق نے یہ شان ۔ دیا اُن کے سبب اموات کو جان
فزوں اُن سے نبیؐ کی کر کرامت ۔ دیا ہے معجزے کو اُن کے عظمت
دکھا کر حق نے فیضِ لایزالی ۔ کیا ہے شان کو حضرت کے عالی
کہ عظمت آپ کی عالم میں مفتوح ۔ دیا بز غالۂ بریاں کو روح
عجب یہ معجزہ عالی ہے یکسر ۔ یقیں ہے شان سے عیسیٰؑ کی برتر
اگر جیتے ہوئے اموات سارے ۔ نہیں ہے کچھ تعجب اس میں بارے
یقیں بز غالۂ بریاں کو جاندار ۔ دکھائے کر کے سلطانِ جہاندار
عجب ہے شان یہ عالی مقرر ۔ یقیں عیسیٰؑ کی قوت سے ہے برتر
دہم مجلس میں واضح یہ بیاں ہے ۔ بزرگی کا نبیؐ کے سب نشاں ہے
یہاں اس بات کو کر مختصر اب ۔ لکھا نہیں معجزہ تصریح کر اب
غرض سلطانِ دیں کے سب مراتب ۔ ہیں اعلیٰ اور نامی با مناقب
کہاں ہے تاب و طاقت کس بشر میں ۔ کسی مثبت گیا بے قدر میں
کہ حضرت کے سبھی اوصاف نامی ۔ کرے مرقوم با عظمت تمامی
قصوری کا زباں سے کرکے اقرار ۔ درودِ بے حد و صلوٰۃ بسیار
پڑھوں بر روحِ سلطانِ دو عالم ۔ فدا ہو مرقدِ عالی پہ ہر دم

پڑھو اے اسعدِ دارین صلوٰۃ
بروحِ سیدِ الکونین صلوٰۃ

اللّٰھم صلِّ علیٰ سیدنا محمدٍ وّ علیٰ آلِ سیدنا محمدٍ وّ بارِک وَسلِّم

یعنی باغ ۔ یعنی بغیر ۱۲ ۔ یعنی مُردوں ۔ یعنی برتری ۔ یعنی بزرگی ۔ یعنی بریاں ۔ یعنی بھاری بکری ۔ یعنی جان

۱۳

یعنی تمام ۔ یعنی اوصاف ۔ یعنی حمد ۔ یعنی التماس ۔ یعنی جان ۔ بہت ۔ یعنی ہزار ۱۲ ۔ یعنی سردار دو عالم ۱۲ ۔ جہاں کے ۱۲

ساتویں مجلس

قلم مداح شاہِ بحر و بر ہو
ہوا ہے مجلس ہفتم کا سالک
عجب نور اس میں نادر جلوہ گر ہے
بیاں دیکھ اس کا سب خوبی سے معمور
نظر کر اس کی خوبی ماہ و انجم
متحیر بے خودی سے غش کریں سب
عجب ہے مجلس ہفتم یہ نادر
یقیں یہ معدنِ نورِ مبیں ہے
بھری ہے یہ نوادر کیفیت سے
ثنا اس ذات کی مرغوب ہے سب
یقیں حضرت کے نادر سب شمائل
نشاں تھے وہ تکمل قربیت کے
خواص اُس تن کے سب مخصوص تر ہیں
سو بعضے وے علامت بس نوادر
ہیں راوی معتبر اس کے تمامی
یہ لکھتے ہیں کہ حق نے مصطفٰے کا
بنایا تھا نوادر سرو قامت
کیا تھا جسم کو حضرت کے پُر نور
نبوت کے دلائل اس میں قاطع
عجب وہ سرو قد تھا سب سے ممتاز

فدائے طلعتِ خیر البشر ہو
کہ سامع جس کے ہیں سارے ملائک
کرتا عرش بریں جس کی قدر ہے
بلا گرداں ہے اس پر عالم نور
ملائک از زمیں تا چرخ ہفتم
یہ خوبی دیکھ کر غشغش کریں سب
کرشمے ذاتیہ ہیں اس میں باہر
شمائل نامۂ سلطانِ دیں ہے
جمالِ مصطفٰے کی سب صفت ہے
بیاں محبوب کا محبوب ہے سب
تھے آثارِ نبوت کے دلائل
شواہد تھے عجب محبوبیت کے
بزرگی کے علامت بے حصر ہیں
اسی مجلس میں اب لاتا ہوں ظاہر
سخن میں متفق ہیں سب گرامی
معلّٰے اس حبیبِ با صفا کا
سبھی محبوبیت کی دے علامت
تمامی جلوہ خوبی سے معمور
رکھا تھا سر بسر پُر نور و لامع
تھا بیشک معدنِ عظمت و اعجاز

۱ یعنی دریا
۲ یعنی مجلس
۳ یعنی چلنے والا
۴ یعنی راہ نیک
۵ یعنی بلند
۶ یعنی تعجب
۷ یعنی کان
۸ یعنی روشن
۹ یعنی ظاہر
۱۰ یعنی خصلت
۱۱ یعنی تعریف
۱۲ یعنی پسند

۱۴۳ باقی

۱۳ یعنی دلیلیں
۱۴ یعنی گواہ
۱۵ یعنی بیحد
۱۶ یعنی انتہا
۱۷ یعنی بزرگی
۱۸ یعنی بلند
۱۹ یعنی قطع کرنے والا
۲۰ یعنی روشن
۲۱ یعنی عزت دیا گیا
۲۲ یعنی معجزہ

وجودِ پاک خوبی میں عَلم تھا
کرشمے اور ادا سب قربیت کے
سوا حضرت کے کس عالی قدر میں
تھا حضرت کا طربؔ افزا عجب تن
خواص اُس تن کے نادر سب عجب ہیں
غرض حضرت کے اس ناز و ادا کا
تھا پہلا معجزہ یہ اُس میں نادر
کبھی یہ چھاؤں اُس عالی نسب کی
گری میں ایک ساعت بر سرِ خاک
عجب تھا رشک گوہر سروِ قامت
مقرر تھا وہ تن نورِ الٰہی
کیا بے سایہ حق نے جسمِ مختار
سببؔ پہلا ہے اس صورت سے مسطور
نہیں اُس میں دوئی کا کچھ دخل تھا
شہودؔ و قرب تھا عین اُس کو حاصل
یہ ممتازی کی خوبی بس عیاں ہے
علامت تھی یہ ظاہر معرفت کی
کہ قطرہ اک نکل دریا سے باہر
ہوا ہے پھر اُسی دریا میں وہ غرق
یہ یکتائی کی بس ہے عین منزل
سو یکتائی کی تن نے کیفیت یہ
اسی باعث رہا سائے سے ہو دور
غرض یہ بھید نازک تر ہے کامل

بھرا اعجاز سے سر تا قدم تھا
بھرے تھے اس میں سب محبوبیت کے
نہ یہ خوبی تھی نادر کس بشر میں
تھا بیشک گوہرِ عظمتؔ کا معدن
دلائل مکرمت کے بس وے سب ہیں
عجب عالم تھا حُسنِ دلربا کا
کہ بے سایہ تھا تن حضرت کا ظاہر
امام الانبیا محبوبِ رب کی
یہ نادر تھا خواصِ عنصرؔ پاک
تھی ظاہر اس میں یہ نادر کرامت
کہاں ہے نور میں ظاہر سیاہی
کئی اس بھید میں مائل ہیں اسرارؔ
کہ تھا جسمِ نبی اللہ کا نور
مقرر جسم عالی بے مثل تھا
یہ نقطہ ہے اسی وحدت کا کامل
شہودِ عین وحدت کا نشاں ہے
یہ نادر ہے دلیل اُس کیفیت کی
وجود اپنا دکھا کر سب کو ظاہر
نہ دریا میں نہ اُس میں کچھ رہا فرق
نہ حضرت کے سوا یہ کس کو حاصل
کیا حاصل خوارقؔ اور صفت یہ
ہے سائے کا بیان معدومؔ مذکور
نہیں ہے عام کو فیض اس سے حاصل

۱؎ یعنی خوشی کا بڑھانے والا ۱۲ ۲؎ یعنی بزرگی ۳؎ یعنی جسم ۴؎ یعنی بھیدوں ۵؎ یعنی لکھا گیا ۱۲

۶؎ یعنی روبرو الٰہی ۷؎ یعنی آنکھوں سے دیکھنا اللہ تعالیٰ کو کہ یہ ۸؎ سرفرازی و بزرگی کا سبب ۹؎ عقل سے جو بات خلاف عادت ظاہر ہو اور یعنی عادت ۱۰؎ یعنی نیست ۱۲

وے اہل ولایت بس مقرر
سببِ[۲] دیگر یہ ہے مرقوم نادر
کدورت کا نہ اس میں کچھ نشاں تھا
صفائی روح میں جو سر بسر تھی
لطافت[۳] میں مقرر جسم اور جاں
لطافت کے سبب سایہ بھی یکسر
صفائی کا یہ جلوہ تھا عجائب
یہ خوبی اس لطافت کی تھی اعظم
رہا پوشیدہ تر سب کی نظر سے
سبب[۳] دیگر یہ لکھتے ہیں عجائب
نہایت نور سے لامع[۴] یقیں تھا
مقابل اُس کے تھا خورشید[۵] بے نور
سو غالب پن دکھا وہ اپنا یکسر
مثل بھی یہ یقیں مشہور تر ہے
شمع اور ہو ویں مشعل گرد ویکجا
مقابل اُس کے یہ معدوم ہووے
بھی بعضوں نے لکھی ہے یہ روایت
قیامت کیلئے محجوب[۱۳] کر سب
یہ لکھتے ہیں کہ جب ہووے قیامت
سو آ خورشید سب کے سر پہ یکبار
وہاں سایہ نبی کا ہووے حاضر
کرے اُس دم کرم سے سایہ بانی
سو اس باعث یقیں ظلِّ[۱۶] کرامت

سبھی اس رمز[۱] کے قائل ہیں یکسر
کہ تھا جسم نبی شفاف ظاہر
مصفا جسم اطہر[۲] بے گماں تھا
صفائی جسم میں بھی اس قدر تھی
لطیف[۳] اور پاک بس دونوں تھے یکساں
نہ آیا ہے نظر کس کو مقرر
تھا سایہ اس سبب نظروں سے غائب
کہ جس سے سایۂ جسمِ مکرّم[۵]
نہ واقف کوئی ہوا سکے اثر سے
کہ حضرت کا مبارک جسم ثاقب[۶]
وہ غالب تر عجب نور مبیں[۷] تھا
مقتّر ماہ کا تھا نور کا فور
ہوا نیں خاک بر لب سایہ گستر[۸]
کہ معلوبی[۹] میں سایہ سر بسر ہے
شمع کا ہووے سایہ پھر ہویدا[۱۰]
سو پرچھایہ وہاں معلوم ہووے
کہ سایہ آپ کا حق نے امانت
رکھا ہے اُس کو مخفی سر بسر سب
کرے عرصات[۱۴] میں خلق استقامت
تپش کے اپنے سب دکھلاوے آثار
سو اُمت کے سر پر اپنے ظاہر
تپش خورشید کی کر دیوے فانی[۱۵]
رکھا محجوب حق نے کر امانت

۱۳

باقی

[۱] یعنی بھید [۲] یعنی پاکیزہ [۳] یعنی باریک [۴] یعنی پاک [۵] یعنی بزرگ [۶] یعنی روشن [۷] یعنی روشن [۸] یعنی سایہ پھیلانے والا [۹] یعنی ترتیب
[۱۰] سایہ پھیلانے والا [۱۱] یعنی عاجزی [۱۲] یعنی ظاہر روشن [۱۳] یعنی پوشیدہ [۱۴] یعنی میدان قیامت [۱۵] یعنی فنا [۱۶] یعنی سایہ

بھی بعضوں سے ہے نادر تر بیاں یہ
کہ ہے روئے زمیں یہ پُر علائق[١]
سدا مخلوط[٢] با آلودگی سے ہے
سو اس باعث سے خلاقِ جہاں نے
دے عزت آپ کے سائے کو یکسر
کہ تا روئے زمیں سے ہووے محجوب[٣]
مقرر جو حبیبِ کبریا ہو
یہ محبوبی کی خوبی سربسر تھی
دگر اس سرورِ عالی کے سر پر
عجب تھا سایہ گستر ابر نادر
تلے اُس ابر کے وہ ماہ اتمام
ہمیشہ ابر تھا وہ سر پہ قائم
تلے اُس ابر کے قندیل جاوید
بھرا تھا آب رحمت سے لبالب
دو جانب اُسکے دو اُڑتے تھے طائر
ہمیشہ کھول نادر بال و پر وہ
یہ کیا عظمت اُس عالی جاہ کی تھی
نہ دیکھا کس نے اس صورت کسی کو
کہ اُس کا اس طرح کا جسم و جاں تھا
مگر یہ شان اُس محبوب کا ہے
سحابِ نور سر پر تھا عیاں یہ
کہ تا یہ دیکھ عظمت مصطفےٰ کی
ہو واقف آپ کی سب قربیت سے

سبب بے سایہ پن کا ہے عیاں یہ
مقرر ہے گذرگاہِ خلائق
ہمیشہ قابلِ فرسودگی[٤] ہے
خداوندِ زمین و آسماں نے
رفع[٥] اُس کو کیا دائم مقرر
گرے نیں خاک پر کب عکس محبوب
رہے کیوں اُس کا سایہ نقشِ پا ہو
خدا کے پاس سایہ کی قدر تھی
مبارک تارکِ[٦] والا گہر پر
کرامت کا چھتر تھا سر پہ ظاہر
یقیں کرتے تھے ہر جا سیر مادام[٧]
عجب تھا سائباں رحمت کا دائم
تھا اک آویختہ جوں قرص[٨] خورشید[٩]
عجب یہ شان محبوبی کی تھی سب
درخشاں تھے پر و بال ان کے ظاہر
عجب تھے سایہ گستر سربسر وہ
یہ رحمت آپ پر اللہ کی تھی
کسی پیغمبرِ روشن نفس کو
سحابِ[١١] نور سر پر سائباں تھا
یہ روپ اُس گوہرِ مطلوب کا ہے
جلالت[١٢] کا تھا حضرت کے نشاں یہ
عجب اُس گوہرِ[١٣] صدق و صفا[١٤] کی
مکرم جلوۂ محبوبیت سے

١ یعنے علاقہ
٢ یعنے ملی ہوئی
٣ یعنے گھسنا
٤ یعنے بلند
٥ یعنے پوشیدہ
٦ یعنے سر
٧ یعنے ہمیشہ
٨ یعنے گولائی و حلقہ
٩ یعنے آفتاب
١١ یعنے بدلی
١٢ یعنے بزرگی
١٣ یعنے موتی
١٤ یعنے صفائی

رفع[1] ہو جاوے شک دل سے سبھی کے
بھی لکھتے ہیں کہ جو مرسل[2] جہاں ہیں
خدا نے شان ختم المرسلیں کا
شناسائی کی دکھلا یہ علامت
کہ ہو ویں جو نبی آخر زماں کے
کرے ابر[5] اُن کے سر پر سایہ بانی
یہ رمز اُن کے یقیں محبوبیت کا
سو اس باعث علامت سر بسر یہ
غرض حضرت کے سر پر ابر نادر
نبوت کے مقرر پیشتر سب
کہ یہ لاریب ختم المرسلیں ہیں
ہوا ہے شک سبھوں کے دل سے تب دور
بھی بعضے راہبوں[8] نے یہ نشانی
ہوئے ملک عرب میں آکے ساکن
ہوئے جب سرورِ آفاق پیدا
کیا تھا حق نے جن کے بخت عالی
قدمبوسی کی وے پائے ہیں دولت
کہ جیسے شام کے رستے یہ مشہور
نبی کے بس رہے تھے منتظر ہو
یہ نادر دیکھ سر پر سب علامت
نبوت کے مقرر پیشتر وہ
یقیں ان مجلسوں میں لا یہ مذکور
سو اس باعث دکھائیں نے اشارا

یقیں ہو جاویں سب فدوی نبی کے
ہوئے پیدا[3] مقرر ہر زماں میں
بیاں کر اُن سے جا وہ دلنشیں کا
کیا تھا واقف اُن کو باکرامت[4]
یقیں پیدا خلائق[5] سب جہاں کے
یہ دکھلایا تھا عظمت کی نشانی
کیا تھا سب سے ظاہر قربت کا
تھی سارے خلق میں مشہور تر یہ
یہ عظمت کی نشانی دیکھ ظاہر
ہوئے ہیں وقفیت سے بہرہ ور[6] سب
نبی آخر زمانے کے یقیں ہیں
یہ خوبی دیکھ سب نور علی نور
یقیں رکھ یاد با صد جانفشانی
رہے ہیں منتظر ہو رات اور دن
علامت دیکھ یہ سر پر ہویدا[9]
تھا جن پہ خاص فضل لایزالی
ملی کونین میں اُن کو سعادت
تھے راہب دو بحیرا[10] اور نسطورا[11]
سفر میں دیکھ حضرت کو یقیں وو
مقرر اس نشاں پہ باکرامت
مسلماں بس ہوئے عالی[12] قدر وہ
کئے ہیں حضرت قاسم نے مسطور[13]
لکھا ہیں سب مفصل آشکارا[14]

۱ھ یعنی جاتا رہے
۲ھ یعنی پیغمبر
۳ھ یعنی ظاہر
۴ھ یعنی عزت
۵ھ یعنی ابر
۶ھ یعنی بدلی
۷ھ یعنی نصیبہ ور

۱۲
باقی

۸ھ یعنی پادریوں
۹ھ یعنی ظاہر
۱۰ھ نام ایک راہب کا
۱۱ھ نام ایک راہب کا
۱۲ھ یعنی بلند
۱۳ھ یعنی لکھا ہوا
۱۴ھ یعنی ظاہر

غرض حضرت کی یہ جاہ[1] و قدر تھی
نہ پایا کسی نبی نے یہ علامت
محض[2] یہ فضل رب العالمیں تھا
دگر عظمت کے یہ آثار پُر نور
کبھی سر پر نبیؐ کے اُڑکے ظاہر
نہ کس جاندار میں تھا تاب اسطور
ادب رکھتے تھے ہر دم جانور سب
ہمیشہ سب پرندے جوق[4] در جوق
دو جانب سے چلے جاتے تھے صف چیر
تماشا یہ پرندوں کا عجب تھا
دگر حضرت کے اُس سرورِ رواں پر
نہیں تھی یہ مگس کو تاب و طاقت
وجودِ پاک پر راحت طلب ہو
نہیں تھا حق تعالیٰ کو یہ منظور
نشیمن[6] ہووے اک ساعت مگس[7] کا
کہ عاشق وہ نجاست پر یقیں ہے
وہ بیٹھے آ تنِ عنبر فشاں پر
عجب اُس جسم کی یہ سب قدر تھی
نہایت قدر تھی اُس تن کی عالی
ہر اک بال اُس امام بحر و بر کا
گرامی[10] تر مقرر سر بسر تھا
فدا صد تاج زر تھے اُس پہ ہر بار
کرامت بال کی لکھتا ہوں ظاہر

یہ کیا عظمت نوادر مشتہر تھی
نشاں حضرت کے تھے یہ پُر کرامت
کرشمہ دلبری کا یہ یقیں تھا
تھے حضرت کے مقرر سب میں مشہور
گیا نہیں کوئی پرندہ اور طائر[3]
کہ جاوے ڈال سایہ سر پہ فی الفور
نہ ذرہ بیما ہوئے بالائے سر کب
مقابل آپ کے آ ازسرِ شوق
سبھی آہستہ تر با عز[5] و توقیر
یقیں تعظیم کا شیوہ یہ سب تھا
مبارک قامتِ عالی نشاں پر
کہ بیٹھے آ مقرر ایک ساعت
رکھے اقدام اپنے بے ادب ہو
کہ حضرت کا مبارک جسم پُر نور
پڑے سایہ نبیؐ پر بد نفس کا
مقرر ہر گھڑی غلظت[8] نشیں[9] ہے
مبارک آپ کے سرورِ رواں پر
یہ محبوبی کی عظمت سر بسر تھی
نہیں یک موئے تھا عظمت سے خالی
مبارک اُس تنِ عالی[11] قدر تھا
خراج اُس کا تمامی بحر و بر تھا
ظفر[13] تھی دام میں اُس کے گرفتار
سنو عظمت کا اُس کے طور نادر[14]

۱ یعنی رتبہ
۲ یعنی خالص
۳ یعنی ازطرف اللہ
۴ یعنی گروہ
۵ یعنی عزت
۶ یعنی آرام گاہ
۷ یعنی مکھی

۸ یعنی غلیظ
۹ یعنی بیٹھنے والی
۱۰ یعنی بزرگی
۱۱ یعنی بلند قدر
۱۲ یعنی بزرگی
۱۳ یعنی فتح
۱۴ یعنی عجب

کہ اک دن اُس ہمائے بحر و بر نے
سرِ عظمت کی کروا کر حجامت
کئے ہیں آپنے سب کو عنایت
ملا جن کو مبارک سر کا اک بال
لیا جس نے رکھا ہے اپنے گھر میں
اُسی ساعت ہوئی ہے آکے ساکن
تھے خالد بھی وہاں خدمت میں حاضر
کئی ہاتھ اُن کے آئے ہیں اسی دم
بنا تعویذ اُس کو بر سرِ تاج
سبب اُس تاج کے خالد کا تھا شور
کیا غالب مقرر سب جہاں پر
مقرر سب عجم میں اور عرب میں
ظفر اُن کا ہمیشہ ہم عناں تھا
مقابل اُن کے آکر پہلواں سب
ہوا وہ تاج جب گم اُنکے گھر سے
گیا ہے اُٹھ مقرر وہ اثر سب
غرض خوبی یہ اُن بالوں کی سب تھی
دگر تن اُس امام المرسلیں کا
یقیں دائم تھا خوشبوئی سے معمور
خجل تھا عطر سب اُس کے مقابل
عجب وہ سرو قد رشکِ چمن تھا
سیہ زلفِ معنبر رشکِ سنبل
زیادہ گل سے بھی خوبی تھی اُن میں

یقیں عنقائے صحرائے ظفر نے
مبارک موئے عالی پر کرامت
جو حاضر تھے وہاں اہل ہدایت
کھلے اُس بال سے تب اُنکے اقبال
برکت اُس مکاں پُر قدر میں
یہ فیض موئے سر تھا رات اور دن
سو حضرت کے مبارک موئے فاخر
اُنھوں نے دیکھ وہ موئے مکرم
کئے ہیں اُس کو بیشک گوہرِ تاج
عطا کر حق نے انکو قوت و زور
تھی تیغ اُن کی کلید فتح کشور
ہوئے ہیں زور ور مشہور سب میں
مسخر اُن کا بیشک سب جہاں تھا
یقیں ہوتے تھے مثلِ ناتواں سب
اُسی دم اُن کے بازوئے قدر سے
ہوئی قوت وہ زائل سر بسر سب
یہ عظمت اُن کی بس نادر عجب تھی
معطر جسم اُس ماہِ یقیں کا
تھی خوشبو اُسکی سب عالم میں مشہور
عبیر و مشک کی تھی قدر زائل
خجالت بخش گلزارِ سمن تھا
معطر تھے مثالِ نافۂ گل
سراسر بوئے محبوبی تھی ان میں

۱ یعنے میدان ۱۲
۲ یعنے بال ۱۲
۳ یعنے رہنمائی
۴ یعنے عمدہ و بزرگ
۵ یعنے بزرگی
۶ یعنے موئی ۱۲
۷ یعنے بیشبھی ۱۲
۸ یعنے ملک ۱۲

باقی ۱۱

۹ یعنے مقید ۱۲
۱۰ یعنے کمزور
۱۱ یعنے زور
۱۲ یعنے دور
۱۳ یعنے بزرگی
۱۴ یعنے بدن
۱۵ یعنے نرم مند
۱۶ یعنے چنبیلی ۱۲

گویا دو زلف تھے دو طرۂ[1] ناز
تھی خوشبو اُس کی سب عالم میں ظاہر
پسینا بھی تھا یکسر عطر آلود
عرق اُس تن کا گویا عطر تھا خاص
لکھوں اوصاف کیا حضرت کے تن سے
بدن خوشبو سے وہ معمور سب تھا
یہ لکھتے ہیں کہ حضرت شاہِ عالم
قدم رکھتے تھے اپنا جس مکاں پر
وہاں رہتی تھی خوشبو یک شباں روز[7]
وہ خوشبو سے مکاں معمور سب دیکھ
نظر آثار یہ کر سب نوادر
کہ آئے تھے یہاں وے رب کے مقبول
بھی جاتے تھے نبی جس رہ گذر سے
اُسی خوشبو کے پے میں سب رواں ہو
نبی کے پاس سب جاتے تھے اکثر
بھی دولت خانۂ سلطانِ مختار
مکاں ہر ایک حضرت کے قدم سے
غرض حق نے نبی کے جسم و جاں میں
کیا بے شبہ یہ خوبی عنایت
وہ قد تھا لالۂ گلزارِ جنت
عجب اس میں نزاکت کا تھا عالم
بھی تھا یہ معجزہ حضرت کا ظاہر
مبارک ہاتھ سے اپنا ادب ساتھ

پر و بالِ ہمائے اوجِ[2] اعجاز
عجب تھی روح پرور زلفِ عاطر[3]
تھی خوشبو اس کی ہر خوشبو سے افزود[4]
زیادہ عطر سے تھا اُس میں اخصاص[5]
مبارک جسم رشکِ یاسمن کے
گلاب افشاں تنِ نازک عجب تھا
محمد مصطفےٰ سلطانِ اکرم[6]
مکاں ہوتا تھا وہ سارا معطر
خواص اُس تن کا تھا یہ جلوہ افزا
در و دیوار میں خوشبو عجب دیکھ
یقیں معلوم سب کرتے تھے ظاہر
بہارِ گلشنِ ایجاد[8] کے پھول
لپٹ خوشبو کی آتی تھی اُدھر سے
مقرر طالبِ سرور رواں ہو
عجب تھی رہنما خوشبو مقرر
تھا بیشک غیرتِ دوکانِ عطار
طراوت بخش[9] تھا باغِ ارم[10] سے
معلّے اُس قدِ نکہت[11] فشاں میں
مکرم بوئے محبوبی عنایت
خمیر مایۂ[12] دیوارِ جنت
مثالِ گل تھی خوشبو اس سے باہم
کہ خدمت میں ہوا جو آ کے حاضر
ملایا جس گھڑی اس مرد نے ہاتھ

۱ یعنی کلغی ۲ یعنی بلندی ۳ یعنی خوشبودار ۴ یعنی زیادہ ۵ یعنی خاصیت ۶ یعنی زندگی

۴

۷ یعنی دن رات ۸ یعنی پیدائش ۹ یعنی تازگی بخشنے والا ۱۰ یعنی جنت ۱۲ ۱۱ یعنی خوشبو ۱۲ ۱۲ یعنی بو بھی ۱۲

یقیں اُس ہاتھ کی تاثیر سے تب ۔ معطر ہاتھ ہو رہتا تھا وہ سب
مقرر تا بمدت ہاتھ اس کا ۔ بہم رہتا تھا خوشبو ساتھ اس کا
بھی لکھتے ہیں کہ جب وہ سروِ گُل ۔ بہارِ گلشنِ تکریم[1] کے گُل
اُٹھا دستِ گلاب افشاں مقرر ۔ اگر کس طفل کے رکھتے تھے سر پر
مُدام[2] اُس طفل میں رہتی تھی خوشبو ۔ نوادر[3] تھی نشانی بس یہ دلجو
مُبارک ہاتھ کا یہ فیض نادر[4] ۔ یقیں جاری تھا اس صورت سے ظاہر
پسینے کا لکھوں حضرت کے کیا حال ۔ مُقابل جس کے تھے سب عطر پامال
پسینا وہ نوادر سر بسر تھا ۔ گلاب و مشک سے عالی قدر تھا
مقابل جس کے لاکھوں خرمن[5] گل ۔ عرق آلودۂ تشویر[6] تھے گُل
پسینے کے عجب تھے سب خوارق[8] ۔ تھی ہر ایک عطر سے بو اُس کی فائق[7]
پسینے کی ہے خوبی بے نہایت ۔ ولے لکھتا ہوں اک نادر روایت
کہ اِک دن بارگاہِ مصطفےٰ میں ۔ جنابِ حضرتِ خیر الورا میں
کیا اک شخص نے آ عرض اس طور ۔ گدائے سلطانِ عالم صاحب غور
میرے ہے گھر میں لڑکی اک مستور[9] ۔ نہایت خوبصورت غیرتِ حور
جمال و حسن کی خوبی میں ہے طاق[10] ۔ بھی ہے عصمت میں وہ مشہور آفاق
نظر کر اس کی اب میں نے جوانی ۔ بہار افزائے باغِ زندگانی
کیا ہوں ایک سے منسوب ظاہر ۔ ولے فاقے سے ہوں دل تنگ آخر
سو اس باعث بیاں کر حال سارا ۔ عنایت کا ہوں طالب آشکارا
یہ سُن اُس گوہرِ بحرِ قدم نے ۔ دُرِ دریائے الطاف و کرم نے
عنایت سے کیے اس کو سرافراز ۔ کیا اُس نے طلب پھر عطر ممتاز[11]
کہے حضرت نے شیشی کر تو حاضر ۔ یہ سُن شیشی وہ لے آیا ہے ظاہر
عجب تھا اُس گھڑی گرمی کا ہنگام[12] ۔ عرق آلود تھا حضرت کا اندام[13]
اُٹھا اک شاخ خرما آپ نے تب ۔ پسینہ اس سے اپنا کر جمع سب

[1] یعنی عزت و بزرگی
[2] یعنی ہمیشہ ۱۲
[3] یعنی عجب ۱۲
[4] یعنی عجیب ۱۲
[5] یعنی ڈھیر ۱۲
[6] یعنی شرمندہ
[7] یعنی برتر

۱۰ باقی

[8] یعنی معجزہ و کرامت
[9] یعنی پوشیدہ
[10] یعنی یکتا
[11] یعنی عمدہ
[12] یعنی وقت ۱۲
[13] یعنی جسم ۱۲

کیے ہیں اس گھڑی شیشی کو لبریز ۔ عجب تھا وہ مصفا عطرِ گل بیز
اٹھا شیشی کو با لطف[1] نہایت ۔ کیے پھر آپ نے اس کو عنایت
لے شیشی ہاتھ میں وہ مرد اس دم ۔ گیا ہو گھر میں اپنے شاد و خرم[2]
دیا شیشی وہ جا دختر کو فی الحال ۔ کھلے دختر کے اس خوشبو سے اقبال
غرض جس دم وہ شیشی کرکے مفتوح[3] ۔ لے اس سے ایک قطرہ راحت روح[4]
لگائی تھی بدن میں اپنے وہ جب ۔ معطر اس کا ہوتا تھا بدن سب
ہے اس خوشبو کا اس صورت سے مذکور ۔ کہ ہوتا تھا مدینہ اس سے معمور
تھی اس خوشبو کی سارے خلق میں دھوم ۔ مقابل اس کے تھے سب عطر معدوم[5]
اسی خوشبو کے باعث وہ مقرر ۔ ہوئی مشہور سب عالم میں یکسر
بھی حضرت ام سلمہؓ پاک دیں سے ۔ یہ ہے منقول[6] ام المومنین سے
کہ یک دن تھا عجب گرمی کا ہنگام ۔ اسی ساعت امامِ خاص اور عام
مکاں پر لا میرے تشریف یک بار ۔ معطر کر مکاں تا سقف[7] و دیوار
پھر آخر جا میرے بستر پہ حضرت ۔ امام الانبیا سلطانِ ملت
ہوئے مشغول خواب راحت انگیز ۔ وے گرمی سے اس ساعت گہر ریز
بدن حضرت کا بیشک ہو گیا کُل ۔ عرق آلود تھے رخسار چوں گل
لگے تب مہر[8] سے کرنے ثریا ۔ ہوا ان موتیوں سے رشک دریا
اسی دم میں نے ایک شیشی کو کر صاف ۔ عرق وے آپ کا با حسن اوصاف
کیا شیشی کو میں نے اس گھڑی پر ۔ ہر اک قطرہ تھا بیشک غیرتِ خور[9]
پھر آخر میں نے اس شیشی کو کر بند ۔ دئی صندوق میں رکھ اپنے یک چند
میرے تھی ایک ہمسائے میں دختر ۔ جمیلہ[10] اور نہایت پاک گوہر[11]
عروسی اس کی بس ہوتی تھی اس دم ۔ سو میں نے کھول اس شیشی کو بے غم
پسینہ اس گل ایجاد کا لے ۔ عرق اس غنچۂ ارشاد[12] کا لے
معطر بس کئی اس کا سبھی تن ۔ ہوئی خوشبو کی اس دن سے وہ معدن[13]

---

۱ یعنے مہربانی
۲ یعنے خوشی
۳ یعنے کشادہ
۴ یعنے جان
۵ یعنے نیست
۶ یعنے نقل کیا گیا
۷ یعنے چھت
۸ یعنے سورج
۹ یعنے آفتاب
۱۰ یعنے خوبصورت
۱۱ یعنے ذات و موتی
۱۲ یعنے رہنمائی
۱۳ یعنے کھان
۱۲

یقیں دنیا میں جب تک تھی وہ قائم
بدن پانی سے وہ کرتی تھی جب صاف
نکلتی تھی بدن سے اُس کے اظہر
ہوئی پھر اُس سے جو اولاد پیدا
رہی اولاد میں وہ عطر کی بُو
مدینے میں یقیں اس خانداں کا
اُسی خوشبو کے باعث سب نے انجام
عجب تھا یہ پسینہ مصطفےٰ کا
مقابل جس کے تھے سب عطر معدوم
پسینے میں جب اُن کے یہ صفت تھی
کہو پھر زلف عنبر بوئے اُن کی
جہاں میں کسطرح عنبر فشاں تھی
سراسر کیا دلآویزی تھی ان میں
لکھوں حضرت کے کیا بالوں کی تعریف
ہے جس کی شان میں واللیل نازل
سیاہی اسکی تھی ہر شب پہ غالب
نمایاں تھا سیاہی میں عجب نور
عجب تھی زلف مشکیں دام شبگیر
بھری تھی اس میں نادر تر سیاہی
نہایت تھی مصفا اور ملائم
ہر اک بال اُس ہمارے نازنیں کا
جناب حق میں زلف مصطفےٰ کی
نہایت تھی بزرگی اور عزت

رہی خوشبو بدن میں اس کے دائم
اُسی دم عطر کی خوشبو پُر اوصاف
مدینہ اُس سے ہوتا تھا معطر
معطر تن سبھوں کا تھا ہویدا
نشانی اُس پسینے کی یہ دیکھو
سب اس گلدستۂ عنبر فشاں کا
رکھے ہیں بیت عطار پن بس نام
عرق اُس معدنِ صدق و صفا کا
یہ خوشبو کی مقرر اس کے تھی دھوم
عرق میں یہ نوادر کیفیت تھی
تو اور گیسوئے دلجوئے اُن کی
کہو نکہت میں کیا عالی نشاں تھی
لطافت اور گلبیزی تھی اُن میں
عیاں قرآں میں ہے جس کی توصیف
اشارہ زلف کا ہے بس یہ کامل
نہاں ہر بال میں سِر تھا عجائب
بلا گرداں تھے جس پر گیسوئے حور
ہوا ہے ملکِ اسریٰ جن کا تسخیر
تھا ظاہر جلوۂ نورِ الٰہی
تھا سنبل دیکھ ان بالوں کو نادم
تھا ہمسر جاہ میں عرشِ بریں کا
معلّے گیسوئے خیر الوریٰ کی
ہر اک سے زیادہ تر تھی حرمت

۹ باقی

پھول کی خوشبو چھپنی تھی ان میں ۱۱ یعنی سورۂ واللیل ۱۲ یعنی پوشیدہ بھید ۱۲ ۱۳ یعنی مقصد ۱۴ یعنی سرزمین ۱۵ یعنی بلند ۱۶ یعنی عزت ۱۲

یقیں زلفوں کا لانا در بیاں اب
کہ جس دم وہ حبیب سرو قامت
بناز و ناز کا جس دم کھلا در
مقدس[1] بارگاہ کبریا میں
ہوئے ہیں ملتجی[2] ناز و طرب سے
کہ یارب تونے جبریل امیں کو
بزرگی اور عزت[3] دے نہایت
مجھے اس کے عوض میں کیا دیا ہے
جناب حق سے تب آیا یہ آواز
تیری زلف معنبر[4] کے جو ہیں بال
یقیں جبریل کے چھ لاکھ پر پر
تیرے گیسو میں جو خوبی عیاں ہے
قیامت آشکارا ہووے جس دم
عوض میں تیرے ہر اک بال کے تب
کروں چھ لاکھ میں آزاد ہر بار
پر جبریل میں گر ہے یہ اوصاف
قیامت میں اگر تو باصد اکرام
گنہگاروں کو اس دم قاف تا قاف
جہنم میں رہے باقی نہ عاصی[8]
عزیزو دیکھ لو حضرت کی عزت
جناب حق میں جن کی زلف کا تار
بزرگی کو کہاں پھر اُن کی حد ہے
پر جبریل سے بہتر ہے یک موئے

لطیفہ ایک لکھتا ہوں یہاں اب
گئے معراج کو باصد کرامت
سو اس ہنگام میں وہ رب کے دلبر
جناب خالق ارض و سما میں
نہایت سرنگوں ہو کر ادب سے
مقدس طائر چرخ بریں کو
کیا چھ لاکھ پر اُن کو عنایت
عطا وہ کون سی نعمت کیا ہے
کہ اے محبوب میرے سب سے ممتاز
مرے نزدیک وہ ہر بال فی الحال
ہیں غالب تر بزرگی میں مقرر
پر جبریل میں وہ بس کہاں ہے
سو اس میدان میں اے محبوب اعظم[5]
مبارک موئے[6] فرخ[7] فال کے تب
کرم سے اپنے عاصی اور گنہگار
کہ ڈھانپے اپنے پر سے قاف تا قاف
کھڑا ہو جاوے اپنی زلف کو تھام
کروں آزاد تجھ پر رکھ نظر صاف
عذابوں سے سبھی پاویں خلاصی
یہ کیا ہے ناز برداری و حرمت
ہے اس صورت سے باعظمت و مقدار
فضیلت سے بھرا کیا سرو قد ہے
کہو پھر کس طرح ہے جسم دلجوئے

[1] یعنی پاک ۱۲
[2] یعنی التجا کرنیوالا ۱۲
[3] یعنی عزت دیا گیا سرفراز
[4] یعنی خوشبودار

۶

[5] یعنی بزرگ ۱۲
[6] یعنی بال
[7] یعنی مبارک
[8] یعنی گنہگار ۱۲

جناب

جناب حق تعالےٰ لئے ہیں مکرم
غرض حضرت کی ہے کیا شان عالی
گرامی جن کے ہیں زلف معنبر
رہائی پاویں دوزخ سے گنہگار
وسیلہ جن کو ایسا معتبر ہے
علی ہے اب تجھے کس بات کا غم
مطالب اپنے کر حاصل یہاں اب
لکھوں اس چہرہ انور کے اوصاف
عجب چہرہ تھا اُن کا پُرفضائل
یقیں ہے والضحےٰ اُس کی صفت میں
عجب تھا روح پرور حسن جاوید
تھی چہرے پر عیاں ان کے ملاحت
بھرا محبوبیت کا اس میں تھا نور
عجب طور اس کے تھا جلوہ گری کا
عیاں تھے اسمیں سب خوبی کے انوار
بیاں اس حسن کا کس سے ادا ہو
عجب وہ حسن تھا اور تھا عجب رنگ
اگرچہ کیفیت تھی اس میں ظاہر
بظاہر اس میں گرچون وچگوں تھا
نہاں اسرار گوناگوں تھا اس میں
عیاں تھا نور فرہنگی کا ظاہر
تلوّن تھا یہ رنگ آشنائی
عجب چہرے کا عالم سربسر تھا

ہے اُن کی ذات کی کیا قدر اعظم
عجب ہے ان پہ فضل لایزالی
کرامت کے سبب سے جن کے یکسر
سبب ہے جسکے بخشے سب کو غفار
قیامت میں کہو کیا اُن کو ڈر ہے
وسیلہ ہے تیرے سر پر یہ محکم
فدا کر آپ کے چہرے پہ جاں اب
جمال ساقی کوثر کے اوصاف
ثنا میں جس کے ہے قرآن نازل
بھی ہے والشمس اس کی کیفیت میں
تھے ذرے جس کے آگے ماہ وخورشید
تھا ظاہر جلوۂ نور صباحت
کہ جن کے خاک پا ہیں جنت وحور
عجب تھا شان اُس میں دلبری کا
ملائک کو نہیں تھی تاب دیدار
بشر سے آپ کی تعریف کیا ہو
صفت میں جسکی ہے عقل وخرد دنگ
وہ بے کیفیت تھا سب مظاہر
وہ معنی میں تو بے چگوں تھا
نمایاں جلوہ بیچوں تھا اسمیں
بھرا تھا رنگ بیرنگی کا نادر
تھا ظاہر مظہر نور الٰہی
وہ اک نور الٰہی جلوہ گر تھا

یعنی درگذر کرنے والا ۱۲
یعنی بخشنے والا
یعنی سہارا
یعنی فضیلتیں
یعنی بزرگی ۱۲
یعنی تعریف
یعنی سورہ والضحیٰ
یعنی سورہ والشمس
یعنی نمکینی ۱۲
یعنی خوبروئی
یعنی ظہور ۱۲
یعنی رنگا رنگ
یعنی عظیم بدی
یعنی رنگا رنگ کیا
یعنی جلوہ ظہور ۱۲

کیا جب نور حق نے جلوہ کاری — کیا اس حسن سے آئینہ داری
یہ بیں خورشید پایا نورِ مشہود — نہاں در پردۂ مہ جلوہ فرمود
یہاں ہے رشتۂ عقل و خرد گم — زباں ہیں اب نہیں تابِ تکلم
یہ اسرارِ معانی مختصر کر — بظاہر دیکھ لو اس کو نظر کر
کہ کیا تھا حسن حضرت مصطفےٰ کا — مہِ اوجِ سپہرِ اصطفےٰ کا
معطّر اس خدائے دوجہاں نے — خداوندِ زمین و آسماں نے
دیا نہیں حسن یہ عالم میں کس کو — ملائک اور بنی آدم میں کس کو
ہر اک خوبی سے اُن کو برتری دے — کیا ممتاز شانِ دلبری دے
روایت اک لکھوں نادر یہاں اب — کروں اس حسن کی خوبی بیاں اب
کہ جس شب حق نے محبوب ازل کو — مقرب اس حبیبِ بے بدل کو
بلا معراج کو بالائے نُہ طاق — دیا ہے بھیج مرکب ان کو بُراق
ہوے جب وہ حبیبِ خاصِ الٰہی — رواں معراج کو سوئے الٰہی
ملائک آپ کے لاکھوں تھے ہمراہ — تھا چہرہ ہر ملک کا غیرتِ ماہ
ہر اک کے ہاتھ تھا اک مشعلِ نور — ہر اک مشعل تجلی سے تھی معمور
مقابل تھا ہر اک مشعل کے خورشید — عرق آلودہ تشویر جا وید
اسی دم بارگاہِ کبریا سے — جنابِ خالقِ نور و ضیا سے
ہوا جبریل کو یہ حکم نامی — کہ اس محبوب کا نور گرامی
رکھا ہے میں نے سب سے بے نشاں کر — یقیں دس سو حجابوں میں نہاں کر
حجاب اِک اس کے چہرے سے تو کر دور — دکھاوے تا تجلّی نورِ مستور
یہ سن جبریل نے فرمان اُس دم — اُٹھائے ایک پردہ ہو کے خرّم
اُسی دم آں جمالِ مصطفےٰ نے — مبارک چہرۂ بدرُ الدّجےٰ نے
درخشاں ہو بانوارِ تجلّے — عجب ظاہر کیا اپنا تولّی
ہوا نور اُس کا سب مشعل پہ غالب — ہوئی اُس دم تجلی سب کی غائب

۱؎ دیکھا خود آفتاب کو ماہ وجود نور ہماد سے ۲؎ پوشیدہ چاند کے پردے میں جلوہ فرمایا ۳؎ یعنی تاگا ۴؎ یعنی گویائی کلام ۵؎ یعنی حسن ۶؎ یعنی بلندی ۷؎ یعنی آسمان ۸؎ یعنی برگزیدہ ۱۲ منہ

۹؎ یعنی آسمان ۱۰؎ یعنی شرمندگی ۱۱؎ یعنی روشنی ۱۲؎ یعنی پوشیدہ ۱۳؎ یعنی پردہ ۱۴؎ یعنی خوش ۱۵؎ یعنی چاند اندھیری ۱۶؎ یعنی برتری ۱۲

عزیزو کھول کر اب چشمِ انصاف
کہو یہ کیا جمالِ دلربا ہے
کہاں ہے کس بشر میں تاب و طاقت
لکھے خوبی جمالِ مصطفےٰ کی
بیاں اُن کی فضیلت کا سنا دے
وے نادر روایت لکھ یہ پُر نور
کہ اک شب عائشہؓ خاتون مقبول
شبِ دیجور[۵] تھی ظلمات تھا سب
یکایک اس گھڑی سلطانِ عشاق
تجلّی سے جمالِ مصطفےٰ کے
مکاں وہ ہوگیا پُر نور[۷] اُس دم
کیا ہے مشعلِ وحدت نے پھیرا
اسی دم عائشہؓ بانوئے دیں نے
جمالِ مصطفےٰ سے سربسر سب
زباں تب کھول باصد عزت و جاہ
یہ کیا نورِ جمالِ مصطفےٰ ہے
کہ گھر یکبارگی اُس کی جھلک سے
کلام ان کا یہ سن حضرت نے یکبار
لگے کہنے کہ اے صدیقہ پاک
کہ جو اعمال کی شامت سے یکسر
میرے دیدار سے محروم ہو سب
عجب ہے عائشہؓ روزِ قیامت
میرے دیدار سے جو ہو دیں فیروز

نظر کر آپ کے نامی یہ اوصاف
مبارک چہرۂ بدر الدجیٰ[۱] نے
کہاں کس کے سخن میں یہ لیاقت
مقدس خلعتِ[۲] نور الہدےٰ[۳] کی
کرشمے سارے ظاہر کر دکھاوے
سخن کرتا ہوں اب خوبی سے معمور
تھیں گھر میں اپنے یادِ حق سے مشغول
چراغ اُن کے نہیں تھا گھر میں اس شب
ہوئے وارد وہاں با نورِ آفاق[۶]
چراغِ بارگاہِ کبریا کے
تجلّی سے ہوا معمور اُس دم
ہوا مفقود[۸] اس سے سب اندھیرا
مکرم حجلۂ[۹] عصمت[۱۰] نشیں نے
نہایت دیکھ روشن اپنا گھر سب
لگیں کہنے کو یوں العظمۃ للہ[۱۱]
تجلّی رُخ بدر الدجےٰ ہے
ہوا روشن زیادہ تر فلک سے
اُسی دم اپنے کر دیدے گہربار[۱۲]
ہیں ان شخصوں کے غم سے اب ہوں غمناک
یقیں روزِ قیامت میں مقرر
رہیں زیرِ ملامت شوم[۱۳] ہو سب
سو اس میدان میں باصد کرامت
کروں اُن کی شفاعت جلد اُس روز

ف۱ چاند اندھیرے کا ف۲ یعنی حضرت صلعم ف۳ یعنی ہیکل صلعم ف۴ یعنی ہدایت کے ۱۲ صلعم ف۵ اندھیری رات صلعم ف۶ یعنی جہاں صلعم ف۷ یعنی روشن ۱۲ ف۸ یعنی

۷ باقی

ف۸ یعنی چھپ گیا ف۹ یعنی پردے والی ۱۲ ف۱۰ یعنی مرتبہ ف۱۱ یعنی تمام بزرگی اللہ کو ہے ۱۲ ف۱۲ یعنی موتی برسانے والے ف۱۳ یعنی بدبخت

اگر محروم سب معدوم ہوویں
شفاعت سے میری محروم ہوویں

یہ سُنکر عائشہؓ نے آپ سے تب
الٰہی ہیں اے حبیبِ حضرتِ رب

کہو وے کون ہیں گمراہ اور شوم
رہیں دیدار سے جو ہو کے محروم

قیامت میں جمالِ مصطفےٰ سے
نہ پاویں فیض اُس نورِ خدا سے

جواب اُن کو دیئے تب شاہِ دیں نے
حبیبِ کبریا نورِ مبیں نے

کہ ہیں اے عائشہؓ محروم تر وہ
قیامت میں مقرر ہے بصر وہ

کہ جو سُن اسمِ باکرام میرا
منور اور لامع نام میرا

کر اُس کے جاہ و عزت کو فراموش
سدا صلوات سے رہتے ہیں خاموش

میرے اس نام کا جن کو نہیں پاس
شفاعت سے مقرر ہوں گے بے آس

رہیں مردود وے سب دور مجھ سے
قیامت میں رہیں مہجور مجھ سے

غرض حضرت کا ہے سب فیض نادر
عجب نعمت ہے دیدار اُن کا ظاہر

عزیزو گر ہے خواہش در قیامت
جمالِ مصطفےٰ با صد کرامت

تو ہر دم سُن مبارک نام اُن کا
منور اسمِ با اکرام اُن کا

کرو صلوات سے سینے کو پُر جوش
رہو مت ایک دم غفلت سے خاموش

علی اس راہ میں کر جان نثاری
مقرر ہے یہ راہِ رستگاری

سُنو اب اُس دُرِ دنداں کی تعریف
مبارک لولوئے تاباں کی تعریف

کہ جن کا ہے گراں سب مول اور تول
دو عالم اک تبسّم کا ہے بس مول

نوادر تھے عجب وہ سِلکِ دنداں
خجل تھی جن کے آگے صبحِ خنداں

سراسر غیرت لولوئے تر تھے
لطافت میں گویا سلکِ گہر تھے

عجب لماس تھے خوبی سے معمور
فدا اُن پہ تھا دائم عالمِ نور

لب نوشیں تھے بیشک دُرجِ یاقوت
تھی جن سے دل کو قوت روح کو قوت

شعاعِ دانتوں کی تھی اس میں ہویدا
شفق میں تھے گویا عقدِ ثریا

تبسّم جس گھڑی کرتے تھے حضرت
امام الانبیا سلطانِ ملت

سلہ یعنی بصیر الحبیب
سلہ یعنی نام سلہ یعنی روشن
سلہ یعنی درود سلہ یعنی جدا و دور ۱۲
سلہ یعنی دیدار ۱۲ سلہ یعنی ظاہر و روشن
سلہ یعنی نا امید نجات کا سلہ

۸

یعنی موتی ۱۲ سلہ یعنی بہت روشن
سلہ یعنی لڑی سلہ یعنی ایک
سلہ یعنی بے شمار سلہ قیمتی نہایت عمدہ ۱۲
سلہ یعنی طاقت ۱۵ سلہ یعنی روزی
سلہ یعنی چمک ۱۶ سلہ یعنی ستارہ ۱۲

مثال

مثالِ برق اس دم نورِ نادر | درخشاں لب سے بس ہوتا تھا ظاہر
مکاں سب نور سے ہوتا تھا معمور | قمر کی روشنی ہوتی تھی مستور
عجب دانتوں میں یہ نادر اثر تھا | چراغِ شام جس سے بے بصر[1] تھا
تبسم کر نظیرِ وہ از سرِ ہوش | سحر کا دل تھا بس ہیبت[2] سے مدہوش
عجب موجِ تبسم کا تھا عالم | نکلتا نور تھا جس سے دمادم
بیاں لکھ اس تبسم کا نوادر | درخشاں اب کروں کاغذ کو ظاہر
کہ اک دن عائشہ وہ پاک داماں | عروسِ[3] شاہِ دیں سروِ خراماں
لے مجمع ساتھ اپنے عورتوں کا | بنا گلدستہ اہلِ عصمتوں[4] کا
بہم بیٹھی تھیں گھر میں اپنے خوشحال | نوادر تھا ہر اک کا شغل و اشغال
کوئی سیتی تھی کپڑا اپنا اس دم | کوئی رشتے کو لے بیٹھی تھی باہم
اسی اشغال[5] میں اس دم ہوئی شام | اندھیرا ہو گیا حجرہ وہ اتمام
تھا گھر میں اُن کے بے روغن فتیلہ | سو اس باعث وہ خاتونِ[6] جمیلہ[7]
پڑی ہیں بے چراغ بیچارۂ غم میں | اندھیری سے نہایت تھیں الم میں
یکایک اس گھڑی سلطانِ آفاق | معلّٰی[8] شب چراغ بزمِ عشاق
ہوئے تشریف فرما اُن کے گھر میں | مکرّم حجرۂ عالی قدر میں
اُسی دم اُس مہِ اوجِ فلک نے | چراغ خانۂ حور و ملک نے
نہ حجرے میں چراغ ملتہب[9] دیکھ | بھی اُس بی بی کو اُس دم مضطرب[10] دیکھ
لگے کہنے کو تب اُس مہ جبیں سے | اسی ساعت اس اُمّ المومنیں سے
کہ گھر ہے بے چراغ اس دم تمہارا | معطّل[11] ہو رہا ہے کام سارا
اگر درکار ہووے گھر میں اب نور | تو اس دم نور سے کرتا ہوں معمور
خجل[12] اس نور سے مہتاب ہووے | جگر خورشید کا بس آب ہووے
نہ لابد[13] ہے فتیلہ اور روغن | چراغ نور اب کرتا ہوں روشن
اسی دم عائشہ نے شاہِ دیں سے | سخن یہ گوش کر ماہِ یقیں سے

۱ه یعنی نابینا ۱۲
۲ه یعنی خوف
۳ه یعنی دلہن ۱۲
۴ه یعنی پاکدامنوں
۵ه یعنی کاموں ۱۲
۶ه یعنی بی بی ۱۲

۹ باقی

۷ه یعنی خوبصورت
۸ه یعنی بلند ۹ه یعنی شعلہ دار روشن
۱۰ه یعنی بیقرار
۱۱ه یعنی بیکار ۱۲
۱۲ه یعنی شرمندہ
۱۳ه یعنی ضروری

بجا لائیں خوشی سے رسمِ خدمت
کہیں فرماؤ اب ممنونِ منّت

یہ سُنکر اُس مہِ اوجِ سبل[۱] نے
مُعلّٰی[۲] آفتاب جزو دِ کُل نے

تبسّم سے کئے ہیں غنچہ لب باز
کیا اک نور نے تب لب سے پرواز

مکاں وہ سب ہوا پر نور اُس دم
تجلّی[۳] سے ہوا معمور اُس دم

رہا وہ نور گھر میں تا سحرگاہ[۲]
خجل تھے جس کے آگے مہر اور ماہ

غرض تب عائشہ کے گھر میں یکبار
درخشاں[۴] سربسر یہ دیکھ انوار[۵]

گیا شادی سے دل یکبارگی پھول
ہوئی ہیں کام کے کرنے میں مشغول

بھی مستورات[۵] جو اس دم تھیں حاضر
ہوئیں اُس نور سے تب شاد خاطر[۶]

لگی ہیں کام کرنے اپنا اُس دم
عجب تھا نور کا سب گھر میں عالم

رہی ہے روشنی وہ صبح دم تک
عجب تھا نور اُن دانتوں کا بیشک

روایت اس طرح سے بھی دگر ہے
طرب[۷] افزا نہایت معتبر ہے

۹

کہ اک شب عائشہ خاتون نسواں[۸]
مکرّم زوجہ سالارِ اکواں[۹]

نبیؐ کا پیرہن سے چند اس کو
لگی ہیں ٹانکنے پیوند اس کو

چراغ اس دم ہوا یکبارگی گل
مکاں میں سب اندھیرا ہو گیا کُل

گری سوزن[۱۰] یکایک ہاتھ سے تب
ٹٹولا ہے اُنھوں نے وہ مکاں سب

ملی سوزن اندھیرے میں نہ آخر
ہوئی ہیں اس سبب آزردہ[۱۱] خاطر

یکایک آگئے تب شاہِ عالم
چراغِ بزم گاہِ جن و آدم

ہوئے موجِ تبسم سے شکر لب
درخشاں آ کے یکبارگی سب

مبارک دانت سے نکلا عجب نور
ہوا ہے روشنی سے گھر وہ معمور

وہ سوزن نور کے پرتو سے یکبار
ہوئی ہے اُس اُجالے میں نمودار

ہوئیں ہیں عائشہؓ تب شاد خاطر
نبیؐ نے شادماں دیکھ اُن کو ظاہر

کہے یکبارگی تب ہو کے مسرور[۱۲]
کہ ہے لامع[۱۳] میرے دانتوں میں کیا نور

سخن یہ اس امام المرسلیں کا
یقیں محبوب رب العالمیں کا

---

[۱] یعنے رسول
[۲] یعنے وقت صبح
[۳] یعنے روشن
[۴] یعنے روشن ہوں
[۵] یعنے عورتیں ۱۲
[۶] یعنے خوش دل
[۷] یعنے خوشی

[۸] یعنے عورتوں
[۹] یعنے جمع کرنے کی یعنے جہان
[۱۰] یعنے سوئی
[۱۱] یعنے رنجیدہ ۱۲
[۱۲] یعنے خوش
[۱۳] یعنے روشن ۱۲

کہ اُس میں بس تفاخر کا اثر تھا
پسند آیا نہ درگاہِ خدا میں
ہوا اُس دم حضرت جبریلؑ نازل
کہا ہے حق نے یہ حضرت کو پیغام
ہوئے تم دانت کی خوبی میں مشغول
نہیں محبوب کو لازم ہے اس طور
کئے دانتوں کی خوبی تم نے اظہار
اُحد کے جنگ میں یہ تم سے آخر
غرض جب اُحد کا حضرت نے آہنگ
وہاں کافر نے اک پھینکا ہے پتھر
ہوا خوں دانت سے یکبار جاری
لے اپنے ہاتھ میں تب خونِ حضرت
نہیں گرنے دیئے اس کو زمیں پر
کہے حق نے کہا ہے مجھ سے اس طور
نہ گرنے دے اسے تو خاک پر اب
تزلزل میں نہ آوے ایکباری
غرض حضرت کے دانت اس دم گرے چار
نظر جبریلؑ نے کر اس کی جانب
کئے تب التماس حضرت سے یکبار
مقرر یہ جواہر بے بہا ہیں
یہ چاہتا ہوں کہ مجھ کو کر سرافراز
انھیں یکبارگی تعویذ کر اب
کہ تا اس کے سبب سے باعنایت

تھی اذکارِ حق سے سربسر تھا
مقدس بارگاہِ کبریا میں
لگے کہنے کوائے سلطانِ کامل
کہ اے محبوب میرے ماہِ اَتمام
گئے صنعت کو میری اسگھڑی بھول
کہ بھولے اپنے صانع کو وہ بے غور
شکستہ ان میں دکھاؤں تم کو یکبار
لیا جاوے گا بدلا اس کا ظاہر
کئے ہیں باکمال جاہ و فرہنگ
ہوئے اس سے شکستہ سلکِ گوہر
وہیں جبریلؑ آ از حکمِ باری
مبارک رشتۂ گلگونِ حضرت
رکھے ہیں ہاتھ زخمِ نازنیں پر
جمع کر خوں سب حضرت کا فی الفور
کہ تا گرنے سے اس کے یہ زمیں سب
نہ پاوے عرش اس سے اضطراری
رکھے حضرت نے پاس اپنے وہ یکبار
شکستہ دیکھ یہ گوہر عجائب
کہ اے محبوبِ حق سالارِ مختار
یہ دانت حضرت کے بس نورِ خدا ہیں
یہ بخشیں گوہراں بے مول ممتاز
رکھوں بازو میں باعزّ و قدر اب
مقربِ حق کا ہو جاؤں نہایت

۱ یعنی مصروف ۲ یعنی پورا ۳ یعنی ماہِ کامل ۴ یعنی کاریگری کی ۵ یعنی عقل و ارادہ ۶ یعنی ۷ یعنی

باقی ۵

۸ یعنی جہاں سے پانی نکلتا ہے ۹ یعنی لرزہ ۱۰ یعنی بے قراری ۱۱ یعنی قیمت ۱۲ یعنی سربلند ۱۳ بے عزت ۱۴ یعنی نزدیک

رہوں آزاد ہو کر سب خطر سے
یہ سن اس محرم درگاہِ حق نے
کئے جبریل سے اس طور گفتار
نہ آگاہ اُن کی تم خوبی سے ہو اب
گراں ان جوہروں کا ہے یقیں تول
حشر کا ہوئے جس دم گرم بازار
ہیں یے کر اس گھڑی ساتھ اپنے ظاہر
اُسی دم حق تعالے ہو خریدار
بہا ہیں ان کے سب اُمت کو میرے
کرے آزاد دوزخ کے الم سے
عزیزو کھول اس دم دیدۂ دل
نظر اُن کی کرو محبوبیت اب
کہ کیا اُس ذات کی عالی قدر ہے
کہ جن کے گوہر دنداں کی یہ چاہ
کہ بخشے سب کو حق اس کے بہا ہیں
محض یہ شان ہے سب دلبری کا
عجب یہ بھید معشوقی کے تھے سب
ز رمزِ عشق کس عارف نباشد
غرض یہ حال اُس سلکِ گہر کا
لکھا ہوں مختصر کر بس نوادر
سنو اب فیض اُس آبِ دہن کا
کہ اک بحر کرامت تھا وہ پرنور
عجب تھی تھوک حضرت کی گرامی

ہمیشہ حق تعالے کے قہر سے
شہنشاہِ جہاں آگاہِ حق نے
کہ پنہاں اس جواہر میں ہیں اسرار
نہ واقف سرِّ محبوبی سے ہو اب
مقرر یہ جواہر سب ہیں بے مول
سو اس ہنگام میں یہ دُرِّ شہوار
یقیں عرصات میں ہو جاؤں حاضر
طلب مجھ سے کرے یہ دُرِّ شہوار
اُسی دم تابعِ ملت کو میرے
نعیم ان کو یقیں بخشے کرم سے
یہ دیکھو مصطفٰے کی کیا ہے منزل
مکرم تر یہ شان قربیت اب
یہ کیا عزت و عظمت سربسر ہے
خدا کے پاس ہے بس عزت و جاہ
نوادر ہو یہ و فیض و عطا ہیں
یہ شیوہ ہے نزاکت پروری کا
نہ واقف اس سے بس جبریل تھے کب
میان نجی ہم از و واقف نباشد
دُرِ دنداں شاہِ بحر و بر کا
بیاں محبوبیت کا ہے یہ ظاہر
زلال چشمۂ خورشید تن کا
سراسر آب رحمت سے تھا معمور
کرے آب بقا جس کی غلامی

لہ یعنی غضب ۱۲ سلہ یعنی عضبد کا جانے والا ۱۲ سلہ یعنی شہید ۱۲ سلہ مجازاً آبدار موتی سلہ یعنی میدان محشر سلہ یعنی ظاہر یعنی سلہ مجازاً عوض ۱۲ سلہ یعنی تحفہ

۱۰

یعنی طرف اللہ کے بھید عشق کے کوئی جاننے والا نہیں یہاں تک بھی اس سے خبردار نہیں ہوتا ۱۲ یعنی موتی ۱۲ یعنی تھوک یعنی میٹھا پانی ۱۲

خدا نے آپ کے آبِ دہن کو
معلّیٰ اُس زلالِ یاسمن کو
ہر اک شئے سے ممتاز کر کر
رکھا تھا چشمۂ اعجاز کر کر
عجب اُس لعلِ نوشیں میں اثر تھا
کرامت کا کرشمہ مشتہر تھا
ہزاروں معجزے ہر بار نادر
ہوئے اُس چشمۂ عالی سے ظاہر
یہ لکھتے ہیں کہ ہر اک زخم تن کو
ہمیشہ سب کے ناسورِ بدن کو
دوا تھی تھوک بس حضرت کی کامل
شفا ہوتی تھی فی الفور اس سے حاصل
بھی ہر اک چاہ میں پانی جو بیکار
سدا رہتا تھا گندہ اور بودار
گری گر تھوک اس میں شاہِ دیں کی
دُرِ دریائے عظمت اور یقیں کی
یقیں اُس تھوک کے گرنے سے فی الفور
مبدّل اُس کے بس ہوتے تھے سب طور
نہایت آب وہ ہوتا تھا شیریں
بھی خوشبودار اور ہوتا تھا مشکیں
نبیؐ کی تھوک میں بس یہ اثر تھا
کرشمہ یہ ہمیشہ جلوہ گر تھا
یہ لکھتے ہیں کہ جنگِ اُحد میں ایک
صحابہؓ تھے پیمبرؐ کے بہت نیک
کسی کافر نے اُن پر مار کر تیر
دیا حلقوم اُن کا اُس گھڑی چیر
ہوئے جینے سے تب اپنے وہ بے آس
اُٹھا اُن کو نبیؐ کے لائے ہیں پاس
نظر کر اُن کی جانب مصطفےٰ نے
بکرم اُس طبیبِ باصفا نے
لگائے زخمِ کاری پر وہیں تھوک
اُسی دم زخم وہ بیشک گیا سوک
شفا اُن کو ہوئی یکبار حاصل
عجب تھا تھوک میں یہ فیض کامل
بھی لکھتے ہیں کہ تھے یک مرد صائب
تھا نام اُن کا محمد ابن حاطب
فضا را آگ میں ہاتھ اُن کا اک روز
جلا ہے سخت با تابِ جگر سوز
وہ ہو مضطر جنابِ مصطفےٰ میں
یقیں آئے ہیں دربارِ علےٰ میں
نظر کر آپ نے تب اُن کی جانب
وہ بیتابی عیاں دیکھے ہیں غالب
لگائے زخم میں تھوک اُن کے یکبار
ہوئے سوزش کے اُس دم دور آثار
کیا اُس تھوک نے سب درد زائل
ہوئی صحت مقرر اِن کو حاصل

۱ یعنی عیسیٰ کی جو نفیس
والا ۲ یعنی چشمہ
۳ یعنی لب ۴
زخم جو ہمیشہ بہا
۵ وہ زخم جو ۵
۶ یعنی بدبو
۷ یعنی بدرنگی ۱۲

باقی

۸ یعنی گلا ۹
یعنی نا امید ۱۰
یعنی کامل اور بزرگ
آدمی ۱۱ یعنی بتقدیر
۱۲ یعنی جل ۱۳
یعنی نشان ۱۲

بھی لکھتے ہیں کہ ایک کافر تھا بدکار
اُسی دم ہاتھ بازو سے جدا ہو
تو اُس نے ہاتھ وہ لے اپنے ہمراہ
چلا آیا جنابِ[2] مصطفےٰ میں
لگا کہنے کو اُس دم یا محمدؐ
کیا اس زخم نے اب مجھ کو رنجور[5]
اگر مل جاوے یہ بازو سے یکبار
نظر کر یہ کرشمہ آپ کا اب
یقیں ہوتا ہوں اس ساعت مسلماں
یہ سُن اُس سے جناب مصطفےٰ نے
ملا کر ہاتھ وہ بازو سے اس طور
اسی ساعت خدا کے لم یزل نے
دکھا فیض اُس لبِ گوہر فشاں کا
کیا اس ہاتھ کو بازو سے واصل[8]
ہوا اوّل سے اُس کا سخت بازو
یہ کامل دیکھ صحت اُس نے یکبار
نبیؐ پر صدق دل سے لاکے اخلاص
انسؓ سے بھی روایت ہے یہ منقول
کہ تھا اک چاہ[10] میرے گھر میں بیکار
نہایت تلخ جوں قارورہ قیر[12]
نہ خواہش اس کی تھی ہرگز بشر کو
غرض حضرت مکاں پر آکے اک روز
اُسی دم اُس دُرِ دریائے دیں نے

کیا تھا اس پہ کس نے تیغ کا وار
گرا ہے خاک پر بیٹھک دو[1] ٹکڑا ہو
اُسی ساعت بصد فریاد و آہ
مقدس بارگاہِ مجتبےٰ[3] میں
دکھاؤ اپنا تم اب فیضِ مجد[4]
رہا ہے ہو کے تن سے ہاتھ یہ دور
درستی کے نظر سب آویں آثار
شہادت پر اُسی دم کھول کر لب
فدا کرتا ہوں سعیت[6] پر میری جاں
دو عالم کے یقیں حاجت روا نے
لگائے لب ہیں اسپرے کے فی الفور
حکیم پاک بے چوں بے مثل نے
اثر اُس چشمۂ عالی[7] نشاں کا
کیا سب زخم کے آثار زائل
ہوا ہے زور ور مثل ترازو
کیا کلمہ سے لب اپنے گہر بار
کیا ایماں سے حاصل رتبۂ خاص
نہایت روح پرور[9] اور مقبول
تھا پانی اُس کا گندہ[11] اور بو دار
تھا کڑواہٹ سے اپنے پا بزنجیر
تھی نفرت بلکہ اُس سے جانور کو
ہوئے اُس چاہ پر آ جلوہ افروز
سحاب[13] مکرمت بحر یقیں نے

۱ یعنی دو ٹکڑے ۱۲
۲ یعنی درگاہ ۱۲
۳ یعنی برگزیدہ
۴ یعنی بزرگ ۱۲
۵ یعنی بیمار
۶ یعنی زیر ہونا

۷ یعنی بلند
۸ یعنی ملنے والا
۹ یعنی جان کو پالنے والا
۱۰ یعنی کنواں
۱۱ یعنی خراب
۱۲ ایک بیل ہے جس کا سایہ نہیں [illegible]
۱۳ یعنی بادل

مبارک لعل لب سے تھوک فی الحال / دیئے ہیں با مزہ اس چاہ میں ڈال
اسی دم چاہ وہ یکبار کھا جوش / ہوا آبِ بقا سے بس ہم آغوش
بدل اس کی گئی یکبار تاثیر / ہوا ہے آبِ شیریں اس کا جوں شیر
ہوا پانی نہایت صاف تر وہ / چمکنے کو لگا مثلِ گہر وہ
لگی ہے اس میں آنے مشک کی بو / عجب پانی ہوا اس دن سے دلجو
سبھی اہلِ مدینہ حسب دلخواہ / لگے اس چاہ کی کرنے کو سب چاہ
ہزاروں معجزے اس طور نادر / ہیں اس آب دہن کے سب میں ظاہر
سو اس باعث سخن یہ مختصر کر / دو صد عالم فدائے اک نظر کر
لکھوں اس دیدۂ پُر نور کا حال / مبارک نرگسِ مخمور کا حال
سیاہی میں عجب تھی اس کے مستی / سفیدی مایۂ ایزد پرستی
سیاہی تھی وہ گویا مطلعِ نور / سفیدی اس میں روشن مثلِ کافور
تھی سرخی اس سفیدی میں نمودار / مئے الفت سے تھی مادام سرشار
عجب دیدے تھے وہ اندودۂ عشق / سراسر تھے خمار آلودۂ عشق
عجب عالم تھا اس میں دلبری کا / حیا اور ناز اور پیغمبری کا
چنیں دیدہ بہ مستی سرکشیدہ / مثالش دیدۂ عالم نہ دیدہ
صفِ مژگاں مقوّس مثلِ شمشیر / لگا جس سے دلِ اشرار میں تیر
دو ابرو تھے نشانِ قاب قوسین / ہلالِ آسماں محرابِ عینین
تلے اس کے دو آنکھیں مثلِ قندیل / چراغِ نور در فانوسِ تکحیل
بھرا تھا نورِ بینائی کا اس میں / حقیقت اور شناسائی کا اس میں
عجب دو گوہرِ احسان تھے وہ / چراغِ خانۂ عرفان تھے وہ
ہر اک گوہر بلا گرداں تھا ان پر / سوادِ شام نت قرباں تھا ان پر
ان آنکھوں کی نوادر سب صفت ہے / نرالی سر بسر سب کیفیت ہے
عجب ہے ان کی بینائی کی تعریف / بصارت اور شناسائی کی تعریف

یہ اک دیباچہ ہے احوالِ بصارت[۱]
نوادر ترا اشارت ہے یہ اوّل
منجلئے[۲] آفتاب عرشِ اعظم
اُجالے میں ہر اک شئے جو نظر سے
اندھیرے میں بھی نظر آتا تھا وہ
تھا بینائی کا اک عالم نرالا
پڑا نیں کب چراغ و شمع سے کام
دویم کرتے تھے جس دم آنکھ کو بند
کھلی اور بند آنکھیں تھیں برابر
کھلے پن میں جو آتا تھا نظر سب
تھیں بینا اس موافق بے تفاوت
سیوم لے کر ردا از پائے تا سر
ردا پردہ نہ ہوتا تھا نظر کا
ردا سے پار ہوتی تھی بصارت
چہارم آپ کے روشن بصر سے
انھیں آئینہ سب دیوار و در تھا
برابر تھا ہر ایک غائب و حاضر
ہے پنجم یہ کہ سلطانِ دو عالم
تھے بینا جس طرح آنکھوں سے کامل
اسی صورت پہ ہر اک شئے قفا سے
تھا بینائی میں یکساں پشت او رو
تھی بینائی عجب حضرت کی یاور
یہ خوبی اُس بصارت کی عجب تھی

وہ لے لکھتا ہوں ہر اک بالاشارت
کہ حضرت شاہِ دیں سلطانِ مرسل
منور شب چراغِ بزمِ عالم
یقیناً دیکھتے تھے اُس بصر سے
مقرر دیکھتے تھے سر بسر وہ
برابر تھا اندھیرا اور اُجالا
بھی تیزی اس قدر آنکھوں میں دائم
نہ فرق آتا تھا بینائی میں ہر چند
تھی بینا ہر دو حالت میں مقرر
وہی مربوط کرنے میں بصر تب
یہ بینائی کی تھی نادر لطافت
اگر کرتے تھے دیدہ بند یکسر
حجاب اُس دیدۂ عالی گہر کا
نظر آتا تھا سب کچھ بے تفاوت
ہوئی نیں کوئی شئے غائب نظر سے
کرشمہ یہ نظر کا معتبر تھا
مساوی تھا ہر اک باطن و ظاہر
منجلئے شب چراغ عرشِ اعظم
نظر سے دیکھتے تھے جوں مقابل
نظر کرتے تھے پشت پر ضیا سے
تھے ناظر بے تفاوت آپ ہر سو
قفا اور سامنے سب تھا برابر
درستی اس نظر کی بس یہ سب تھی

۱ یعنی بینائی ۲ یعنی آنکھ ۳ یعنی ہمیشہ ۴ یعنی ربط کیا گیا ۵ یعنی آنکھیں بند کرنے میں ۶ یعنی وہ ۷ یعنی پاکیزگی

۱۲

۸ یعنی چادر ۹ یعنی بالکل ۱۰ یعنی بینائی ۱۱ یعنی برابر ۱۲ یعنی دیکھنے والا ۱۳ یعنی پیٹھ ۱۴ یعنی نظر کی روشنی

نبوت کی شمع تھے آپ حضرت
شمع کی ہر طرف کامل نظر ہے
تھی بینائی قفا کی جو نوادر
کہ اس خورشید عالم کی قفا پر
عجب روشن تھے دو سوراخ باریک
وے دو سوراخ دو آنکھیں تھیں کامل
انھیں سوراخ سے تھا جلوہ گر سب
اگرچہ پیرہن رہتا تھا تن میں
بصارت پر نہ ہوتی تھی وہ موقوف
بصارت کے دریچے تھے وے نادر
قفا پر تھیں عجب آنکھیں وہ روشن
عجب حق نے حبیب باوفا کو
قفا سے اس طرح بینا کیا تھا
کہ تا پیچھے کھڑے ہو کر منافق
بھی دشمن پشت پر حضرت کی آکر
غرض حضرت کی بینائی عجب تھی
بصارت کی عجب تھی سب یہ تاثیر
کرامت کا بصارت میں نشاں ہے
نظر نے جن کی سیر لامکاں کر
کہاں تعریف ہووے اس نظر کی
بھر اٹھا جس میں سب لاہوت کا سیر
نظر حضرت کی سب سے تیز تر تھی
سمایا جس میں سب نقشِ عدم تھا

چراغِ بحر و بر خورشید ملت
تجلی اس کی ہر سو سربسر ہے
خلاصہ اس کا ہے اس طور ظاہر
یقیں پر نور پشت پر ضیا پر
مقرر آپ کے شانے کے نزدیک
بصارت کے دو روزن پر فضائل
یقیں حضرت کے آتا تھا نظر سب
لباس و جامۂ زیبا بدن میں
عجب دیدے تھے وے سوراخ موصوف
تھی بینا پشت اس باعث سے ظاہر
تھے ایوانِ نبوت کے دو روزن
رسول انس و جاں خیر الوریٰ کو
یہ آنکھیں آپ کو نادر دیا تھا
نہ استہزا کریں سب ناموافق
نہ پہنچا دیں ضرر یک دم دغا کر
بصارت اور شناسائی عجب تھی
عجب تھی اک نظر وہ رشکِ اکسیر
عجب عالم بصارت کا عیاں ہے
کیا ہے نوش جامِ وصلِ تکبیر
تماشا بینائی عالی گہر کی
عیاں تھا عالمِ ملکوت کا سیر
نوادر آپ کی روشن نظر تھی
نمایاں جلوۂ لوح و قلم تھا

۱؎ یعنی دریا و جنگل ۲؎ یعنی ہر طرف ۳؎ یعنی پیچھے کی طرف ۴؎ یعنی سوزن کے ناکے ۵؎ یعنی محل ۶؎ یعنی رسول اللہ صلعم ۷؎ یعنی ہنسی ٹھٹھہ جو بیجا کرتے دل میں اور رکھتے ۱۲

۲ باقی

۸؎ یعنی مسخری ۹؎ یعنی جس خاک سے چاندی یا سونا بنتا ہے ۱۰؎ یعنی پیالہ ۱۱؎ یعنی شراب ۱۲؎ یعنی عالم ذات الٰہی ۱۳؎ یعنی عالم اشغال ملکی ۱۲

نہ بینائی کو قوت تھی زمیں تک
رسائی تھی سدا عرش بریں تک

تماشا جلوہ گہ سب غیب کا تھا
مقدس[۱] قدرت لاریب کا تھا

بصارت نے سفر کر اس گذر سے
عجب اسرار سب دیکھا نظر سے

صفائی نور کی تھی اس میں ظاہر
بصارت تھی ہر اک خوبی سے ماہر

غرض حضرت کی کیا عالی نظر تھی
خدائی جس میں ساری جلوہ گر تھی

رسائی جس نظر کی تھی وہاں تک
مقر[۳] قرب[۴] گاہِ لامکاں تب

نوادر اُس نظر کی کیفیت ہے
نظر وہ جلوہ گاہِ معرفت ہے

لکھوں اس کیفیت پہ نقل نادر
دلیلِ مختصر باشانِ وافر

کہ جس دم بادشاہ ملک لولاک
گئے معراج کو بر بامِ افلاک

وہاں سے ہو سُبک[۵] رو لامکاں تک
مقام قرب کو پہنچے ہیں بیشک

مئے وحدت کو کر یکبارگی نوش
ہوئے بحر مکاشف[۶] سے ہم آغوش

بدیدا[۷] آنچہ ز حد دیدن بروں بود
ہمہ[۸] آثارِ کیفیت کہ چوں بود

ہوا فرمان تب اُس نازنیں کو
شرف[۹] بخشیں قدم سے پھر زمیں کو

مقام قرب سے کر رُخ ادھر کا
کریں اس لامکاں سے قصد گھر کا

یہ سُن فرمانِ حق محبوب رب نے
حبیب حق شہِ عالی نسب نے

جدائی سے نہایت خستہ[۱۰] جاں ہو
اسیر[۱۱] دام فریاد و فغاں ہو

مبارک چشم کو رشک گہر کر
مژہ[۱۲] کو رشتہ لولوے[۱۳] تر کر

لگے ہیں مارنے دم بیخودی کا
ہوا موجود عالم بیخودی کا

نظر کر حق نے یہ محبوب کا حال
معلّے[۱۴] گوہر مطلوب کا حال

کہا حضرت سے اے محبوب اقدس[۱۵]
چراغ خانۂ آفاق[۱۶] و انفس

نہ ہو میری جدائی سے تو غمناک
نہ کر اس نرگس شہلا[۱۷] کو نمناک

خوشی سے جانب اُمت گذر کر
تیری عظمت سے سب کو بہرہ ور کر

نہ ہو اس ساغر وحدت سے مدہوش
نہ کر اُمت کو تو اپنی فراموش

۱۳

[۱] یعنی پاک [۲] یعنی بعید [۳] یعنی نزدیکی [۴] یعنی سب جلدی سے [۵] وارسته [۶] یعنی کشف و ظاہر [۷] یعنی دیکھا جو کچھ کہ دیکھنے کی حد سے باہر تھا [۸] مت پوچھ نشان کیفیت کا کہ کیسا تھا [۹] یعنی بزرگی [۱۰] یعنی آزردہ [۱۱] یعنی مبتلا [۱۲] یعنی پلک [۱۳] یعنی موتی [۱۴] یعنی بلند [۱۵] یعنی پاک [۱۶] یعنی مراد [۱۷] بلندی [۱۸] نرگس سے آنکھ مراد

وسیلہ ہے تیرا ان سب کو یکسر — نجات ان کو تیرے سے ہے میسّر
جدائی سے میری ہے گرچہ مغموم — نہ اس دولت سے بھی تو ہووے محروم
خوشی ہوا اپنی جا اُمّت سے تو مل — فراغت ہووے جب دم تجھ کو حاصل
توجّہ سے لگا اُس دم ادھر دھیان — میری جانب نظر کر از دل و جان
اُٹھاؤں اُس گھڑی سب پردۂ غیب — دکھاؤں تجھ کو وحدت گاہ لاریب
نظر آوے میری قدرت کا سب کھیل — رہے دائم یہی چاہت یہی میل
بصارت کو تیری دے روشنائی — کروں محوّل محلِ آشنائی
رکھا ہوں تیرے سر پر وصل کا تاج — بصارت کو تیرے ہر دم ہے معراج
یہ سُن اُس دم امامِ مرسلیں نے — یقیں محبوب رب العالمیں نے
وہاں سے اپنے گھر تشریف لائے — خوشی سے عالمِ دُنیا میں آئے
اُسی دن سے اُٹھا کر پردۂ غیب — کیا ہے حق نے سب مکشوف لاریب
بصارت کو دیا کھول ان کے یکبار — کھلے ہیں ظاہر و باطن کے اسرار
رہی نیں کوئی شئے حضرت سے پنہاں — تمامی حاضر و غائب تھا یکساں
ہوا ہے آپ پر فضلِ الٰہی — ہوا ہے کشف از سما تا بہ ماہی
دلیل اس بات پر بس یہ قوی ہے — عیاں ظاہر یہ راز معنوی ہے
کہ پہنچی جن کی بینائی وہاں تک — رسائی تھی نظر کی لامکاں تک
نظر میں جن کے ظاہر یہ صفت تھی — خدا کی جن کو حاصل معرفت تھی
کہو پھر اُن سے سب حال اس جہاں کا — معمّا عالمِ کون و مکاں کا
رہا محجوب کس صورت سے ہرچند — کریں غور اس سخن کو اب خردمند
یہاں حضرت کی اب خوبی کو دیکھو — عیاں اسرار محبوبی کو دیکھو
بزرگی اور کرامت مصطفےٰ پر — ہوئی ہے ختم اُس شمعِ ہدیٰ پر
غرض جب طور کامل تھی بصارت — اُسی صورت سے کامل تھی سماعت
سماعت تھی عجب خوبی سے معمور — سبھی سنتے تھے خواہ نزدیک خواہ دور

بھی بیداری میں جس صورت سے حضرت
اسی صورت سے حضرت خواب میں سب
ہمیشہ گوش کرتے تھے نوادر
بھی حضرت سرورِ عالم سفر میں
ہر اک شے سے جو کرتے تھے ملاقات
صدا[۳] نادر تمامی جانور کی
یقیں کرتے تھے حضرت ہر گھڑی گوش
کتابوں میں خلاصہ اسکا سب ہے
طوالت[۷] کے سبب سے مختصر کر
قفا[۸] پہ نقش بھی نادر تھا مرقوم
لکھا تھا لا الٰہ الا ہو ظاہر
بریدہ ناف اور مختون[۱۰] تھے خاص
تولد کے بیاں میں حال یہ سب
دے دو ہاتھوں کی حضرت کے صفت کیا
کرم میں جس سے دریا سب خجل تھے
قمر نے دیکھ اس سے ایک اشارہ
بھی جاری سب ہوئے ہیں اس سے چشمے
دیا ہے مادۂ بے شیر نے دودھ
بھی لکھتے ہیں کہ شاہِ دوجہاں نے
قتادہ رض کے یقیں چہرے پہ اک روز
یقیں اُس ہاتھ کی عظمت[۱۴] سے فی الفور
ہوا چہرہ اُسی دم اُن کا انور[۱۵]
مقابل بیٹھ اُن کے لوگ ہر بار

یقیں سنتے تھے جو سلطانِ ملت
سراسر گفتگو کے تئیں یقیں تب
سماعت کی یہ خوبی بس تھی ظاہر
ہمیشہ ہر گھڑی ہر رہگذر میں[۱]
نبی[۲] پر بھیجتے تھے سب تحیات
دواب[۴] و طائر[۵] و شاخ و شجر کی
عجب تھے گوش[۶] وہ سرمایۂ ہوش
ہر اک احوال نادر اور عجب ہے
مفصل کچھ لکھا نیں حال یکسر
نبوت کی نشانی تھی یہ مختوم[۹]
محمد تا رسول اللہ آخر
ہوئے پیدا یقیں سلطانِ اخلاص
لکھا ہوں سر بسر اقوال یہ سب
لکھوں اُن کی نوادر کیفیت کیا
یقیں کانِ گہر سب منفعل[۱۱] تھے
ہوا ٹکڑے فلک پر آشکارہ[۱۲]
بیاباں میں ہوئے سیراب تشنے[۱۳]
ہوئے ہیں چشمِ کافر گرد آلود
حبیبِ حق امامِ انس و جاں نے
پھرائے ہیں دو دستِ عالم افروز
عجب چہرے نے بدلا اُن کے سب طور
درخشاں مثلِ آئینہ مقرر
ہمیشہ باندھتے تھے اپنا دستار[۱۶]

۱؎ یعنی سراسیمہ
۲؎ یعنی درود ۱۲
۳؎ یعنی آواز ۱۲
۴؎ یعنی چارپایہ
۵؎ یعنی پرند اُڑنے والے جانور
۶؎ یعنی کان
۷؎ یعنی درازی

۱۴

۸؎ یعنی پشت
۹؎ یعنی ختم کیا گیا
۱۰؎ یعنی ختنہ کیے ہوئے
۱۱؎ یعنی شرمندہ
۱۲؎ یعنی ظاہر
۱۳؎ یعنی پیاسے
۱۴؎ یعنی بزرگی و حرمت
۱۵؎ یعنی روشن ۱۲
۱۶؎ یعنی پگڑی ۱۲

وہ آئینہ تھا چہرہ سر بسر سب | ہر اک شے اس میں آتی تھی نظر سب
یہ خوبی آپ کے ہاتھوں کی نادر | عیاں تھی سارے اصحاب پہ ظاہر
عجب اس میں تجلی کا اثر تھا | یہ ہاتھوں کا کرشمہ معتبر تھا
کہاں تعریف اس کی کس بشر سے | لکھی جاوے کسی عالی قدر سے
قدم کے بھی نوادر سب ہیں اوصاف | ہوا جس سے منوّر قاف تا قاف
قدم وہ زینتِ عرشِ بریں تھے | مقامِ قدس کے شائق یقیں تھے
عجب تھی اس قدم کی خاک پُر نور | ہوئے جس سے منوّر دیدۂ حور
اگر تعریف ان کے خاکِ پا کی | عجب اس توتیا کے پُر ضیا کی
سیاہی اپنی لے آنکھوں کی ہر دم | لکھیں تا حشر گر سب جن و آدم
تو لکھنا ان کا بیشک سب بجا ہے | و لے تعریف یہ بے انتہا ہے
کہو پھر کب علی سے سب شمائل | لکھے جاویں نبی کے با فضائل
کہ جن کے خاکِ پا کی یہ ثنا ہے | یہ عظمت اور حرمت برملا ہے
سو اس باعث گذر ترکِ ادب سے | مناسب دیکھ خاموشی یہ سب سے
کروں اس مجلسِ ہفتم کو اتمام | درود بے بہا باجاہ و اکرام
پڑھوں اس آفتابِ اوجِ دیں پر | امام الانبیا و المرسلیں پر

پڑھو اے حاضرو با لحن خوشتر
بروح مصطفےٰ صلوات اطہر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

مجلس آٹھویں

قلم نے سر جھکا راہِ ہُدیٰ میں | فدا کر روح مدح مصطفےٰ میں
چلا ہے صفحۂ کاغذ پہ یک بار | کیے تا مجلسِ ہشتم کو تیار

۱ه یعنی روشنی ۱۲
۲ه یعنی آرائش ۱۲
۳ه یعنی بالا ۱۲
۴ه یعنی سرمہ لگاوے ۱۲
۵ه یعنی صورت اوصاف حسنہ
۶ه یعنی عزت ۱۲

۱۲ یا نبی

۷ه یعنی مرتبہ ۱۲
۸ه کمال آسمان سے یعنی آسمان دریچہ آفتاب
۹ه یعنی خوش آوازی سے
۱۰ه یعنی پاکیزہ ۱۲
۱۱ه یعنی رہنمائی کو ۱۲

نہ مجلس بلکہ یہ گلزارِ دیں ہے
عجب ہے اس میں عالم کیفیت کا
بہار اس کے بیاں کا دیکھ روشن
چمن ہے معجزوں کا بس یہ پُرنور
غرض حضرت کے جو اعجاز ہیں سب
ہے دریا معجزوں کا بس یہ پرجوش
نہ سب کس کے بیاں کرنے میں آوے
وے حضرت کے جو ہیں خرقِ عادات
سو اس باعث کئی اعجاز فاخر
کہ تا سننے سے اس کے ایک عالم
لکھا ہے اس طرح سب واصفوں نے
کہ جو تھے خرقِ عادت شاہِ دیں کے
یہاں میں معجزات اس کا ہے بس نام
اُسی اعجاز کو با جاہ و تکریم
جو اعلیٰ سب سے تھی تقسیم نادر
یقیں تقسیم وہ روزِ حشر میں
وہاں عظمت دکھا کر اپنی یکبار
محض اُمت کی یہ سب غمخوری ہے
کہ تا روزِ قیامت میں وہ سارے
نظر کر اپنی اُمّت کے سب اعمال
سو اس باعث یقیں روزِ حشر کا
سبھوں پر بس عنایت کی نظر کر
کہ تا سب عام اس سے فیض پاویں

بہارِ گلشنِ علم و یقیں ہے
بھرا ہے طور سب معشوقیت کا
فدا ہو جاویں اس پر ہشت گلشن
ہے سب اوصاف سے حضرت کے معمور
نہ کس سے ہو سکے اسکا بیاں کب
ہیں سب اہلِ خرد کے گم یہاں ہوش
کہاں کوزے میں اک دریا سماوے
ہے سُننا اس کا بیشک سب عبادات
لکھا کلک سعادت نے کے ظاہر
کرے حاصل سعادت اپنی ہر دم
سبھی علمائے دیں اور عارفوں نے
حبیبِ کبریا ماہِ یقیں کے
ہیں عاجز دیکھ جس کو خاص اور عام
کئے حضرت نے بیشک تیغ تقسیم
عجائبوں میں رکھے ہیں اس کو ظاہر
کریں ظاہر سبھی جن و بشر میں
چھڑا دیں اپنی اُمّت کے گنہگار
عجب یہ طورِ اُمّت پروری ہے
نہ ہو دیں مبتلا کس غم میں بارے
نہیں فارغ تھے حضرت اس سے در حال
تفکر کر وہاں کے شور و شر کا
رکھے تقسیم وہ محجوب کر کر
یقیں ہو ویں خطر جنت میں جاویں

۱ یعنی آٹھ بہشت
۲ یعنی عقلمند لوگ
۳ جو دوسروں کے خلاف عادت ظاہر ہوویں یعنی معجزے
۴ یعنی عمدہ دلپسند

۵ یعنی قلم
۶ یعنی بچانے والے
۷ یعنی اولیاء اللہ
۸ یعنی بشر
۹ یعنی خالص
۱۰ یعنی بےخوف ۱۲

یہ لکھتے ہیں کہ جب آوے قیامت
جہنم کا نظر کر اُس طرف شور
کریں مغلوب سب آتش کو اُس دم
دکھاویں زور اپنی قربیت کا
سو غالب اس سے ہووات کو اپنے
بیاں یہ سب نوادر سر بسر ہے
سو لاکر گیارھویں مجلس میں تتمہ
غرض تقسیم جو اوسط ہے نادر
یقیں وے معجزاتِ قاہرہ ہیں
سو حضرت کی مبارک ذات میں سب
بھرے بے انتہا تھے سر بسر وہ
ہوئے ہیں آپ سے ظاہر جو اعجاز
کتابوں میں وے ہیں مرقوم سارے
سو اوسط کے یقیں ہیں تین اقسام
ہے ذاتی ایک جو حضرت کے تن میں
تنِ بے سایہ اور جسمِ معطر
صفاتی قسم دیگر جو ہے موسوم
ریاضت اور تقویٰ اور یقیں ہے
دگر اخلاق ہیں مشہور سب میں
خبر قرآں میں اس کی معتبر ہے
قسم ثالث وہ بس ہے ذو المعارج
کہ یعنے وے یقیں ذات و صفت سے
یقیں خارج میں بھی ہیں تین اقسام

سو اُس میدان میں وہ ماہِ کرامت
ادھر اعجاز کا دکھلاویں سب زور
تمامی شعلۂ سرکش کو اُس دم
مقرر شیوۂ محبوبیت کا
پھڑا دیں بندۂ الفت کو اپنے
مطول ہے نہیں یہ مختصر ہے
جلالت کا سناؤں سب کرشمہ
تمامی خرقۂ عادات ظاہر
نبوت کے دلائل باہرہ ہیں
یقیں حرکات اور سکنات میں سب
مقرر تھے تمامی بے حصر وہ
سو سب اعجاز ہیں لاریب ممتاز
وے بے انتہا ہیں سب وے بارے
یقیں ہر قسم کا نادر ہے بس نام
تھے ظاہر ہر گھڑی سارے بدن میں
سو اس کے بہت ہیں اور دیگر
وے ہیں اخلاق شاہنشاہ معصوم
سخاوت حلم اور بھی علمِ دیں ہے
یقیں ہند اور عجم اور سب عرب میں
یقیں خُلقٍ عظیم آیت نشر ہے
اسے سب بولتے ہیں بس خوارج
ہیں خارج ظاہرا دو کیفیت سے
ہے نقلی ایک کا مخصوص تر نام

۱ کے یعنے طرز طریقہ و ناز و ادا ۱۲
۲ کے طول کیا گیا یعنے دراز
۳ کے یعنے بزرگی جس کے
۴ کے یعنے دربار نبی درجہ
۵ کے یعنے زیادہ
۶ کے یعنے غالب زبردست
۷ کے یعنے روشن
۸ کے یعنے بے شمار

۱۱

باقی

۹ کے یعنے عزت دار بلند
۱۰ کے یعنے نام کیا گیا
۱۱ کے یعنے گناہ سے پاک
۱۲ کے یعنے تعریف کرنا
۱۳ کے یعنے مشہور ۱۲
۱۴ کے یعنے بلند درجہ والے
۱۵ کے یعنے خارج یعنے سوائے معجزات ذاتی اور صفاتی کے الگ ۱۲

کہ جو واقع ہوا سابق زباں میں — نبوت کا کرشمہ سب جہاں میں
ولادت کے جو آگے سر بسر ہے — بزرگی کا بیاں سب جلوہ گر ہے
بھی آگے جو ہوا ہے خیر و شر سب — دیئے حضرت نے بھی اُس کی خبر سب
ہے علمی وہ کہ جو تھا ہونہارا — خبر اُس کی دیئے ہیں آشکارا
کہ یعنے فتح اسلام اور دگر شئے — کہ بعد از فوت جو واقع ہوا ہے
ہے ساتھ اُس کے علامت بھی حشر کی — نوادر کیفیت ہے اس خبر کی
سوم فعلی ہے قسمت اس میں نادر — ہوئے حضرت سے جو عالم میں ظاہر
قسم پہلا ہے اس سے پُر فتوت — ولادت سے مقرر تا نبوت
دوم بعد از نبوت تا بہ آخر — کہ رحلت کی ہے بس ساعت وہ ظاہر
یقیں یہ قسم ثانی کا سب احوال — کہا ہوں سب ظاہر کر کے اجمال
وہ باقی جو رہا ہے قسم ثالث — ہوئے اُمت کے کامل اسکے وارث
دیئے حضرت نے وہ سب اولیا کو — یقیں اُمت کے سب اہل ولا کو
کریں تا اولیا سب اُسکو جاری — رہے سب دیں کی قائم نامداری
جو ہیں سب اولیا کی خرق عادات — اُسے سب بولتے ہیں بس کرامات
حقیقت میں وہ اعجاز نبی ہیں — وے اہل تصرف سب ولی ہیں
کرامت اولیا کی جو ہیں نادر — وہ جاری فیض ہے حضرت کا ظاہر
کہو اب غور کر اے اہل انصاف — کہ سارے معجزوں کے یہ ہیں اوصاف
بیاں سب کا کہو ہووے کدھر سے — ہے خارج سب یہ امکان بشر سے
وے بعد از نبوت جو نوادر — ہوئے ہیں معجزے حضرت سے ظاہر
دیے سارے معجزے بس دلکشا ہیں — بہت اقسام سے بے انتہا ہیں
سو تتمہ لکھ بیاں اُسکا سناؤں — تماشا اس کا عالم کو دکھاؤں
ہے پہلا معجزہ حضرت کا نامی — وہ ہے قرآں مقرر بس گرامی
بزرگی اُس کی عالم میں نشر ہے — فصاحت میں یقیں ممتاز تر ہے

وہ اِک دریا ہے عظمت کا لبالب
جمع ہوویں اگر جنّ و بشر سب
نہ ہووے ایک صورت انسے زنہار
دگر شقّ القمر کا معجزہ بس
سوا اس کے بہت ہیں معجزے اور
رّوایت ہے دگر اہلِ سِیَر سے
کہ اک دن وہ الوہیّت کے مظہر
نمازِ ظہر سے فارغ ہو یکبار
یکایک وحی کے آثار ظاہر
ہوا چہرہ عرق آلود اُس دم
سو حضرت نے سر اپنا تب علی کے
درخشاں نور تھا اُس مہر خد میں
تھے بیٹھے مرتضےٰ اُس دم ادب وار
ہوا ہے جس گھڑی خورشید غائب
لگے ہیں پوچھنے تب مرتضےٰ کو
نمازِ عصر سے فارغ ہوئے ہو
کہے تب مرتضےٰ نے مصطفےٰ سے
کہ حضرت کا میرے زانو پہ سر تھا
سو اس باعث نمازِ عصر یکسر
وے حاصل کیا میں نے سعادت
یہ سن اُس آفتابِ اوجِ دیں نے
مبارک اپنے اُس ساعت اُٹھا ہاتھ
کہ یارب تھا علی با مہر و افسر

ہیں فصحا دیکھکر حیران آسے سب
کریں گر فکر کامل تا حشر سب
کلام اللہ کے نادر ہیں آثار
یہ ہیں مشہور آفاق اور انفس
ہر اک کا ہے جدا گانہ عجب طور
ہے مروی راویانِ معتبر سے
محمّد مصطفےٰ خورشید خاور
تھے بیٹھے ساتھ لے مجلس کے حضار
ہوئے چہرے پہ حضرت کے مآثر
نزولِ وحی کا تھا سخت عالم
رکھے زانو پہ شیرِ مہبطِ علی کے
گویا خورشید تھا برجِ اسد میں
ہوئی ہے شام اس حالت میں یکبار
اُٹھائے سر کو تب سلطانِ غالب
گلِ باغِ محبت اور وفا کو
دیا تم یا علی بیٹھے رہے ہو
حبیبِ حق وہ محبوب خدا سے
میسّر مجھ کو یہ عزّ و قدر تھا
ہوئی نیں اس گھڑی مجھکو میسّر
کہ خدمت آپ کی ہے بس عبادت
مہِ برجِ کمالات اور یقیں نے
ہوئے ہیں ملتجی اس طور رب ساتھ
ترے محبوب کی خدمت میں حاضر

۱۰ باقی

سو اس باعث نماز اس کی قضا اب
اسی ساعت ہوئی اے کبریا اب

کیا محبوب تو نے مجھ کو ظاہر
سو رکھ محبوبیت کا پاس خاطر

تیرے سے بس یہی رکھتا ہوں امّید
کہ باہر آوے اب مغرب سے خورشید

ہو طالع[۱] پھر دکھاوے آشکارا
نماز عصر کی ساعت دوبارا

کہ تا اُس سے نماز اس دم علیؑ کی
ادا ہوئے چراغِ منجلی[۲] کی

دعا کرتے ہی حضرت کے اُسی بار
ہوئے ظاہر قبولیت کے آثار

کہ یعنے اُس گھڑی خورشید ظاہر
نکل مغرب سے تب آیا ہے باہر

بلندی پہ ہوا آکر نمودار
ہوئی حیرت جہاں کو اس سے یکبار

ہوا اُس دم یہ فضل کبریائی
نماز عصر کی ساعت پھر آئی

ہوا سورج کے پرتو سے جہاں سب
منور از زمیں تا آسماں سب

نماز عصر پڑھ اس دم علیؓ نے
کئے شکر خدا کامل ولی نے

گیا خورشید پھر مغرب کی جانب
تماشا سب نے یہ دیکھا عجائب

یہ عظمت[۳] دیکھ محبوبِ خدا کی
محمّد مصطفےٰ نور الہدیٰ[۶] کی

کئی کفار[۴] اس دم کفر کو چھوڑ
مسلمانی میں آئے دیں سے دل جوڑ

ہدایت کی دگر مشعل سے لے نور
روایت کے کروں محفل میں معمور

کہ تھا مکّے کے باہر ایک قبیلہ
سبھی تھا زور ور بیشک قبیلہ

بھری تھی اُن میں چالاکی و چستی
رسوم خود پرستی بُت پرستی

تب اُن سب نے رسولِ انس و جاں کا
سُنے احوال سلطانِ زماں کا

ہوئے ہیں متفق[۵] اُس دم تمامی
تھے سب بارا ہزار اسوار نامی

تھا اک بُت پُر جواہر اُنکے ہمراہ
سبھی سکّے ہیں آبا عزت و جاہ

گئے ہیں بارگاہِ مصطفےٰ میں
جناب سرورِ خیرالورے[۷] میں

کہے سب نے ہُبَل اُس بت کا ہے نام
پرستش[۸] اُس کی ہم کرتے ہیں سب عام

اگر یہ بُت رسالت کی کما ہی[۹]
ہمارے سامنے دیوے گواہی

۱ یعنی ظاہر ہو کر ۲ یعنی روشن ۳ یعنی بزرگی ۴ یعنی دور ہوا ایسے ۵ اتفاق کرنے والے

۶ یعنی مرشد ۷ یعنی بہتر ان خلق کے یعنی رسول اللہ ۸ یعنی پوجا عبادت ۹ یعنی جیسا چاہیے

توہم فی الفور اب لاتے ہیں ایماں
یہ سُن اُس پیشوائے دوجہاں نے
مبارک رُخ کر اُس دم بت کی جانب
کہ اے بُت کھول تو اس دم زباں کو
اُسی ساعت بُتِ بیجان نے یکبار
کہا اے گلبنِ باغِ رسالت
محمد آپ کا ہے نام انور
رسولِ خالقِ ارض و سموات
ثنا خواں آپ کا سبحان بس ہے
یہ سُن سارے قبیلے نے بیاں وار
مسلمانی سے سب نے کام پائے
ہوئے بارہ ہزار اسوار نامی
دگر اک معجزہ روشن و باہر
کہ جس دم سرورِ دیں شاہ غالب
تھے رستے میں یمامے کے قبائل
ہوئی ہے تب وہاں مشہور یہ بات
ہوئے اُس دم جمع ادنیٰ و اشراف
ہوا اس قوم میں پیدا اُسی روز
اُٹھا اُس دم وہ لڑکا ساتھ لائے
کہے سب نے اگر تم ہو نبی خاص
تو یہ لڑکا ہمارے جو ہے ہمراہ
کہے تم کو رسولِ کبریا اب
توہم ایمان اب لاتے ہیں یکسر

یقیں ہوتے ہیں بیشک اب مسلماں
یقیں پیغمبرِ آخر زماں نے
کئے ہیں اس طرح اُس کو مخاطب
بیاں کر سب میرے نام و نشاں کو
فصاحت سے کر اپنے لب گہربار
بہارِ گلشنِ جاہ و جلالت
یقیں ہو آپ سب عالم کے سرور
مکرم صاحبِ قرآن و آیات
گواہِ مکرمت قرآن بس ہے
رکھے ہیں سر کو تب سجدے میں یکبار
خدا سے عزت و اکرام پائے
مسلماں اُس گھڑی باشاد کامی
کیا ہے اس طرح راوی نے ظاہر
مدینے سے گئے کعبے کی جانب
سبھی تھے اسمیں دانا اور عاقل
کہ آئے ہیں سرِ اوجِ کمالات
سبھی اہلِ یمامہ با دلِ صاف
کسو کے گھر میں اک لڑکا دل افروز
جنابِ پاک میں حضرت کے آئے
پیمبر صاحبِ اجلال و اختصاص
رسالت کی گواہی دیوے دلخواہ
پیمبر صاحبِ تاجِ دنیٰ اب
سبھی ادنیٰ و اعلیٰ بس مقرر

۱؎ یعنی اسی وقت ۱۲ ۲؎ یعنی خوش بیانی ۳؎ یعنی موتی برسانے والے ۴؎ یعنی زمین و آسمان ۵؎ یعنی اللہ تعالیٰ ۶؎ یعنی خوشی سے ۷؎ یعنی روایت کرنے والے ۸؎ یعنی قبیلہ ۹؎ یعنی بلندی ۱۲ ۱۰؎ یعنی چھوٹے اور بڑے تمام لوگ ۱۲ ۱۱؎ یعنی بزرگی ۱۲ ۱۲؎ یعنی جھنڈا ۱۲ ۱۳؎ یعنی تمام ۱۲

باقی ۹

یہ سُن کر اُس امام بحر و بر نے
کئے ہیں اک نظر لڑکے کی جانب
کہے اُس سے کہ اے لڑکے زباں کھول
رسالت کی میرے دے اب گواہی
زباں کھول اپنی اُس لڑکے نے اُسدم
مقرر آپ ختم المرسلیں ہیں
بزرگی حق نے دی پیغمبروں پر
فصاحت[1] ساتھ پھر کلمہ ادا کر
کہے ہیں مرحبا تب شاہِ دیں نے
یہ سُن اہلِ یمامہ خاص اور عام
وہیں کلمہ شہادت کا ادا کر
روایت کے چمن کا اور بلبل
کہ یک قومِ عرب مکے کے باہر
شرافت[6] اُن کی تھی عالم میں مشہور
تھی ظاہر اُن کی سب میں پہلوانی
غرض جس دم نبوت شاہِ دیں کو
ہوئی جب یہ خبر مشہور سب میں
یقیں اُس قوم نے تب یہ خبر سُن
ہوے اُس دم جمع پیر و جواں سب
جنابِ مستطاب مصطفے[8] ہیں
تھا گونگا ایک مادر زاد اُن میں
نہ طفلی سے کیا اس نے سخن کب
کئے ہیں سب نے یہ حضرت سے تقریر

بہارِ گلشنِ فتح و ظفر[2] نے
شکر لب کھول اُسدم با مطالب
خدا کا حکم ہے بیشک سخن بول
تیری ہے اس گھڑی مطلب گواہی
کہا اے بادشاہِ جن و آدم
یقیں محبوب ربّ العالمیں ہیں
دیا تم کو شرف نام آوروں پر
رہا خاموش وہ سب کو سُنا کر
امام الاصفیا[3] ماہ یقیں نے
سبھوں نے کفر سے دھو دل کو تمام
مسلماں سب ہوئے ہیں بس مقرر
سخن کرتا ہے پاکر نکہت[4] گل
تھے ساکن سب تو انگر اور فاخر[5]
شجاعت اور کرم سے سب تھے معمور
دلیری میں نہ کوئی رکھتے تھے ثانی
دیا حق نے سراج[7] الآخریں کو
اُٹھا ہے شور اس کا سب عرب میں
ہر اک سے یہ کلامِ معتبر سُن
مقرر متفق ہو پہلواں سب
سبھی آئے ہیں درگاہِ علے میں
سخن گوئی سے تھا آزاد اُن میں
جنونی[9] سے بھرا تھا اُس کا تن سب
کہ اے عالی نسب سلطانِ توقیر[10]

[1] یعنی عقلمندی
[2] یعنی سرداری
[3] یعنی بیسوا معشوقی
[4] یعنی خوشبو
[5] یعنی فخر کرنے والے
[6] عزت داری بزرگی
[7] یعنی چراغ
[8] یعنی برگزیدہ ۱۲
[9] یعنی دلوانہ پن
[10] یعنی عزت ۱۲

مسلمانی کی سب کو آرزو ہے
کہ یہ گونگا جو ہے مشہور سب میں
رسالت کی گواہی دیوے گر یہ
تو اب ایمان ہم لاتے ہیں بارے
یہ سُن حضرت نے اُن کا قول و اقرار
کہے اُس سے اگر تو کیفیت سے
تو کھول اپنی زباں گفتار کر تو
تب اُس گونگے نے سُن یہ بات محکم
کہا بیشک نبی ہیں آپ سب کے
نہ ثانی آپ کے پیغمبروں میں
عطا کر آپ کو حق نے یہ دیں اب
شرف جو آپ کے پاوے قدم سے
مخالف آپ کے ملعون سب ہیں
اگر ہر بال میرا سب زباں ہو
تو حضرت کی ثنا بیشک سر مو
یہ اُس گونگے کی سُن یکبار تقریر
لکھا راوی نے اس صورت سے یکسر
سخن گوئی سے سب عالم میں ہو طاق
ہر اک افصح مقابل اُسکے ہر بار
محض یہ فیض تھا حضرت کا اس پر
دگر عباس بن مرداس سے ایک
کہ جس دم سرور دیں ختم مرسل
نبوت کی ہووے مسند پہ قائم
ولے باقی یہی اب گفتگو ہے
ہے شہرت اس کی سب قوم عرب میں
کہے گر آپ کو پیغام سبر یہ
مسلماں اس گھڑی ہوتے ہیں سارے
کئے جانب توجہ اس کی یکبار
مبیکر آگاہ ہووے معرفت سے
مرے اجلال کو اظہار کر تو
فصاحت سے زباں کھولا ہے اسدم
مقرر خاص ہیں مقبول رب کے
کوئی پیدا ہوا ہے رہبروں میں
کیا عالم میں ختم المرسلیں اب
رہے آزاد ہو سب درد و غم سے
مقرر بے شبہ مقصود رب ہیں
رہے تعریف میں گو ہر فشاں ہو
نہ ہووے کب ادا تا حشر دیجو
مسلماں سب ہووے با عزو توقیر
کہ وہ گونگا اُسی دن سے مقرر
فصاحت میں ہوا مشہور آفاق
قصوری کا سبھی کرتے تھے اقرار
ہوا عقل و سخن گوئی میں اظہر
روایت ہے کہ ال ماس سے ایک
امام الانبیا سلطان افضل
پڑا شہرہ جہاں میں اُن کا دائم

باقی ۸

سوا اس ایام میں اک روز نادر
کہ یعنے شخص اک باصورت خوب
قبا تھی تن میں اُس کے غیرت ہر[1] ق
شتر[2] مرغ اُس کا تھا مرکوب[3] نادر
عجب چہرے پہ تھی اُس کے صلابت[4]
عجب تھی عقل[5] فرسا اُس کی آواز
کہ اب ظاہر ہوئے آخر زماں کے
نشتر[6] سب میں ہوا ہے دور اُن کا
بزرگی میں ہر اک سے ارجمندی
کریں اب دین سے معمور عالم
نبی ایسے نہ کب پیدا ہوئے ہیں
کریں گر اک نظر سے وے اشارت
یہ کہہ اُس دم ہوا نظروں سے غائب
قبیلے نے یہ سب دیکھا ہے اسرار
تھی اس ایام میں یہ بات مشہور
شتر مرغوں پہ وے ہوتے ہیں اسوار
سوا اس باعث اسی دم خاص اور عام
تھا بُت خانہ وہاں مشہور تر ایک
خمار اُس بت کا تھا مشہور تر نام
تمامی خلق وہ پُوجھ دو سوا[7] اِس
کہ تا اُس جن سے پاویں وے اماں سب
یکایک اُس گھڑی بُت کے شکم[8] کے
کہ اے قوم خمار آلودہ[9] غم

تماشا سب نے یہ دیکھا ہے ظاہر
نظر آیا ہر اک خوبوں سے محبوب
سفیدی میں سراپا اُسکا تھا غرق
ہمارے شہر میں آیا ہے ظاہر
زیادہ شیر سے اکمل مہابت[10]
چلا ظاہر یہی کہتا ہوا راز
محمد[11] سیّد رہنما سب انس وجاں کے
عجب عالی ہے سب سے طور اُنکا
دیا ہے حق نے اُن کو سربلندی
توابع اُنکے ہیں سب جن و آدم
عجب مقبول رب پیدا ہوئے ہیں
زمیں اور آسماں سب ہووے غارت
عجب تھا تیز رَو مرکوب[12] راکب
ہوئی ہے گم سبھوں کی عقل یکبار
کہ جو جنّوں کے ہیں سردار منصور
صلابت ناک اُن کے سب ہیں اطوار
ہوئے ہیں خوف سے سب اُس کے ناکام
نوادر بت تھا اس میں نامور ایک
پرستش میں تھے اُس کے خاص اور عام
جمع اُس دم ہوئے اُس بُت کے آپاس
بچاویں ایک ساعت اپنی جاں سب
عجب آواز یہ نکلا عدم سے
سراپا درجہاں فرسودہ[12] غم

[1] یعنی بجلی [2] مشہور تھا اور سچ ہے مانند اونٹ کے ۱۲ [3] جس پر سواری کی جائے [4] یعنی سختی [5] یعنی مخوف ۱۲ [6] یعنی عقل گم کرنے والی [7] یعنی مشہور [8] یعنی جس پر سواری کی جائے اُس کو مرکوب اور جو سواری کرے اسکو راکب کہتے ہیں [9] گمان ۱۲ [10] یعنی ہیبت ۱۲ [11] یعنی مبتلا غم کے ۱۲ [12] یعنی گھسا ہوا ۱۲

کرو بس دورِ غفلت کی خماری
خمار اس دم یقیں ہووے نگوں سار
چلو اب بارگاہِ مصطفےٰ میں
ہوئے مبعوث سالارِ زمن اب
ہے دیں انکا یقیں سب دیں سی غالب
جہاں بیں ہیں مکرم تر نبی وہ
پیمبر ہیں یقیں آخر زماں کے
جو اُن کی ملت اطہر میں آوے
رہے جو دین سے اُن کے مخالف
سُنے ہیں سب نے جسدم بُت سی یہ راز
جمع ہو آئے اُس دم خاص اور عام
خمارِ بت پرستی چھوڑ اُس دم
روایت کے گلاب و قند سے اب
کہ ایک کافر حصیں تھا نام اُس کا
تھا اک بت گھر میں اُسکے سخت بے نور
پرستش میں تھا دائم اس کی مشغول
سو ایک دن اس کے گھر آ سرورِ دیں
کئے دعوت اُسے اسلام و دیں پہ
حصیں نے منھ پھرا ان کی طرف سے
کہ مجھ کو دیں نیا منظور کب ہے
پرستش اس کی میں کرتا ہوں دائم
نہ اب منظور ہے مجھ کو نیا دیں
کہے تب اُس سے شاہِ نامور نے

کہ اب آیا ہے دورِ دین داری
پرستش سے بتوں کی مت رکھو کار
جناب حضرت خیر الورا ہیں
محمد رہبرِ دیں بُت شکن اب
بزرگی اُن کو دی حق نے عجائب
رسولِ ابطحی ہیں ہاشمی وہ
مقرر رہنما ہیں دو جہاں کے
وہ بس دونوں جہاں میں فیض پاوے
رہے عالم میں وہ ما دام خائف
کرے معلوم یہ ہیں دیں کے اعجاز
جناب مصطفےٰ میں با صد اکرام
مسلمانی سے پائے فیض اعظم
کروں پھر طوطیٔ جاں کے شکر لب
تھا دائم بت پرستی کام اُس کا
عبادت اُسکی تھی عین اُس کو منظور
نہ رہتا تھا کوئی دم ہو کے معزول
معلّے آفتابِ اوج تمکیں
مکرم راہ ایمان و یقیں پر
کہا اُس سرورِ عالی شرف سے
پرستش بت کی ہر دیں سے احب ہے
ہوں اُس بت کی سدا خدمت میں قائم
پدر سے اپنے یہ سیکھا ہوں آئین
حبیبِ خالق جن و بشر نے

۱؎ یعنی سستی ۱۲
۲؎ یعنی وقت زمانہ
۳؎ یعنی نام زد کئے گئے
۴؎ یعنی اونچا درجہ
۵؎ یعنی پاکیزہ مذہب
۶؎ یعنی ظاہر ہوئے
۷؎ یعنی بت توڑنے
والے یعنی دین پاک

۷
باقی

۸؎ یعنی ہمیشہ ڈرنے
والا ۹؎ یعنی معجزے
۱۰؎ یعنی بزرگ ۱۱؎
یعنی بیکار ۱۲؎ یعنی بلندی
۱۳؎ یعنی مرتبہ ۱۴؎ بلند
مرتبہ والے ۱۵؎ یعنی
دوست ۱۶؎ یعنی
طریقہ ۱۲

کہ گر یہ بُت رسالت[۱] کے مِرے اب
سُنے گر اُس کے منھ سے تو گواہی
جواب اُس نے دیا تب شاہِ دیں کو
کہ ہے یہ بس سخن حضرت کا نادر
پرستش[۲] اُس کی میں کرتا ہوں دن رات
تمہارا سُن سخن نادر وہ یک بار
یہ سُن حضرت نے تب اُس کی زبانی
کہ اے بُت کھول تو اپنی زباں اب
اُسی دم قدرتِ حق سے وہ بے روح[۳]
لگا کہنے فصاحت[۵] اور ادب سے
کہ اے سالارِ عالم صاحبِ تاج
عطا کر آپ کو حق نے جلالت[۶]
نہیں کچھ شک رسول اللہ ہیں آپ
ہوا ہے پھر بُتِ بیجاں وہ خاموش
غبارِ کفر کو دھو دل سے وہ سب
دگر گوہر روایت کے صدف[۸] سے
کہ تھی مکے میں کافر ایک عورت
تھی عادت اُس کی اس صورت سے دلسوز
زبس[۱۱] کرتی تھی شوخی بے ادب ہو
اذیت اُس سے تھی[۱۳] شاہِ زمن کو
بھتا گھر میں اُس کے لڑکا ایک نادر
لئے گود میں وہ شمعِ شب افروز[۱۴]
نظر لڑکے کی اس دم شاہِ دیں پر

گواہی دیوے اپنے کھول کر لب
کرے منظور پیمبر دینِ الٰہی
دُرِ دریائے وحدت اور یقیں کو
نہ گویا[۲] بُت ہوا ہے کب یہ ظاہر
کیا نہیں اُس نے آخر مجھ سے کب بات
رسالت کا کرے کس طور اقرار
کئے ہیں بُت سے تب گوہر فشانی
میرے نام و نشاں کو کر بیاں اب
زباں کو کر سخن سے اپنے مفتوح[۴]
مکرم اُس شہِ عالی نسب سے
چراغِ بحر و بر سلطانِ معراج
دیا ہے بے شبہ ملکِ رسالت
حبیبِ حضرتِ اللہ ہیں آپ
حصیں نے اسکی یہ تقریر کو گوش
ہوا فدوی[۷] رسول اللہ کا تب
نکالا بے بہا[۹] عز و شرف سے
نہایت پُر جفا[۱۰] ناپاک سیرت
کہ آکر آپ کی خدمت میں ہر روز
نہایت ناروا مغضوب[۱۲] رب ہو
تنفیصِ کُل رسولِ ذو المنن کو
ہوئے تھے دو مہینے اُس کو ظاہر
جنابِ پاک میں آئی ہے ایک روز
پڑی ہے اس امام المرسلین پر

۱ یعنی پیغمبری ۱۲
۲ یعنی پوجنے والا
۳ یعنی بے جان ۱۲
۴ یعنی کشادہ ۱۲
۵ یعنی تیز زبانی ۶ یعنی بزرگی ۷ یعنی تابعدار ۸ یعنی سبب
۹ یعنی انمول ۱۰ یعنی ظالم ۱۱ یعنی غضب ۱۲ یعنی غضب ۱۳ یعنی رنج ۱۴ یعنی رات کو روشن کرنے والا
۱۵ یعنی سوچ

تب اُس لڑکے نے بافیضِ مکرم
کہا ہے کر ادا تسلیم اکمل
نظر حضرتؐ نے کر تب اُس کی جانب
کہ تجھ کو کیا خبر میں شاہِ دیں ہوں
جواب اُس نے دیا تب باعنایت
کیا مجھ کو عطا اب حق نے توفیق
وہی ہے رہنمائے جنّ و آدم
مراتب سے کیا حضرت کے واقف
کھڑے جبریلؑ یہ ہیں آپ کے ساتھ
کہاں ہیں تاب و طاقت اس زباں میں
کہ حضرت کے مراتب کہہ بیاں وار
جنابِ پاک کی یہ شان بس ہے
یقیں حضرت پہ جو ایمان لاوے
کرے انکار جو حضرت سے یک دم
یہ سُن اقوالِ جاں پرور سرانجام
کہا ماں نے میری نا کام میرا
میں ہوں اس نام سے بیزار ہر دم
یہ سُن اُس سے شہِ خیر الامم نے
شکر لب کھول باجلال و اکرام
عطا کر عزت و اکرام تجھکو
یقیں ہر نام سے یہ نام ہے خوب
کیا پھر عرض لڑکے نے ادب سے
کہ ہے حضرت سے ظاہر التجا ایک

فصاحت سے زباں کھول اپنی اُسدم
سلام علیک یا سلطانِ مرسل
ہوئے ہیں اس طرح اُس سے مخاطب
امام الانبیا و المرسلیں ہوں
کہ اے خورشیدِ کیوانِ ہدایت
ہدایت کی دکھایا راہِ تحقیق
مجھے اپنے کرم سے اُس نے اُسدم
بزرگی سے کیا حضرت کی عارف
نظر آتی ہے میرے اُن کی یہ ذات
لیاقت اس لب گوہر فشاں میں
کرے ظاہر مناقب اور آثار
ثنا خواں آپ کا سبحان بس ہے
مقرر دو جہاں میں فیض پاوے
وہ بیشک ہے سزا وارِ جہنّم
کہے حضرت نے کہہ کیا ہے تیرا نام
رکھا ہے عبدِ عزّا نام میرا
نہ اس میں خوب ہیں آثار ہر دم
حبیبِ حق رسولِ محترم نے
کہے حضرت نے اے شمعِ گل اندام
بس عبد اللہ دیا ہوں نام تجھکو
خدا کے پاس ہے یہ نام محبوب
نہایت شادمانی اور طرب سے
مجھے مطلوب ہے بیشک دعا ایک

۱ یعنی خوش بیانی ۱۲
۲ یعنی بہت کامل ۱۲
۳ یعنی متوجہ ہوا ۱۲
۴ یعنی زحل کا جو ہر ستارہ ہے ساتویں آسمان پر ہے اور جو ہر ستارہ آسمان چوتھے آسمان پر ہے
۵ یعنی آفتاب
۶ یعنی خبردار

۶ باقی

۷ یعنی بچانے والے
۸ یعنی نشان
۹ یعنی پاک ہے اللہ تعالیٰ
۱۰ یعنی لائق
۱۱ یعنی گفتگو
۱۲ یعنی بادشاہ تمام امت کے
۱۳ یعنی عزت کی
۱۴ یعنی سردار
۱۵ یعنی نازک بدن
۱۶ یعنی خوشی ۱۲

کہ حق مجھ کو کرے حضرت کا خادم — رہوں جنت میں بیشک ہو ملازم
اُسی دم دلبرِ دلدارِ حق نے — ہمایوں محرمِ اسرارِ حق نے
کہے ہیں کھول لب لڑے طفلِ مسعود — تیرے حاصل مقرر ہووینِ مقصود
تو پاوے خلدِ جنت اور انعام — جوارِ رحمتِ سلطانِ ابرار
کیا لڑکے نے اس فرزدہ کو جب گوش — خوشی کا اُسکے تن میں ہوا جوش
نبیؐ پر اُس گھڑی جان کر فدا وہ — گیا ہے جانبِ دار البقا وہ
تب اُس کی ماں نے یہ احوال سارا — نظر سے دیکھ اپنے آشکارا
کہی قدرت یہ کیا اللہ کی ہے — عجب عظمت رسول اللہ کی ہے
زباں کھول اپنی اُس دم با شہادت — کئی حاصل یقیں گنجِ سعادت
پھر آخر جوڑ سر اپنا قدم سے — لگی کہنے امامِ محترم سے
کہ صد افسوس میری عمر آخر — ہوئی ہے صرف بدبختی میں ظاہر
میرے دستِ جفا پرور سے ہر بار — نبیؐ کی ذات کو پہنچا ہے آزار
تھا بیشک ناروا سب کام میرا — نہ بہتر ہے مگر انجام میرا
اُسی ساعت یقیں مقبولِ رب نے — سُنی کونین دو سالارِ عرب نے
کہے عورت سے مت کھا دلمیں افسوس — نہ ہو افضالِ حق سے سخت مایوس
تیرے اقبال یاور سب سے بس ہیں — تیرے اجلال رہبر سب سے بس ہیں
تیرے باعث فرشتے آسماں سے — کفن لاتے ہیں اب باغِ جناں سے
یہ سُن عورت نے حضرت سے بشارت — قدم سے سر اُٹھائی باسعادت
نہایت اُس گھڑی کر شادمانی — گئی ہے چھوڑ یہ دُنیائے فانی
قدم پر آپ کے بیشک فدا ہو — گئی ہے طالبِ مُلکِ بقا ہو
کفن اُس کا وہیں باغِ جناں سے — فرشتے لے کے آئے آسماں سے
صحابوں نے تب اُس فرزند وزن کو — نہالِ جنت و سروِ چمن کو
اُٹھا تکریم اور عزت سے اُس دم — کئے ہیں خاک میں مدفون باہم

۱ یعنی خدمتگار ۲ یعنی نوکر ۳ مبارک ۴ یعنی واقف کار جاننے والے ۵ یعنی نیک بخت ۶ جمع مژدہ کی یعنی صحیح ۷ یعنی پیرودس ۸ یعنی خوشخبری ۹ یعنی جنت ۱۰ یعنی ہمیشہ بقا کی جگہ ۱۲

۱۱ یعنی خزانہ نیک بختی کا ۱۲ یعنی سرکردہ ۱۳ یعنی رنج و دکھ ۱۴ یعنی سخت بس ۱۵ یعنی نا اُمید ۱۶ یعنی مددگار ۱۷ یعنی جنت ۱۸ یعنی خوشخبری ۱۹ یعنی ہمیشگی ۱۲ ۲۰ یعنی ترو تازہ درخت

یہاں ہے غور لازم اے عزیزو / نائل ہے ضرور عالی تمیزو
کہ تھی عورت نہایت وہ جفاکار / اذیت اُس سے تھی حضرت کو بسیار
ولے حضرت کی اک عالی نظر جب / پڑی اُس پر نگاہِ پُرقدر جب
ہوا ہے اُس پہ کیا فضلِ الٰہی / دفع ہوئی اُس کی ظلمت کی سیاہی
ہوا اُس پر کرم جاں آفریں کا / ملا ہے باغ فردوس بریں کا
کفن اُس کا ملائک لے کے آئے / یہ رُتبہ اُس کا عالم کو دکھائے
غرض جس پر کرم ہے مصطفےٰ کا / وہ ہے مقبول بیشک کبریا کا
الٰہی اُس نبی کے اب کرم سے / نگاہِ رافت و چشمِ نعم سے
مجھے یکبارگی سرشار کر تو / میرا بیڑا یہاں سے پار کر تو
علے فدوی تمہارا یا نبی ہے / یہاں میں آرزو اس کی یہی ہے
کہ در سے آپ کے بالکُحلِ اُمید / بصارت کو دے اپنی نور جاوید
رہے دنیا و دیں میں شادماں ہو / رہے مطلب سے اپنے کامراں ہو
دگر باغِ روایت کے شجر سے / کروں شیریں زباں شیریں ثمر سے
کہ سفیاں بن حرب تھا سخت کافر / اشد تھا سارے کفاروں میں ظاہر
تب اُس نے صولتِ دینِ نبی دیکھ / بزرگی رسولِ ہاشمی دیکھ
عداوت سے کر اپنے دل کو مذموم / گیا ہے چھوڑ مکہ جانب روم
کئی اس کو ملے رستے میں راہب / ہر اک راہب کے منہ سے وہ عجائب
لگا سننے جلالت شاہِ دیں کی / رسولِ حق امام المرسلیں کی
غرض پہنچا ہے سفیاں روم کو جب / سو جا خدمت میں قیصر کی رہا تب
وہاں بھی سن ثنا خوانی نبی کی / شفیعِ کُل رسولِ ہاشمی کی
تعجب سے کہا کھا دل میں غصہ / محمد کا نوادر سب ہے قصہ
صفت اُس کی ہر اک جا مشتہر ہے / ثنا خواں اُس کا بیشک ہر بشر ہے
وہاں سے قصد کر اپنے شہر کا / چلا مشتاق ہو پھر اپنے گھر کا

ملے ہیں جانور جو اُس کو در راہ
مقرر لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ہر دم
یہ سُن ہوتا تھا حیران و مبدم وہ
نہایت دل میں کرتا تھا عجائب
بلا سب راہ میں گھوڑا اُسے ایک
مُقرر بے لگام اُس کی تھی گردن
نظر سفیاں نے کر وہ اسپ نامی
ہوا ہے پے[4] میں اُس کی گرم[5] رفتار
کر اُس گھوڑے نے تب اسکی طرف رُخ
کہا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ظاہر
یہ سُن سفیاں نے اس گھوڑے سے تقریر
کہ اے اسپِ ہمایوں[6] یہ عجب ہے
کہا گھوڑے نے اے نادان کافر
وے نادر تر اس سے ہے تیرا کام
کہا سفیاں نے وہ ہے کونسی بات
کہا گھوڑے نے یہ ہے بات نادر
کیا ہے تجھ کو اک قطرے سے پیدا
وے تو اُس سے نافرمان ہوا ہے
کہا سفیاں نے اس گھوڑے سے یہ تب
کہا ہیں وے محمد صاحب تاج
مقرر وہ قریشی اور عرب ہیں
کرے جو اُن کی نافرماں روائی
یہ اتنا کہہ ہوا ہے گرم رفتار

زباں سے اُن کی وہ سنتا تھا ناگاہ
محمد ختمِ مُرسل شاہِ عالم
پریشانی سے رکھتا تھا قدم وہ
اسی حیرت میں تھے ہوش اسکے غائب
تھا بے زین[1] قامت[2] و رفتار[3] میں نیک
پہاڑوں کے چلا تھا زیرِ دامن
سو دیکھ اُس کی نوا در خوش خرامی
یہ چاہا تا کرے اُس کو گرفتار
با لحانِ خوش و آوازِ فرخ[8]
محمد رہبر دیں تا باآخر
کہا ہے اُس سے ہو کر غرق تشویش[7]
تیری گفتار نادر تر یہ سب ہے
تکلم[9] گرچہ ہے حیواں کا نادر
خسارہ[10] اس سے ہے تجھ کو سرانجام
نوادر تر میری وہ کیا ہے حرکات
کہ بیشک حق نے اب قدرت سے ظاہر
بھی روزی تجھ کو دیتا ہے ہویدا[11]
نبی سے اُس کے منکر ہو رہا ہے
نبی ہیں کون اس کا کر بیاں اب
رسولِ ہاشمی سلطانِ معراج
رسولِ ابطحی مقبولِ رب ہیں
سو ہے مردود و مقہورِ[12] الٰہی
پہاڑوں کے گیا دامن میں یکبار

[1] یعنی بغیر زین کا
[2] یعنی قد ۱۲
[3] یعنی چال
[4] یعنی پیچھے ۱۲
[5] یعنی تیز چلنے والا
[6] یعنی مبارک

۸

[7] یعنی حیران و پریشان
[8] یعنی مبارک
[9] یعنی کلام ۱۲
[10] یعنی نقصان
[11] یعنی ظاہر ۱۲
[12] یعنی مردود و غضب کیا ۱۲

یہ

غرض سفیاں نے بہ تقریر کر گوش ۔ رہا ہے ایک دم حیرت سے مدہوش
پھر حضرت کے مبارک دہن میں آ با ۔ مسلمانی سے اپنا کام پایا
دگر ہے ایک روایت عشق آموز ۔ کہ اعرابی کوئی آیا ہے اک روز
مصلّٰی بارگاہِ مجتبیٰ میں ۔ جناب مصطفیٰ خیر الوریٰ میں
نوادر ساتھ اسکے تھا شتر ایک ۔ نہایت سرو قد رفتار میں نیک
لطافت سے بھرا از گوش تا سم ۔ ثریا سے منور اس کی تھی دم
سراپا خوش نہایت اور موزوں ۔ پشیماں دیکھ جس کو ہووے گلگوں
غرض اشتر وہ سلطانِ زماں کے ۔ پسند آیا شہ کون و مکاں کے
سو حضرت نے شتر لب کھول بیچار ۔ کئے تعریف سے اسکے گہر بار
وہاں حاضر تھے اُس دم مہر اقطاب ۔ عمرؓ فاروق عادل ابن خطاب
یہ سن حضرت سے وہ تعریف نادر ۔ گئے ہیں پاس اعرابی کے ظاہر
خرید اشتر کیے ہیں سیم و زر دے ۔ گراں قیمت نہایت سربسر دے
تب اس اشتر کو لایا فرح کامل ۔ قطاروں میں کئے حضرت کے داخل
کھلے اقبال اشتر کے نوادر ۔ بندھا رہتا تھا وہ حجرے کے باہر
سو یک شب آفتاب اوجِ توصیف ۔ مکاں سے اپنے باہر لائے تشریف
شتر نے دیکھ اُس دم شاہِ دیں کو ۔ مہِ اوجِ کمالات و یقیں کو
فصاحت سے زباں کر اپنی شیریں ۔ لگا پڑھنے کو یہ مضمون رنگیں
سلام علیک یا بدر التہامہ ۔ سلام علیک یا زین القیامہ
سلام علیک یا خیر الخلائق ۔ سلام علیک یا بحر الحقائق
سلام علیک یا نور البصائر ۔ سلام علیک یا شمس الضمائر
سلام علیک یا مصباح سنت ۔ سلام علیک یا مفتاح جنت
یہ سن حضرت نے اشتر کی زبانی ۔ نوادر بے بہا گوہر فشانی
ملاطف ہو طرف اس کے قدم سے ۔ نہایت مہربانی اور کرم سے

باقی

بخشنے والے قیامت کے ۱۲
سمندر یعنی اے بہتر حقائق کے
اے دریا حقیقتوں کے
یعنی اے نور آنکھوں کے
یعنی اے آفتاب دلوں کے
یعنی اے چراغ سنت کے
یعنی اے کنجی جنت کے
اور توجہ فرمانے واسطے ۱۲

لگے ہیں پوچھنے احوال اُس کا　　نوا دو حال فرخ فال[1] اُس کا
زباں کھول اُس نے اپنی با دو صد ناز　　لگا کہنے کو یہ احوال ممتاز
کہ اے محبوبِ درگاہِ الٰہی　　ہمارا ہر سفیدی و سیاہی
میرا مالک تھا اول ایک بدکار　　نہایت ناخدا ترس و دل آزار
غضب انگیز تھا سب کام اُسکا　　اسی باعث تھا غضب نام اُس کا
سو بھاگا ایک دن اُس کی جفا سے　　گیا میں اک بیاباں میں دغا سے
بیاباں تھا وہ سب شیروں کا مسکن[2]　　بھرے تھے شیر از کُہ[3] تا بدامن
مجھے شیروں نے جب دیکھا ہے یکبار　　جمع اُس دم ہوئے ہیں شیر بسیار
میرے آ چار جانب سر بسر شیر　　لگے ہیں بولنے با یک دگر شیر
کہ یہ مرکب ہے سلطانِ زماں کا　　محمد مصطفٰے شاہ جہاں کا
کریں اُس پر سواری شاہِ عالم　　معلّٰی آفتاب جن و آدم
عجب ہیں بخت اس اشتر کے اعلیٰ　　یہ برجِ حمل ہے حمالِ[4] مولیٰ
نہ لازم کس کو اب جور و جفا سے　　اذیت[5] اس کو پہنچا دے دغا سے
ہوئی ہے اس سے اب نادر ملاقات　　فرح بخش[6] اس کی ہے ظاہر ملاقات
فضیلت پرور اس کی یک نظر بس　　ہماری بہرہ مندی اس قدر بس
یہ سن کر میں نے شیروں کی زبانی　　کیا ہوں بس نہایت شادمانی
اُسی دن سے ہوئی یہ مجھ کو اُمّید　　کہ راکب[1] ہو ویں مجھ پر نور خورشید
کریں خیر البشر[3] مرکوب[2] مجھکو　　سواری سے کریں منسوب مجھکو
بحمد اللہ ہوا حضرت کا مرکوب　　کیا حاصل سعادت حسب مطلوب
شرافت[4] پا قدوم پاک سے اب　　ملا آ کرشمۂ لولاک سے اب
ہوئی ہے مجھ کو حاصل سربلندی　　یہ کافی اس قدر ہے بہرہ مندی
یہ سن حضرت نے اُس کی حسن تقریر　　زباں کھول اپنی با اعزاز و توقیر
کہے ہیں اُس سے اے مرکوبِ مسعود[5]　　نہایت اب ہوا ہوں تجھ سے خوشنود

[1] یعنی مبارک طالع
[2] یعنی رہنے کا مکان
[3] مخفف کوہ کا یعنی پہاڑ
[4] یعنی اکھاڑنے والا
[5] یعنی تکلیف
[6] یعنی خوشی کا بخشنے والی

۹

[1] یعنی سواری کرنے والے
[2] یعنی سواری کیا گیا
[3] یعنی بزرگ
[4] یعنی عزت و شرف
[5] یعنی نیک ۱۲
[6] یعنی اللہ

ہے عالی سب سے ہر دم کام تیرا — رکھا اب میں نے غضبا نام تیرا
تو ہے کس بات کا اب اشتیاقی — دگر اُمید کیا ہے تیری باقی
بیاں کر اس گھڑی تو اپنی حاجت — تو پاوے اپنی مطلب بے لجاجت
کہا تب اُس نے اے سلطانِ ابرار — معلّٰے آفتاب چرخ دوّار
مری اک التجا حضرت سے بس ہے — یہی باقی میرے دل کی ہوس ہے
کہ جنت میں کرے حق مجھ کو داخل — وہاں بھی آپ کی خدمت ہو حاصل
نہ جنت کے مراکب دیکھ زیں پوش — کریں حضرت وہاں مجھ کو فراموش
وہاں بھی کر کرم سے یاد مجھ کو — سواری سے کریں دل شاد مجھ کو
دگر یک عرض ہے دنیا میں حضرت — مجھے کر چھوڑ جاویں سوئے جنت
تو بعد از آپ کے دیکھوں نہ خواری — نہ میرے پر کرے پھر کوئی سواری
سوا یہ آپ کے مجھ پر الم ہے — اُٹھانا پھر کسی کا سخت غم ہے
یہ سن حضرت نے مسئول اُسکا یکبار — کئے یہ عرض مقبول اس کا یکبار
غرض رحلت کے جب ایام جانکاہ — قریب آئے ہیں جب حضرت کے ناگاہ
سو حضرت نے بلا تب فاطمہؓ کو — مہ اوجِ جلالت نور مہ کو
وصیت سے کئے تاکید ظاہر — کہ اے آرام جاں نور البصائر
یہ میرے بعد پھر مرکب وفاکیش — نہ اسواری سے ہووے کسکی دلریش
جدائی کا ہے میرے درد اُس کو — نہ آزردہ کرے کوئی مرد اس کو
میرے بعد از خبرداری سے اس کی — نہ غافل ہو جو غمخواری سے اُسکی
ملے اُس کو ہمیشہ آب و دانہ — نہ غفلت اُس میں جائز ہے بہانہ
نہ پہنچے ایک دم اُس کو اذیت — مری ہے اس طرح ثابت وصیت
غرض جس دم شہنشاہِ جہاں نے — کئے رحلت امامِ انس وجاں نے
ہوا ہے اُس شتر پہ غم نہایت — جدائی سے ہوا بے دم نہایت
لگا ہے خوں بہانے چشم تو سے — ہوا بیتاب بس درد جگر سے

محبت تھی عجب حضرت کی اُس کو
جدائی کے الم سے تین دن تک
نہ پروا اُس کو تھی آب و علف سے
سو یک شب فاطمہؑ بنت پیمبرؐ
شتر نے دیکھا اس بی بی کو ناگاہ
کہا پھر درد و غم سے ہو کے مضطر
کہوں کیا ماجرا اس درد و غم کا
ہوا دیدار سے حضرت کے محروم
ہوئی ہے تلخ میری زندگانی
نہ اب تن میں رہا ہے صبر باقی
یقیں دنیائے فانی چھوڑ اُس دم
چلا بنت نبیؐ سے ہو جدا اب ۱۰
یہ کہہ بی بی کے پھر قدموں پہ رکھ سر
عجب اُس جانور میں تھی وفائی
غرض مرنے سے اس اشتر کے خاتون
پھرا آخر دے کفن کر پاس کا سب
روایت میں دگر راوی نے ظاہر
کہ اس اشتر کو مدفون جس مکاں پر
ہوئے دن سات جب اشتر کو یکبار
وہ لے اس میں نہ کچھ اس کا اثر تھا
نہ کس کو کچھ نشاں اس کا ملا ہے
عزیزو کیا بیاں ہے یہ دلآویز
کہ الفت میں نبیؐ کی جانور وہ

وفاداری شترِ ملت کی اس کو
نہ یک تنکا اُٹھایا اُس نے بینیک
عجب اُلفت تھی شاہِ پُر شرف سے
خبر گیری کو آئی ہیں مقرر
کیا آقا کے غم سے اپنے یک آہ
سلام علیک یا بنتِ پیمبرؐ
فراق و محنت و سوز و الم کا
جدائی نے کیا ہے سخت مغموم
حرام اُس دن سے ہے دانہ و پانی
ہوا ہے دل نہایت اشتیاقی
چلا ہوں آپ کی خدمت میں بے غم
ملا ہے مجھ کو شاغر وصل کا اب
دیا اُس جانور نے جی مقرر
محبت اور طرح آشنائی
ہوئی ہیں سخت غمگین اور محزون
کئے ہیں خاک میں مدفون اُسے تب
لکھا ہے حال اُس اشتر کا نادر
کئے تھے سب نے با صد عزت و فر
وہاں کھودا کسو نے لیکے ہتھیار
نہیں اس خاک میں وہ جانور تھا
نہ کوئی استخواں اس کا ملا ہے
نہایت شعلہ پرور شوق انگیز
یقیں کھاتا تھا بس خونِ جگر وہ

اُسی اُلفت میں بیشک وہ فدا ہو — رہا ہے جاں نثارِ مصطفےٰ ہو
محبت نے کیا ہے اُس کے کیا کام — مقامِ قرب دکھلایا ہے انجام
بیاں اُس کا نوادر کرکے بہ گوش — محبت سے کرو سینے کو پُر جوش
کہ تا اس رتبۂ عالی کو پا کر — مکاں فردوس میں پاوے گے یکسر
یقیں جو جاں نثارِ مصطفےٰ ہے — وہ بیشک لائقِ دار البقا ہے
الٰہی کر علی کو تو سرافراز — محبت دے نبی کی سب سے ممتاز
کہ تا دُنیا سے حضرت کی محبت — لیجا اپنی کرے پُر نور تربت
روایت کی دگر شاخِ طرب سے — یہ میوہ خوشنما لایا ادب سے
کہ مسجد میں نبی کی تھا ستوں ایک — بزرگی میں گویا طوبیٰ سے تھا نیک
سو حضرت شاہِ دیں سلطان اخلاص — مکرّم رہنمائے عام اور خاص
کھڑے رہ اس ستوں کو دیکے تکیہ — سدا پڑھتے تھے اس صورت سے خطبہ
رویّہ تھا نہ اُس منبر کا سابق — تھی بیشک خطبہ خوانی اس موافق
صحابوں نے کر اس تکلیف کو غور — کئے ایجاد منبر ایک فے الفور
کہ تا بیٹھ اُس پہ سلطانِ زمانہ — کریں وعظ و نصیحت جاودانہ
قبول اس بات کو کر شاہِ مختار — امام الانبیا عالم کے سردار
ستوں کی تکیہ گیری چھوڑ اس روز — ہوئے منبر پہ آکر جلوہ افروز
لگے پڑھنے کو خطبہ با فصاحت — مُعلّے گوہرِ کانِ ملاحت
ستوں نے گوش کر حضرت کا آواز — جدائی کا نوادر دیکھ یہ ساز
نہ لا تاب جدائی ہوکے ناشاد — لگا ہے اس گھڑی کرنے کو فریاد
عجب آواز تھا اُس کا حزیں تر — مثالِ بچۂ اشتر مقرر
سُن آواز اُس کا ہو یکبار بیتاب — لگے رونے کو سب مسجد میں اصحاب
اُتر منبر سے آئے شاہِ عالم — حبیبِ حق امامِ جن و آدم
لگا چھاتی سے اُس کو با محبت — لگے ہیں پوچھنے یکبار حالت

ستوں نے تب کہا ہے ہو کے مغموم
میں ہوں خو کردہ الفت تمھارا
رہا ہوں ایک مدت آپ سے مل
مرے دل پہ ہے اس دم بیقراری
تب اُس کی کر تسلی شاہِ دیں نے
کہے ہیں مت ہو اس صورت سے غمگیں
اگر دنیا میں تو طالب میرا ہے
تو میں ہر دم بنا کر تجھ کو تکیہ
وگر درکار ملکِ سرمدی ہے
تو کرتا ہوں زمیں میں تجھکو مستور
کروں اس دم تجھے جنت میں داخل
کرے گا حق وہاں تجھ کو شجر ایک
مری اُمت تناول سب کریں پھل
تجھے کس بات کی اب آرزو ہے
اُسی دم اُس ستوں نے ہو کے مسرور
دفن اس کو کئے ہیں خاک میں تب
چڑھے منبر پہ پھر سلطانِ عالم
کہا بس یہ ستوں بیتاب تراب
نہ چھاتی سے اگر اس کو لگاتا
تو فرقت میں میری یہ تا قیامت
محبتو اب یہاں ہے غور منظور
کہ بیجاں وہ ستوں بس سر بسر تھا
اُسے کیا تھی محبت شاہِ دیں کی

کہ اے سلطانِ عالم شاہِ معصوم
جدائی اب نہیں مجھ کو گوارا
جدائی نے کیا اب مجھ کو بیدل
یہ فرقت کے سبب ہے آہ و زاری
مکرم صاحب تاج و نگیں نے
صبوری سے دے اپنے دل کو تسکیں
اسی صورت سے بس راغب میرا ہے
کھڑا ہو کر پڑھوں مسجد میں خطبہ
تمنا قربِ گاہِ احمدی ہے
قیامت میں کرے حق تجھکو محشور
مقامِ قرب ہووے تجھ کو حاصل
تیرے پہ بار ور ہوویں ثمر نیک
تجھے ہووے میسر قربِ اکمل
یہاں کی یا وہاں کی جستجو ہے
کیا ہے دولتِ عقبیٰ کو منظور
کیا ہے اُس نے حاصل اپنا مطلب
کئے اصحاب سے تقریر اس دم
فراقت سے میری تھا نوحہ گر اب
تسلی کی نہ کچھ باتیں سناتا
سدا فریاد کرتا با ندامت
محبت کا یہ دیکھو کیا ہے مذکور
مقرر ایک لکڑا خشک تر تھا
رسولِ بحر و بر ماہ یقیں کی

ف۱ یعنی بے گناہ ۱۲
ف۲ یعنی عادت کیا ہوا ۱۲
ف۳ یعنی بسند
ف۴ یعنی چاہنے والا
ف۵ یعنی ہمیشگی
ف۶ یعنی نزدیکی
ف۷ یعنی پوشیدہ

۱۱

ف۸ یعنی اٹھایا گیا ۱۲
ف۹ یعنی بار آور ہوویں
ف۱۰ یعنی پھل ۱۲
ف۱۱ یعنی رونے والا
ف۱۲ یعنی جدائی
ف۱۳ یعنی شرمندگی سے ۱۲

وہ اس اُلفت سے کس عظمت کو پہنچا
ہوا ہے اُس کا رتبہ سب سے عالی
محبت اک ستوں میں اس قدر ہو
تو پھر لازم ہے جو ہیں اہل ایماں
کہ کر حضرت پہ ہر دم جاں نثاری
نہ اس اُلفت سے غافل ہوویں یکدم
محبت سے نبیؐ کی ایک لکڑا
تو پھر ہیں جو مسلماں پاک پیشہ
کریں اخلاص سے گر جاں فشانی
ملے گر اُن کو جنت کیا عجب ہے
جسے ہووے محبت شاہِ دیں کی
وہ ہے مقبول خلاق جہاں کا
کیا ہے حق نے اس معنے سے آگاہ
کہا ہے حق نے اس صورت سے نادر
کہ کر آگاہ تو اے میرے محبوب
تو تم میری رہو فرمانبری میں
کرے مقبول تم کو حق تعالے
غرض جس کو ہے الفت مصطفٰے کی
وہ ہے مقبول بیشک بس خدا کا
بھی مردودِ نبیؐ مردودِ حق ہے
خلافِ مصطفٰے بس ہر کہ باشد
محبت سے نبیؐ کی جو ہے خالی
ہے لکڑی کی بزرگی سے بھی وہ کم

بزرگی اور کس رفعت کو پہنچا
ملا ہے اُس کو ملکِ لایزالی
جُدائی سے نبیؐ کی نوحہ گر ہو
سو کہلاتے ہیں عالم میں مسلماں
کریں حاصل مقام رستگاری
نہ ہیزم سے رہیں رتبے میں ہو کم
دکھاوے اپنا رتبہ کر کے اعلا
رکھیں حضرت سے کر الفت ہمیشہ
کریں صرف محبت زندگانی
رہِ جنت محبت اور ادب ہے
رموز آگاہِ ربّ العالمیں کی
ولی ہے کردگارِ انس و جاں کا
ہے فاتّبعونی یحببکم اللہ
عجب آیت ہے یہ قرآں میں ظاہر
خدا کی گر محبت ہووے مطلوب
محبت اور وفا اور چاکری میں
ولایت کا ملے رتبہ یہ اعلیٰ
محبت ہے شہِ ہر دوسرا کی
وہ ہے محبوبِ الحق کبریا کا
یقیں ملعون خلاق الخلق ہے
اگر ملعون نباشد گو چہ باشد
ستوں کا ہے مراتب اُس سے عالی
مگر ہیزم ہے وہ بہرِ جہنم

ملک لے ہمیشہ کا یعنی ہمیشگی کا ملک یعنی
رستگاری نجات چھٹکارا
یعنی لکڑی ۵ یعنی بلند ۵ یعنی صفحہ دل کے [illegible]

باقی ۱

دوست شوید پس
تابعداری کرو میری
دوست رکھے گا تم کو
اللہ تعالیٰ ۵ یعنی خبردار
۵ تابعداری اللہ یعنی
[illegible] جو کوئی مخالف
مصطفیٰ کا ہووے ۵
اگر ملعون نہ ہووے تو
اور کیا ہووے ۱۲
یعنی بلند ۱۲

الٰہی اب کرم سے اپنے ہر بار ۔۔۔ جہاں میں جو ہیں مومن اور دیندار
محبت سب کو حضرت کی عطا کر ۔۔۔ اسی سے مرتبہ سب کا علا[1] کر
محبت دے ہر اک کے جان و دل میں ۔۔۔ صداقت دے سبھوں کے آب[2] و گل میں
محبت سے نہ کر حضرت کی مہجور[3] ۔۔۔ نہ کر اس دولتِ جاوید[4] سے دور
مجھے بھی خاک پائے مصطفےٰ کر ۔۔۔ دو عالم میں فدائے مصطفےٰ کر
علی کے ہے یہی بس دل میں امید ۔۔۔ تو ثابت اس کی رکھ امید جاوید
کیا امید پر مجلس یہ اتمام ۔۔۔ پڑھوں لاکھوں درود از صبح تا شام
بروح سرورِ سلطانِ عالم ۔۔۔ مکرم سید اولاد آدم

پڑھوائے حاضر و صلوات جاوید
کہ تا برلاوے حق سب دل کی امید

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

مجلس نویں

قلم غواص[5] ہو بحرِ شرف کا ۔۔۔ گریباں چیر ناخن سے صدف[6] کا
نکال اس سے کئی روشن جواہر ۔۔۔ اسے لا مجلس نہم میں ظاہر
دکھا مجلس میں بس اس کی جھلک اب ۔۔۔ کیا ہے اس کو رشکِ نہ فلک اب
عجب ہیں بے بہا[7] یہ گوہر ناب[8] ۔۔۔ خجل ہے جس سے خورشید جہاں تاب
فلک گر مہر و مہ کے لا کے پلّے ۔۔۔ ارادہ یہ کرے تا اس کو تولے
گرانی[9] سے نہ اس کا کر سکے تول ۔۔۔ کہو پھر کون اس کا کر سکے مول
وے گوہر معجزاتِ مصطفےٰ[10] ہیں ۔۔۔ کرشمات[11] حبیب کبریا ہیں
کہ حق نے جن کے باعث سب بنایا ۔۔۔ فلک اور عرش و کرسی کر دکھایا
بنے ہیں نور سے جن کے سب افلاک ۔۔۔ کہا ہے شان میں بس ان کی لولاک[12]

[1] یعنی بلند [2] یعنی جسم [3] یعنی جدا کیا گیا [4] یعنی ہمیشہ [5] یعنی غوطہ مارنے والا [6] یعنی سیپ [7] یعنی انمول [8] یعنی خالص پاک [9] یعنی بھاری پن۔

[10] بوجھ جمع کرشمہ [11] کی یعنی ناز و انداز ہے [12] اشارہ طرف حدیث قدسی کے لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ یعنی اے حبیب میرے اگر نہ پیدا کرتا تجھ کو تو نہ پیدا کرتا آسمانوں کو

کواکب کے ہیں پیدے جن سے پُر نور — بصارت کا ہے عالم جن سے معمور

بصارت آنکھ کی کامل یہ سب ہے — جہاں ہیں اور فلک پیما عجب ہے

نبی سے سب کے ہیں پُر نور عینین — سبھی کہتے ہیں ان کو قرۃ العین

ہے اُن کی خاکِ در میں وصف ظاہر — کہ عالم کی کرے روشن بصائر

روایت اِک یہاں یہ برمحل ہے — ثنا اس خاکِ در کی بے بدل ہے

کہ تھا اندھا یہودی ایک مُدبر — نہایت کور باطن اور کافر

ہمیشہ کام بیجا اس کا سب تھا — جنابِ مصطفےٰ سے بے ادب تھا

حسد تھا دل میں اُسکے اور عداوت — تھا مستغرق سراپا در بغاوت

جہالت سے تھا باطن اُسکا معمور — ضلالت اُس کی تھی عالم میں مشہور

تھی اسکی اس طرح سے رسم و عادت — ہمیشہ کر جمع ہر اِک نجاست

لیجا کر پھینک دیوے اس کو در پر — جنابِ مصطفےٰ کے رہگذر پر

تھا اس صورت سے ہر دم کام اُسکا — اذیت بخش تھا انجام اُسکا

تھی گھر میں ایک لڑکی اُس کے دانا — نہایت خوبصورت پُر تمنا

خدا نے دی تھی اس کو پارسائی — سعادت سے تھی اُسکو آشنائی

دل و جاں اپنا راہِ مصطفےٰ میں — فدا کرتی تھی اُلفت اور وفا میں

محبت میں جنابِ پُر شرف سے — سدا تھی مست جامِ من عرف سے

پدر اُس کا سراسر پُر شرر تھا — ہمیشہ مصدرِ جہل و ضرر تھا

سو اس باعث چھپا وہ راز اپنا — نہ بتلاوے کبھی انداز اپنا

نہاں اندھے سے رکھ وہ دینداری — سدا کرتی تھی وہ خدمت گذاری

سو ایک شب کور وہ بستر میں اپنے — رہا ہے سو مقرر گھر میں اپنے

تب اُس لڑکی نے فرصت پا یہ نادر — ہوئی خدمت میں جا حضرت کی حاضر

سعادت کرکے حاصل وہ نکوکار — ہوئی رخصت طلب حضرت سے یکبار

وہ حجرے سے نکل جب آئی باہر — وہاں نعلین تھے حضرت کے ظاہر

---

۱ یعنی سارے ۱۲ ۲ یعنی ستارئی ۳ یعنی آنکھیں ۴ یعنی آنکھوں کا ۵ یعنی دروازہ ۶ یعنی بد بخت ۷ یعنی ... ۸ یعنی دشمنی ۹ یعنی ... ۱۰ ... ۱۱

باغی ۱۱

۱۲ یعنی تکلیف دینے والا ۱۲ ۱۳ اشارہ ہے طرف حدیث شریف کے ۱۴ یعنی ... کی جگہ ۱۵ یعنی نقصان ۱۶ یعنی بھید ۱۷ یعنی اندھا ۱۸ یعنی جرے ۱۲

پڑی نعلین پر اُس کی نظر جب
غرض لے ہاتھ میں نعلین یکبار
کبھی سر پر اُٹھا رکھتی تھی یک دم
لگا چھاتی کو پھر عز و طرب[1] سے
بجا لا اُس نے اُلفت کا قرینہ
زمیں پر رکھ دیئے نعلین یکبار
مکاں پر اپنے تب آئی ہے ظاہر
سو آئی وہ پدر کے پاس اپنے
پڑا بستر پہ چت وہ بے خبر تھا
تب اُس لڑکی نے اس فرصت کو کر غول
دئی ہے آنکھ میں اُس کی لگا تب
غرض آثار[7] جس دم صبح دم کے
اُسی ساعت ہوا وہ کور بیدار
کھلی آنکھیں تو اس دم صبح دم کا
بصارت[9] کے ہوئے آثار ظاہر
سمایا نور عالم کا نظر میں
پڑا حیرت میں اُس دم کور[10] جہال[11]
دکھا آنکھیں کہا حیرت[13] عجب ہے
نہ میں نے کچھ کئی اُس کی دوائی
کہا لڑکی نے قدرت ہے خدا کی
گئی تھی رات کو میں گھر سے باہر
اُٹھا نعلین کی حضرت کی بس خاک
لگائی آنکھ میں تیری اسی شب

اُٹھا ہے جوش دل سے سر بسر تب
لگی ہے چومنے اُس کو ادب وار
کبھی ملتی تھی اس پر دیدۂ نم
کبھی ملتی تھی رخساریں[2] ادب سے
ہمے[3] اُلفت سے کر معمور[4] سینہ
پھر اُس سے خاک لے با قدر و مقدار
تھا ساتھ اس کے عجب کحل الجواہر[5]
یقیں اس بے بصر[6] کے پاس اپنے
بدن سے اپنے غافل سر بسر تھا
لے اس نعلین کی وہ خاک فی الفور
گئی ہے آنکھ کی کال دوا تب
درخشاں ہو سبھی عالم میں جم کے
یقیں اُس خاک کی حرمت[8] سے یکبار
نظر آیا ہے عالم صبح دم کا
ہوئے ہیں صبح کے انوار ظاہر
بصارت آگئی ہے بے بصر میں
بلا لڑکی کو نزدیک اپنے فی الحال[12]
ہوئیں پُر نور[14] آنکھیں کیا سبب ہے
ہوئی پیدا کہاں سے روشنائی
برکت ہے نبیؐ کے خاکِ پا کی
جنابِ مصطفےٰ میں ہو کے حاضر
اُسے لا گھر میں مثل سرمۂ پاک
ہوئی ظاہر برکت اُس کی یہ سب

[1] یعنی عزت اور خوشی
[2] یعنی دونوں گال
[3] یعنی سراسر محبت
[4] یعنی آباد
[5] یعنی سرمہ
[6] یعنی اندھا
[7] یعنی نشان ۱۲
[8] یعنی عزت ۱۲
[9] یعنی بینائی ۱۲
[10] یعنی اندھا
[11] یعنی بہرا جاہل
[12] یعنی اُسی وقت
[13] یعنی تعجب
[14] یعنی روشن ۱۲

کھلا اُس کے سبب آنکھوں کا روزن
گرامی ہے عجب وہ خاک نعلین
سخن جس دم کیا جاہل نے یہ گوش
ہوا غصے سے جل کر اس گھڑی تیز
نہایت خشمگیں تب ہو کے ظاہر
خدا نے اپنی بس قدرت سے اس دم
دگر آنکھیں کیا اس کو عطا تب
پھر آنکھیں اپنی دونا بت نظر کر
پھر اپنے کھود اُس دم دیدۂ پاک
نئے سر سے پھر آنکھیں اُس کی لا دیں
غرض ہر بار اُس نے تیز تر ہو
نکال آنکھیں مقرر تین نوبت
ہر اک نوبت خدائے جل وشاں نے
یقیں اپنی دکھا عظمت کو ہر بار
نئے سر سے بصارت اُسکو پھر دے
غرض اُس کور نے چوتھے مراتب
دونوں آنکھیں نکال اپنی وہ فی الحال
ہوا ہے اس گھڑی آواز غیب
قیامت تک گر ان آنکھوں کو ظاہر
تو ہم ہر بار الطاف و کرم سے
یقیں اُس کے مراتب پر نظر رکھ
نئے سر سے تیری آنکھوں کو دے نور
دکھاویں تجھ کو قدرت کا تماشا

ہوئی آنکھیں تمھاری صاف روشن
یقیں اس سے ہوئے پُر نور عینین
جہالت نے کیا ہے اُسکی تب جوش
لے سکیں ہاتھ میں اس دم بڑی تیز
نکال آنکھیں دیا ہے پھینک باہر
یقیں اس خاک کی حرمت سے اس دم
ہوا بینا یقیں وہ پُر حجاب تب
نہایت خشمگیں ہو اور مضطر
دیا ہے ڈال بیشک بر سر خاک
اُسی ساعت ہوئیں پُر نور از غیب
نہایت خشمگیں اور بے جگر ہو
دیا ہے پھینک ہر دم بے شباہت
خداوند زمیں و آسماں نے
دکھا اُس خاک کی حرمت کو ہر بار
کئے پُر نور ہر دم اُس کے دیدے
ارادہ یہ کیا غصے سے غالب
سراسر خاک میں دیوے اُنھیں ڈال
کہ اے جہال نادان سخت پُر عیب
نکالے اور دیوے پھینک باہر
محبت رکھ حبیب محترم سے
سدا نعلین کی اس سے قدر رکھ
بصارت سے کریں ہر بار معمور
بزرگی اور عظمت کا تماشا

۱ه بمعنی سوراخ
۲ه بمعنی بزرگ
۳ه بمعنی چھری
۴ه بمعنی غصہ
۵ه بمعنی دیکھنے والا
۶ه بمعنی ظاہر ۱۲
۷ه بمعنی ... ۱۲

۱۰ باقی

۸ه بمعنی بیشک ۹ه بمعنی بے شبہ ۱۰ه بمعنی برتر للعرب بمعنی عزت ۱۲ه بمعنی جاہل ۱۳ه بمعنی مہربانی اور بخشش ۱۴ه بمعنی بھرے ۱۵ه بمعنی آباد

عبث تو آپ کو محنت میں مت ڈال
عناد و بغض تیرا سر بسر سب
کیا اس مرد نے یہ راز جب گوش
اٹھے غفلت کے پردے اسکے دل سے
اسی دم مصطفےٰ کے آ قدم پر
ارادہ صدق دل سے اپنا لا خاص
عجب تھی آپ کے نعلین کی خاک
سبب سے جس کے آنکھیں بدگہر کی
پھر اس کے دیدۂ باطن کو دے نور
عزیز کھول کر اب دیدۂ دل
یہ دیکھو کیا ہے رتبہ مصطفےٰ کا
کرامت اور فضائل انکے کیا ہیں
کہ جن کی خاک پا میں یہ اثر تھا
ہوئے ہیں جس سے بینا کور باطن
عجب تھی خاک پا وہ رشک اکسیر
پھر ان کی ذات اقدس کے فضائل
تھی حق کے پاس کیا توقیر ان کی
عجب تھے مصطفےٰ محبوب داور
جسے ہو دیدۂ باطن کرے غور
وہ لے جو کور و بدبخت ازل ہیں
کہاں ان کو بصارت کی نظر ہے
نبی کی عزت و حرمت سے ان کو
ہے ظاہر سر بسر بغض و عداوت

نہ کر عقل و خرد کو اپنے پامال
ہے بے حاصل مفر اس قدر سب
رہا حیرت سے ساکت اور خاموش
ہوئی زائل ضلالت آب و گل سے
گرا ہے عاجزی سے اپنا رکھ سر
مسلماں ہو گیا با صدق اخلاص
نہیں تھی خاک وہ تھا سرمہ پاک
ہوئیں پر نور ہر دم بے بصر کی
کیا حق نے یقیں ایماں سے معمور
کرو بس غور حضرت کے فضائل
مکرم اس حبیب کبریا کا
یقیں عالی منازل انکے کیا ہیں
یہ حرمت کا کرشمہ معتبر تھا
ہوئے انوار سے ایماں کے موقن
یہ اس کی ہے بزرگی اور توقیر
کہو کیا ہیں مکرم اور کامل
گرامی تھی عجب تصویر ان کی
مقرر تھے الوہیت کے مظہر
ہو بینا تو نظر فرماوے سب طور
بھی مغضوب خدائے لم یزل ہیں
شقاوت دل میں ان کے سر بسر ہے
بزرگی اور اس عظمت سے ان کو
نہایت دل میں رکھتے ہیں بغاوت

۱ یعنے دانائی سمجھ ۱۲
۲ یعنے دشمنی ۱۲
۳ یعنے دور ۱۲
۴ یعنے گمراہی
۵ یعنے بدذات
۶ یعنے اندھا ۱۲
۷ یعنے دل کی آنکھ
۸ یعنے فضیلتیں
۹ یعنے بلند مرتبے
۱۰ یعنے دل کے اندھے

۲

۱۱ یعنے روشنی ۱۲
۱۲ یعنے یقین کرنے والے
۱۳ یعنے عزت
۱۴ یعنے محبوب اللہ تعالیٰ کے
۱۵ یعنے جائے ظہور
۱۶ یعنے غضب کیا گیا
۱۷ یعنے بدبختی ۱۲
۱۸ یعنے سرکشی ۱۲
۱۹ یعنے دشمنی ۱۲

یقیں ہیں وے منافق اور کافر
وے باطن ہیں کافر سے ہیں بدتر
الٰہی دے مسلمانوں کو اخلاص
رکھ ان بد باطنوں کے قرب سے دور
محبت ان کے سب اصحاب کی دے
خصوصاً جو ہیں نامی چار اصحابؓ
وے منظور جنابِ کبریا ہیں
محبت اُن کی دے ہر بار سب کو
نہ کر اصحابؓ سے منکر کسے تو
طفیل اُن کے علی کو کر عنایت
منوّر گوہر ایماں عطا کر
روایت کا دگر ہے سرمہ دانِ ب
کہ تھی عورت کوئی ساکن یمن میں
دیا فرزند حق نے اُسے ایک
ولے اندھا وہ مادر کے شکم سے
سو ماں تب اس کو نابینا نظر کر
غرض حضرت کے سن پھر اُسنے اوصاف
پھر اپنے ساتھ لے تحفے نوادر
سو آ پہنچی ہے دربار علا میں
پسر کو رکھ قدم پر ہو ادب دار
یہ سن اُس نورِ ابصارِ ملک نے
عنایت کا اُٹھا کر اس گھڑی ہاتھ
اُسی دم حق نے کر لطف و عنایت

ہے اُن کی دینداری حسب ظاہر
بھی مشرک سے زیادہ بد ہیں اکثر
محبت مصطفےٰ کی سب کو دے خاص
نبی کے قرب سے کر سب کو مسرور
بھی آلِ سید الاحباب کی دے
کھلا ہاتھوں سے جن کے دین کا باب
قبول خواجہ ہر دوسرا ہیں
کہ جانیں ان کے حرمت اور ادب کو
نہ کر بدبخت اور مُدبِر کسے تو
صحابؓ و آل کی اُلفت نہایت
ہمیشہ خاک پائے مصطفےٰ کر
نکالوں سُرمہ گوہر فشاں اب
تھی گلبن پارسائی کے چمن میں
نہایت حسن اور صورت میں تھا نیک
ہوا پیدا الیقیں کتمِ عدم سے
ہوئی غمناک بیشک اور مضطر
ارادت سے عقیدہ اپنا کر صاف
مدینے کی طرف آئی ہے ظاہر
جناب خواجہ ہر دو سرا میں
کئی ہے کورپن کا حال اظہار
معلّے آفتاب نہ فلک نے
رکھے ہیں اُس کے دیدے پر خوشی ساتھ
دکھا اس ہاتھ کی حرمت نہایت

۱ہ یعنی بے ایمان ۲ہ شریک خدا کا ماننے والا ۳ہ یعنی سب دوستوں کا سردار ۴ہ یعنی دروازہ ۵ہ یعنی درگاہ ۶ہ یعنی بزرگی

۹ باقی

۷ہ انکار کرنے والا ۸ہ یعنی بدبخت ۹ہ یعنی دیکھنے والی ۱۰ہ پھول کا درخت ۱۱ہ پردہ ۱۲ہ یعنی بیقرار ۱۳ہ یعنی عجائب ۱۴ہ یعنی بلند ۱۲

تب اُس عورت کے اُس اندھے پسر کو
جو تھا معذور نابینا شکم سے
عجب تھے ہاتھ حضرت کے جہاں تاب
تب اُس عورت نے پایا اپنے مطالب
یہ عظمت دیکھ حضرت کی مکرّم
قبیلے نے نظر کر سب یہ اسرار [۳]
ہوا ہے اعتقاد اُن کا زیادہ
مسلماں تب ہوئے خدمت میں آکر
الٰہی اب کرم سے مصطفےٰ کے
مرے جو دیدۂ بینا ہیں بے نور
دے اُن کو نور اب عزّو شرف کا
سیاہی معصیت کی کر کے غارت
برکت سے نبیؐ کی یا الٰہی
کر ایماں سے میرے اب دل کو بینا
علی ہے گرچہ نابینا مُقرر
روایت کا دگر لے سُرمۂ نور
کہ اصحابوں میں تھے یک مرد دانا
سفیدی سے بھرے تھے اُن کے دیدے
بصارت کا نہ مطلق کچھ اثر تھا
سو نکلے ایک دن وہ گھر سے باہر
زباں بس عاجزی سے کھول اُس دم
کہ اے چشم و چراغ جنّ و آدم
دریغا [۱۲] حق نے مجھ کو بے بصر کر

دیا قدرت سے آنکھیں بے بصر کو
ہوا بینا وہ حضرت کے کرم سے
کھلے ہیں جس سے بینائی کے ابواب [۱]
ہوئی ہے شاد ماں [۲] اُس دم عجائب
قبیلے میں گئی ہے اپنے جس دم
پسر کو دیکھ بینا اُس کے یکبار
سبھوں نے صاف دل سے لا ارادہ
ہوئے شاداں نبیؐ کا فیض پاکر
یقیں اُس معدن [۴] صدق و صفا کے
بصارت [۵] سے کر اس دم اُن کو معمور
لگا سُرمہ مقرر مَن عَرَف [۶] کا
دے اس میں معرفت سے اب بصارت
سبھی دھو اس میرے دل کی سیاہی
بجامت قبر میں کر کورِ اعمیٰ [۸]
دے روشن ہیں انوارِ پیمبر [۷]
کروں پھر دیدۂ باطن کو معمور
نہیں تھے خرد سالی [۹] سے وہ بینا
نہایت کور تھے اور غم رسیدے
سیہ عالم نظر میں سر بسر تھا
جناب مصطفےٰ میں آئے ظاہر
لگے کرنے بیاں اس دم جگر سوز
فروغ [۱۰] دیدۂ پُر نور عالم
رکھا ہے اس طرح معذور تر کر

۱؎ یعنی دروازے
۲؎ یعنی خوش
۳؎ یعنی بھید
۴؎ یعنی کھان
۵؎ یعنی بینائی
۶؎ اشارہ طرف حدیث

۳

۶؎ یعنی اپنے نفس کو
۷؎ یعنی پیغمبر
۸؎ یعنی اندھا
۹؎ یعنی لڑکپن
۱۰؎ یعنی روشنی
۱۲؎ یعنی افسوس

لگا آنکھوں میں شمع روشنائی
اگر دیدے میرے اے کاش اس طور
تو حضرت کے جمالِ بے بدل کو
نہ ہو محروم روئے احمدی سے
نہ رہتا اس طرح سے بے سعادت
وے حق نے کر اس دولت سے محروم
یہ سُن کر اُس طبیب درد دل نے
کئے ہیں اُن کی آنکھوں پر اُسی دم
اُسی ساعت خدا نے پاک دم کی
سفیدی آنکھ سے سب اُن کی کر دور
ہوئی آنکھیں تب اُن کی اسقدر تیز
ضعیفی میں بھی تیز اُن کی نظر تھی
حبیب مدرک اس صورت سی نادر
کہ ہیں ے باپ مدرک جنکا ہے نام
درِ دولت پہ لیکن مصطفیٰ کے
سدا رہتے تھے حاضر باسعادت
سو اس عادت موافق اپنے اک دن
گئے خدمت میں شاہِ محترم کی
سو اس دن مصطفیٰ نے مرحمت ساتھ
یقیں اُس ہاتھ کی حرمت سی یکبار
اُسی ساعت سفیدی سب ہوئی دور
بصارت کا کھلا ہے اسقدر باب
عجب آئی ہے تیزی اُس نظر میں

بصارت سے نہ بخشتا آشنائی
نہ ہوتے کور اس عالم میں فی الفور
ہمیشہ دیکھتا حسنِ ازل کو
لقائے بادشاہِ سرمدی سے
کہ ہے دیدار حضرت کا عبادت
کیا دیدار کی نعمت سے محروم
شناسائے رموزِ آب و گل نے
دم پُر نور راحت بخش عالم
برکت پہ دکھا نور قدم کی
کیا عینین کو بس اُنکے پُر نور
بصارت تھی ہمیشہ شہرت انگیز
کرامت یہ نبی کی سربسر تھی
روایت دوسری لکھتے ہیں ظاہر
تھے نابینا طفولیت سے تا دام
امام الانبیا والاولیا کے
تھی اُس صورت سے بیشک اُنکی عادت
نکل گھر سے یقیں وہ پاک باطن
سرِ اوج ہدایت اور کرم کی
رکھے آنکھوں پہ اُن کے دُر فشاں ہاتھ
ہوئی آنکھوں میں بینائی نمودار
ہوئیں آنکھیں مصفّا اور پُر نور
نظر آتے تھے ماہی تا بہ مہتاب
نہ ویسی تھی بصارت کس بشر میں

۱ یعنی بینائی ۱۲
۲ یعنی بے مثل ۱۲
۳ یعنی جسم ۱۲
۴ یعنی ہمیشگی ۱۲
۵ یعنی والے ۱۲
۶ یعنی حجاب سے ۱۲
۷ یعنی جمع ... آنکھوں کو
۸ یعنی بھی ۱۲

۸ باقی

۹ یعنی ہمیشہ ۱۲
۱۰ یعنی نیک بختی
۱۱ یعنی بزرگ
۱۲ یعنی ہوئی بھار ...
۱۳ یعنی ظاہر
۱۴ یعنی صاف ۱۲
۱۵ یعنی روشن
۱۶ یعنی دروازہ ۱۲

رہے دُنیا میں وہ اسّی برس تک — نہ حاجت تھی لگاویں کب وہ عینک
سُئی باریک اور باریک تے تار — پروتے تھے یقیں ہاتھوں سے ہر بار
عجب تھے ہاتھ وہ حضرت کے پُرنور — بصارت کا تھا عالم اس سے معمور
غرض اس میں یہ نادر سب اثر تھا — جلالت کا کرشمہ سر بسر تھا
فدا اُن پر نہ ہوں کیوں چشم عالم — اثر تھا جس میں بینائی کا ہر دم
دگر گُل اک روایت کے چمن سے — نکالا تازہ تر برگِ سمن سے
کہ اک لڑکا کسی کافر کا تھا خوب — بنایا تھا اُسے بس حق نے محبوب
قضارا بام سے اپنے وہ یک بار — گرا ہے خاک پر ہو کر نگوں سار
تب اُس لڑکے کا اسدم ضرب کے ساتھ — اُکھڑ کاندھے سے ٹوٹا اُس گھڑی ہاتھ
پدر نے تب لگا کر لیپ اُس دم — جبیرے سے اُسے باندھا ہے محکم
وہ لڑکا اتفاقاً گھر سے اُس روز — کہیں جاتا تھا با آہِ جگر سوز
اُسے تب دیکھ شاہِ ذوالکرم نے — حبیبِ حق امامِ محترم نے
بلا کر اُس کو با رفق و مدار — جبیرہ کھول اُس دم آشکار
عنایت اور نہایت مہر کے ساتھ — پھرائے ہاتھ پر اُس کے یقیں ہاتھ
تب اُس لڑکے کا بیشک ہاتھ اسدم — درستی پا ہوا ہے سخت محکم
جبیرہ ہاتھ میں دے اُس کے بیچار — کہے حضرت نے جا گھر کو سبکسار
غرض لڑکا گیا جب اپنے گھر کو — ہوئی حیرت نہایت تب پدر کو
تب اُس لڑکے سے پوچھا حال سارا — بیاں اُس نے کیا اجلال سارا
پدر نے اُس کے سُن یہ حال نادر — جنابِ پاک میں آیا ہے ظاہر
قبیلے کو بھی اپنے ساتھ لایا — یقیں ایمان کی دولت کو پایا
یہ لکھتے ہیں جوانی میں وہ لڑکا — اُسی اک ہاتھ سے سو من کا بوجھا
اُٹھاتا تھا سہولیت کے بس ساتھ — قوی اُس کا ہوا تھا اسقدر ہاتھ
نبی کے ہاتھ کی بس یہ صفت ہے — نوادر تر عجب یہ کیفیت ہے

۱؎ یعنی چشمہ ۱۲ ۲؎ یعنی بزرگی ۱۲ ۳؎ یعنی پتا ۴؎ یعنی اتفاقاً ۵؎ یعنی طرح کی چھت ۶؎ یعنی اوندھا ۷؎ بانس کی پٹی جو ٹوٹے ہوئے عضو پر باندھتے ہیں ۸؎ یعنی نرمی ۹؎ اسکو دیکھتے ہیں ۱۰؎ یعنی ...

۱۱؎ صاحب بخشش ۱۲ ۱۲؎ یعنی مہربانی ۱۲ ۱۳؎ یعنی صلح ۱۲ ۱۴؎ یعنی مصیبت ۱۲ ۱۵؎ یعنی مضبوط ۱۲ ۱۶؎ یعنی جلدی ۱۲ ۱۷؎ یعنی بزرگی ۱۸؎ یعنی آسانی ۱۹؎ یعنی ... سبب ۱۲

روایت ہے دیگر دار الشفا سے
کہ اصحابوں میں تھے کامل کوئی ایک
برص زانو پہ اُن کے سر بسر تھا
دوا اُن کو ہوئی نافع نہ ہرگز
تھی اس باعث ملالت انکے دل پر
سو اکدن اپنی وہ بی بی کو پاس
نظر کر ناامیدی کے وہ آثار
کہ بس کیا کام ہے اس دم دوا کا
مریضوں کا تدارک پُر اثر ہے
ہے عیسیٰ کو بزرگی جن کے دم سے
عجب ذات مقدس مظہر نور
سو حاضر ہے محمد مصطفےٰ کی
کرو مت دیر بس خدمت میں جا اب
کہو سب ماجرا اس درد و غم کا
مقرر آپ کی اب اک نظر سے
دفع سب کوڑھ کی ہووے سفیدی
سنا بی بی سے یہ روشن فضائل
تب اُس دم راہ لے دار الشفا کی
سو حاصل کر مقرر بہرہ یابی
یہ سن کر اُس طبیب بحر و بر نے
عصا دے ہاتھ کا اپنے مقرر
لیجاؤ گھر میں اپنے آشکارا
اشارہ سے سفیدی ہوئے سب دور

نکالا لفظ ایک کامل دوا سے
معاذ ابن عفر نام اُن کا تھا نیک
مقرر کوڑھ کا ظاہر اثر تھا
ہوئے آخر دوا کرنے سے عاجز
نہایت غم کی حالت ان کے دل پر
تھے بیٹھے ہو دوا سے اُسکے بے آس
کہا اس یار نے اُن سے اک بار
کھلا ہے باب اب دار الشفا کا
شفا بخش جہاں روشن نظر ہے
خلیل اللہ کو راحت قدم سے
گہر افروز چشم عالم حور
چراغ بارگاہِ کبریا کی
رسوم بندگی لاکر بجا اب
برص کی یہ سفیدی اور سقم کا
عنایت اور عطائے مفتخر سے
رہے باقی نہ دردِ ناامیدی
علاج معتبر تدبیر کامل
مقدس بارگاہ مصطفےٰ کی
کئے احوال سب ظاہر شتابی
حکیم صادق عالی گہر نے
کہے ہیں اب عصا یہ میرا لیکر
کرو اس کوڑھ کو اُس سے اشارہ
رہے دل ہو تمھارا شاد و مسرور

باقی

یعنے پاک ۱۲ یعنے بیماری ۱۲ یعنے بزرگی ۱۲ یعنے فضیلتیں ۱۲ یعنے شفا خانہ ۱۲ یعنے مقصود وری ۱۲ یعنے دریا و جنگل ۱۲ یعنے حوش ۱۲

سُن کر ہاتھ میں لے وہ عصا تب
دکھائے ہیں مرض کو اپنے اس طور
ہوا ہے خوف کھا اک بار غائب
رہی باقی نہ کچھ اس کی نشانی
اسی ساعت مرض اپنا سبھی کھو
جلالت کا یہ دیکھو کیا بیاں ہے
عصا کو دیکھ جن کے کوڑھ سارا
یہ ظاہر جب اثر تھا اس عصا میں
نہیں عظمت کی تھی وہ کونسی سنئے
کیا ہے حق نے ختم اُن پر رسالت
روایت ہے دگر لے سر نور
کہ لونڈی ایک تھی مکے میں عاقل
سو آ خدمت میں اک دن مصطفےٰ کی
ہوئی ہے صدق دل سے وہ مسلماں
قضارا اُس پہ گذرے ہیں کئی روز
کہ یعنی آنکھ سے اس کی گیا نور
قریشی حال سے ہو اس کے واقف
کہے ہیں ایک دل ہو اس سے سب نے
کہ تو نے بت پرستی سے اٹھا دھیان
اسی شومی سے جو بد ہیں یہ اعمال
کئے ہیں لات اور عزیٰ نے تجھکو
محمد کے اٹھا دین سے دل
کر اس کے دین سے دوری تو ہر دم

سو گھر میں اپنے جا با مدعا تب
مرض نے اُس عصا کو دیکھ فی الفور
اُسی دم اُڑ گیا تن سے عجائب
ہوئی بیمار کو بس شادمانی
رہے ابن عفر تب شادماں ہو
بزرگی اور عظمت کا نشاں ہے
ہوا غائب نظر سے آشکارا
کہو پھر اس وجودِ مصطفےٰ میں
خدائی جن کے باعث سب بنی ہے
کیا ہے ختم بھی اُن پر جلالت
کروں حشم ارادت اُس سے معمور
زنیرہ نام بس نیکو خصائل
شہِ عالم رسولِ کبریا کی
کئی حاصل سعادت اور ایماں
ہوا اک عارضہ اس کو جگر سوز
ہوئی ہے سخت نابینا و معذور
گئے ہیں پاس اس کے سب مخالف
شقی تر اس گروہِ بے ادب نے
محمد کے اوپر لائی ہے ایماں
گئی ہیں پھوٹ آنکھیں تیری فی الحال
اسی صورت سے نابینا ہوا ہو
کہ شومی اس کی یہ ظاہر ہے کامل
بتوں کے سامنے کر پشت کو خم

۱ یعنی طلوع ۲ یعنی خوش ۳ یعنی بزرگی ۴ یعنی بلند مرتبہ ۵ وہ لاٹھی جو بزرگوں کے پاس رہتی ہے ۶

۱۰

۷ یعنی جسم ۸ یعنی پیغمبری ۹ یعنی آنکھیں ۱۰ خواہش ۱۱ یعنی خصلت والی ۱۲ یعنی دشمن ۱۳ اتفاقاً ۱۴ یعنی نحوست ۱۵ لات و عزیٰ دونوں نام ہیں بتوں کے ۱۲

کہ شاید ہو تیرے پہ مہرباں اب — کریں بینا مقرر تجھ کو وہ سب
یہ سُن اقوال اُس فرخِ لقا نے — جواب اُن کو دیا اس پارسا نے
کہ ہے ذات اس نبیؐ کی مظہر نور — ہدایت کا ہے عالم اُن سے معمور
یقیں پرتو سے اُن کے بس مقرر — ہوے دیدے میرے دل کے منوّر
ہدایت کی ملی ہے مجھ کو دولت — ہوئی پُر نور باطن کی بصارت
نہ تم کو اُس بصارت کی خبر ہے — گدھے کو زعفراں کی کیا قدر ہے
درِ دولت پہ حضرت مصطفےٰ کے — چراغ بحر و بر شمس الہدیٰ کے
فدا ہے سب میرا یہ مال اور جان — یہ آنکھیں ہیں قدم پر اُن کے قربان
بصارت جو گئی آنکھوں کی یکسر — خدا کی ہے یہ خواہش بس مقرر
کسو نے کانہ اسمیں کچھ سبب ہے — مقرر بے شبہ یہ امر رب ہے
نہ تم ہو دین کی خوبی سے آگاہ — کیا ہے حق نے بیشک تم کو گمراہ
یقیں یہ بُت پرستی سب ہے باطل — بتوں کی کچھ نہیں طاعت سے حاصل
یہ پتھر ہیں یقیں ان سے خطر کیا — نفع کیا اُن سے عائد اور ضرر کیا
یہ سُن اُس دم قریشی سب خجل ہو — گئے ہیں گھر کو اپنے منفعل ہو
جب آئی رات تب وہ گھر میں اپنے — یقیناً سو گئی بستر میں اپنے
غرض وہ جاں نثارِ مصطفےٰ تھی — نہایت معتقد اور باوفا تھی
سو اس باعث خدائے دو جہاں نے — یقیں دانائے اسرارِ نہاں نے
طفیلِ مصطفےٰ سے بس اسی شب — کرم کی کر اُس عورت پر نظر تب
نئے سر سے کر آنکھیں اُسکی پُر نور — بصارت کے کیا عالم سے معمور
غرض جب صبح نے آثار اپنے — دکھائے ہر طرف انوار اپنے
ہوئی ہے اس گھڑی عورت وہ بیدار — اُسی دم کھل گئی چشم اُس کی یکبار
نظر اس کے پڑا عالم سحر کا — ہوا مفتوح در اس دم نظر کا
تب اُس عورت نے آنکھیں دیکھ پُر نور — کئی شکر الٰہی ہو کے مسرور

۱ یعنی [illegible] ۱۲
۲ یعنی آباد ۱۲
۳ یعنی روشن ۱۲
۴ یعنی بینائی ۱۲
۵ یعنی کیسر ۱۲
۶ یعنی دریا و بیابان ۱۲
۷ یعنی آفتاب ہدایت ۱۲
۸ یعنی تمام ۱۲
۹ یعنی حرف ۱۲
یعنی دینے والا مجاز ۱۲
یعنی ملنے والا ۱۲

باقی ۶

۱۰ یعنی نقصان ۱۲
۱۱ یعنی شرمندہ ۱۲
۱۲ یعنی پشیمان ۱۲
۱۳ یعنی اعتقاد رکھنے والی ۱۲
۱۴ یعنی جاننے والا چھپی ہوئی چیزوں کا ۱۲
۱۵ یعنی صبح ۱۲
۱۶ یعنی کشادہ ۱۲
۱۷ یعنی دروازہ ۱۲
۱۸ یعنی خوش ۱۲

غرض جس کا عقیدہ صاف تر ہے
وہ دیکھے فائدہ دنیا و دیں کا
مطالب اُس کے بر لاوے خدا سب
کسی شئے کا نہ وہ محتاج ہووے
مگر جو ہیں منافق اور بے دیں
سزا اعمال کی وہ اپنے پاکر
روایت اس محل پر معتبر اب
کہ تھا مکے میں اندھا ایک کافر
تھی اُس مردود کی ظاہر بغاوت
جفا کاری میں دائم مستعد تھا
تھا اُس کے گھر میں ایک نیزہ بہت تیز
سو اک دن گھر سے اپنے پر جفا وہ
عداوت کی چلا بانی پہ آخر
اُسی دم وہ مہ اوجِ سعادت
نماز اندر تلاوت میں تھے مشغول
چلا آواز کے اُس دم اثر پر
عداوت دل میں رکھ اس دم زیادہ
اُٹھایا ہاتھ جب سلطانِ دیں پر
اُسی ساعت میں اُس مقہور رب کا
پڑا دہشت سے تن میں آ کے لرزہ
وہاں سے بھاگ آیا اپنے گھر میں
ہوا مردود وہ دوزخ میں داخل
کرے گا جو بدی کام اُس کا بد ہے

فدا حضرت پہ جو شام و سحر ہے
مقرب ہووے رب العالمیں کا
مقاصد اپنے پاوے بے دعا سب
ہمیشہ سُرخ رو عالم میں رہوے
ہیں جن کی کور تر چشمِ خدا بیں
رہیں دونوں جہاں میں ہو کے مضطر
لکھوں پاداش حالِ بے بصر اب
نہایت کور باطن اور فاجر
نبی سے سخت رکھتا تھا عداوت
سیہ دل زشت منظر اور بد تھا
بھرا تھا زہر کے پانی سے خوں ریز
لے نیزہ ہاتھ میں مثلِ عصا وہ
سو آ کعبے میں وہ پہنچا ہے ظاہر
محمد مصطفےٰ کا ان عبادت
سُنا آواز تب وہ کورِ مجہول
سو آ پہنچا ہے وہ نزدیک یکسر
کیا ہے مارنے کا تب ارادہ
حبیبِ حق امام المرسلیں پر
گیا ہے سوکھ ہاتھ اس بے ادب کا
گرا ہے ہاتھ سے یکبار نیزہ
سو بے دم ہو گیا ایک دم سقر میں
سزا پایا ہے اپنی سخت کامل
مثل ہے یہ بدی از بہرِ خود ہے

سلہ۱ یعنی صبح و شب
سلہ۲ یعنی نفاق رکھنے والا
سلہ۳ یعنی بے ایمان
سلہ۴ یعنی بدلم
سلہ۵ یعنی دل کا اندھا
سلہ۶ یعنی بدکار
سلہ۷ یعنی دشمنی
سلہ۸ یعنی تیار
سلہ۹ یعنی بدصورت

سلہ۱۰ یعنی بانیٔ اسلام
سلہ۱۱ یعنی اندھا جاہل
سلہ۱۲ یعنی قہر رب کا
سلہ۱۳ یعنی دوزخ
سلہ۱۴ یعنی اپنے واسطے

فلک پر مہر ہے تاباں مقرر ۔ اڑا دے خاک جو کوئی اس پہ یکسر
نہ جاوے خاک وہ اس پر بصد زور ۔ ولے وہ بدلے کرے گا اپنے تئیں کور
چراغے را کہ ایزد برفروزد ۔ کہ خواہد تف زند ریشش بسوزد
نگہباں جس کا خالق سربسر ہے ۔ کہو دشمن سے کیا اسکو ضرر ہے
دگر درج روایت اس گھڑی کھول ۔ نکالا اس سے موتی کیا ہی بے مول
کہ جب پائے نبوت شاہِ ابرار ۔ ہوا دعوت کا اس دم گرم بازار
سو اس ایام میں اہل شقاوت ۔ کمربستہ ہوئے ہیں بر عداوت
انہیں لوگوں میں تھا اک پُر علائق ۔ یقیں مشہور تھا نام اسکا طارق
قریشوں کے وہ پاس آیا ہو اک روز ۔ نکل کعبے سے با داغ جگر سوز
تھے حاضر سب وہاں بوجہل و شیبہ ۔ ولید بے حیا بولہب و عتبہ
کہا ان سب سے فرصت یہ نشر ہے ۔ محمد پر یہی وقت ظفر ہے
کہ بیٹھا ہے مسلمانوں کا سردار ۔ یقیں کعبے کے اس دم زیر دیوار
کہو اب کس میں ہے یہ نامداری ۔ کہ لیوے ہاتھ میں ایک سنگ بھاری
چلا کعبے پہ اب جاوے مقرر ۔ وہاں سے پھینک دیوے اسکے سر پر
سو پورا ہووے اس دم کام اسکا ۔ یقیں ہوتا ہے اب انجام اسکا
کہے سب نے قوی ہے نام تیرا ۔ یہی ہے اس گھڑی بس کام تیرا
محمد کو اگر مارے تو اس دم ۔ تجھے ہم مال دے کرتے ہیں خرم
یہ سن اس کام کا کر اسنے آہنگ ۔ گیا کعبے کے اوپر لے گراں سنگ
دکھا قوت مقرر اپنی فی الحال ۔ دیا ہے آپ کے سر پر اسے ڈال
غرض جس کا نگہباں کبریا ہو ۔ ضرر اس کو کسی دشمن سے کیا ہو
وہیں دیوار سے کعبے کے ظاہر ۔ کوئی پتھر نکل آیا ہے باہر
تب اس کعبے کے پتھر نے اسے تھام ۔ رکھا ہے جوں امانت بس تہِ بام
اسے کعبے کے پتھر نے زمیں پر ۔ نہیں گرنے دیا ہے تا زمیں پر

لے یعنی آفتاب ۲ے یعنی ۳ے چراغ روشن ۴ے یعنی جس چراغ کو روشن کرے اللہ ... نگہبان ... ۵ے ... ۶ے ... ۷ے ... ۸ے ... ۹ے ...

باقی ۵

۶ے یعنی بادشاہ نیکوکاروں کے ۷ے یعنی بدبخت ۸ے یعنی علاقوں میں بھرا ۹ے یعنی مشہور ۱۱ے یعنی فتح مندی ۱۲ے یعنی پتھر ۱۳ے یعنی خوش ۱۴ے یعنی ارادہ ۱۵ے یعنی بھاری پتھر ۱۶ے یعنی چھت کے نیچے ۱۷ے

دونوں پتھر معلّق[۱] بس وہاں تھے
وہاں بیٹھے تھے جب تک شاہِ ابرار
اُٹھے ہیں جس گھڑی حضرت وہاں سے
تب اُس کعبے کے پتھر نے مقرّر
گرا ہے خاک پر وہ آکے فی الفور
ہوا دیوار میں کعبے کے داخل
نظر طارق نے کر کر یہ تماشا
گرا حضرت کے آ قدموں پہ یکبار
دگر کافر وہاں بھی جو تھے حاضر
روایت ہے کہ دگر دُرجِ[۷] کرم سے
کہ اک دن بوجہل اس بد عمل نے
تزاید[۸] دیکھ دینِ احمدی کی
حسد سے چاک کر تب اپنا سینہ
سو اک دن سارے کفاروں میں آ کر
کہ آیا ہے محمدؐ کا عجب دور[۹]
جہاں کو اپنے سب کرتا ہے تابع
مجھے اس بات کا بس سخت غم ہے
کہ گر وہ اس گھڑی کعبے میں آوے
تو میں اک سنگ بھاری پھینک اس پر
قریشوں سے یہ کہہ کر اُس نے یکبار
اُسی ساعت امامِ ہر دو عالم
طرف کعبے کے آ کر با جلالت[۱۴]
یہ فرصت دیکھ اس دم بوجہل نے

گویا سر پر نبیؐ[۲] کے سائباں[۳] تھے
معلّق تھے وہ دو پتھر گرانبار[۳]
ہوئے تشریف فرما اُس مکاں سے
دیا ہے چھوڑ اُس پتھر کو یکسر
مبارک سنگِ کعبہ پھر اسی طور
ہوا اپنے مکاں میں جا کے واصل[۴]
اُتر کعبے سے آیا بے تحاشا[۵]
مسلماں ہو گیا یہ دیکھ اسرار[۶]
مسلمانی میں سب آئے ہیں ظاہر
پرویا ایک دُر نوکِ قلم سے
لعینِ دو جہاں کورِ[۹] ازل نے
بزرگی بادشاہِ سرمدی[۱۱] کی
لگا کرنے عداوت اور کینہ
کہا اُس کور نے سب کو سنا کر
وہ دکھلا ہر گھڑی اپنے نئے طور
بتوں کے کیش[۱۲] کو کرتا ہے ضائع
یقیں اب لات و عزّیٰ کی قسم ہے
خدا کی بندگی میں سر جھکا دے
یقیں کرتا ہوں اب بیجاں مقرر
کیا اس کام کا بس عہد و اقرار
شہِ دنیا و دیں سالارِ[۱۳] اکرم
ہوئے ہیں اس گھڑی مشغول طاعت
غنیمت جان اس کو نا اہل[۱۵] نے

۱ یعنی ہوا پر لٹکے ہوئے ۲ یعنی سایہ کرنے والے ۳ یعنی بھاری ۴ یعنی ملنے والا ۵ یعنی بے دھڑک ۶ یعنی بھید ۱۲ ۷ یعنی ڈبیہ ۱۲ ۸

یعنی ہمیشہ کا اندھا ۹ یعنی زیادتی ۱۲ ۱۰ یعنی ہمیشگی ۱۱ یعنی زمانہ ۱۲ یعنی دین مذہب ۱۳ یعنی سردار ۱۴ یعنی بزرگی ۱۵ یعنی نالائق ۱۲

کئی من کا اُٹھا کر سنگ محکم[1]
چلا آیا طرف حضرت کے وہ کور
اسی دم قدرتِ حق سے وہ پتھر
ہوئے ہیں ہاتھ اُس کے اُس گھڑی بند
ہوا ہے زور قوت اُس کا زائل
کیا پھر اُس نے خواہش زور کیساتھ
ولے اُس کا ہوا باطل ارادہ
ہوا عاجز تب جنابِ مصطفےٰ میں
لگا ہے اُس گھڑی کرنے کو زاری
تھا دل حضرت کا دریائے عنایت
تب اُس دم اُس امامِ محترم نے
نگاہِ لطف سے کر اس کو خرسند
ہوا اس دم بند سے آزاد کافر
غرض جس کی نگہبانی کرے حق
کسی دشمن سے کیا اس کو خطر ہے
روایت کا دگر ہے شب چراغ اب
کہ جب طالع ہوئے بدرِ رسالت
لگے ہونے زیادہ سب میں مشہور
نظر کر طور یہ اہلِ جفا تب
جمع ہو سب جفا کارانِ دلسوز
کئی ان میں قریشی تھے جفا کیش
سبھوں نے کہا قسم عزیٰ کی اکبار
کہ گر کعبے میں آویں ختمِ مرسل

ہے اپنے ہاتھ پر قوت سے اسدم
کیا ہے قصد پھینکے اس کو کر زور
بلک اُس کے پڑا ہاتھوں کو یکسر
گویا ہو کر رہا پتھر کا پیوند
پڑی ہے اُس پہ آ کر سخت مشکل
نکالے اپنا اُس پتھر سے تب ہاتھ
ہوا ہے درد ہاتھوں میں زیادہ
مُلتجی بارگاہِ مجتبےٰ میں
نہایت عاجزی اور انکساری
نہیں تعریف کو جس کے نہایت
سحابِ جود و دریائے کرم نے
چھڑائے اس کے دو ہاتھوں کے تب بند
گیا ہے سامنے سے بھاگ ظاہر
خدائے دو جہاں خلاقِ مطلق
عداوت سے کسو کی کیا ضرر ہے
کروں حضار کے روشن دماغ اب
سو ہر روز آپ کے جاہ و جلالت
تھا روز افزوں بزرگی کا بھی نور
لگے حسرت سے ملنے ہاتھ کو سب
ہوئے ہیں متفق سارے وہ یکروز
بنی مخزوم بھی تھے سب بد اندیش
کئے ہیں اس طرح سے عہد و اقرار
امام الانبیا سلطان افضل

١ یعنی مضبوط محکم ١٢ — ٢ یعنی کمہاری ١٢ — ٣ یعنی ارادہ ١٢ — ٤ یعنی جوڑ ١٢ — دور ہونے والا یعنی جاتی رہی ١٢ — ٥ یعنی بے فائدہ ١٢ — ٦ یعنی رونا — ٧ یعنی بزرگوار — ٨ یعنی ابر بخشش ١٢ — ٩ یعنی خوش ١٢

باقی

١٠ یعنی قید ١٢ — ١١ یعنی دشمنی ١٢ — ١٢ یعنی نقصان ١٢ — ١٣ قسم کا موتی کہ رات کو مانند چراغ کے روشن رہتا ١٢ — ١٤ یعنی حاضرین مجلس ١٢ — ١٥ یعنی بڑھنے والا ١٢ — ١٦ یعنی جفا کی خصلت ١٢ — ١٧ عرب میں ایک قبیلہ کا نام ہے ١٢ — ١٨ یعنی دشمن ١٢ — ١٩ یعنی رسول اللہ

سو کر تلوار سے یکبار حملہ
کریں قصد اس نبیؐ کامل کے جملہ

اسی صورت سے کر ساروں نے حیلہ
کئے اس عہد و پیمان پر دوستی

غرض سلطانِ دیں بعد اسکے یکروز
ہوئے کعبے میں آکر جلوہ افروز

زیارت کر ہوئے مشغول طاعت
لگے الحان سے پڑھنے قرأت

سُن آواز آپ کا تب قومِ کفار
جمع ہو کر سبھی آئے ہیں یکبار

اُسی دم حق نے کر لطف و عنایت
کیا ہے کور چشمِ بے ہدایت

کہ یعنی وہ مکرم رب کے محبوب
ہوئے آنکھوں سے اس دم سبکی محجوب

وہاں کفار سب بیدین و ملت
سبھی سنتے تھے آوازِ قرأت

وے غائب تھی صورت مصطفےٰ کی
حبیبِ کبریا نور الہدےٰ کی

نہ دیکھ حضرت کا اُس دم جسم طاہر
سبھی کفار سُن آواز ظاہر

اُسی آواز کی جانب سبھی آ
طرف آواز کے کرتے تھے بلوا

دگر جانب سے پھر آواز کر گوش
ہو حیرتناک اُس دم مثلِ خرگوش

پھر اُس آواز کے رُخ پر ادھر سب
جمع ہوتے تھے آکر بے بصر سب

دگر جانب سے پھر آواز نادر
سبھوں کے کان میں پڑتا تھا ظاہر

اسی صورت سے پھر وہ چار جانب
کرشمہ دیکھ حضرت کا عجائب

یقیں حیران وے کفار سب ہو
پریشاں اور مضطر بس عجب ہو

سبھی رہتے تھے ساکت ایک ساعت
گھڑی یک بعد پھر سُنکر قرأت

اُسی آواز کی آہٹ پہ کر دور
جنونی ہو پھرا کرتے تھے ہر طور

نہ دیکھ اُس خسرِ جمالِ مصطفےٰ کو
لقائے مہر اوجِ اصطفےٰ کو

سبھی کفار اس ساعت خجل ہو
نہایت زرد رو اور منفعل ہو

گئے ہیں پھر وہاں سے اپنے گھر سب
ہوئے تھے حکمِ حق سے بے بصر سب

غرض جس کی نگہبانی کرے حق
اُسے کیا خوف ہے دشمن سے مطلق

محض یہ خاص فضلِ بے چگوں تھا
فَاَغْشَیْنٰہُمْ فَہُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ تھا

۱ یعنی چالاکی ۱۲
۲ یعنی جوش آواز ۱۲
۳ یعنی گمراہ ۱۲
۴ یعنی پوشیدہ ۱۲
۵ نور ہدایت کے یعنی حضرت ۱۲
۶ یعنی وجود پاک
۷ یعنی شور و فساد
۸ یعنی معجزہ ۱۲
۹ بیقرار ۱۲
۱۰ یعنی خاموش ۱۲
۱۱ یعنی ...

۸

... یعنی خرگوش ۱۲
۱۲ یعنی دیوانے ۱۲
۱۳ یعنی دیدار ۱۲
۱۴ یعنی آفتاب ۱۲
۱۵ یعنی آسمان ۱۲
۱۶ یعنی برگزیدہ
۱۷ یعنی زرد رو
۱۸ یعنی شرمندہ ۱۲
۱۹ یعنی ... ہم نے ... پردہ ... آنکھوں پر ... سو وہ نہیں دیکھتے ۱۲

بھی بعضوں نے کرشمہ معتبر یہ — جلالت کر نظر سب سر بسر یہ
اُٹھا آنکھوں سے تب غفلت کے پردے — ہوئے حضرت کے جان و دل سے بردے
کئے معلوم یہ فضلِ خدا ہے — مکرم شرف ذاتِ مصطفیٰ ہے
اسی صورت سے یہ دنیا میں ظاہر — جلالت سے نبیؐ کی جو ہیں منکر
خدا نے کور کر ساروں کے دیدے — یقیں آنکھوں پہ ڈالا سب کے پردے
سو اِس باعث جلالِ احمدی سے — سبھی منکر ہیں جاہِ سرمدی سے
بھری ہے اُن کے دلمیں سب سیاہی — سبھی ہیں غرق در قہرِ الٰہی
وہ کیا جانیں مراتب مصطفیٰ کے — حبیبِ حق رسولِ کبریا کے
الٰہی دور رکھ صحبت سے اُن کی — سبھوں کو ہر گھڑی اُلفت ہے اُنکی
کہ تا شوخی نہ اُن کی کچھ دکھا زور — کرے سب مومنوں کی چشم کو کور
علیؑ کو اُن کی دے صحبت سے دوری — نبیؐ کی دے محبت سے حضوری
شہادت میں قوی کر اُسکی انگشت — نہ کر بوجہل آسا باد در مشت
روایت کے خزانے میں درخشاں — ہے اس صورت سے یہ لعلِ بدخشاں
کہ اِک دن بوجہل وہ ناخردمند — لے اپنی مشت میں کوئی چیز کر بند
جنابِ پاک میں آیا نبیؐ کی — حبیبِ حق رسولِ ہاشمی کی
کہا تب یا محمدؐ اس میں کیا ہے — بتا گر تجھ کو اب علمِ ہدیٰ ہے
خبر دیتا ہے تو بس آسماں کی — خبر دے اب میرے مشتِ نہاں کی
یہ سُن کر اُس سے تب سلطانِ دیں نے — رموز آگاہ ربّ العالمیں نے
کہے جو ہاتھ میں تیرے نہاں ہے — مجھے احوال اُس کا سب عیاں ہے
تجھے کہتا ہوں وہ ہے کون سی چیز — نہ حاجت اسمیں ہے کچھ غور و تجویز
بھی وہ شے جو تیرے ہاتھ میں بند — اسی ساعت بافضالِ خداوند
رسالت کی میری ہوتی ہے شاہد — زباں سے اُس کے سُن شیریں عقائد
یہ سُن بوجہل نے حیران تر ہو — نہایت غرق حیرت سر بسر ہو

۱ یعنی جلال بھرا ۱۲
۲ یعنی ہمیشگی ۱۲
۳ یعنی درجے ۱۲
۴ یعنی خوش وقت و
۵ یعنی شرارت ۱۲
۶ ابوجہل کے مانند گمراہ کرنیوالا ۱۲
۷ یعنی چھپا ہوا ۱۲
۸ ایک بیش قیمت پتھر یا لعل
۹ ایک شہر ہے جہاں لعل اور جوہر کی کان ہے
۱۰ یعنی بیوقوف ۱۲
۱۱ یعنی دوست

۳ باقی

۱۱ اللہ کے ۱۲ ۱۲ یعنی برائے ۱۲ ۱۳ یعنی بھیدی ۱۲ ۱۴ جمع رمز کی یعنی اللہ کے بھیدوں کے جاننے والے ۱۲ ۱۵ یعنی پوشیدہ ۱۲ ۱۶ یعنی اللہ کی رحمت سے ۱۲ ۱۷ یعنی گواہ ۱۲

کہا یہ بات ہے اس سے عجائب — نوادر ہے نہایت پُر غرائب[1]
کہے حضرت نے تیرے ہاتھ میں اب — مقرر چھپے[2] نہاں پتھر ہیں وہ سب
اسی دم اس نے کھولا ہاتھ یکبار — ہوئے ہیں جھٹ یقیں پتھر نمودار
ہر اک پتھر نے کھول اپنی زباں تب — ہو با الحانِ[3] خوش گوہر فشاں تب
کہا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَقُّ — محمد ہیں رسول اللہ مطلق
یہ سن پتھروں سے تب اذکارِ[4] نادر — ہو حیرت[5] ناک بس بوجہل کافر
عنادِ[6] دو جہل سے دل کو نہ کر پاک — اسی دم ڈال پتھر بر سرِ خاک
کہا جادو محمد کا قوی ہے — یہ اس کی سحر میں بس خود روی ہے
کیا ہے اس نے ہر اک شئے کو تسخیر[7] — ہے جادو اس کا بس کامل جہانگیر
یہ کہکر روسیاہی لے گیا ہے — یقیں قہرِ الٰہی لے گیا ہے
لکھوں اب معجزہ دیگر نوادر — کھلے جس سے کلی ہر دل کی ظاہر
کہ اعرابی[8] تھا اک مردِ نکوکار — نہایت پاک صورت نیک گفتار
سو اک دن وہ جناب مصطفٰے میں — ہو حاضر بارگاہِ اصطفٰے[9] میں
کہا تب اس نے اے سلطانِ[10] آفاق — مسلمانی کا بس ہوں دل سے مشتاق
ہے اک التجا حضرت سے اب یہ — مجھے اک معجزے کی بس طلب ہے
کہ تا اس سے مرے دل کا کھلے باب[11] — تسلی کا نظر سب آوے اسباب
یہ سن حضرت نے اعرابی سے اسطور — کئے ہیں دُرفشانی اس سے فی الفور
کہ ہے جو سامنے تیرے شجر[12] اب — ہے جڑ اس کی نہایت سخت تر سب
تو جا نزدیک اس کے برملا[13] اب — میرا لے نام جلد اس کو بلا اب
یہ سن کر مرد ہو وہ تیز رفتار — کہا ہے اس شجر سے جاکے یکبار
کہ اے نامی شجر تجھ کو مقرر — بلاتے ہیں محمد رب کے دلبر[14]
سنا جب جھاڑ نے نام مقدس[15] — وہیں جنبش میں آیا اس گھڑی بس
ہوا حضرت کی جانب پھر روانہ — ادب سے سامنے آ بے بہانہ

[1] یعنی بہت عجیب ١٢
[2] یعنی ظاہر ١٢
[3] یعنی خوش آواز سے ١٢
[4] یعنی ذکر کی ١٢
[5] یعنی حیران ١٢
[6] یعنی دشمنی ١٢
[7] یعنی قید ١٢
[8] یعنی جنگلی عرب ١٢
[9] یعنی برگزیدہ ١٢
[10] یعنی بادشاہ جہان
[11] یعنی دروازہ ١٢
[12] یعنی جھاڑ ١٢
[13] یعنی لوگوں سے
[14] یعنی سامنے ١٢
[15] یعنی مشتوق پاک ١٢

جھکا سر اُس شجر نے اپنا یک بار　　اُٹھا پھر سر خوشی سے ہو ادب وار
کہا ہے تب بجا لا کر تحیّت　　سلام علیک یا خیر البریہ
یہ سُن اُس جھاڑ سے مضمون نادر　　لگے کہنے کو حسنی آپ ظاہر
دیئے ہیں پھر رضا سلطانِ دیں نے　　یقیں اس جھاڑ کو ماہِ یقیں نے
درخت اوپر روانہ ہو کے سالم　　ہوا ہے جا مکاں پر اپنے قائم
وہاں ادنیٰ و اعلیٰ جو تھے حاضر　　تماشا سب نے یہ دیکھا ہے ظاہر
اس اعرابی نے یہ حالت نظر کر　　گرا ہے آپ کے آ کر قدم پر
قوی اس کا ہوا ہے دین و ایماں　　ہوا ہے صدقِ دل سے وہ مسلماں
بہت کافر یہ عظمت دیکھ اُس روز　　ہوئے ایمان کی دولت سے فیروز
روایت کا دگر گُل ہے پُر از وصاف　　کروں اُس سے معطر قاف تا قاف
کہ جب مکّہ سے سلطانِ زمن نے　　کئے ہجرت حبیب ذو المنن نے
قدم سے آپ کے اُس دم مدینہ　　ہُوا پُر نور تر مثل نگینہ
بنا مسجد لگے کرنے وہاں تب　　ہوئے ہیں متفق اصحاب دیں سب
کئے پھر عرض سب نے شاہِ دیں سے　　حبیبِ حق امام المرسلیں سے
کہ اب تعمیر کو مسجد کی اس دم　　نہ ہوتے ہیں میسّر چوب و ہیزم
یہاں لکڑے مدینے میں ہیں نایاب　　سوا اس کے مہیّا سب ہے اسباب
تھے صدیق آپ کی خدمت میں اس دم　　تأسّف سے نہایت دل پہ لا غم
کئے افسوس کر تب شاہِ دیں سے　　رسولِ انس و جاں ماہِ یقیں سے
کہ اے سلطانِ عالم شاہِ کونین　　دُرِ دریائے وحدت نورِ عینین
ہے مکہ میں ہمیرے گھر ایک انبار　　کئی لکڑے ہیں اس میں بس طرحدار
وے گھر دور اس دم سر بسر ہے　　یہاں لانا یقیں دشوار تر ہے
اگر لکڑے یہاں ہوتے وہ حاضر　　تو کرتا صرفِ مسجد اس کو ظاہر
ہزار افسوس اب گھر ہے بہت دور　　رہا اس کام کے کرنے سے معذور

لہ درود و سلام ۱۲ سلہ یعنی اے بہترین خلق کے ۱۲ سلہ یعنی ثابت ۱۲ سلہ یعنی چھوٹے اور بڑے ۱۲ سلہ سب سے ۱۲ سلہ یعنی نزدیک سکے ۱۲ سلہ یعنی ۱۲ سلہ ساب ۱۲ سلہ یعنی ایک بہار کا جزو من تمام گرد دواقع ہے ۱۲

۲۳
باقی

سلہ یعنی تمام جہان سے ۱۲ سلہ یعنی بہت روشن ۱۲ سلہ یعنی عمارت بنانے کو ۱۲ سلہ چوب و ہیزم دونوں کے معنی لکڑی ۱۲ سلہ یعنی غم ۱۲ سلہ یعنی موجود ۱۲ سلہ یعنی افسوس ۱۲ سلہ یعنی بادشاہ دونوں جہان کے ۱۲ سلہ یعنی دو آنکھوں کے ۱۲ سلہ یعنی قدرہ ۱۲ سلہ یعنی نہایت سخت ۱۲

غرض صدیقؓ کے چہرے پہ اس دم
نظر حضرت نے کر تب اُنکی جانب
کہا یا بوبکر وے لکڑے تمہارے
اگر ہووے تمہاری خواہش اسطور
وے مکّے سے ہو یک ساعت مہاجر
وہاں سے ہو کے اس دم برق رفتار
کہو اب کیا تمہارا مدعا ہے
یہ سُن صدیقؓ نے ہو شادماں تب
اسی ساعت رسول کبریا نے
کہے مکّے کی جانب کر اشارہ
اُسی ساعت خدائے بحر و بر نے
جو لکڑے گھر میں تھے صدیقؓ کے سب
وے لکڑے اُڑ زمیں سے مثل طائر
سو ہو مکّے سے سب یکبار راہی
منازل ایک پل میں طے سبھی کر
غرض مکّے سے ہو لکڑے وہ رہوار
ہوا سے پھر اُتر لکڑے وہ ظاہر
یہ عظمت دیکھ اس ماہِ فلک کی
کھلا حضار کا شادی سے سینہ
ہوا ایماں قوی سب اہل دیں کا
منافق بھی نفاق اپنے کو دے چھوڑ
وے لکڑے حضرتِ صدیقؓ نے تب
دگر گل اس روایت کے چمن سے

تاسّف کا نمایاں سب تھا عالم
کہے صدیقؓ سے ہو کر مخاطب
وہاں ہیں اس گھڑی مکّے میں سارے
تو حاضر اب یہاں کرتا ہوں فی الفور
تمہارے سامنے ہوتے ہیں حاضر
منازل قطع کر آتے ہیں یکبار
پریشانی کی یہ کامل دوا ہے
کہے بہتر ہے بلواؤ یہاں اب
حبیب خالق ارض و سما نے
کہ اے لکڑو سب آؤ آشکارا
مقرر خالق جن و بشر نے
عطا اُن کو کیا قدرت سے پر تب
ہوئے ہیں راہ پیما اور شاطر
مثالِ برق ہو اس دم ہوائی
چلے آئے ہیں سب حکم نبیؐ پر
مدینے میں سبھی آئے ہیں یکبار
ہوئے خدمت میں آنحضرت کی حاضر
چراغ خانۂ ملک و ملک کی
ہوئے دل شاد سب اہل مدینہ
کھلا در اس گھڑی صدق و یقیں کا
رہے اسلام سے یکبار دل جوڑ
لگائے مسجدِ پُر نور کو سب
ہے غالب اس طرح مشک ختن سے

۱ یعنی ظاہر ۱۲ ۲ یعنی ہجرت کرنیوالے ۳ یعنی بجلی کی طرح تیز چلنے والے ۱۲ ۴ یعنی مطلب ۱۲ ۵ یعنی خوش ۱۲ ۶

۱۰

یعنی ظاہر ۱۲ ۷ یعنی راستہ طے کرنیوالے ۱۲ ۸ یعنی سیر کرنیوالے ۱۲ ۹ یعنی سب ۱۲ ۱۰ یعنی راہ چلنے والے ۱۲ ۱۱ یعنی حاضرین مجلس ۱۲ ۱۲ یعنی دروازہ وہ کھلا ہے ۱۲

کہ اک دن وہ گلِ باغِ لطافت ۔ بہارِ گلشنِ جاہ و شرافت
گئے ہیں سیر کو صحرا کے اطراف ۔ تھے ہمراہ آپ کے ادنیٰ و اشراف
سو آیا ہے وہاں اک گرگ ناگاہ ۔ مہیب اُس کی عجب تھی شکل جانکاہ
کھڑا ہو دور نزدیک بار سب سے ۔ رکھا سر اپنا خدمت میں ادب سے
نظر کر اُس کی جانب شاہِ دیں نے ۔ بُلائے اُس کو ختم المرسلیں نے
سو آ نزدیک حضرت کے قدم پر ۔ رکھا ہے گرگ نے یکبارگی سر
ادب سے پھر اُٹھا سر اپنا یکبار ۔ فصاحت سے لگا کرنے کو گفتار
کہ اے محبوبِ حق سالارِ آفاق ۔ شہنشاہِ جہاں سلطانِ اخلاق
میں لے آیا ہوں اب شیروں کا پیغام ۔ دگر جو ہیں درندے دشت میں عام
اجازت ہووے گر حضرت کی یکبار ۔ ادب سے سب کروں خدمت میں اظہار
کہے حضرت نے کہہ تجھ کو رضا ہے ۔ درندوں کی سُنا کیا التجا ہے
زباں پھر کھول اُس نے با فصاحت ۔ کہا اے گوہرِ کانِ ملاحت
ہے سابق سے درندوں کی یہی چال ۔ کہ جو پاتے ہیں اشتر اور بزغال
اسی ساعت وہ ہر ایک کا شکم چیر ۔ تناول میں نہیں کرتے ہیں تقصیر
درندوں کی مقرر وہ خورش ہے ۔ ہر اک کے خوں سے اُن کی پرورش ہے
پیمبر جو ہوئے سابق میں مشہور ۔ ہر اک کے تھا یہی اُمت کا دستور
کہ راس المال سے وہ اپنے ہر سال ۔ کئی اک گاو اشتر اور بزغال
درندوں کا وہ حصہ سب جمع کر ۔ رکھا رکھتے تھے سب صحرا میں یکسر
وہ حصہ دے درندوں کے شر سے ۔ سدا رہتے تھے ایمن خوف و ڈر سے
ولے حضرت کا اب آیا زمانہ ۔ جلالت کا ہے یہ سب کارخانہ
سو اس باعث مجھے کر اپنا قاصد ۔ یہاں بھیجا ہے سب نے با مقاصد
جنابِ پاک میں حضرت کی آ اب ۔ کہا میں نے سبھوں کا عرض مطلب
یہ سُن سلطانِ دیں سالارِ عظام ۔ کریں اُمت سے ظاہر سب کا پیغام

سطوت یعنی بزرگی ۱۲
مہیب یعنی رعب دار
جانکاہ یعنی جان کاہ
خوفناک ۱۲
ختم المرسلین یعنی تمام رسولوں کا ختم کرنے والا ۱۲
یکبارگی یعنی ایک بار
فصاحت یعنی سلیقۂ کلام ۱۲
ملاحت یعنی نمکینی اور خوبصورتی
اشتر یعنی اونٹ ۱۲
بزغال یعنی بکری ۱۲

باقی

تناول یعنی کھانا ۱۲
خورش یعنی خوراک
راس المال یعنی سرمایہ تجارت
درندے یعنی پھاڑ کھانے والے جانور جیسے شیر و بھیڑیا وغیرہ ۱۲
شر یعنی فتنہ ۱۲
ایمن یعنی بے خوف ۱۲
جلالت یعنی بزرگی ۱۲
عظام یعنی سردار بزرگوں کے ۱۲

وے اس صورت سے کر حصّہ مقرر
کہ تا اسکے سوا وے جانور کب
مقرر جس طرح حصّہ کریں دو
یہ سُن پیغام شاہِ محترم نے
کہے اصحاب سے ہو کر مخاطب
کئے ہیں عرض سب اصحاب نے تب
کریں گے آپ صادر حکم جس طور
وے حکم خدا سے بس ہر اک سال
سوا اس کے درندے پاویں قسمت
مناسب اب نہیں ہے انکا رحصّہ
یہ سُن کر گرگ سے حضرت نے یکسر
کہ دعویٰ ہے تمہارا صرف ما رضی
کہا اُس نے مجھے اُمّت سے کیا کام
جواب اُس کو دیے حضرتؐ نے یکبار
درندے سب میری اُمت سے آخر
سُنی جب گرگ نے حضرت سے یہ بات
کہا پھر سب کا اِک پیغام ہے اور
کہے حضرتؐ نے دی تجھ کو رضا اب
کہا گر آپ کی اُمت کا جاندار
درندے گر اُسے کھاویں شکم چیر
تو اُمّت سے کہو حق میں ہمارے
نہ اُن کی بد دعا کی کس میں ہو تاب
دُعائے بد سے اُن کی سب درندے

درندوں کو کریں دل شاد یکسر
نہ کھاویں اور پہنچاویں ضرر کب
قبول اب اسکو ہم کرتے ہیں خوش ہو
تکمل حامی خیر الامم نے
کہو کیا ہے جواب اُن کا مناسب
کہ اے غمخوار اُمّت دلبر رب
قبول اُس کو سبھی کر لیگے فی الفور
زکوٰۃ مال ہم دیتے ہیں در حال
تو ضائع ہو وے بیشک اس سے اُمّت
ہے نا منظور اس دم سب کا قصّہ
کہے پیغام کہہ سب کو مقرر
نہ اُمّت اب میری ہے اسپہ راضی
محض حضرت پہ ہے آیا ہوں پیغام
کہ اُمّت ہے میری اس شے سے مختار
نہ حصّہ پاویں اس صورت سے ظاہر
رہا ہے سر نگوں ہو کر ادب سات
اجازت ہو وے تو کہتا ہوں فی الفور
درندوں کا بیان کر مدعا سب
ملے گر جانور صحرا میں یکبار
اگر صادر یہ اُن سے ہو وے تقصیر
نہ کوئی بد دعا فرماوے بارے
جگر شیروں کا اس دہشت سے ہو آب
نہ رہویں کوئی پھر دنیا میں زندے

۱ یعنی خوش ۲ یعنی نقصان ۳ یعنی بزرگوار ۴ یعنی مددگار بہترین اُمت کے ۵ یعنی متوجہ ۶ یعنی ظاہر ۷ یعنی اسی وقت

۱۱

۸ یعنی گذرا ہوا ۱۲
۹ یعنی خالص ۱۲
۱۰ یعنی بھیڑیا ۱۲
۱۱ یعنی شرمندہ ۱۲
۱۲ یعنی مطلب ۱۲
۱۳ یعنی جنگل ۱۲
۱۴ یعنی خطا ۱۲

کہے حضرت نے جو تم کو ملے شے
اُسے تم کھاؤ اب میری رضا ہے
یہ حصّہ تم کو بخشا میں نے بس خوب
سُنا ہے گرگ نے جب اس وضع سے
کہ حق نے آپ کے در سے مقرر
رضا سے پھر گیا صحرا میں اُس دم
غرض حضرت کے اس فیض و عطا سے
نہ کوئی محروم بیشک کب ہوا ہے
الٰہی یہ علیؔ بیکس یقیں ہے
اُسے حضرت کے اس خوانِ نعم سے
نہ کر مایوس تو اب یا اِلٰہی
زیارت سے نہ کر دنیا میں مہجور
شفاعت پہ سخن کو کر کے موقوف
پڑھوں ہر دم بروحِ شاہِ لولاک

وہ صدقہ اُن کی جان و مال کا ہے
وہ کھانا باعثِ دفعِ بلا ہے
کرو حصّے میں اپنے اس کو محسوب
کہا شکر خدا کر دل جمع سے
نہ محروم اب کیا ہے ہم کو یکسر
مکاں پر آئے حضرت ہو کے خرم
مبارک اس جناب باصفا سے
ہر اک نے مدعا حاصل کیا ہے
سگِ درگاہ ختم المرسلیں ہے
معلّے اس درِ فیض و کرم سے
نہ دے محرومیت سے روسیاہی
شفاعت سے نہ کر عقبیٰ میں تو دور
درود بے بہا صلوات موصوف
چراغ بزم ہستی نور افلاک

پڑھو اے حاضرو صلوات ہر بار
بروحِ سرورِ دیں شاہِ ابرار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

مجلس دسویں

قلم نے کھول در باغِ ثنا کا
کئی ہے دستہ گُل اس سے نادر
کیا مست اس سے بیشک سب جہاں کو

تماشا دیکھ مدحِ مصطفےٰ کا
اُسے لا مجلسِ دہم میں ظاہر
کیا محمود سب روحِ رواں کو

عجب بو اُن گلوں کی ہے پُر اوصاف
ملائک مست ہو اُس کی مہک سے
تماشا دیکھ اُس کا غش کریں سب
عجب ہے اُن گلوں کی دلفریبی
وہ گل ہیں معجزے سلطانِ دیں کے
دمِ عیسیٰ سے دم جن کا ہے برتر
بنایا حق نے جن کو اپنا محبوب
اگرچہ حسن ہے یوسف کا مشہور
ولے اس حسن کا عالم عجب ہے
بنا جس حسن سے سب عالمِ نور
بھی حضرت کے عجب اس پاک دم سے
ملی سب عالم و آدم کو ہستی
دمِ عیسیٰؑ میں یہ خوبی کہاں ہے
یقیں حضرت کے پَر تو سے سیہ رو
یہاں ایک معجزہ یہ برمحل ہے
کہ اک دن تھے سفر میں شاہِ اکوان
تھے ہمراہ آپ کے اصحاب سارے
ہوا ہے اتفاقاً آب نایاب
ہوئے ہیں خشک لب یارونکے اسدم
تب اُس دریائے عظمت اور کرم نے
کہے ہیں مرتضےٰؓ کو جا کے فی الفور
علیؓ مرتضےٰؓ تب ہو کے اسوار
غرض پانی کی گم تھی سب نشانی

معطر ہووے جس سے قاف تا قاف
اُتر آویں سبھی اوجِ فلک سے
اسی مجلس میں آ دل خوش کریں سب
کریں بیشک ملائک عندلیبی
کرشمے ہیں امام المرسلیں کے
رُخِ یوسفؑ سے ہے چہرہ منوّر
کیا ہر وصف سے وصف انکا بس خوب
دمِ عیسیٰؑ کا ہے عالم میں مذکور
دمِ عیسیٰ سے برتر دم عجب ہے
ہوئے پیدا ملک غلماں اور حور
سبھی ہستی میں آئے ہیں عدم سے
ہوا ذی رُوح سب آفاق و بستی
بھی یہ یوسف میں محبوبی کہاں ہے
ہوا ہے یوسفِ ثانی و مہ رُو
دلیل اس بات پر بس بے بدل ہے
حبیبِ حق دُرِ دریائے عرفاں
سپہرِ جاہ و عظمت کے ستارے
تھے لشکر سے تمامی خشک و بے آب
نہایت تشنگی سے سب تھے بیدم
سحابِ جود و انوارِ قدم نے
کرو پانی طلب وادی میں کر غور
لگے تجویز کرنے آب یکبار
نہ اک قطرہ بہم پہنچا ہے پانی

تمام ہوا اس بہار کا ... دس کے گرد اگرد دوانح ... یعنی تمام جہان ۱۲ ... یعنی خوشبو ۱۲ ... بلبل ہزار داستان ... کا عاشق ہوا اور ... ایک ہزار نام سے یاد ... بلبل سے حضرت کی توصیف ... بیان کریں ۱۲ ... یعنی فرشتے ... وہ نوجوان

۱

... جو جنتیوں کے ... خدمتگار ... یعنی بہشتی ۱۲ ... جاندار ۱۲ ... یعنی عالم ... زمین ... یعنی بادشاہ ... واللہ ۱۲ ... دونوں جہان کے ... یعنی پیاس ۱۲ ...

مگر آیا نظر اک اُن کے اُشتر — دو جانب اُس کے دو مشکیں تھے تر
غلام اُس پہ تھا اک راکب سیہ رو — بدن میں اُس کی تھی مُردار کی بُو
نظر کر اُس کی صورت اور شمائل — کرے عفریت اپنی عقل زائل
سو جا کر پاس اُس کے مرتضےٰ نے — کئے پانی طلب شیر خدا نے
کہے ہیں اس سے با رفق و مدارا — کہ دے ایک گھونٹ پانی آشکارا
نہ مانا بات اس نے اُن کی آخر — چلا ہے منہ پھرا کر اپنا ظاہر
اُسی دم تھام اُشتر کو علیؑ نے — پکڑ لائے ہیں شیر مصطفیٰ نے
تب اُس سرچشمۂ جود و عطا نے — سحاب مکرمت بحر سخا نے
دیئے ہیں حاضروں کو حکم یکسر — کہ ان مشکوں کے کھولو اس گھڑی بھر
صحابوں نے دیئے ہیں مشک تب کھول — ہوا پانی رواں تب اس سے بے بول
ہوا ہے اس قدر پانی وہ جاری — گویا ریزاں ہوا ابر بہاری
ہوئے اصحاب سارے سیر و سیراب — پیا اونٹوں نے اور گھوڑوں نے بھر آب
ہزاروں مشک بھی بھر بھر لئے ہیں — دو مشکیں بند اس کے تب کئے ہیں
وے مشکیں اُس کی تھیں اس دم لبالب — مرتب تھیں گویا پانی سے وے سب
تب اس عظمت کے تئیں کر کر نظارہ — غلام زشت رو نے آشکارا
اُسی ساعت نبیؐ کے پاس آ کر — رکھا ہے سر ادب سے تب قدم پر
اُٹھا سر اُس کا مقبول خدا نے — رسول حق حبیب کبریا نے
کرم سے اپنے پھر دستِ گرامی — پھرائے اُس کے چہرے پر تمامی
اسی ساعت سیاہی سب ہوئی دور — ہوا چہرہ نہایت اُس کا پُر نور
ہوئی ہے محو اُس دم سب درشتی — گئی کافور ہو یکبار زشتی
بدن میں آ گئی اُس کے طراوت — دکھائی حُسن نے اپنی حلاوت
نظر آنے لگے رخسار جوں گُل — سیہ زلف معنبر رشک سنبل
جمال اُس کا یقیں ناز و ادا سے — تجلی ہو گیا نور خدا سے

یعنی پانی کی مشک ۱۲
یعنی سوار ۱۲ [illegible]
یعنی خصلتیں ۱۲ [illegible]
یعنی بھوت
[illegible]

۱۲ باقی

یعنی بخشش ۱۲
یعنی [illegible] ۱۲
یعنی جاری ۱۲
[illegible] ۱۲
یعنی تر و تازہ ۱۲
[illegible] ۱۲

کہ جس کو دیکھ یوسف غش میں آوے / زلیخا حسن یوسف بھول جاوے
عجب تھی ہاتھ میں حضرت کے تاثیر / فرشتہ بن گیا اک دیو تصویر
صحابوں سے دلا پھر توشۂ راہ / کئے رخصت اُسے با عزت و جاہ
دو مشکیں لے شتر پر ہو کے اسوار / گیا اپنے قبیلے میں وہ یکبار
سبھوں نے دیکھ اُس کا حسن گلفام / لگے حیرت سے کہنے خاص اور عام
کہ آیا یوسف ثانی کہاں سے / مگر اُترا فرشتہ آسماں سے
یہ مشکیں ہیں ہماری اور اُشتر / ولے راکب کوئی ہے غیرت خور
کہا اُس نے میں ہوں خادم تمہارا / غلام زشت رو دایم تمہارا
یہ سن اقوال جاں پرور کسو نے / کیا نہیں اُس گھڑی باور کسو نے
پھر اُس نے سب بیاں کر اپنا احوال / کیا ظاہر حبیب حق کے اجلال
سبھوں نے ماجرا نادر یہ کر گوش / رہے ہیں ایک دم حیرت سے خاموش
اُٹھا پھر آنکھ سے غفلت کے پردے / کر اپنی چشم دل کے باز دیدے
دیئے ہیں دل سے پھر سب نے گواہی / کہ ہے ذات نبی نور الٰہی
لگے کہنے کو اُس دم خاص اور عام / یہ عظمت ہے عجب اور ہے عجب کام
عجب دست نبی میں ہے یہ تاثیر / عجب اُن کی نظر ہے رشک اکسیر
کہ تھا یہ عبد بد ہر بد گہر سے / فرشتہ ہو گیا ہے اک نظر سے
عجب عظمت ہے اُن کی پر تصرف / کئے ہیں دیو کو ثانی یوسف
نہ یہ طاقت نہ یہ ہے تاب کس میں / نہ یہ عظمت نہ یہ ہے آب کس میں
کہ جن کی اک نظر سے با حلاوت / یہ پاوے صورت اصلی تفاوت
سفر سب سے عالی جاہ وے ہیں / یقیں بیشک رسول اللہ وے ہیں
عجب دریائے عظمت ہیں گہر خیز / عجب ابر کرامت ہیں شکر ریز
یہ کہہ اس دم جناب مصطفےٰ میں / سبھی آئے ہیں دربار علا میں
سبھوں نے صدق سے ایمان لائے / یقیں دونوں جہاں میں فیض پائے

سلہ یعنے پھول کے رنگ کا سلہ یعنے اونٹ ۱۲ سلہ یعنے سوار ۱۲ سلہ یعنے آفتاب کو شرمندہ کرنے والا ۱۲ سلہ یعنے بدصورت ۱۲ سلہ باس جان کی پالنے والا سلہ یعنے یقین ۱۲ سلہ یعنے قصہ عجیب ۱۲ سلہ یعنے کیا وہ

۲

سلہ یعنے غلام ۱۲ سلہ یعنے قطرہ سر ۱۲ سلہ یعنے بدلی ۱۲ سلہ یعنے فرق ۱۲ سلہ یعنے بلند مرتبہ ۱۲ سلہ یعنے موتی اٹھانے والے ۱۲ سلہ یعنے شکر برسانے ۱۲ سلہ یعنے بلند ۱۲

دگر اعجاز کے خرمن سے یکبار — نکالا ایک دانہ بس طرحدار
کہ اک دن بوہریرہؓ پاک توشہ — نوادر ایک بے خرمے کا خوشہ
جنابِ مصطفےٰ میں آ ادب سے — کئے ظاہر شہ عالی نسب سے
کہ اے سالارِ دیں سلطانِ معراج — پڑا ہوں مسکنت میں ہو کے محتاج
میرے ہمراہ یہ خرمے کا خوشہ — یہی ہے مسکنت کا میرے توشہ
سو لایا ہوں جنابِ پاک میں اب — یہی فدوی کے بس ہے دل کا مطلب
کہ حضرت کی دعا سے اس میں ہر بار — برکت کا نشاں ہووے نمودار
میرے دایم عیال اس شے کو کھاویں — اسی خوشے سے اپنا قوت پاویں
اسی دم اس امامِ محترم نے — ڈبے دریائے عظمت اور کرم نے
یہ سن کر بوہریرہؓ کی زبانی — کئے ہیں اس طرح گوہر فشانی
کہ ہے یا بوہریرہؓ گر یہ مطلوب — تو اک تدبیر بتلاتا ہوں یہ خوب
کہ اس خوشے سے خرمے کو جدا کر — رکھو اک مرتباں میں اسکو جا کر
پھر اس سے جس قدر ہووے کفایت — نکالو خرمہ تو بے نہایت
کھلاؤ جس قدر منظور ہووے — شکم سب کا سدا معمور ہووے
نہ ہووے مرتباں خالی وہ یکدم — اگر ہر روز کھاوے لاکھ عالم
یہ سن احوال حضرت سے نوادر — نہایت اس گھڑی ہو شادِ خاطر
وہ خرمے گئے ہیں گھر میں فی الفور — رکھے ہیں مرتباں اک لا اسی طور
ہوا وہ مرتباں تب معدنِ غیب — سراپا مخزنِ افضال لاریب
ہر اک دن بوہریرہ پاک پیشہ — نکال اس ظرف سے خرما ہمیشہ
کھلاتے تھے زن و فرزند کو سب — نہ گھر میں اُن کے کوئی بھوکا رہا کب
بھی اُن کے دوست اور مہمان یکسر — سدا کھاتے تھے خرما وہ مقرر
بھی ہمسائے میں تھے جو اُن کے ساکن — کھلاتے تھے سبھوں کو رات اور دن
بھی بعد از رحلتِ ختم رسالت — تھی جاری مرتباں کی بس یہ حالت

نوادر یعنی کمیابی ۱۲
خوشہ یعنی گچھا ۱۲
مسکنت یعنی [illegible] ۱۲
محتاج یعنی طالب ۱۲
نمودار یعنی ظاہر ۱۲
عیال یعنی بال بچے ۱۲
قوت یعنی روزی ۱۲
گوہر فشانی یعنی ۱۲

معمور یعنی آباد ۱۲
مخزن یعنی خزانہ بخششوں کا ۱۲
لاریب یعنی بیشک ۱۲
ظرف یعنی برتن ۱۲
مقرر یعنی ۱۲
رحلت یعنی وفات ۱۲

خلافت میں بھی صدیقؓ و عمرؓ کے ۔۔۔ تھے شاداں اس سے سب لوگ انکے گھر کے
شہادت کا پیا عثمانؓ نے جب جام ۔۔۔ ہوا ہے اُس گھڑی بس بلوۂ[1] عام
تب اوباشوں[2] نے سب لوٹ انکا گھر بار ۔۔۔ گئے ہیں مرتباں لے کر وہ یکبار
تو اور مرتباں بس وہ عجائب ۔۔۔ ہوا اُس لوٹ میں یکبار غائب
دگر اک شمع[3] بزمِ طرب سے ۔۔۔ رکھا محفل میں لا اس دم ادب سے
کہ تھی اک پارسا عالم میں مشہور ۔۔۔ دل و جاں اسکا تھا ایماں سے پُر نور
نہایت حسن و خوبی میں جمیلہ[4] ۔۔۔ نکوکاری میں مشہورِ قبیلہ
جنابِ مصطفےٰ میں خاص تھی وہ ۔۔۔ سراپا مایۂ[5] اخلاص تھی وہ
ہمیشہ آپ کی خدمت میں نادر ۔۔۔ تحائف[6] لاکے وہ کرتی تھی حاضر
اسی عادت موافق اپنے یکبار ۔۔۔ کیا اک مرتباں[7] گھی بھر کے تیار
اُٹھا لونڈی کے سر پر رکھ طرب[8] سے ۔۔۔ دئی ہے بھیج خدمت میں ادب سے
قبول اس کو کرم سے کر نبیؐ نے ۔۔۔ حبیبِ حق رسولِ ہاشمی نے
کئے ہیں اُم سلمہؓ کو اشارا ۔۔۔ کہ لا اس مرتباں سے گھی یہ سارا
یہ خالی مرتباں لونڈی کے دے ہاتھ ۔۔۔ کرو اس کو روانہ بس خوشی ساتھ
یہ سُنکر اُمّ سلمہؓ حکمِ عالی ۔۔۔ کر اس دم مرتباں وہ گھی سے خالی
دیا لونڈی کو پھر اُس نے لیجاکر ۔۔۔ رکھی وہ گھر کے لا کونے میں یکسر
کئی دن بعد اس بی بی کو انجام[9] ۔۔۔ پڑا ہے مرتباں کا اس گھڑی کام
اُٹھا لائی ہے تب کونے سے ایکبار ۔۔۔ نظر آیا ہے وہ بیشک گرانبار[10]
تعجب سے دیئے ہیں مرتباں کھول ۔۔۔ تو دیکھے گھی بھرا ہے اس میں بیول
ہوا اُس پارسا کو پھر گمان[11] یہ ۔۔۔ کہ بس گھی سے بھرا ہے مرتباں یہ
قبول اُس کو کئے نیں شاہِ دیں نے ۔۔۔ حبیبِ حق امام العالمیں نے
سو ہو غمناک آ خدمت میں یکبار ۔۔۔ لگی ہے معذرت[12] کرنے کو بسیار[13]
کہے حضرت نے مت غمناک ہو اب ۔۔۔ اسی ساعت وہ گھی میں نے لیا سب

[1] یعنی فساد ۱۲
[2] یعنی بدمعاشوں نے ۱۲
[3] یعنی خوشی کی مجلس
[4] یعنی خوبصورت
[5] یعنی ابوبکر کی دوستی کی
[6] یعنی تحفے ۱۲
[7] یعنی ذرا سا ۱۲
[8] یعنی خوشی ۱۲
[9] یعنی آخر ۱۲
[10] یعنی بھاری ۱۲
[11] یعنی بیشک ۱۲
[12] یعنی عذر ۱۲
[13] یعنی بہت ۱۲

نہو اس بات سے آزردہ خاطر
خوشی سے اپنے گھر میں جا تو فی الفور
رہے مادام گھی سے مرتباں وہ
نہ گھی ہووے کبھی پھر اُس سے خالی
محض یہ حق تعالیٰ کی عطا ہے
یہ سُن کر گھر میں وہ آئی خوشی سے
لگی ہے خرچ کرنے گھی وہ مادام
ہوا ہے مرتباں دریائے روغن
سدا لبریز بس گھی سے تھا وہ
محض یہ آپ کا سب افضال سب تھا
برکت تھی عجب ہدیئے کی پُرنور
کئی مدت تک اس نے گھی وہ کھایا
غرض جب تک تھا ثابت مرتباں وہ
یقیں وہ مرتباں ٹوٹا ہے جس روز
روایت کا بچھا پھر خوانِ نعمت
کہ اک دن آپ کے چہرے پہ آثار
کہ طلحہؓ تھے وہاں خدمت میں یکسر
کئے ہیں بھوک کی معلوم حالت
وہاں سے جلد تر آئے ہیں گھر میں
سو یک روٹی پکا گندم کی اس دم
کئے تاکید تب اپنے پسر کو
خبر اس ماحضر کی بس سُنا اب
یہ سن لڑکا گیا مسجد میں اس دم

برکت ہے یہ اُس ہدیئے کی ظاہر
سدا گھی خرچ کر تو اس سے بے غور
یقیں لبریز ہر دم بے گماں وہ
نہ لا تو دل میں اپنے کچھ ملالی
یہ ہدیئے کی برکت بے بہا ہے
ہوا معمور سب گھر اسکا گھی سے
لبالب مرتباں تھا گھی سے انجام
مصفا گھی عجب تھا اس میں روشن
ہوا نہیں مرتباں پھر کب تہی وہ
مبارک معجزہ یہ بس عجب تھا
تھا دایم مرتباں وہ گھی سے معمور
ہزاروں من سدا سب کو کھلایا
تھا ایک دریائے روغن بیگماں وہ
کرشمہ یہ ہوا موقوف اُس روز
کھلاتا ہوں عجب الوانِ نعمت
نہایت بھوکے تھے بس نمودار
سو پژمردہ نظر کر غنچۂ تر
سو ہو یکبارگی غرقِ ملالت
نہیں تھی دسترس کچھ انکو زر میں
لے روغن پھر ملائے اس کو باہم
کہ جا اب بادشاہِ بحر و بر کو
بلا اس کلبۂ احزاں میں لا اب
وہاں تھے رونق افزا ماہِ عالم

۴ یعنے ہمیشہ ۱۲ ۵ یعنے بھرپور ۱۲ ۶ یعنے خالص ۱۲ ۷ یعنے رنج ۱۲ ۸ یعنے آباد ۱۲ ۹ یعنے بے شبہ ۱۲ ۱۰ یعنے صاف ۱۲

۱۰ باقی

۹ یعنے بھرا ہوا ۱۲ ۱۰ یعنے خالی ۱۲ ۱۱ یعنے فضل وکرم ۱۲ ۱۲ یعنے رنگارنگ ۱۲ ۱۳ یعنے ظاہر ۱۲ ۱۴ یعنے مرجھایا ہوا ۱۲ ۱۵ یعنے آزردگی ۱۲ ۱۶ یعنے قدرت ۱۲ ۱۷ یعنے گیہوں ۱۲ ۱۸ یعنے جو کچھ حاضر ہے ۱۲ ۱۹ یعنے غمگین مکان ۱۲

سو کر آداب سے تب عرض احوال
وہاں حاضر تھے سب شاہ کے اصحاب
اسی ساعت امام دو عالم
لے سب اصحاب کو آئے ہیں گھر میں
کہے حاضر جو ہووے اب شتابی
سو طلحہ رضؓ نے کئے روٹی وہ حاضر
جو ہیں اب بھوک سے بیتاب یہ سب
سو اسدم اس امام انس و جاں نے
رکھ اس روٹی پہ ہاتھ اور پاک دم سے
یہ طلحہ رضؓ سے کہے پھر شاہ دیں نے
کہ یہ تیرا مکانِ مختصر ہے
بلا دس دس کو اور روٹی کھلا بس
غرض اسی وہاں تھے مرد حاضر
بھی کھا سلطان دیں نکلے وہاں سے
سو طلحہ رضؓ نے وہیں دیکھے ہیں اسدم
کھلا پھر لوگ اپنے گھر کے سارے
ہوا نہیں ایک لقمہ اس سے غائب
روایت کے دگر خوانِ کرم سے
کہ اک دن حضرت خیر النساء نے
نظر کر بھوکھ کی سختی نہایت
کہ اے بابا ہے اسدم گھر میں تنگی
دو نوں لخت جگر بھوکے ہیں اسدم
یہ سن حضرت نے اس ساعت اٹھا ہاتھ

بلا یا ہے مکاں پر اپنے فی الحال
سبھی تھے بھوک کی حالت سے بیتاب
رسول حق شفیعِ[1] جن و آدم
وہ طلحہ رضؓ کے مکانِ مختصر میں
اُسے لامت کر اس دم اضطرابی[2]
کہے حضرت نے رکھ توجمع خاطر
سبھی کھا سیر ہوتے ہیں یقیں اب
معلّےٰ قلزم[3] گو ہر فشاں نے
دیئے ہیں پھونک الطاف و کرم سے
چراغ خانۂ علم و یقیں نے
نہ گنجایش کا موقع سربسر ہے
اسی صورت سے کھاویں ملکے دس دس[5]
سبھوں نے پیٹ بھر کھائے ہیں وافر[4]
مکاں پر آئے اپنے اس مکاں سے
وہی تھا وزن روٹی کا نہ کچھ کم
کھلائے بعد ہمسایوں[6] کو بارے
برکت کی یہ صورت تھی عجائب
کروں سیراب ساقیؑ کو نعم سے
مکرّم بانوئے دار البقا[7] نے
کئے حضرت سے تب آکر شکایت
کرو مت فیض بخشی میں ڈرنگی[8]
کرو نعمت سے اپنے شاہ[9] خرم[10]
سو کر اس بات میں درخواست[11] حق سات

[1] یعنی شفاعت کرنے والے ۱۲
[2] یعنی بیقراری ۱۲
[3] یعنی دریا ۱۲
[4] یعنی بہت ۱۲
[5] یعنی دو بیسوں کو ۱۲
[6] یعنی پینے سے دلانے کو ۱۲
[7] یعنی ہمیشگی کا گھر جنت ۱۲
[8] یعنی دیری ۱۲
[9] یعنی حضرت امام حسن علیہ السلام و حضرت امام حسین علیہ السلام ۱۲
[10] یعنی خوش ۱۲
[11] یعنی دعا ۱۲

کہے پھر اُن سے آزردہ رہو مت
اُسے لے نام حق اور مصطفیٰ اب
اُسی ساعت پدر سے لے کے رخصت
نظر اُن کے پڑا اخوانِ جواہر
عجب کھانا تھا اس میں سب مزیدار
غرض خاتون جنت صاحب جاہ
رکھا اپنے سامنے خوانِ جواہر
عجب معمور تھا وہ خوان ہر دم
مزہ اور تازگی اُس میں وہی تھی
نہایت خُرد سال اُس دم تھے حسنینؑ
نہ واقف تھے وہ اسرارِ نہاں سے
حسنؑ بس کھیلتے باہر سے ایک روز
سو کھول یکبارگی خوانِ جواہر
اُسے کھاتے ہوئے گھر سے نکل کر
یہودی کی وہاں حاضر تھی عورت
لگی کہنے کو اے سبطِ پیمبرؐ
تمھارے ہاتھ یہ ٹکڑا عجب ہے
مجھے بھی بھوک ہے اس دم نہایت
سُنے معصوم نے جب اس سے یہ بات
اُسی دم ہاتھ سے وہ گوشت پارا
گیا وہ خوان بھی اس دم فلک پر
ہوئی تھیں بعد اسکے پھر دگر بار
روایت کے دگر حقے کو بس کھول

تمھارے گھر میں بھیجا حق نے نعمت
تناول کر کرو شکر خدا اب
سو آئیں گھر میں خاتونِ قیامت
تھی نعمت اُس میں سب جنت کی ظاہر
تجمل تھا بوسے اس کی مشک تاتار
لے حسنینؑ اور علیؑ کو اپنے ہمراہ
سدا کھاتی تھیں ہو کر شاد خاطر
نہ کھانے سے ذرہ ہوتا تھا کچھ کم
جو خوشبو اُس کی ثابت نت وہی تھی
نبیؐ کے راحتِ جاں نور عینین
رموزِ کردگارِ دو جہاں سے
ہوئے ہیں گھر میں آ کر جلوہ افروز
نکال ایک گوشت پارہ اس سے نادر
چلے آئے ہیں باہر تب مقرر
نظر کر اُس نے وہ حلوانِ نعمت
دلِ خاتون زہراؑ جانِ حیدرؑ
معطر اس کی بو سے روح سب ہے
کرو یہ گوشت اب مجھ کو عنایت
لگے دینے اُسے تب طول کر ہاتھ
فرشتہ لے گیا اک بار سارا
ملائک لے گئے اوجِ فلک پر
نبیؐ سے فاطمہؑ آ کر طلب گار
یہ یاقوتی عجب لایا ہوں بے مول

لہ یعنی سردار ۱۲
ٹہ یعنی کم عمر ۱۲
سہ یعنی دو ۱۲
یعنی مروارید ۱۲
پوشیدہ بھیدوں سے ۱۲
ھہ جمع رمز کی یعنی بھید ۱۲
لہ یعنی نواسے ۱۲

۹
باقی

ٹہ یعنی جہان ۱۲
شہ یعنی دراز ۱۲
عہ یعنی فرشتے ۱۲
لہ یعنی آسمان ۱۲

کہ تھی جابرؓ کے گھر میں بس غنم ایک | تھا فربہ گوشت اُس کا اور بہت نیک
اُسے کر کر ذبح جابر نے اِک بار | مسالہ دے کئے دم پخت تیار
پھر اُس کو خوان میں رکھ کر طرب سے | جنابِ مصطفےٰ میں لا ادب سے
کہے ہیں عاجزی سے یا رسولؐ اب | کرو فدوی کا یہ ہدیہ قبول اب
اُسی دم اُس امام نامور نے | حبیبِ حق شہِ عالی گہر نے
قبولیت کی دے اُن کو بشارت | کئے ہیں عام دعوت کی اشارت
اُسی دم آکے انصار و مہاجر | ہوئے ہیں آپ کی خدمت میں حاضر
کہے حضرت نے کھا اس گوشت کو اب | نہ توڑو ہڈیاں ثابت رکھو سب
اسی صورت سے کھا سب گوشت یکبار | ہوئے ہیں سیر اُس کھانے سے حضّار
جمع پھر ہڈیاں کر مصطفےٰ نے | سحابِ جود دریائے عطا نے
تمامی ہڈیوں پر با عنایت | رکھے ہیں اُس گھڑی دستِ ہدایت
برکت سے یقیں اُس ہاتھ کی تب | ہوئی ہیں ہڈیاں وے منتظم سب
اُسی دم آگیا ہے گوشت اُس پر | جما ہے غیب سے پھر پوست اُس پر
بدن میں آگئی ہے اُس کے تب جان | اُٹھی ہے خاک سے بکری ہلا کان
نظر کر حاضروں نے یہ تماشا | لگے پڑھنے درودیں بے تحاشا
وہاں حاضر جو تھے اُس دم منافق | عقیدہ تھا جنھوں کا ناموافق
یہ عظمت دیکھ محبوبِ خدا کی | رسولِ حق حبیبِ کبریا کی
محبت رکھ رسولِ خاص سے تب | مسلماں وے ہوئے اخلاص سے تب
روایت کے دگر چشمہ کو کر باز | نکالوں آبِ حیواں روح پرواز
کہ آیا ایک دن ایک مرد کافر | جنابِ پاک میں حضرت کی ظاہر
کہا اُس نے رسولِ محترم سے | بہارِ گلشنِ جاہ و کرم سے
کہ تھی گھر میں میرے خورشید پیکر | نہایت خوبصورت ایک دختر
گئی طفلی میں وہ دنیا سے یکبار | کیا ہے غم نے اس کے دل کو بیمار

۱ یعنی بکری ۱۲ ۲ یعنی خوشی ۱۲ ۳ یعنی خوشخبری ۱۲ ۴ یعنی مدینہ منورہ کے رہنے والے مددگار صحابہ ۵ یعنی ہجرت کر کے آنے والے صحابہ ۱۲ ۶ یعنی حاضر ۷ یعنی بادل بخشش کے ۱۲ ۸ یعنی درست و برابر ہوئے ۱۲

۹ یعنی جسم ۱۲ ۱۰ یعنی نفاق رکھنے والے ۱۲ ۱۱ یعنی بزرگی ۱۲ ۱۲ یعنی دوسری ۱۲ ۱۳ یعنی آبِ حیات ۱۲ ۱۴ یعنی جان بخشنے والا ۱۲ ۱۵ یعنی بزرگ ۱۲ ۱۶ یعنی آفتاب کی مانند ۱۲

جناب پاک میں آیا ہوں اس دم
اگر حضرت کے وہ آوے کرم سے
تو بس ایمان اس دم لامقرر
یہ سُن کر اس دُرِ بحرِ شرف نے
کہے اس سے میرے تو ساتھ آ اب
بجانب اُس نے اُس شاہِ زمن کو
پکارا آپ نے لڑکی کا لے نام
کہا لَبَّیْکَ یَا شَمْسَ التِّہَامَہْ
کہے حضرت نے پھر اے ماہ پارہ
اشارے سے اسی لحظے میں ظاہر
جواب اُس نے دیا اے پیشوا اب
ملے گر مجھ کو اس دم زندگانی
نہیں ہے موت سے آخر رہائی
نہ ڈالو موت کی شدت میں مجھ کو
کہے ہیں اُس سے پھر ماہِ ہدیٰ نے
نہ نکلے گور سے باہر اگر تو
تیرے ماں باپ کب پاویں ہدایت
سبب اُن کے یہی ایماں کا بس ہے
کہا لڑکی نے پھر سلطانِ دیں سے
کہ اے دریائے رحمت ابر احساں
نہ مطلب مجھ کو ہے اب نکلے دیں سے
نہ اُن کے کفر سے مجھکو خلل ہے
مجھے کیا فائدہ اُن کی خوشی سے

عقیدہ صدق سے رکھ دل میں محکم
جہاں میں اُس گھڑی دارِ عدم سے
فدا حضرت کی بیعت پر کروں سر
چراغِ بزمگاہ مَن عَرَفَ نے
نشانِ قبر کی اس کے دکھا اب
دکھایا قبر نورِ ذوالمنن کو
اُسی دم گور سے اُس نے باکرام
شَفِیْعَ النَّاسِ فِیْ یَوْمِ الْقِیَامَہْ
اگر دُنیا کی خواہش ہے دوبارہ
نکالوں گور سے اب تجھ کو باہر
نکالو مت مجھے بہرِ خدا اب
وے دنیائے دوں آخر ہے فانی
غلط ہے سب جہاں کی آشنائی
دوبارہ اس گھڑی زحمت میں مجھ کو
محمد مصطفےٰ مشکل کشا نے
نہ دنیا میں کرے بیشک سفر تو
تیرا جینا مقرر ہے کفایت
یہی اقرار اُن کا ہمنفس ہے
رسولِ حق شفیعُ المذنبیں سے
معلّےٰ آفتابِ برجِ ایماں
نہ حاجت اُن کے ایمان و یقیں سے
ہر اک کے ساتھ ہر اک کا عمل ہے
چھڑانا یا نبی اس غم کشی سے

لا مضبوط ۱۲
لا وے سنتے کرے
لا وے یعنی مجلس ۱۲ لام
لام یعنی صاحب اشاہی ۱۲ لام
یعنی صاحب ہوں آپ کی
یعنی چاند سا یعنی اے اب
خوب سے ہیں ۱۲
محمد مصطفےٰ ۱۲ لام یعنی شفاعت
لوگوں کی بچانے والے

باقی

عبادت کے ۱۲ لام یعنی
ٹھکانا ۱۲ لام یعنی قبر ۱۲
لام یعنی فنا ہونے والی ۱۲
لام یعنی چھٹکارا ۱۲ لام
یعنی محبت ۱۲ لام
یعنی تکلیف ۱۲ لام یعنی
ہمدم ۱۲ لام یعنی شفاعت
کرنے والے گنہگاروں کی ۱۲
لام یعنی بلند ۱۲

یہ سن ماں باپ نے لڑکی کی آواز — بھی سُن اُس گوہر کے بھیتر کا یہ راز
غبار کفر سے دھو دل کو تمام — مسلمانی سے پائے خیر انجام
دگر ہے اک روایت روح پرور — لطافت میں ہر حیواں سے فزوں تر
کہ اعرابی تھا اک صحرا میں ساکن — نہایت نیک سیرت پاک باطن
سنا ہے اُسنے جب حضرت کے اوصاف — وہیں تکے میں آیا با دل صاف
جناب پاک میں آکر ادب سے — کہا اس سرور عالی نسب سے
کہ آیا ہوں مسلمانی کا رکھ دھیان — مبارک ذات پر لاتا ہوں ایمان
وے اک معجزہ دکھلاکے اس دم — کرو مجھ کو نہایت شاد و خرم
کہے حضرت کہ ہے کس بات کی چاہ — دکھاؤں معجزہ اب حسب دلخواہ
کہا اُس نے کہ اک لڑکی میری خوب — نہایت تھی جمیلہ اور محبوب
طفولیت کا تھا ایام اُس پر — تجلّی تھا اُس کے آگے مہر انور
قضا را اسکو دریا کے کنارے — گیا اک روز لے کر گھر سے بارے
بیکایک ہاتھ سے میرے وہ بیغور — گری ہے ایک دم دریا میں فی الفور
ہوئی غائب اسی دریا میں وہ تب — ہوئی ہیں بیس برسیں بیتیاں اب
توجہ سے اگر حضرت کے ظاہر — سلامت آوے اس دریا سے باہر
تو اب لاتا ہوں میں ایمان ہو خوش — یقیں سب کفر دھو با جان ہو خوش
یہ سُن اس گوہر بحر حیا نے — دُرِ دریائے رحمت اور عطا نے
کر اُس کے حال پر تب مہربانی — کئے ہیں اس طرح گوہر فشانی
کہ جا اس دم تو دریا کے کنارے — جہاں لڑکی ہوئی ہے غرق بارے
کھڑا ہو اس مکاں پر تو مقرر — لے نام اس کا یقیں اس کو ندا کر
اسی دم حق تعالےٰ کے کرم سے — نکل آوے وہ دریائے عدم سے
سخن وہ سن یہ ختم المرسلیں کا — سُخن گوہر بحر یقیں کا
گیا دریا کنارے ہو کے خرم — پکارا نام لے لڑکی کا اُس دم

۱؎ یعنی بھید ۱۲ ۲؎ یعنی جاں پانے والی ۱۲ ۳؎ یعنی پاکیزگی ۱۲ ۴؎ یعنی جان ۱۲ ۵؎ یعنی زیادہ ۱۲ ۶؎ یعنی اچھی خصلت والا ۱۲ ۷؎ یعنی خوش ۱۲ ۸؎ یعنی خواہش ۱۲ ۹؎ یعنی [illegible]

۱۰؎ یعنی خوبصورت ۱۲ ۱۱؎ یعنی شرمندہ ۱۲ ۱۲؎ یعنی آفتاب ۱۲ ۱۳؎ یعنی اتفاقاً ۱۲ ۱۴؎ یعنی گوہر دریائے حیا کے ۱۲ ۱۵؎ یعنی آواز ۱۲ ۱۶؎ یعنی نیستی ۱۲ [illegible]؎ یعنی [illegible] ۱۲

یکایک اُس نے تب دیکھا ہے اسطور
اسی ساعت وہ لڑکی باکرامت
ہوا ہے اس گھڑی وہ شاد وخرم
کدورت کفر کی دھو آب وگل سے
روایت کے چمن کا باغباں اور
کہ اِک دن بارگاہِ اصطفا میں
کہیں سے آ گئے ہیں تین اشخاص
نہیں تھا پاس اُن میں کچھ ادب کا
کہا تب ایک نے ماہِ عرب سے
کہ میں نے یہ سنی ہے بات نادر
کہ میرے ہیں کمالات اور فضائل
خلیل اللہ کے عز وشرف سے
جواب اُس کو دیئے ختم رسل نے
کہ یہ سب فضل رب العالمیں ہے
کیا ہے حق نے مجکو خاص محبوب
اگر وہ ہیں خلیل اللہ مادام
کہا تب دوسرے نے شاہِ دیں سے
کہ میں نے بھی سنا اسطور سے اور
کہ ہیں میرے مکارم اور مراتب
یہ شوخی اور تفاخر کب روا ہے
لجا بس طورِ سینا پر مقرر
نہ پھر ایسا ہوا ہے شان کس کا
جواب اسکو دیئے شاہِ زماں نے

ہوا ہے جوش اس دریا میں فی الفور
نکل آئی ہے دریا سے سلامت
قبیلہ اپنا لے آیا ہے اسدم
مسلماں بس ہوا ہے جان ودل سے
حلاوت بخش لکھتا ہے بیان اور
جنابِ مستطابِ مصطفےٰ میں
نصارا تھے مقرر تین وہ خاص
نہ خاطر تھا کسی عالی نسب کا
حبیب کبریا محبوبِ رب سے
کہا ہے آپ نے یہ قول فاخر
بزرگی کے مراتب با منازل
زیادہ جاہ وعزت کی طرف سے
مکرم آفتابِ جزو کل نے
مرا رتبہ زیادہ تر یقیں ہے
یقیں خلت محبت سے ہے مغلوب
حبیب اللہ ہے بیشک میرا نام
امام الانبیا والمرسلیں سے
کہا ہے آپ نے کھا فخر اس طور
کلیم اللہ کے رتبے سے غالب
نہ موسےٰ سے کوئی برتر ہوا ہے
کلام ان سے کیا ہے حق نے اکثر
نہ یہ رتبہ ہے با امکان کس کا
حبیبِ حق امامِ انس وجاں نے

۱؎ یعنی خوش ۱۲ ۲؎ یعنی باریکی ومیل ۱۲ ۳؎ یعنی مردار ۴؎ یعنی حوض وباغ ۱۲ ۵؎ یعنی رسول اللہ ۶؎ یعنی چاند عرب ۷؎ یعنی عزت ووقار ۱۲ ۸؎ یعنی مرتبے ۱۲ ۹؎ یعنی فضیلتیں ۱۲ ۱۰؎ یعنی ابراہیم علیہ السلام ۱۲ ۱۱؎ یعنی عزت وبزرگی ۱۲ ۱۲؎ یعنی دوستی ۱۲

باقی

۱۳؎ یعنی عاجز ودکھی ۱۲ ۱۴؎ یعنی ہمیشہ ۱۵؎ یعنی ملکوت کی یعنی بزرگی ۱۶؎ یعنی موسیٰ علیہ السلام ۱۷؎ یعنی غرور ۱۲ ۱۸؎ یعنی فخر وناز ۱۲ ۱۹؎ اُس پہاڑ کا نام ہے جس پر موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے کلام کیا کرتے تھے ۱۲

کہ ہے فضلِ الٰہی سے مقرر
یہ ہے مشہور آفاق اور انفس
وے حق نے تجھے لطف و کرم سے
بلا معراج کو عرش بریں پر
نہ دیکھا وہ مکاں کس نے نظر سے
نہ یہ رتبہ ملا کس انبیا کو
فرشتے جو ہیں اعلےٰ اور مرسل
یہ سُن حضرت کے سب جاہ و مکارم
کہ کہتے ہو ہمیشہ تم مقرر
اگر ہیں آپ عیسےٰ سے مکرم
تو عیسےٰ کا مقرر تھا یہی کام
ہر اک مُردے کو جیتا کرکے ظاہر
اگر ہے آپ میں یہ تاب و طاقت
تو یہ دعوےٰ یقیں پیغمبری کا
مقرر اس گھڑی ہے صدق اور راست
بھلا دیکھیں تمہارا خرق عادت
نہ ہووے آپ میں گر دسترس یہ
تو پھر دعوےٰ نبوت کا دغا ہے
یہ سُن اقوال اُن کے مصطفےٰ نے
یہ شوخی دیکھ اُن تینوں کی اُس دم
پکارے آپ نے اسدم علیؑ کو
یقیں وہ مظہرِ سرِ عجائب
وہاں حضرت کا آوازِ مکرم

ہر اک رتبہ یقیں مو سے سے برتر
ہوئی معراج انکو طور پر بس
بزرگی اور جلال محترم سے
کیا دیدار سے خوش اپنے یکسر
نہ پہنچا ہے وہاں کوئی ادھر سے
نہ دیکھا کس نے اُس عرش علا کو
نہیں کس کو وہاں امکانِ مدخل
کہا ہے تیسرے نے ہوکے نادم
کہ ہیں عیسیٰ سے ہوں عالم میں بہتر
فضائل آپکے ہیں ان سے اعظم
کرے ہر دم خدائے پاک کا نام
یقیں لاتے تھے وہ قبروں سے باہر
کریں مُردے کو جیتا بے شباہت
مقامِ قربیت اور سروری کا
نہیں اسمیں تفاوت اور کم و کاست
کہ ہے کس طور سب جاہ و کمالات
نہ اپنا معجزہ دکھلاویں بس یہ
محض تقلید ہے اور افترا ہے
مکرم پیشوائے انبیا نے
ہو آشفتہ نہایت اور برہم
شہِ آفاق ماہِ منجلی کو
بہت تھے دور اُس دم اور غائب
پڑا ہے کان میں اُن کے اسی دم

ل؎ یعنی بخشش ۱۲
۲؎ بحار آفاق یعنی ظاہر ۱۲
۳؎ یعنی باطن ۱۲
۴؎ یعنی با عزت و بزرگی ۱۲
۵؎ یعنی بلند ۱۲
۶؎ یعنی برتر ۱۲
۷؎ یعنی نبی ۱۲
۸؎ یعنی طاقت داخل ہو سکی ۱۲
۹؎ یعنی مرتبے اور بزرگی ۱۲
۱۰؎ یعنی بلند درجے ۱۲
۱۱؎ یعنی بہت بزرگی [illegible] ۱۲
۱۲؎ یعنی بے شبہ ۱۲
۱۳؎ یعنی فرق ۱۲
۱۴؎ یعنی قدرت معجزہ ۱۲
۱۵؎ یعنی [illegible] ۱۲
۱۶؎ یعنی بہتان ۱۲
۱۷؎ یعنی [illegible]
۱۸؎ یعنی پیشوا [illegible] ۱۲
۱۹؎ یعنی بادشاہ جہان ۱۲
۲۰؎ یعنی روشن ۱۲
۲۱؎ یعنی [illegible] ۱۲
۲۲؎ یعنی عجیب ۱۲

قدم رکھتے ہوئے خدمت میں حاضر ہوئی نیں دیر کچھ آنے میں ظاہر
علیؓ کو تب کئے ہیں حکم اس طور کہ تینوں کو بجاؤ ساتھ فی الفور
ہے یوسف بن کعب کی سب عرب میں پرانی قبر وہ مشہور سب میں
سو جا کر اس گھڑی اس قبر کے پاس پکارو نام لے بے وہم و وسواس
وہیں شق قبر اس کی ہووے ظاہر یقیں وہ قبر سے آجاوے باہر
کرے وہ کھول کر بیشک زباں اب میرے فضل و کمالات کا بیاں اب
نظر کر اُس کی حالت سب مخالف جلالت سے میری ہو جاویں واقف
کریں اس دین کی عزت کو معلوم بزرگی اور اس عظمت کو معلوم
یہ سن کر اس گھڑی فرمان حضرت علیؓ سر دفتر دیوانِ حضرت
گئے ہیں قبر پر یوسف کے انجام پکارے ہیں وہیں حضرت کا لے نام
علیؓ کا سن وہ آواز مکرم ہوئی ہے قبر شق یوسف کی اس دم
پکارا آپ نے اس کو دگر بار ہوا ہے جسم اُسکا تب نمودار
تب اُس شیر خدا نے بار سوم کہے ہیں اس گھڑی یوسف کو بس قم
اُٹھا ہے خاک سے بس چست و چالاک بدن سے دور کر سب گرد اور خاک
سلام اُس دم کر اس نے تب ادب سے کہا شیر خدا عالی نسب سے
کہیں ہوں آپ کا فدوی سرانجام ہے یوسف بن کعب بیشک میرا نام
کیا تھا حق نے مجھ کو علم میں طاق سخاوت میں سدا مشہور آفاق
رہا دنیا میں میں دس سو برس تک ملک تبع کو بھی دیکھا ہوں بیشک
ملک تبع تھا اول سخت خونریز نہایت پُر جفا اور ظلم انگیز
نصیحت سے بری دنیا میں کامل ہوا ہے داد گستر اور عادل
بھی ہر دم سرورِ آخر زماں کا رسول حق امام انس و جاں کا
بیاں کرتا تھا خوبی اور اوصاف تھا مداح نبی مشہور تا قاف
یہی اُمید تھی ملت میں اُن کی ملا دے حق مجھے اُمت میں اُن کی

یعنی دشمن ۱۲ — یعنی بزرگی ۱۲ — یعنی ظاہر ۱۲ — یعنی جان ۱۲

۶ باب

یعنی بخت ۱۲ — یعنی زمانہ ۱۲ — یعنی ظالم ۱۲ — یعنی انصاف کرنے والا ۱۲ — تعریف کرنے والا ۱۲ — یعنی دین ۱۲

شرف اس دین کے عالی ہیں سب سے
ہوئے ہیں نو برس اور تین سو سال
رہا ہوں سو اسی خاک عدم میں
ہوا ہے غیب سے اب مجھکو الہام
کہ ہیں مُدبر کئی بد بخت و فاجر
تو دے اُن کی رسالت کی گواہی
نبی کی بس توجہ اور کرم سے
ادا کر اس گھڑی ذکر شہادت
رضائے پھر گیا ہے خاک میں وہ
ہوئی ہے قبر اُس دم اسکی ہموار
تب ان تینوں نے بس لائے ہیں ایمان
روایت کے چمن کا کھول اک باغ
کہ اصحابوں میں تھے اک مرد مشہور
تھی گھر میں اُن کے بی بی پارسا ایک
قضارا وہ ہوئے بیمار اک روز
کیا ہے اُس مرض نے اُن کو لاغر
ہوئے چلنے سے اور پھرنے سے معذور
کیا بیمار پن نے اس قدر زور
پھر اک دن موت نے دکھلائے آثار
رہی چھاتی میں اک باقی رمق تب
یکایک اس گھڑی سالار نامی
عیادت کے لیئے آئے وہاں تب
تو دیکھا آپ نے وہ جاں بلب ہے

فضائل ہیں قوی افضال رب سے
ہوا اس دنیائے دوں سے فارغ البال
نہ باقی ہے کوئی اُمید دم میں
کہ اپنی قبر سے اُٹھ اب سر انجام
رسول اللہ کی حرمت سے مُنکر
اُٹھا اس طور سُن حکم الٰہی
دوبارہ پھر اُٹھا خاک عدم سے
کیا یوسف نے تب حاصل شہادت
رہا خاک عدم میں اس گھڑی سو
یہ عظمت کے تمامی دیکھ آثار
ہوئے کافر کئی اس دم مسلمان
نکالوں پھول نادر ایک بیداغ
تھا دل اخلاص سے سب انکا معمور
نہایت نیک سیرت با وفا نیک
ہوا واقع مرض ان پر جگرسوز
حقیر اُن کا ہوا سب تن مقرر
رہی نیں جسم میں طاقت و مقدور
سو آپہنچے ہیں اس دم تا لب گور
ہوئی سکرات کی حالت نمودار
تھا نزدیک ان کا ہووے جاں بحق تب
مسیحا جن کی کرتے تھے غلامی
ہوا پُر نور اُن سے وہ مکاں تب
مسافر اس دہر دنیا سے اب ہے

۱ یعنی فضیلتیں ۱۲
۲ یعنی بہلکر ۱۲
۳ یعنی اللہ کی طرف سے معلوم ہوا ۱۲
۴ یعنی بدبخت
۵ یعنی بدکار ۱۲
۶ یعنی پیغمبری ۱۲
۷ یعنی نیک بختی ۱۲
۸

۹ یعنی برابر ۱۲
۱۰ یعنی [illegible]
۱۱ یعنی آباد
۱۲ یعنی نیک بخت
۱۳ یعنی [illegible] ۱۲
۱۴ یعنی [illegible]
۱۵ یعنی قدرت ۱۲
۱۶ یعنی [illegible] ۱۲
۱۷ یعنی [illegible] ۱۲

یتیم اُن کے کھڑے چاروں طرف ہیں
سرہانے اُن کے جورو با ملالت[۲]
یتیموں نے جب اس سرور[۳] کو دیکھے
نکل آیا ہے تب مرگِ[۴] پدر سے
نظر حضرت نے کرتب یہ اُن کی زاری
تھا دل حضرت کا اِک دریائے وہّاج[۵]
سرہانے اک پیالہ اُس کے تھا پاس
اُٹھا تب وہ پیالہ مصطفےٰ نے
سو کھول اُس صاحبِ سکرات کے لب
مزہ جب حلق میں پہنچا دوا کا
اگرچہ جان باقی اک رمق[۱۲] تھا
وے اُس ہاتھ کی حرمت سے یکبار
نئے سر سے تمامی اُن کے تن میں
اگرچہ وہ پیالہ تھا دوا کا
کریں ساقیٔ کوثر جس کے لب تر
جو پیوے ہاتھ سے حضرت کے بس جام
غرض کرحق نے اس دم مہربانی
کیا سکرات کا زائل اثر سب
مرض بھی سب ہوا فی الفور زائل
عجب تھے آپ کے وے خیر مقدم[۱۸]
اماں[۲۰] پا مرگ کے نشتر سے یکبار
مرض کا بھی نشاں کچھ اُن کے تن میں
یقیں حضرت کا اُس دم یہ کرم دیکھ

عجب حسرت سو گریاں[۱] صف بصف ہیں
قیامت کے لئے بیٹھی ہے حالت
مسیح و خضر[۲] کے رہبر کو دیکھے
صدائے الغیاث[۴] اُن کے جگر سے
یتیمی اور درد و بے قراری
ہوا ہے اُس گھڑی رحمت کا موّاج[۸]
دوا تھی ایک قطرہ اس میں لا باس[۹]
گرامی[۱۰] گوہرِ بحرِ لقا نے
چٹائے ہیں دوا اس کو یقیں تب
کھلا ہے باب[۱۱] اس دم بس شفا کا
محرّک[۱۳] دگدگی[۱۴] سے بس حلق تھا
ہوئے سکرات کے معدوم[۱۵] آثار
مقرر روح پھر آئی بدن میں
وے اس دم ہوا ماء البقا[۱۶] کا
بقا اُس کو نہ ہوئے کیوں میسّر
ملے کیوں موت کا جام اس کو انجام
دے اُن کو از سرِ نو[۱۷] زندگانی
رکھا مرنے سے باقی سر بسر تب
ہوئی ہے تندرستی اُن کو حاصل
ہوئی ہے جس سے یہ دولت مسلّم[۱۹]
اُٹھے وہ موت کے بستر سے یکبار
رہا نیں اُس گھڑی باقی بدن میں
مبارک یہ عجب تشریفِ[۲۱] قدم دیکھ

۱؎ یعنی رسوائی ۲؎ یعنی ادراس ۱۲ ۳؎ یعنی سردار ۴؎ یعنی آواز ۵؎ یعنی موت ۶؎ یعنی دریا وکہ جب ۷؎ یعنی صاف و روشن ۸؎ یعنی موج مارنے والا ۹؎ یعنی ڈر ۱۰؎ یعنی بزرگی ۱۱؎ یعنی دروازہ ۱۲؎ یعنی دم سانس ۱۳؎ یعنی حرکت کرنے والا ۱۲

باقی ۵

۱۴؎ یعنی اُس کی سانس جو حال نکلنے کے وقت حلق میں ہے ۱۵؎ یعنی نیست ۱۶؎ یعنی زندگی کا پانی ۱۲ ۱۷؎ یعنی نئے سرے دوبارہ ۱۸؎ یعنی تشریف لانا ۱۹؎ یعنی قائم ۱۲ ۲۰؎ یعنی پناہ ۲۱؎ مرگی ۱۲

ہو خوشنود اُس گھڑی فرزند و زن سب
پدر کی زندگی سے شاد ہو کر
گھرے کس طور سے اُس گھر کا پایہ
تب اُس دم وہ شفا بخش[۲] علیلاں[۳]
بشاشت اور فرحت بخش اُنکو
روایت کی دگر جوئے عطا سے
کہ تھی یثرب میں ساکن پیرزن ایک
رہی تھی بے کے عصمت کا قرینہ
مکرم مصطفےٰ کی ذات سے خاص
فدا کرتی تھی حضرت پر دل و جاں
خدا کا اُس پہ تھا فضل و عنایت
جواں اُس پارسا کا اک پسر تھا
جوانی کا تھا عالم اُس پہ ظاہر
تھی مشہور اُس کی عالم میں جوانی
خرد اور عقل میں تھا سب سے وہ طاق[۱۴]
قضا را وہ ہوا ہے سخت بیمار
گیا ہے چھوڑ تب دنیائے فانی
ہوئی ہے پیرزن اس غم سے بیہوش
خبر یہ سن مہاجر[۱۸] اور انصار
کئے تیار سب اسباب میت
اُٹھا اُس کو کفن میں لائے یکبار
ہوئی اُس پیرزن[۲۰] پر تب قیامت
اُٹھا پھر بے کسی سے اپنے دو ہات

لگے صلوات[۱] پڑھنے کھول کر لب
رہے سب درد سے آزاد ہو کر
جہاں ایسے ہما کا ہووے سایہ
دوائے زخم ابدان[۳] خلیلاں[۴]
مکاں پر اپنے بس آئے ہیں خوش ہو
شکر لب تر کروں آب بقا سے
نہایت پاک دامن ذات میں نیک
تھے ہم قوم اس کے انصار[۸] مدینہ
قوی تھا اور محکم[۹] اُس کا اخلاص
ہزاروں دل سے تھی حضرت پہ قرباں
تھے خوشنود اُس سے سلطانِ ہدا
نہایت خوبروئی میں نشر[۱۰] تھا
کریں غش دیکھ چہرہ جس کا ناظر[۱۱]
شجاعت[۱۲] مشتہر با پہلوانی
جمال و حسن میں مشہور آفاق[۱۵]
اذیت دیکھ اس دنیا سے یکبار
کیا رحلت[۱۶] پہ ملک جاودانی[۱۷]
گئی ہے صبر و طاقت کو فراموش
سبھی آئے مکاں پر اُس کے یکبار
دیئے ہیں غسل اُس کو بے اذیت[۱۹]
دکھائے پیرزن کو اُس کا دیدار
رہی باقی نہ اس میں استقامت[۲۱]
لگی ہے حق سے کرنے تب مناجات

له یعنی درود ۲ه یعنی شفا بخشنے والے بیماروں کے ۳ه جمع بدن کی ۴ه جمع خلیل کی یعنی دوست ۵ه یعنی خوشی ۶ه یعنی بخشش کی ندی سے ۷ه یعنی پاکدامنی ۸ه یعنی مددگار اصحاب ۹ه یعنی مضبوط ۱۰ه یعنی مشہور ۱۱ه یعنی دیکھنے والے ۱۲ه یعنی بہادری ۱۳ه یعنی دانائی سمجھ ۱۴ه یعنی یکتا ۱۵ه یعنی جہان ۱۶ه یعنی کوچ سفر ۱۷ه یعنی ہمیشگی ۱۸ه یعنی ہجرت کرنے والے مکہ معظمہ سے اور مدینہ منورہ کے مددگار اصحاب ۱۹ه یعنی بے تکلیف ۲۰ه یعنی بوڑھی عورت ۲۱ه یعنی قائم رہنا

کہ اے جاں پرور و جاں بخش عالم
تیری قدرت سے ہے بالا و پستی
تو جاں بخش جہاں جاں آفریں ہے
اگر چاہے کرے میت کو جاندار
طفیل اُن کے کہ جو ہیں رہبر عام
وہ ہیں رہبر تمامی رہبروں کے
کیا باعث سے اُن کے جزو کل سب
وہ ہیں مقبول تیرے اور محبوب
محبت اُن کی میرے جان و دل میں
میں رکھتی ہوں محبت خاص اُن سے
سدا ہے مجھ کو اُن سے جاں نثاری
سمجھتی ہوں میں اپنے خانماں سے
طفیل اُن مصطفےٰ کے اب کرم کر
نہ رکھ دل پر مرے جوں لالہ باغ
نہ اس داغ جگر کا مجھ کو ہے تاب
تو واقف ہے یہی میرا پسر ہے
سوا اس کے نہیں ہے کوئی غمخوار
تیری قدرت ہے ظاہر یا الٰہی
دکھا فیض اُس شہ لولاک کا اب
طفیلِ مصطفےٰ کر مہربانی
کرم سے خلعتِ ہستی عطا کر
سبب جن کے کیا ہے تونے ظاہر
نہ در سے اپنے کر محروم مجھ کو

خدائی تجھ کو ہے بیشک مسلّم
کیا ہے تو نے پیدا ملک ہستی
یقیں خلّاق و رب العالمیں ہے
نہ قدرت سے تیری یہ کام دشوار
محمد روح پرور جن کا ہے نام
سپہ سالار ہیں سب پیغمبروں کے
کیا پیدا چمن میں جن کو گل سب
صفت قرآں میں ہے جن کی مکتوب
بھری بے انتہا ہے آب و گل میں
نہایت ہے مجھے اخلاص اُن سے
ہمیشہ رسم و راہ حق گزاری
زیادہ اُن کو ہر دم مال و جاں سے
مرا سب دور اس دم درد و غم کر
جدائی کا مرے فرزند کے داغ
شکیبائی کا ہے اسباب نایاب
میرا آرام جاں نور البصر ہے
یہی تھا اس ضعیفی میں مددگار
ہیں بندے تیرے بیشک مرغ و ماہی
مکرم اُس حبیبِ پاک کا اب
دگر بار اس کو دے پھر زندگانی
جلا اُس کو قبول اس دم دعا کر
زمین و آسماں اوّل و آخر
نہ کر مایوس اور مغموم مجھ کو

۱ یعنی جان پالنے والے
اور جان بخشنے والے
۲ یعنی اونچائی و پستی
۳ یعنی زمین و آسمان
۴ یعنی دنیا
۵ یعنی پیدا کرنے والا
۶ یعنی پالنے والا
۷ یعنی جہان کا
۸ یعنی لکھی ہوئی
۱۰ یعنی اور سب

باقی

۸ یعنی لکھی ہوئی
۹ یعنی جسم و بدن
۱۱ یعنی طریقہ حق ادا کرنا
۱۲ یعنی صبر
۱۳ یعنی آنکھ کی روشنی
۱۴ یعنی چڑیا و مچھلی
تمام مخلوق سے
۱۵ یعنی لباس
۱۶ یعنی دروازہ
۱۷ یعنی ناامید

وہ بڑھیا سیدِ عالم کی مقبول — دعا میں تھی اسی صورت سے مشغول
تب عزرائیل کو فرمان اس طور — ہوا ہے بارگاہِ حق سے فی الفور
کہ یہ بڑھیا مرے محبوب پر خاص — نہایت صدق سے رکھتی ہے اخلاص
فدا اُس کے ہمیشہ نام پر ہے — تصدق قامتِ گلفام پر ہے
وسیلہ اُس کا لاکر درمیاں اب — فضیلت کا بھی اس کے کر بیاں اب
میرے سے التجا کرتی ہے اس روز — غمی ہو کر دعا کرتی ہے اس روز
ہے لازم اسکو اب غم سے چھڑاؤں — میرے محبوب کی عزت دکھاؤں
اسے داغِ جگر سے کرکے آزاد — کروں رحمت سے اسدم خرم و شاد
محبت سے جو ہووے اُسکے مخمور — رکھوں غم میں اُسے یہ کب ہے منظور
مئے اُلفت سے جو ہے اُس کے سرشار — میرے افضال کا وہ ہے سزاوار
زمیں پر اس گھڑی تو جلد جا اب — پسر کا روح اُس کے بس لجا اب
دوبارا اس کے کر اب تن میں داخل — کہ تا اُس پیرزن کا ہووے خوش دل
پسر کر دے نہ ہو یکبار مغموم — رہے محبوب کی برکت سے محروم
یہ سُنکر قابضِ ارواح اس دم — پسر کا اس کے لے روحِ مکرم
زمیں پر آگئے ہیں تن میں داخل — ہوا ہے زندگی سے تن وہ کامل
تب اُس بڑھیا کے اُس نور البصر نے — یقیں آرامِ جاں لختِ جگر نے
اُسی دم حق تعالےٰ کے کرم سے — اُٹھایا سر وہیں جیبِ عدم سے
گویا تھا خواب کی حالت میں سرشار — اُٹھا ہے خواب کے بستر سے یکبار
یہ ساری خلق نے دیکھا تماشا — ہوئے سب غرقِ حیرت بے تحاشا
اُسی دم وہ ضعیفہ جو تھی غمخوار — پسر کو اپنے جیتا دیکھ یکبار
ہوئی ہے بس نہایت شاد و خرم — ادا شکرِ الٰہی کر اُسی دم
لگی پڑھنے درود اُس شاہِ دیں پر — محمد مصطفےٰ ماہِ یقیں پر
پھر اُس میت پہ جو تھے لوگ حاضر — بٹھا سب کو پسر کے ساتھ ظاہر

پکا اُس دم طعام فاخرانہ
عجب تھا محبت کا طریقہ
سوا اس باعث ضعیفہ وہ معتبر
محبت نے نبیؐ کی یہ عجب نور
چراغ اُس کے ہوا تھا گھر کا برباد
شگوفہ اُس کے ٹوٹا تھا چمن کا
محبت نے نبیؐ کے یہ دکھا طور
ازیں الفت مرادِ دل برآمد
برو اے دل فدائے مصطفےٰ باش
محبت کا عجب ہے فیض یارو
محبت جس میں ہووے اُس نبیؐ کی
مقام قربت وہ حق سے پاوے
دعا اُس کی اجابت کا نشاں ہو
کرے منظور حق اس کی مناجات
ولے کس میں محبت یہ کہاں ہے
محبت جس میں ہے اس کیفیت کی
محبت کا عجب ہے یہ لطیفہ
ہوئی اس طور مقبولِ الٰہی
عجب اُس کی دعا میں یہ اثر تھا
کہ حق نے اُس کے مطلب کا کھلا باغ
محبت کی اگرچہ ہے یہ منزل
ولے لازم ہے اپنے حسبِ مقدور
بھلائی اس میں ہے دونوں جہاں کی

کھلا سب کو کئے گھر سے روانہ
نبیؐ پر جاں نثاری کا سلیقہ
ہوئی مطلب روا عالم میں یکسر
دکھا اُس کے کیا ہے گھر کو معمور
کیا الفت نے حضرت کی پھر آباد
گرا تھا غنچۂ نو یاسمن کا
اُسے پھر شاخ سے جوڑا ہی فی الفور
زجوئے رفتہ آب پس در آمد
بعالم تا ابد حاجت روا باش
یہ الفت ہے عجب اے دیندارو
حبیب حق رسول ہاشمی کی
جلا مردے کو اک پل میں اٹھاوے
رہے مقبول خالق بے گماں ہو
وہ بیشک پاوے اپنے دل کے حاجات
کہاں اس جاں نثاری کا نشاں ہے
ہے حاصل اس کو منزل قربت کی
کہ حضرت کی محبت سے ضعیفہ
کئی مطلب کو حاصل با کما ہی
درخت فدویت کا یہ ثمر تھا
کیا ہے دور اُس کے دل کا سب داغ
نہ ہووے گر یہ رتبہ کس کو حاصل
نہ ہرگز جاں نثاری سے رہے دور
ہے بہبودی یہاں کی اور وہاں کی

سلہ یعنی عمدہ سلہ یعنی
شعور و ڈھنگ سلہ
یعنی آباد سلہ یعنی
سلہ یعنی یاسمین
جیسے سلہ یعنی اس
مطلب سے دل کی مراد
سلہ یعنی ثمر یعنی
حاصل ہوئی ہووا یا
دی سے گر ہوا یا
پھرا یا سلہ یعنی جا

۳۰

باقی

اے دل عاشق مصطفےٰ
کا رہ سلہ یعنی عالم میں
ابد تک حاجت روا رہ
سلہ قبولیت ۱۲ سلہ
یعنی بیشک سلہ یعنی
مراد میں سلہ یعنی رتبہ
سلہ یعنی رتبہ ۱۹
یعنی جیسا کہ چاہیے سلہ
یعنی قربان ہونے کا سلہ
یعنی حاصل ۱۹ سلہ
یعنی بہتری ۱۲

نہ رہوے کام کچھ اس کا معطل[۱]
یقیں حق اس کی ہر مشکل کرے حل[۲]

وہ بیشک فائدہ بس اسکا پاوے
ہر ایک مشکل کو اپنی حل بناوے

در[۳] اُمید کی بس یہ کلی[۴] ہے
میسر اُس سے ہر دم خوش دلی ہے

یہ جا ہے خود رہے فرماں[۵] روا ہو
رہے ہر دم فدائے مصطفےٰ ہو

الٰہی مومنوں کو دے کے اخلاص
محبت مصطفےٰ کی سب کو دے خاص

محبت سے نبیؐ کی دل کو دے نور
ہر اک مومن کے کر باطن کو معمور[۶]

جو فدوی ہیں نبیؐ کے بس مقرر
بھرے جو جاں نثاری سے ہیں یکسر

بنا کُتّا علیؑ کو اُن کے در کا
سدا بھوکھا کر اُن کی اک نظر کا

سوا اس کے نہیں ہے اور مطلب
ہر اک مطلب کا بیشک ہے یہ مشرب[۸]

روایت کا دگر ایک چشمہ نوش
محبت سے عجب نکلا ہے کھا جوش

کہ ایک دن بارگاہِ مصطفےٰ میں
معلّےٰ[۹] حضرتِ خیرالوریٰ[۱۰] میں

کئے جابرؓ نے اس صورت سے درخواست[۱۱]
نہایت صدق دل سے بے کم و کاست

کہ ہے فدوی کی اس صورت سے اُمید
کہ حضرت مہرِ[۱۲] عالم نورِ خورشید

کریں فدوی کا گھر نورِ قدم سے
منور[۱۳] ایک دن لطف و کرم سے

کہ تا نعلین حضرت کے نظر کر
رکھا اس کو دیدۂ عز و قدر پر

کر اُس دم ماحضر[۱۴] کچھ گھر میں تیار
کرے حاصل سعادت اپنی اکبار

یہ سُن حضرت اُس دم حسب[۱۵] مسئول
کئے ہیں عرض کو تب اُن کی مقبول

غرض اک روز سالارِ مکمل[۱۵]
شہنشاہِ دو عالم ختمِ مُرسل[۱۶]

گئے اصحاب کو لے اپنے ہمراہ
گئے جابرؓ کے گھر با عزت و جاہ

خوشی اُس دم ہوئی جابرؓ کو حاصل
کھلا ہے اُن کا اُس دم غنچۂ دل

مکاں پر جس کے آویں شاہ لولاک
نہ تازہ ہووے کیوں اُسکا دل پاک

بچھا جابرؓ نے اُس دم فرش نادر
بٹھا حضرت کو با تعظیم و اقر[۱۸]

گئے ہیں گھر کے بھیتر ہو کے خرم[۱۹]
تھی بکری ایک گھر میں اُن کے اس دم

۱ یعنی بے فائدہ ۱۲ — ۲ یعنی آسان ۱۲ — ۳ یعنی دروازہ — ۴ مخفف کلید کا یعنی کنجی — ۵ یعنی حاکم — ۶ یعنی آباد — ۷ یعنی [illegible] — ۸ یعنی سبب و مقصد — ۹ یعنی بلند — ۱۰ یعنی بہتر خلق کے یعنی رسول اللہؐ ۱۲

۱۱

۱۲ یعنی عرض الم — یعنی آفتاب جہاں کے — ۱۳ یعنی روشن — ۱۴ یعنی جو کچھ حاضر — ۱۵ یعنی سوال [illegible] — ۱۶ یعنی کامل [illegible] — یعنی ختم کرنے والے — ۱۷ یعنی [illegible] پیغمبر — ۱۸ یعنی عزت تعظیم — ۱۹ یعنی خوش ۱۲

پچھڑ اُس کو سُلا اُس دم زمیں پر
ذبح اُس کو کیے ہیں ایکباری
تڑپنے کو لگی یکبار مذبوح
تھے جابرؓ کے وہاں لڑکے دو حاضر
تھے سن میں دو برس چھ سات کے وہ
تھے چہرے اُن کے مثلِ ماہِ روشن
ہر اک کا حسن کا تھا مشہور آفاق
غرض دونوں نے یہ دیکھا تماشا
بڑے بھائی نے نادانی سے اُسدم
کہ اے بھائی تماشا یہ عجب ہے
چلو اب بام پر آپس میں بس مل
نوادر کھیل یہ آیا نظر اب
یہ کہہ خنجر اُٹھا تب غائبانہ
بڑے بھائی نے تب اُس کو سُلا کر
کٹا حلقوم اُس کا ایکباری
تڑپنے کو لگی ہے اُس کی تب روح
وہ حالت دیکھ بھائی کی اُسی دم
اسی دہشت سے اُس نے ہو کے مضطر
اسی صورت سے وہ مذبوح نادان
ہوا ہے بام اُس دم رشک گلزار
ہوا مثلِ فلک وہ بام گلگوں
غرض جابرؓ کی بی بی اور جابرؓ
نظر کر بام پر دیکھے ہیں ناگاہ

لے اپنے ہاتھ میں یکبار خنجر
ہوا خون حلق سے تب اُسکے جاری
لگا پرواز کرنے اُس سے تب روح
تھا عالم طفلیت کا اُن پہ ظاہر
مہ و خورشید تھے دن رات کے وہ
سیہ زلفِ معنبر رشک گلشن
جمال و حسن اور خوبی میں تھے طاق
ذبح کی دیکھ حالت بے تحاشا
کہا ہے دوسرے سے ہو کے خرم
نوادر کھیل راحت خیز سب ہے
کریں ہر ایک کی گردن کو بسمل
اسی صورت سے کھیلیں یکدیگر اب
ہوئے ہیں بام کے اوپر روانہ
پھرایا زور سے گردن پہ خنجر
ہوا ہے بے تحاشا خون جاری
پھرایا اُس نے آنکھیں مثل مذبوح
ہوا ہے بے شبہ ہیبت سے بیدم
پھرایا ہے گلے پر اپنے خنجر
گرے ہیں خاک پر بس ہو کے بیجان
تھا لالہ کا گویا تختہ نمودار
ہوئے ہیں مہر و مہ سے غرق در خوں
گرے کچھ کام کو مالے پہ ظاہر
گرے ہیں خاک پر وہ مہر اور ماہ

لہ یعنی ذبح کی گئی ۱۲
۲ یعنی عجب ۱۲
۳ یعنی جابر و سعد ۱۲
۴ یعنی مانند ۱۲
۵ یعنی یکتا بے مثل ۱۲
۶ یعنی عجب ۱۲
۷ ہر ایک بڑے بھائی نے ۱۲
۸ یعنی ذبح ۱۲

۲ باقی

۹ یعنی پوشیدہ چھپکر ۱۲
۱۰ یعنی خوف ۱۲
۱۱ یعنی بے قرار ۱۲
۱۲ یعنی مکان کا کوٹھا چھت ۱۲
۱۳ یعنی ظاہر ۱۲
۱۴ یعنی پھول کا رنگ شفق
۱۵ یعنی یکایک ۱۲

ہر اک مذبوح بے جاں نازنیں ہے ہر اک کے خون سے گلگوں زمیں ہے
دیا غم نے اسی ساعت جگر چیر لگا ہے دل میں کاری سخت یہ تیر
گریباں صبر نے اُس دم کیا چاک مصیبت نے اُڑایا سر پہ تب خاک
وے دونوں امام الانبیا سے مہِ اوجِ ہدایت اور وفا نے
نہایت صدق سے رکھتے تھے اخلاص مقرر جاں نثاری اُن کی تھی خاص
سو اس باعث وہ دونوں غم رسیدے رکھ اپنے باز تب رونے سے دیدے
جہت پر نبیؐ کی کر نظر تب اُسے کر مرہمِ داغِ جگر تب
لگے ہیں مصلحت کرنے کو اس طور کہ فرزندوں کے غم نے گرچہ فی الفور
کیا ہے دل ہمارا چیر صد لخت مصیبت ہے جانسوز یہ سخت
وے گھر میں ہمارے آج مہماں ہیں محبوبِ خدا دریائے عرفاں
مہِ اوجِ ہدایت گھر کے باہر ہمارے آج آ بیٹھے ہیں ظاہر
سنیں گر حال اس درد و الم کا مقرر اس مصیبت اور غم کا
نہایت ہوویں محزوں اور غمناک مکدّر ہووے غم سے خاطرِ پاک
نہ کوئی شے کریں اس دم تناول گرسنہ اُٹھ کے جاویں سرورِ کل
سو اس باعث سے لازم ہے یقیں اب رہیں آہ و فغاں سے باندھ کر لب
ہے لازم کر مہیا ما حضر کو کھلاویں پیشوائے بحر و بر کو
فراغت اُس سے پا سلطانِ فاخر لجاویں جس گھڑی تشریف ظاہر
پھر اُس دم راز کھول اس درد و غم کا کریں موجود ہنگامہ الم کا
یہ غم دل میں ہوا ہے ساکن انجام سکونت اس مصیبت کی ہے مادام
ولے لازم ہے اک ساعت صبوری کہ تا واقع نہ ہووے بے حضوری
غرض دونوں نے کر یہ مصلحت نیک اُٹھا کملی سیہ لائے ہیں پھر ایک
اُٹھا پھر خوں چکاں دونوں پسر کو دونوں آرام جاں نور البصر کو
رکھ اُس کملی میں اور کملی کو کر بند رکھے ہیں گھر کے تب کونے میں یک چند

۱؎ یعنی ماہتاب آسمان ہدایت کے ۲؎ یعنی عزادے ۳؎ موقوف ۴؎ یعنی صلاح ۱۲ ۵؎ یعنی سو ٹکڑے ۶؎ یعنی جان جلانے والی ۷؎ یعنی غمگین ۸؎ یعنی آزردہ ۹؎ یعنی دل ۱۲

۱۲

۱۰؎ یعنی بھوکے ۱۱؎ یعنی موجود ۱۲؎ جو کچھ حاضر ہو ۱۳؎ فخر کرنیوالے بادشاہ ۱۴؎ یعنی اندوہ وقت ۱۵؎ یعنی رہنا ۱۶؎ یعنی ہمیشہ ۱۷؎ یعنی خون ٹپکتا ۱۸؎ یعنی تھوڑی دیر ۱۲

کہ اس صورت سے یہ خون جگر نوش — محبت سے رہے حضرت کی خاموش
عجب تھا اُن کا یہ حضرت سے اخلاص — محبت کا یہ شیوہ تھا عجب خاص
پھر آخر اس گھڑی کر گھر میں تیار — طعام فاخرانہ اور مزیدار
بچھا سفرہ رکھے ہیں اس پہ لا کر — ادب سے ہاتھ دھو حضرت کے یکسر
بٹھا کر آپ کو باعزّ و اکرام — کہے اب نوش جاں فرماؤ الطعام
یہ سُنکر اُس دُرِ دریائے دیں نے — یقیں محبوب ربّ العالمیں نے
کئے ہیں قصداً اُس دم با تفضّل — اُٹھا لقمے کو فرماویں تناول
کہ جبریل نے تب ہو کے نازل — کہ اے محبوبِ حق عالی فضائل
کہا ہے حق نے اس صورت سے پیغام — کہ اے میرے مقرّب رہبر عام
کہو جابرؓ سے فرزندوں کو اپنے — بٹھاویں ساتھ دلبندوں کو اپنے
تناول مت کرو اُن کے سوا اب — ہے اس صورت سے بس حکمِ خدا اب
کہے حضرتؐ نے تب جابرؓ کو اسطور — بلا کر لاؤ فرزندوں کو فی الفور
کہ تا اُن کو بٹھا اپنے مقابل — کروں ساتھ اپنے اس کھانے میں شامل
کئے جابرؓ نے اُس دم عذر ظاہر — کہ وے گھر سے گئے ہیں آج باہر
کہے حضرتؐ نے باہر گھر سے جا کر — کہیں سے لاؤ اُن کو اب بُلا کر
ادب سے عرض جابرؓ نے کئے تب — کہ اے خورشید عالم دلبر رب
گئے ہیں گھر سے وے شاید کہیں دور — کرو خود نوشِ جاں کر مجھ کو مسرور
کہے حضرت نے اس دم حکم رب ہے — یہ کھانا اُن سوا منظور کب ہے
یہ سُن جابرؓ کی بی بی اور جابر — ہوئے بیتاب و طاقت سخت ظاہر
رہا باقی نہ اُس دم صبر و آرام — کئے دونوں نے آہِ سرد ناکام
لگے کرنے کو اُس دم آہ و زاری — ہوئی ہے سخت وارد بے قراری
کئے پھر ماجرا حضرت سے ظاہر — اُٹھا لائے ہیں تب کُشتوں کو باہر
دیئے ہیں کھول دو مُنہ لوح کو تب — دکھائے ہیں تن بے روح کو تب

[illegible] یعنی طرف [illegible] ۱۲
[illegible] یعنی [illegible] ۱۲
[illegible] ساتھ [illegible] ۱۲
محبوب [illegible]

۱ باقی

یعنی جلدی ۱۲
یعنی [illegible]
یعنی معشوق پروردگار ۱۲
یعنی خوشی ۱۲
واردات یعنی گذرا ہوا حال ۱۲
[illegible] ۱۲

پڑے تھے خاک میں دو سرو سیمیں — گلِ باغِ لطافت رشکِ نسرین
سراپا تھا دونوں کا غرق در خوں — پریشاں زلف اور چہرے تھے گلگوں
اُسی دم بادشاہِ انس و جاں نے — حبیبِ کردگارِ دو جہاں نے
نظر کر حالتِ اندوہِ جاں کاہ — وے لاشے دیکھ اس صورت سے ناگاہ
ہوئے ہیں درد و غم سے سخت غمناک — کئے ہیں نرگسِ شہلا کو نمناک
اُسی دم خالقِ جن و بشر نے — مقتدر صانعِ شمس و قمر نے
کہا جبرئیل سے اب کر شتابی — میرے محبوب پر ہے اضطرابی
تو جا خدمت میں اسکی اس گھڑی اب — اُسے کہہ اے حبیبِ حضرتِ رب
نہ اس درد و الم سے تو حزیں ہو — نہ کر ماتم اور اس دم مت غمیں ہو
اگر ہووے تجھے اے میرے محبوب — دوبارہ زندگی پھر اُن کی مطلوب
اُٹھا دست مبارک بس دعا کر — جنابِ پاک میں اک التجا کر
دُعا سے تیری اس دم آشکارہ — عطا کر خلعتِ ہستی دوبارہ
اُٹھا کر موت کے بستر سے یکبار — کروں جامِ بقا سے ان کو سرشار
نئے سر سے پھر اُن کو زندگی دے — کروں خوش عالمِ پایندگی دے
تیرا ہے پاس خاطر مجھ کو منظور — نہ ہووے اسے برگزیدے سخت رنجور
یہ سُن جبرئیل سے ماہِ ہُدا نے — حبیبِ حق رسولِ کبریا نے
رلا ہر ایک کا تن سر سے باہم — کئے حق میں دعا اُن کے اُسی دم
برکت سے شہِ لولاک کی تب — بزرگی سے رسولِ پاک کی تب
ملا ہے سر دونوں کا تن سے یکبار — درستی کے نظر آئے ہیں آثار
گئی تھی روح جو تن سے گذر کر — پھر آئی روح وہ تن میں مقرر
کئے دونوں نے اس دم چشم کو باز — اُٹھے ہیں خاک سے اُسدم بصد ناز
گویا حضرت کی اس دم اک نگہ سے — اُٹھے دونوں برابر خوابگہ سے
بھری محفل تھی وہ ماتم سے اوّل — ہوا ماتم وہ عشرت سے مبدل

۱ یعنی پاکیزگی ۲ یعنی چنبلی کو شرمندہ کرنے والے ۳ یعنی سر سے پاؤں تک تمام بدن ۴ یعنی پھول کا رنگ سرخ ۵ یعنی جان گھٹانے والی ۶ نام ایک پھول کا ہے یہاں آنکھ مراد ہے ۷ یعنی قدرت والا ۸ یعنی بنانے والا ۹ یعنی پریشانی ۱۰ یعنی جلدی ۱۱ یعنی ۱۲ یعنی بیقراری ۱۳ یعنی آزردہ رنج ۱۴ یعنی لباس زندگی ۱۵ یعنی پیالہ زندگی ۱۶ یعنی مست ۱۷ یعنی برگزیدہ ۱۸ یعنی مقبول ۱۹ یعنی ہدایت کے چاند یعنی رسول اللہ ۲۰ یعنی جان ۲۱ یعنی ۲۲ یعنی سونے کی جگہ ۲۳ یعنی خوشی

سرسوا ۱۱۱ یعنی اللہ تعالیٰ

مُصیبت کا نمایاں[۱] گرچہ تھا طور / خوشی کا پھر چلا آیا ہے بس دَور[۲]
بشاشت[۳] سے کھلا غنچہ سبھوں کا / ہوا خوش روح سارے حاضروں کا
وہ رونا گرچہ تھا قہرِ قیامت / ہنسی اُس نے دکھایا با کرامت
بیٹھا حضرت نے پھر دونوں کو باہم / تناول کر طعام[۴] پاک اُس دم
گئے تشریف لے اپنے مکاں پر / چراغ بحر و بر[۵] سلطان کشور[۶]
ہوئی جابرؓ کو حاصل شادکامی[۷] / ہوا آباد گھر ان کا تمامی
سُنا کر اب خوشی کی بات نادر / کروں اتمام اس مجلس کو ظاہر
ہزاروں بے بہا[۸] صلوات نامی / درودِ[۹] روح پرور بس گرامی
پڑھوں ہر دم رسولِ انس و جاں پر / حبیبِ کردگارِ دو جہاں پر

پڑھو اے حاضرو مادام[۱۰] صلوات
بروح سید عظام[۱۱] صلوات

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

مجلس گیارھویں[۱۱]

قلم پھر چشمۂ کوثر سے منہ دھو / چلا ہے صفحہ کا غذ پہ خوش ہو
کرے تا گیارھویں مجلس کو مرقوم / فضائل نامۂ سلطانِ معصوم[۱۲]
فضیلت کا عجب اس میں بیاں ہے / بزرگی اور عظمت[۱۳] کا نشاں ہے
ملک سُننے سے جس کے فیض پاویں / سماعت[۱۴] کیلئے مجلس میں آویں
سعادت اُس کے ہے سننے سے حاصل / بیاں ہے صیقلِ[۱۵] آئینۂ دل
فضائل[۱۶] ہیں نبیؐ کے بے نہایت / ہے قطرہ اُس کا دریائے عنایت
وے لکھتا ہوں ایک شمّہ[۱۷] نوادر / فضائل با مناقب[۱۸] اور مآثر[۱۹]
سخن اس طور سے ہے ناقلوں[۲۰] کا / محدّث[۲۱] اور تمامی فاضلوں کا

۱ھ یعنے ظاہر ۲ھ یعنے خوشی ۳ھ یعنے ریاہ ۴ھ یعنے کھانا ۵ھ یعنے جنگل و دریا ۶ھ یعنے ملک ۷ھ یعنے خوشی ۸ھ یعنے نمایاں ۹ھ یعنے درود دل و جان کا ۱۰ھ یعنے بڑائی والا ۱۱ھ یعنے ہمیشہ ۱۲ھ یعنے بزرگ ۱۳ھ یعنے بے گناہ

باقی ۱۴

۱۴ھ یعنے سننے کیلئے ۱۵ھ یعنے صاف کرنے والا ۱۶ھ جمع فضیلت کی یعنے بلند مرتبے ۱۷ھ یعنے تھوڑا سا ۱۸ھ یعنے اوصاف حمیدہ ۱۹ھ یعنے نشان اور کارہائے پسندیدہ ۲۰ھ یعنے نقل کرنے والے ۲۱ھ حدیث اور روایت بیان کرنے والے ۲۲ھ

کہ حق نے جو امام المرسلیںؐ کو | محمد مصطفیٰؐ سلطانِ دیں کو
فضیلت اور کمالت جو دیا ہے | عطا مختص جلالت جو کیا ہے
نہ وہ بخشا فضیلت کس نبیؑ کو | نہ ممتازی دیا ہے یہ کسی کو
عجب ہے ذات احمدؐ سب سے فائق | بزرگی اور عظمت کے ہے لائق
گرامی ہیں تمامی انس و جاں سے | مکرّم ہیں زمین و آسماں سے
عجب ہے شان اُنکی اور مآثر | زباں جس کے بیاں سے بس ہے قاصر
بھی حق نے نور احمدؐ کو ہویدا | کیا ہے نور سے بس اپنے پیدا
کیا ہے نور سے پھر اُن کے سارا | یہ قدرت کا تماشا آشکارا
ہوا اُس نور سے پیدا الیقیں سب | زمیں تا قبۂ عرش بریں سب
دگر ہے یہ فضیلت بس نوادر | کہ حق نے آپ کے باعث سے ظاہر
بنایا ہے زمیں کو اور زماں کو | کیا موجود ساتوں آسماں کو
کیا اُن کے سبب سے ارض و افلاک | کہا ہے شان ہیں بس اُن کی لولاک
بنایا اُن کے باعث عالم نور | معلّے سب قصور و جنت و حور
کیا ایجاد عالم اُن کے باعث | ملک اور جنّ و آدم اُن کے باعث
کہا حق نے اگر جگ میں ہویدا | نہ کرتا ذات کو احمدؐ کے پیدا
نہ پھر موجود کرتا میں یہ ہستی | زمین اور آسماں آفاق و پستی
کیا ہوں اُس کے باعث جزو و کل سب | کیا ایجاد بیشک خار و گل سب
لکھوں میثاق کا اب حال نادر | فضیلت سرور عالم کی ظاہر
کہ حق نے جس گھڑی ارواح مرسل | کیا پیدا ازل میں سب سے افضل
اُسی ساعت تمامی انبیا کو | مقرب بارگاہ کبریا کو
کھڑا کر صف بصف با عزت و شاں | لیا یہ اُن سبھوں سے عہد و پیماں
کہ حضرت مصطفیٰؐ سلطان عالم | حبیب حق امام جن و آدم
یہ پیدا جس نبیؐ کے ہو زماں میں | جلوس اپنا دکھاوے سب جہاں میں

سلہ یعنی بزرگی سلہ یعنی خاص سلہ یعنی وہ بزرگی اور کمال جو سوائے آنحضرتؐ کے اور کسی پیغمبر کو نہیں سلہ یعنی سرفرازی سلہ یعنی بعد سلہ یعنی عاجز سلہ یعنی ظاہر سلہ یعنی زمین اور آسمان سلہ اشارہ ہے طرف حدیث قدسی کے لولاک لما خلقت الافلاک یعنی اگر

(۱)

حبیب میرے اگر پیدا نہ کرتا تجھکو تو پیدا نہ کرتا آسمان و زمین کو سلہ یعنی محل سلہ یعنی موجود سلہ یعنی مخلوقات سلہ تمام سلہ یعنی روز ازل کی ارواح سلہ یعنی پیغمبروں سلہ یعنی نزدیک سلہ یعنی وعدہ اور پیمان سلہ یعنی عہد سلہ یعنی بیچ سلہ یعنی بیٹھک

وہ حضرت کی رہے فرماں بری میں — کمر بستہ ہو دائم چاکری میں
کرے دل سے نبی کی وہ غلامی — کرے خدمت گذاری سب ہی نامی
خبر قرآں میں یہ حق نے دیا ہے — بزرگی آپ کی ظاہر کیا ہے
عجب رتبہ نبی کا ہے یہ اعلا — ہیں سارے انبیا کے آپ مولا
نبی سب آپ کے خادم ہیں ہر ایک — وہ ہیں مخدوم نامی سب ہیں بس نیک
دگر ہے یہ فضیلت آشکارا — گواہ قرآں بس اس پر ہے سارا
کہ نام اس سرور عالم کا نامی — خدا کے پاس تھا بیشک گرامی
مبارک آپ کا اسم معلّے — ہے پر عظمت مقرر اور اعلیٰ
سو اس باعث خدائے دوجہاں نے — خداوند زمین و آسماں نے
بزرگی آپ کے اس نام کو دے — مراتب اسم با اکرام کو دے
یقیں تعظیم اور اکرام کے ساتھ — لکھا ہے بیشک اپنے نام کے ساتھ
بھی قرآں میں مقرر سب نبی کو — پکارا نام سے بیشک سبھی کو
نظر قرآں میں دیکھو کر کے مفتوح — ندا ہے اس میں یا آدم و یا نوح
دلے رکھ حق نے پاس نام احمد — خطاب ان کو کیا نہیں یا محمد
نبوّت اور رسالت کی صفت سے — ندا ان کو کیا ہے منقبت سے
ہے قرآں میں نبی کا اسم پرنور — ثنا اور مدح کی صفتوں سے مذکور
تعالی اللہ یہ کیا عظمت ہے دلنشاں — بیاں اسکو کرے کس میں ہے امکاں
ثنا خواں جن کا بیشک کبریا ہے — یقیں قرآں میں جن کی ثنا ہے
جناب حق میں جن کی یہ قدر ہو — بزرگی نام کی یہ سر بسر ہو
صفاتوں سے پکارے جن کو خالق — دکھاوے جن کی عظمت سب پہ فائق
کرے دنیا میں جن کو حق تعالے — یہ رتبہ دے گرامی سب سے اعلے
کہو عقبے میں ہووے انکی کیا شاں — ہے شاہد عظمتوں سے جن کی قرآں
ہر اک امت سے بھی حضرت کی امت — گرامی تر ہے سب سے بے نہایت

١ه یعنی بستہ ٢ه یعنی ہمیشہ
٣ه یعنی خدمت
٤ه یعنی خدمت کرنا ٥ه یعنی آقا
٦ه یعنی سردار
٧ه یعنی ظاہر ٨ه یعنی بزرگی
٩ه یعنی کشادہ

١٥ باقی

١٠ه یعنی نگاہ و لحاظ ١١ه یعنی بزرگی ١٢ه یعنی آواز ١٣ه یعنی تعریف ١٤ه یعنی برتر ١٥ه یعنی طاقت ١٦ه یعنی عزت ١٧ه یعنی بلند ١٨ه یعنی بزرگی

کتابوں میں ہے اس صورت سے مذکور[۱]
پکارے حق تعالےٰ پھر مقرر
وے رکھ پاس خاطر مصطفےٰ کا
نگہ رکھ عظمت[۲] و حرمت کو اُن کی
خطاب اُن سب کو بخشے دوستی کا
دگر ہے اس طرح سے اک روایت
نبیؐ کا لے مبارک نام امجد[۳]
یہ طور اُن کا جناب کبریا میں
کہ حضرت کا مبارک لیکے سب نام
موافق سب کے حضرت کو پکاریں
سو اس باعث سے بھیجا اُسنے آیت
کہ اے بندو رسولِ کبریا کو
رکھو پاس آپکے جاہ[۴] و ادب کا
پکارو نام سے مت اُن کو ہرگز
مگر و مت نام سے اُن کو مخاطب
نبوت اور رسالت[۱۱] کے لقب سے
عجب ہے مصطفےٰ کی عظمت[۱] و شان
نہ چاہا حق نے لے نام گرامی
کرے ترک اس طرح حرمت[۱۲] کو انکی
دگر ہے اک فضیلت کا بیاں اور
کہ ہوتے تھے اگر حضرت مکاں میں
سو آ اصحاب بعضے اُن کو ظاہر
خدا نے اس گھڑی بھیجا یہ آیت

کہ ہووے جس گھڑی سب خلق محشور[۲]
ہر اک اُمت کا اس دم نام لے کر
امام[۳] الانبیا و الاصفیا کا
کہے اے دوستو اُمت کو اُن کی
کرے رتبہ یہ اعلےٰ تر سبھی کا
کہ اصحابؓ نبیؐ اہل ہدایت
ندا کرتے تھے بعضے یا محمدؐ
پسند آیا نہ درگاہِ خدا میں
پکاریں اُن کو بے تعظیم و اکرام
ندا[۷] کر یا محمدؐ ہانک ماریں
کیا ہے اُن سبھوں کو بس ہدایت[۸]
جنابِ حضرتِ خیر الورےٰ کو
یہ عظمت اور بزرگی اور نسب کا
نہ یہ ترک[۹] ادب ہے تم کو جائز
بزرگی ہے نبیؐ کی سب پہ غالب
پکارو آپ کو جاہ و ادب سے
جناب حق میں ہی حضرت کا یہ مان
پکارے آپ کو عالم تمامی
بزرگی اور اس عظمت کو اُن کی
بزرگی کی ہے شان اسمیں اسی طور
معلےٰ[۱۳] حجرۂ عالی نشاں میں
پکاریں یا محمدؐ آؤ باہر
کہ ہیں نادان وے سارے نہایت

۱؎ یعنی بیان ۲؎ یعنی اُٹھایا گیا یعنی قیامت میں جی اُٹھنا ۳؎ یعنی پیشوا سب نبیوں کے اور برگزیدوں کے ۴؎ یعنی بزرگی اور

عزت ۱۲ ۵؎ رتبہ ۶؎ یعنی آواز ۷؎ یعنی مرتبہ ۸؎ رہنمائی ۹؎ یعنی چھوڑنا ۱۰؎ یعنی پیغمبری ۱۱؎ یعنی عزت بزرگی ۱۲؎ یعنی بلند ۱۳

نہ واقف وے مراتب سے ہیں تیرے ۔ بزرگی اور مناقب سے ہیں تیرے
جو باہر آ تیرے حجرے کے یکبار ۔ کریں تجھ کو ندا یوں بے ادب وار
ہے لازم اُن کو جو تیرے ہیں اصحاب ۔ مکاں پر جو تیرے آویں با آداب
اگر تو ہووے گا حجرے کے بھیتر ۔ ادب سے وے کھڑے رہ جاویں دَر پر
کریں آنے کی تیرے انتظاری ۔ رہیں خاموش با صد انکساری
تو جب تشریف لاوے گھر سے باہر ۔ کریں تب عرض احوال اپنا ظاہر
وے پاویں فیض اس رسم ادب کا ۔ طریقہ یہ مناسب بس ہے سب کا
ادب سے اُنکو حاصل برتری ہے ۔ میسر مکرمت اور سروری ہے
دگر اصحاب کو حضرت کے ہرگز ۔ نہیں تھا اس طرح بیشک یہ جائز
کہ آ خدمت میں اُس محبوب رب کی ۔ حبیب حق شہ عالی نسب کی
بلند آواز سے حضرت کے وے سات ۔ کریں فوق آپ کی آواز سے بات
تھا اس صورت سے اُن کو حکم رب کا ۔ تھا واجب خاطر اس پاس ادب کا
سنو قرآن میں یہ بس حکم ہے ۔ یقیں لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ ہے
ہے معنی اسکی اس صورت سے تبیاں ۔ کہا ہے حق نے یوں اے اہل ایماں
بلند آواز حضرت سے کرو مت ۔ عُلا کر صوت اپنا کچھ کہو مت
کہ جس صورت سے تم آپس میں سارے ۔ سخن اور گفتگو کرتے ہو بارے
بلند آواز بس کرنے سے فی الحال ۔ حبط ہوتے ہیں بیشک نیک اعمال
نہیں تم کو شعور اس بات سے ہے ۔ حذر بیشک ضرور اس بات سے ہے
یقیں راوی ہیں اس صورت سے ناقل ۔ کہ جس دم بس ہوئی آیت یہ نازل
تھا ثابت قیس کا آواز سب سے ۔ رفیع الشان اور ممتاز سب سے
یہ سن آیت ہوئے مغموم تر وہ ۔ نہایت غم سے بیدل سر بسر وہ
اسی غم سے ہو خستہ چند مدت ۔ رہے ہیں گھر میں بس کر ترک خدمت
گئے نیں بارگاہِ مصطفیٰ میں ۔ جناب حضرت خیر الورےٰ میں

ا؎ یعنی مرتبے ۱۲
۲؎ یعنی تعریفوں سے ۱۲
۳؎ یعنی بے ادب کی طرح
۴؎ یعنی دروازہ ۱۲
۵؎ یعنی عاجزی سے
۶؎ یعنی سو ۱۲
۷؎ یعنی طریقہ ۱۲
۸؎ یعنی بلندی ۱۲
۹؎ یعنی بزرگی ۱۲
۱۰؎ یعنی سرداری
۱۱؎ یعنی بلند اونچا
۱۲؎ یعنی ظاہر ۱۲

باقی

۱۳؎ یعنی مت بلند کرو اپنی آوازوں کو ۱۲
۱۴؎ یعنی خوب ظاہر
۱۵؎ یعنی بلند ۱۲
یعنی آواز ۱۲
۱۶؎ یعنی زائل نیست
۱۷؎ یعنی پرہیز ۱۲
نام ہے ایک صحابی کا
۱۹؎ یعنی بلند ۱۲
۲۰؎ یعنی آزردہ و غمگین ۱۲

سو پوچھا آپ نے یاروں سے یک روز | کہاں رہتا ہے ثابت مرد فیروز
نہ آیا پاس میرے کیا سبب ہے | کیا ہے ترکِ خدمت یہ عجب ہے
سعدؓ آئے ہیں اس دم اُن کے گھر کو | سو دیکھا ثابتِ مغموم تر کو
نہایت خستہ تر ہے اُن کا خاطر | سدا رونے سے ہیں مشغول ظاہر
کہے کیوں ہے تمھارا خستہ احوال | کہے میرے ہوئے ہیں حبط اعمال
کئی دن تک نبیؐ کے ساتھ میں نے | بلندی سے کیا ہوں بات میں نے
نہ جانوں کیا میرا احوال ہوگا | قیامت میں مرا کیا حال ہوگا
ہوئی ہے عقل میری اس گھڑی گم | نہ جانوں کیا ہے پاداشِ تکلم
یہ سُنکر سعدؓ نے اُس دم نبیؐ سے | کہے ہیں جا رسولِ ہاشمی سے
کہے حضرت نے میں ہوں اُس سے راضی | نہ نیکی کچھ ہوئی ہے اس کی ماضی
خدا بیشک سعادت اُس کو بخشے | عنایت سے شہادت اُس کو بخشے
اُسی راوی سے ہے اس طور منقول | ہوئی ہے یہ دُعا حضرت کی مقبول
شہادت کا ملا ہے اُن کو نامہ | ہوئے مقتول در حربِ یمامہ
غرض جس نے کیا حضرت کی تعظیم | وہ پایا ہے مقامِ جاہ و تکریم
گیا حضرت کے جو آداب سب بھول | ہوا مردود وہ رحمت سے معزول
نبیؐ کے رُتبہ عالی عجب ہیں | یہ بیشک سب یقیں افضالِ رب ہیں
کیا ہے حق نے عالی شان اُن کو | کیا ہے صاحبِ بُرہان اُن کو
نہیں رُتبے سے اُن کے کوئی آگاہ | خدا ہی جانتا ہے خوب واللہ
بیاں قرآں میں ہو اُنکے ادب کا | ہے شاہد بس کلام اللہ رب کا
یقیں جبریلؑ آکر حکم رب سے | سخن حضرت سے کرتے تھے ادب سے
خدا نے جن کو یہ بخشا ہے عظمت | بیاں جن کا کیا ہے جاہ و حرمت
تو پھر کس کو کہاں یہ طاقت و تاب | رکھے جو بس نگہ حضرت کے آداب
اُسی آداب کا ہے جو محل اب | لکھوں اس باب میں نادر نقل اب

۱ یعنی فتحمند ۲ یعنی غمگین ۳ یعنی آزردہ دیر لساں ۴ یعنی جاہل ۵ یعنی نابود ہوئے میرے اعمال سب باطل ہوگئے ۶ یعنی بدلا کلام کرنے کا ۷ یعنی شہیدی اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جانا ۸ یعنی نقل کیا گیا ۹ یعنی شہر کا نام

۳۳

۱۰ یعنی عزت و بزرگی ۱۱ یعنی نکالا ہوا ۱۲ یعنی مہربانیاں ۱۳ یعنی دلیل ۱۴ یعنی خبردار ۱۵ یعنی گواہ ۱۶ یعنی بزرگی ۱۷ یعنی مرتبہ و عزت ۱۸ یعنی عجیب

کہ جس دم وہ دو عالم کے شہنشاہ　　عروسِ بزم گاہِ لی مع اللہ
گئے معراج کو بامِ فلک پر　　عنایت بخشش ہو فوجِ ملک پر
ہوئے افلاک کے در اُس گھڑی باز　　ہوا ہے غیب سے اس دم یہ آواز
کہ محبوبِ خدا سلطان لولاک　　معلّےٰ آفتابِ ارض و افلاک
یہاں تشریف لا اپنے کرم سے　　فلک کو زیب بخشیں اب قدم سے
بُلا کر خلوتِ اعلیٰ میں اُن کو　　مقامِ قربِ اَوْ اَدْنیٰ میں اُن کو
کرامت کی عطا کر آج دولت　　سرافرازی کی بخشوں انکو خلعت
ہوا فرمانِ حق کا پھر ملک کو　　تمامی ساکنانِ نُہ فلک کو
کہ جب آویں یہاں محبوب اکمل　　محمد مصطفےٰ سلطان افضل
نظر کر تب جمال مصطفےٰ کو　　لقائے حضرتِ خیر الوریٰ کو
مکاں سے اپنے اُٹھ با جاہ و تکریم　　بجا لاؤ تمامی رسمِ تعظیم
یہ سُن فرمانِ حق بیشک ملک سب　　سواری مصطفےٰ کی دیکھ کر تب
اُٹھے اپنے مکان سے پھر وہ سارے　　بجا لا شیوۂ تعظیم بارے
ہوئے آنے سے حضرت کے شرفیاب　　کئے تسلیم حضرت کو باداب
مگر ہفتم فلک پر تھا ملک ایک　　جمال و حسن اور اجلال میں نیک
تھا بیٹھا نور کی کرسی پہ قائم　　ہزاروں تھے ملک اسکے ملازم
مکاں اُس کا تھا بالا سب مکاں سے　　بزرگی میں تھا اعلیٰ سب ملک سے
عبادت میں تھا وہ مشغول مادام　　نہ ذکرِ حق سوا رکھتا تھا کچھ کام
قریب اُس کے جب آپہنچے ہیں حضرت　　امام الانبیا سلطان ملّت
سوا اس ساعت وہ تھا مشغول افکار　　تھا غافل آپ کے آنے سے یکبار
مقرر اُس گھڑی وہ اس سبب سے　　وہیں بیٹھا رہا غافل ادب سے
اُٹھا اپنے مکاں سے وہ نہ اس دم　　تھا مشغولِ خدائے ہر دو عالم
اُسی ساعت غضب سے حق کے فی الحال　　ہوئے ہیں سوختہ اُسکے پر و بال

۱۳ باقی

گرا افلاک سے اُسدم زمیں پر
اُسی شامت سے بیشک سربسر تب
گئی اُس کی بزرگی خاک میں رل
غرض وہ بےکسی پر اپنی ہر دم
نظر کر اپنی اس صورت سے خواری
تھا دائم مبتلا وہ درد و غم میں
کئی مدت سے پھر جبریل آخر
ہوا ہے اتفاقاً سربسر تب
صدائے دردناک اس کی وہ کر گوش
جب اُس کے پاس آپہنچے ہیں اسدم
زمیں پر اِک ملک بے بال و پر ہے
نظر کر اس کی حالت یہ مقرر
لگے ہیں پوچھنے احوال یکبار
ملک ہے تو یقیں چرخ بریں کا
پڑا ہے خاک پر تو سربسر کیوں
گناہ سخت تر صادر ترے سے
رہی یہ حالت خواری عجب ہے
یہ سُن جبریل کی آواز ناگاہ
پھر اپنی آنکھ سے کر اشک جاری
کہ ساکن میں فلک پر تھا مقرر
ہوئی نیں کوئی خطا صادر میرے سے
مگر جس شب شہنشاہ دو عالم
گئے معراج کو چرخ عُلا پر

پڑا ہے خاک ذلت میں مقرر
ہوا ہے کوہ قاف اسکا مُقرّب
ہوا مضطر مقرر اور بیدل
لگا کرنے کو زاری اور ماتم
ہوئی ہے اُس کو حاصل شرمساری
پڑا داغ ندامت اور ندم میں
تفرج کو گئے اس طرف ظاہر
قریب اُس کے ہوا اُنکا گذر تب
ہوے جبریل کے تب باختہ ہوش
سو دیکھا آپ نے بادیدۂ نم
نہایت بےکسی سے نوحہ گر ہے
ہو مضطر اُس گھڑی ناموس اکبر
کہ اے بے بال و پر مسکیں دل افگار
ہے ساکن آسمان ہفتمیں کا
ہوا ہے اس طرح بے بال و پر کیوں
ہوا ہے کون سا ظاہر ترے سے
بیاں کر اس الم کا کیا سبب ہے
ملک نے سر اُٹھا حسرت سے کر آہ
لگا ہے بولنے با شرمساری
تھا حاکم بے شبہ لاکھوں ملک پر
قصور و جرم کچھ ظاہر میرے سے
مکرم اشرف اولاد آدم
گئے ہیں سیر کرنے جب سما پر

۱ یعنی جائے قرار ۱۲ ۲ یعنی رہنے کی جگہ ۱۲ ۳ یعنی سرفراز ۱۲ ۴ یعنی حیرانی ۱۲ ۵ یعنی شرمندگی ۶ یعنی پشیمانی ۷ یعنی سیر ۸ یعنی آواز ۱۲ ۹ یعنی سنکر ۱۲ ۱۰ یعنی دکھیا ۱۱ یعنی جبرئیل ۱۲

۱۲ یعنی زخمی ۱۲ ۱۳ یعنی آسمان بلند ۱۲ ۱۴ یعنی پر والا ۱۲ ۱۵ یعنی بے بازو ۱۲ ۱۶ یعنی ظاہر ۱۲ ۱۷ یعنی یکایک ۱۲ ۱۸ یعنی افسوس ۱۲ ۱۹ یعنی آنسو ۱۲ ۲۰ یعنی آسمان ۱۲

سواس دم ہیں یقیں اذکارِ حق میں
نہ رکھے حرمت کا اُن کے پاس خاطر
سواس باعث جلالِ کبریا سے
ہوئے ہیں سوختہ میرے پر و بال
رہا غفلت میں اس محبوبِ رب سے
سواس باعث گرا ہوں خاک پر اب
میرے گر کاش ہوتے بخت منصور
تو اس رنج و مصیبت اور الم میں
مقامِ قرب سے ویران ہوں آج
پڑا ہوں خاک ذلت پر یقیں اب
ہے وارد مجھ پہ یہ قہرِ الٰہی
مرا یہ سُن مقرر ماجرا اب
ہوا میں اس گنہ سے سخت نادم
میری اس بیکسی پر اب نظر کر
جنابِ حق تعالیٰ میں ادب سے
شفاعت سے میرے حق میں دعا اب
میرے ہی دل میں یہ اُمید کامل
شفاعت آپ کی مقبول کر اب
عطا کر اپنی رحمت سے پر و بال
کرے سب درد و غم یہ دور اس دم
یہ سن جبریل نے اس کی زبانی
گئے ہیں اس گھڑی افلاک پر تب
وسیلے شہ عالی گہر کا

تھا بیٹھا مشتغل انوارِ حق میں
اُٹھا نہیں اس گھڑی کرسی سے ظاہر
مقرر اس گھڑی قہرِ خدا سے
گرا ہوں خاک پر ذلت کے فی الحال
مُقَصِّر خدمت و رسمِ ادب سے
مصیبت ہے دل غمناک پر اب
نہ ہوتا خدمت عالی سے مجبور
نہ رہتا ایک ساعت درد و غم میں
پریشاں خاطر و حیران ہوں آج
ہوں بیکس اور محزون و غمیں اب
ہے ظاہر بس میری یہ روسیاہی
کرو مجھ پر کرم بہرِ خدا اب
غلامِ مصطفیٰ ہوں اور خادم
مقامِ قربت میں اب گذر کر
کرو بخشش طلب افضال رب سے
کرو حق سے برائے مصطفیٰ اب
وسیلہ سے نبی کے با فضائل
کرے حق اس گنہ سے درگذر اب
مقامِ قرب بخشے مجھکو فی الحال
عنایت سے کرو مسرور اس دم
کر اس کی بیکسی پر مہربانی
سرا اپنا رکھ ادب سے خاک پر تب
حبیبِ حق رسولِ بحر و بر کا

لہ یعنی ذکرِ الٰہی ۱۲
ٹہ یعنی مشغول ۱۲
سہ یعنی عزت ۱۲
ہ یعنی منصور ...
ہ یعنی ...
ہ یعنی ...
ہ یعنی قصد ۱۲

۱۲

باقی

یعنی شرمندہ و پشیمان ۱۲
یعنی رحمت و بخشش ۱۲
یعنی بادو ۱۲
یعنی فرشتوں ۱۲
یعنی بلند ذات ۱۲
یعنی اللہ تعالیٰ کے رسول ۱۲

بیان کرنے لگے ہیں اُس کا احوال
ہوا آواز یہ جبرئیل کو تب
میرے محبوبؐ کا اِس گھڑی نام
سو اس باعث دعا مقبول کر اب
کہو جا اس فرشتہ سے یہ ظاہر
اگر مطلوب ہے تجھ کو یہ فی الحال
تو پڑھ محبوب پر میرے مقرر
عطا کر اُس کی حرمت سے قدر اب
دکھا جاہِ شہِ لولاک تجھ کو
برکت سے پھر اُس کے تیری تقصیر
یہ سن جبرئیل نے حق سے بشارت
ملک یہ سن بشارت باعنایت
درودوں کی برکت سے اسی دم
بجا لا شکر حق وہ بے کرانہ
نبیؐ کی عظمت و حرمت سے فی الفور
عزیزو گوش کرنا تم بیاں یہ
کرو اب غور حضرت کے فضائل
کہو رتبہ یہ کیا ہے شاہِ دیں کا
فرشتہ جو مقرب تھا فلک پر
وہ اک ساعت ہو ذکر حق سے مشغول
سو اس باعث سے کھو اپنے پر و بال
ہوا قہر الٰہی اس پہ نازل
پھر آخر جو بنی آدم ہیں ظاہر

اسی ساعت جناب حق سے فی الحال
کہ اے دربار اعلیٰ کے مقرب
دعا کو تم نے بخشا ہے سرانجام
کیا اُس کے گنہ سے درگذر اب
کہ حق نے سب تیرے بخشا مقاصر
مقام قرب پاوے اور پر و بال
درود دے نہایت روح پرور
کروں تجھ کو عنایت بال و پر اب
کروں پھر قابل افلاک تجھ کو
عفو کر تجھ کو بخشوں جاہ و توقیر
کئے اس کام کی اس کو اشارت
لگا پڑھنے درودیں بے نہایت
ملے ہیں بال و پر پھر اسکو محکم
ہوا اوجِ فلک پر تب روانہ
ہوا ہے وہ مقرب حق کا اس طور
نبیؐ کی جاہ و عظمت کا نشاں یہ
بیانِ مکرمت اوصافِ کامل
حبیب حضرتِ جاں آفریں کا
تھا حاکم کا فرما سب ملک پہ
رہا ہے آپ کی خدمت سے معزول
گرا ہے خاک میں ذلت کی فی الحال
کمالات سب ہوئی ہو اسکی زائل
سدا غرق گنہ ہیں اور قاصر

یعنی سبب ۱۲ یعنی نزدیک کئے گئے گنہگار کو بخشے گئے ۱۲ یعنی گناہ ہیں ۱۲ یعنی نزدیکی ۱۲ یعنی بال و پر ۱۲ یعنی جان کا بخشنے والا ۱۲ بادشاہ لولاک یعنی رسول اللہ ۱۲ یعنی معاف ۱۲ یعنی مرتبہ اور عزت ۱۲

۵

یعنی خوشخبری ۱۲ یعنی بے انتہا ۱۲ یعنی بے انتہا ۱۲ یعنی بزرگی بلندی ۱۲ یعنی نفیس ۱۲ یعنی خدا تعالیٰ ۱۲ یعنی حکم فرما ۱۲ یعنی غافل ۱۲ یعنی بیکار نکالا گیا ۱۲ یعنی نقصان والا ۱۲

سیہ روئی سے جو اپنے گریجبار
وے ہیں مردود بیشک اور ملعون
جہنم کے ہیں قابل اور لائق
نہ ہے دوزخ سے اُن کی رستگاری
حقارت سے اگر جو لیوے یکدم
وہ ہووے خوار اس دنیا و دیں میں
سزا تقصیر کی وہ اپنے پاوے
شفاعت سے نبیؐ کی ہووے محروم
محبت اس سے رکھنا معصیت ہے
الٰہی دور رکھ صحبت سے اُن کی
ہر اک مومن کو توفیق ادب دے
محبت کا خزانہ کھول ہر دم
عطا کر سب مسلمانوں کو توفیق
مبارک نام حضرت مصطفےٰ کا
کریں جاری زباں پہ اپنی ہر بار
سلام بے نہایت اور صلوات
علیؑ کو خاکپائے مصطفےٰ کر
سنو حضرت کے اب دیگر فضائل
لکھا ہے راویوں نے اس طرح سے
کہ جتنے ہو گئے ہیں مُرسلِ رب
نہ کوئی پیدا ہوا روئے زمیں کا
خدا نے دی نبوت سب کو یکسر
نبوت نیں دیا حق نے کسے عام

کریں حضرت کی اس عظمت سے انکار
ہیں بیشک مبتلائے قہر بیچوں
سزاوار عذاب پُرعلائق
ہمیشہ دوزخی ہیں اور ناری
مبارک نام سلطان دو عالم
خلل انداز ایماں اور یقیں میں
سیہ رو قبر میں اپنا لیجاوے
رہے دونوں جہاں میں ہو کے مغموم
ملاقات اس سے کرنا شومیت ہے
پناہ میں اپنی رکھ الفت سے اُن کی
بجاں حبّ شہ عالی نسب سے
نبیؐ کی پیروی سے کر مُکرّم
کہ ناسب عزت و حرمت سے تحقیق
امام الانبیا نور الہدیٰ کا
ہمیشہ ہو سعادت کے طلبگار
پڑھیں حضرت پہ بارسم تحیات
دو عالم میں فدائے مصطفےٰ کر
بزرگی کا بیاں ہے جس میں کامل
بیاں سلطان عالم کا فرح سے
پیمبر قوم کے اپنے تھے وے سب
نبیؐ سارے جہاں اور آفریں کا
کیا تھا قوم کا اپنے پیمبر
ہر ایک کو قوم سے تھا اپنے بس کام

له معنے ہمارا ایسے بپٹی ۱۲
ے معنے عمل کے اللہ
ے معنے ۱۲ ے معنے علاقہ
ے معنے گناہ و مکانا ہے
ے معنے تکلیفوں کا عذاب ۱۲
ے معنی چھٹکارا ۱۲ ے
ے معنے ذلیل
ے معنے جہنمی
ے معنے ... ۱۲ ے

۱۱
باقی

له معنے بدنصیب ۱۲ ے
ے معنے گمراہ ۱۲ ے سلطان یعنی حضرت
ے معنے محبت ۱۲ ے علاقہ
ے معنے تابعداری ۱۲ ے نور
ے ابتداء کرنے ۱۲ ے آنحضرت ۱۲
ے معنے نیک بختی ۱۲ ے
ے معنے پیدا ہونے والے ... ۱۲ ے پیغمبر ...
ے معنے تمام مخلوق ۱۲

ہوا نہیں کوئی نبیؐ سارے جہاں کا
مگر حق نے شہِ ہر دو جہاں کو
خلائق پر کیا مبعوث یکسر
نبوت آپ کو بخشا جہاں کی
نبیؐ بیشک کیا ہے خاص سب کا
یقیں سارے جہاں کی سروری دے
کیا مبعوث ہے جنّات پر سب
ہوا نہیں کوئی نبیؐ جنّوں کا انساں
فضیلت ہے دگر مخصوص افضل
نبیؐ کو حق نے سب پر سروری دے
ہیں ختم المرسلیں سلطان مختار
نہ بخشا کس نبی کو حق نے یہ طور
ہوا منسوخ بیشک دین سب کا
ہے دینِ مصطفےٰ ہر دیں پہ غالب
یہ دیں ناسخ ہے بیشک تا قیامت
فضیلت ہے دگر مخصوص تر ایک
کہ حق نے اُس شہِ خیر البشر کو
گرامی اور اعلیٰ کر سبھوں سے
مدد کر ہر لڑائی میں مقرّر
کسی مُرسل کو یہ رتبہ دیا نہیں
عجب ہے مصطفےٰ کی ذات نامی
مددگاری کو آئے ہیں فلک سے
دگر ہے یہ فضیلت بس گرامی

مقرر بس تمامی انس وجاں کا
حبیبِ حق رسول انس وجاں کو
نبیؐ سب کا کیا ہے بس مقرّر
رسالت سربسر بس انس و جاں کی
نہ مختص کر رکھا ان کو عرب کا
کیا سب کا نبیؐ پیغمبری دے
نبیؐ ہیں سب کے اور پیغمبرِ رب
فقط مخصوص یہ حضرت کی ہے شاں
کہ جو پیدا ہوئے دنیا میں مرسل
کیا ختم النبییّ پیغمبری دے
رسولِ ہاشمی عالم کے سردار
نہ کہلایا ہے ختم المرسلین اور
یہ ناسخ ہے یقیں آئین سب کا
قوی دنیا میں اس دیں کے مطالب
نہ ہو منسوخ پاوے استقامت
بزرگی کا بیاں حضرت کی ہے نیک
حبیبِ حق رسولِ نامور کو
تمامی انبیا اور مرسلوں سے
ملائک کا دیا ہے بھیج لشکر
ملائک سے مدد کس کی کہا نہیں
ملائک واسطے جن کے تمامی
کیا حق نے مدد اُن کی ملک سے
کہ حق نے کر نبیؐ کو سب سے نامی

بجا معراج کو عرش بریں پر
نہ یہ رتبہ کسی مرسل نے پایا
یہ رتبہ حق نے خاص انکو دیا ہے
دگر بھی ایک فضیلت بس عجب ہے
کہ حق نے اس حبیب نامور کو
عطا کر سربسر شان مقدس
کہ یعنے ذات حضرت کو باکرام
ہیں داخل عالمیں میں جن وانساں
نبیؐ کی ذات اشرف سے مقرر
اگر اس فیض کے حدو بیاں میں
کروں لکھنے میں اس کے عمر سب صرف
ولے ہر ایک بیاں کو مختصر کر
لکھا ہے اس طرح علمائے دیں نے
کہ حضرت کی مبارک ذات سے بس
کئے حاصل سبھوں نے بہرہ مندی
ملائک جو فلک کے بام پر ہیں
خدا نے اُن کو ذات مصطفےٰ سے
ملائک سب نبیؐ سے بہرہ ور ہو
کئی اسرار سے جو سربسر سب
سبھوں نے مصطفےٰ سے فیض پا کر
یہ لکھتے ہیں کہ جب سلطان ملت
گئے معراج کو چرخ بریں پر
کئے مسرور تشریف عطا سے

دیا ہے قاب قوسین ان کو یکسر
نہیں کوئی عرش کی کر سیر آیا
مشرف نور سے اپنے کیا ہے
بزرگی کا بیاں حضرت کی سب ہے
معلےٰ آفتاب بحر و بر کو
کہا ہے رحمۃ للعالمین بس
کیا اپنے کرم سے رحمت عام
ملائک اور شیطان اور حیوان
ملا ہے فیض ان ساروں کو یکسر
مقرر استفادے کے نشاں میں
قیامت تک نہ پورا ہووے یکحرف
سناتا ہوں اشارہ اس کا یک سر
ہر اک کشاف اسرار یقیں نے
تمامی عالم آفاق و انفس
ہر ایک عالم نے پایا سربلندی
سو اس عالم میں داخل سربسر ہیں
کیا مسرور حضرت کی عطا سے
رہے ہیں واقف سر قدر ہو
ملائک تھے مقرر بے خبر سب
ہوئے سب بھید سے واقف مقرر
حبیب حق دُرِ دریائے وحدت
ملائک کو وہاں حضرت نے یکسر
مراتب اُن کو بخشے ہیں دعا سے

کو یعنے بلند ۱۲ سے اشارہ طرف آیہ ... یعنے وادیبی وصل الٰہی سے اللہ تعالیٰ نے آیہ ... معراج میں بلا کر ... اس کا زیبرو دیا ۱۲ قرب قاب ۱۲ ... یعنے بلند ۱۲ ... یعنے رحمت واسطے ... نام جہاں کے ۱۲ ... فائدہ ۱۲

۱۰ باقی

یعنے ... بھیدوں کے ۱۲ ... عالم ظاہر سے اور نفس ... عالم باطن سے ۱۲ ... سربلندی کا بیانی ... یعنے بھید ۱۲ ... یعنے جوہر ۱۲ ... یعنے ... بادشاہ دین کے یعنی آنحضرت ۱۲ ... بلند ۱۲

بھی اسرارِ الٰہی جو تھے مکتوم[1]
وہاں حضرت نے رمز معرفت[2] سے
ہزاروں بھید کے عقدے[3] تھے مجمل[4]
دیئے ہیں کھول سب دریائے اسرار
ملائک فیض پائے اس سے کامل
غرض اُس شب ملائک عام سارے
نظر کر آپ کا فیض گرامی[5]
بھی درگاہِ الٰہی کے مقرب[6]
خدانے ان سبھوں کو ہر غزا[7] میں
کمک[8] حضرت کی کر سب نے مقرر
خدانے اس سبب کر اُن کو نامی
کیا ہے سب ملک پر ان کو سردار
وسیلے سے نبیؐ کے سربسر وہ
سبھوں سے خاص تر ہیں وے مقرب
بھی لکھتے ہیں کئی اہل ہدایت
کہے جبرئیل سے تب شاہِ دیں نے
کہ اے جبرئیل رحمت سے مری اب
کہے جبرئیل نے اے شاہِ آفاق[14]
کیا ہے حق نے جب شیطاں کو مردود
اسی ساعت سے کر خوف الٰہی
میں اپنے خاتمہ پر کر نظر تب
ہوئی ہے وحی جب حضرت پہ نازل
ہوا بیباک ہر خوف و خطر سے

نہیں تھا بھید اس کا کس کو معلوم
کئے واقف سبھوں کی کیفیت سے
کئے اس رات کو حضرت نے سب حل[9]
ہوئے ہیں جلوہ گر سب اس سے انوار
کئے مطلوب کو سب اپنے حاصل
ہوئے ہیں بہرہ ور حضرت سے بارے
ملائک فیض پائے ہیں تمامی
ملائک جو گرامی خاص تھے سب
یقیں بھیجا جناب مصطفےٰ میں
کئے کفار کو نابود یکسر
مراتب سب کو بخشا ہے گرامی[10]
رکھا غازی[11] سبھوں کا نام یکبار
ملائک میں ہوئے ہیں نامور وہ
گنے جاتے ہیں اصحابِ نبیؐ سب
کہ جب نازل[12] ہوئی رحمت کی آیت
چراغِ خانۂ[13] علم و یقیں نے
ہوا کیا فائدہ تم کو کہو سب
معلّےٰ[15] آفتابِ بزمِ[16] عشاق
ہوا جب بابِ[17] رحمت اُس پہ مسدود[18]
یہ دیکھ اُس کے عواقب[19] اور تباہی
تفکر میں پڑا تھا سربسر تب
ثنا قرآں میں دیکھ اپنی کا حاصل
اُمور عاقبت دشوار[20] تر سے

[1] یعنی پوشیدہ ۱۲ [2] یعنی خداشناسی کے بھید ۱۲ [3] یعنی مشکلیں جن کا سمجھنا مشکل تھا [4] یعنی مختصر جو سب صاف ظاہر ہو [5] یعنی آسمان ۱۲ [6] یعنی بزرگ ۱۲ [7] یعنی نزدیک ۱۲ [8] یعنی جنگ و لڑائی [9] یعنی مدد ۱۲ [10] یعنی بزرگ [11] یعنی لڑائی میں کافروں کو قتل کرنے والا [12] یعنی فتح مند ۱۲ [13] یعنی گھر [14] یعنی روشن ۱۲ [15] یعنی جہاں ۱۲ [16] یعنی بلند [17] یعنی مجلس ۱۲ [18] یعنی دروازہ ۱۲ [19] یعنی بند [20] یعنی انجام کار ۱۲ یعنی بہت سخت و مشکل ۱۲

کیا معلوم خوش ہے کام میرا
یہ ہے فیض آپ کی ذات علا کا
ہوا محفوظ ہیں حضرت کے دم سے
عجب ہے ذات حضرت کی مکرم
ملائک جن سے پائے بہرۂ عام
یہ رتبہ آپ کا عالی عجب ہے
کرو اب غور اس شانِ علا کو
مقصر عقل اور قاصر زباں ہے
بھی جنوں کی تمامی قوم یکسر
خدا نے اُن کو ذات مصطفیٰ کا
بھی جنوں کی تمامی قوم بلا ے
ہوئے سب بہرہ ور حضرت کے دم سے
ہوئے ہیں دولتِ ایماں سے محظوظ
یہ لکھتے ہیں کہ جب عالم میں دیں کا
کئی جنوں نے جب پائے یہ اخبار
کرا پنے باز اُس دم دیدۂ ہوش
کئے معلوم یہ آخر زماں کے
وہاں سے قوم میں جا اپنی اُس دم
کہ آیا دور اب سلطانِ دیں کا
بھاں سب اُن سے یکسر فیض پاوے
جو رغبت دین کی اُن کی کرے گا
چلو اب دیکھ سلطانِ زماں کو
قدمبوسی سے پاکر فیض کامل

مقرر خیر ہے انجام میرا
مکرم خواجۂ ہر دوسرا کا
ملی ہے مخلصی مجھکو الم سے
گرامی ہیں عجب سلطانِ عالم
کئے حاصل سبھوں نے فیض اتمام
فضیلت خاص یہ حضرت کی سب ہے
جلالِ خواجۂ ہر دوسرا کو
فضیلت یہ عجب عالی نشاں ہے
ہیں داخل عالمیں میں سب مقرر
دکھایا فیض انوار ہدے کا
سلاطیں اور جو تھے عام سارے
مبارک سرورِ دیں کے قدم سے
رہے قہرِ خدا سے ہوکے محفوظ
ہوا شہرہ امام المرسلیں کا
سو آ خدمت میں سب حضرت کی یکبار
کلام اللہ کی آیت کو کر گوش
نبی ہیں رہنما سب انس و جاں کے
کئے اس بھید سے ساروں کو محرم
محمد رحمۃ للعالمیں کا
ہدایت کے سبھی رستے یہ آوے
وہ ایمن ہوکے دوزخ سے رہیگا
رسول حق شفیعِ انس و جاں کو
کریں ایماں کی دولت کو حاصل

سعادت کی یہ دولت بس عجب ہے ہدایت کا یہی ہنگام اب ہے
یہ سُن جنوں کا سارا فوج و لشکر سلاطین اور سب حکام یکسر
جمالِ مصطفےٰ کے ہو کے مشتاق قدمبوسی کا رکھ سب دل میں اشواق
مہاجر ہو وطن سے اپنے وے تب ہوئے مکّے کی وادی میں جمع سب
علَم تھے تین لاکھ ان سب میں نامی جواہر سے مکلّل تھے تمامی
ہزاروں ہر علم کے ساتھ تھی فوج گویا دریا تھا لشکر موج در موج
خبر اُن کی اُسی دم شاہِ دیں سے کہے جبریل نے ماہِ یقیں سے
اُسی ساعت شہنشاہِ دو عالم حبیبِ حق رسول جن و آدم
گئے تشریف لے مکّے سے باہر ہوئے خدمت میں وے سب آکے حاضر
قدمبوسی سے پاکر فیض کامل کئے ایمان کی دولت کو حاصل
تھے سلطاں اُن میں بارہ صاحبِ تخت سو حضرت نے بٹھا ان سب کو یکلخت
سکھا کر سب کو احکامِ شریعت سبھی تعلیم کر ارکانِ ملّت
کئے تب اُن کو رخصت شاہِ دیں نے چراغِ معرفت شمعِ یقیں نے
خبر قرآں میں یہ حق نے دیا ہے اُنھوں کے راز سے واقف کیا ہے
غرض حضرت کے دم سے عالمِ جن ہدایت پا ہوئے ہیں پاک باطن
اُسی دن سے رسومِ دینداری یقیں جنّوں کی ہے عالم میں جاری
طوائف جنّیوں کے بھی مقرر مسلماں اُمّتِ احمد ہیں یکسر
سبھی قدوی ہیں حضرت مصطفےٰ کے ہیں خادم خواجۂ ہر دوسرا کے
یہ لکھ جنّوں کا شمّہ حال نادر دکھایا فیض کے آثار ظاہر
خصوصًا جو بنی آدم ہیں سارے جو گذرے اور جو ہیں ہونے ہارے
سبھوں پر خاص حضرت کا کرم ہے مقرر عام یہ خوانِ نعم ہے
ہوئے ہیں مستفید اُس ذات سے سب ہوئے ہیں بہرہ ور برکات سے سب
ملی حضرت سے سب کو سربلندی ہوئی ہے سب کو حاصل بہرہ مندی

۱ نیک بختی ۱۲ ۲ یعنی وقت ۱۲ ۳ یعنی بادشاہ ۱۲ ۴ یعنی حاکم ۵ یعنی شوق ۱۲ ۶ یعنی گھر سے ہجرت کرنے والے ۱۲ ۷ یعنی جنگل ۱۲ ۸ نشان جھنڈا ۱۲ ۹ یعنی آراستہ اور جڑے ہوئے ۱۲ ۱۰

۸

۱۱ یعنی احکام دین پہونچانے ۱۲ ۱۲ یعنی بھید ۱۲ ۱۳ یعنی خبردار ۱۲ ۱۴ یعنی طائفہ ۱۲ ۱۵ یعنی جماعت گروہ ۱۲ ۱۶ یعنی فرمانبردار ۱۲ ۱۷ یعنی خدمتگار ۱۲ ۱۸ یعنی تھوڑا سا ۱۲ ۱۹ یعنی نعمتوں کا دسترخوان ۱۲ ۲۰ یعنی فائدہ مند ۱۲ ۲۱ یعنی فیضیاب ۱۲

ہدایت کا خزانہ کھول یکبار
کئی ہو پیروی سے ان کے ناری
ہوئے بدکار بھی ایمن بلا سے
ہوئی حاصل سبھوں کو رستگاری
کیا ہے حق نے اس رحمت کو بس عام
ہیں اس رحمت میں داخل سارے ظاہر
خدا نے کافروں کو بس مقرر
جو ہیں کافر و مشرک سر بسر سب
اماں دنیا میں سب پائے بلا سے
زمانے میں ہر ایک پیغمبروں کے
اُترتی تھی بلا سب کافروں پر
کبھی حضرت نوح کے طوفاں میں تب
ہوا ہے بھی جہاں میں باد آمادت
کہیں اُترے ہیں آتش کے شرارے
ہوا ہے صاعقہ بعضوں پہ نازل
کہیں نازل ہوا ہے قہر کا باد
خبر قرآں میں حق نے دیا ہے
تواریخوں میں بھی ہر قوم کا حال
ولے حضرت کا جب آیا زمانہ
سو ویسی کافروں پر اس زماں میں
نبی کی ذات کی برکات سے سب
بھی حضرت کے سبب بیشک حشر تک
عجب اُس ذات کا ہی فیض بس عام

کرے ایماں سے سب عالم کو سرشار
ولایت کا مکاں پائے گر آمی
بچے ہیں ہر گھڑی قہر خدا سے
قیامت تک ہے یہ سب فیض جاری
بنی آدم پہ یہ رحمت ہے مادام
جو ہیں دنیا میں مومن اور کافر
نہ محرومی دیا ہے اس سے یکسر
نبی کی ذات سے ہیں بہرہ ور سب
ہوئے محفوظ قہر کبریا سے
یقیں ایام میں ہر رہبروں کے
سبھی نابود ہوتے تھے مقرر
ہوئے ہیں غرق کافر اکیدم سب
ثمود و عاد کا سب قوم غارت
ہوئے ہیں اس سے بس نابود سارے
ہوئے ہیں اس سے سب دوزخ میں داخل
اُکھاڑا اس نے سب کی بیخ و بنیاد
سبھوں کے حال سے واقف کیا ہے
لکھا ہے سب مفصل اور اجمال
یہ رحمت کا سبھی تھا کارخانہ
نہ نازل کب ہوئی آفت جہاں میں
بچے ہیں ہر گھڑی آفات سے سب
نہ اُترے گی بلا دنیا میں بیشک
نزول فضل و رحمت کے ہیں ایام

عام یعنی بھرپور ۱۲ ... یعنی خوف ۱۲ ... بدکار ۱۲ ... یعنی چھٹکارا ۱۲ ... یعنی ہمیشہ ۱۲ ... یعنی بالکل ... وہ جو خدا کو ایک نہ جانے ... اور کسی کو بھی شریک کرے ... یعنی پناہ ۱۲ ... یعنی زمانے ۱۲ ... یعنی بالکل ... ۱۲ ... یعنی بلاک ... ۱۲ ... اور ... ۱۲

۸
باقی

۱۱ شرر یعنی چنگارے ۱۲
۱۲ صاعقہ یعنی بجلی جو ابر سے زمین پر گرے ۱۲
۱۳ باد یعنی ہوا ۱۲
۱۴ ... یعنی خبر ۱۲
۱۵ ... یعنی خبردار ۱۲
۱۶ ... یعنی تفصیل وار ۱۲
۱۷ ... یعنی مختصر ۱۲
۱۸ ... یعنی قیامت ۱۲
۱۹ ... یعنی ...

یہ ہے دنیا میں رحمت کا فزوں پر
قیامت میں بھی جو ہیں بعضے کافر
شفاعت سے تب اس عالی نشاں کی
عذاب سخت سب تخفیف اُن پر
عجب ہے فیض یہ حضرت کا نادر
بیاں اس فیض کا کس سے ادا ہو
وہ ایسے ہی حبیب خاص ہیں بس
گنہ گاروں پہ بھی اُن کا کرم ہے
زمانے میں مقرر سب نبی کے
گنہ اُمت سے گر ہوتا تھا صادر
اسی دم اُس گنہ کے وہ سبب سے
فضیحت اور رُسوا ہو کے یکسر
اُترتی منھ پہ تھی اُس کے سیاہی
کئی قوم اس گناہ و معصیت سے
کوئی مبروص اور مجذوم ہو کر
ہوئے ہیں بھی کئی ناپاک صورت
کئی بندر ہوئے اور گرگ خونخوار
اسی صورت سے اُمت انبیا کی
کیا ہے جس نے بدکاری مقرر
رکھا نیں کس نبی کا پاس خاطر
کیا نیں درگذر کس نے گنہ سے
تواریخوں میں احوال انکا سب ہے
جو گذرا واقعہ اُن پر مفصل

سبھی بیدین و سارے مشرکوں پر
عذاب سخت ہوگا ان پہ ظاہر
حبیب حق رسولؐ دو جہاں کی
کرے گا حق تعالے بس مقرر
ہیں جس سے بہرہ ور مشرک و کافر
صفت اُس ذات کی مرقوم کیا ہو
عجب ذات اُنکی ہے اعلیٰ و اقدس
نظر رحمت کی سب پر و مدام ہے
جو آگے ہوگئے مرسل سبھی کے
کوئی گر امر میں رہتا تھا قاصر
خدائے پاک کے قہر و غضب سے
بھی ہوتا مسخ صورت وہ مقرر
سزا پاتا تھا از قہر الٰہی
ہوا ہے مسخ صورت شومیت سے
رہا ہے عقل اور ایمان کھو کر
کئی خنزیر کی پائے ہیں مورت
کئی خرس و شغال مردم آزاد
جو تھی دنیا میں ہر ایک رہنما کی
سزا اُس کو دیا ہے حق نے یکسر
نہ کر احساں کسی مرسل پہ ظاہر
سزا بیشک لیا ہر روسیہ سے
بیاں ہر قوم کا نادر عجب ہے
لکھا بیشک ہے آخر تا بہ اول

مگر جب سے خدائے انس و جاں نے
کیا پیدا شفیع المذنبیں کو
سو اس ذات مقدس کے سبب سے
بلا اور قہر سب موقوف کر کر
رکھا ہے سب کے تئیں امن و اماں میں
گناہوں سے نہ کر کس کو فضیحت
برکت اُس نبیؐ کی یہ دکھا کر
گناہوں کو سبھوں کے ڈھانک یکسر
عجب ہے ذات حضرت کی مکرم[۱]
وسیلے ہیں گنہ گاروں کو سارے
سبب سے اُن کے ہم قہرِ خدا سے
ہوئی ہے جن کے آگے مسخ[۲] صورت
نہ بدکاری میں کچھ ہم اُن سے کم ہیں
ولیکن ہم طفیل اس شاہِ دیں کے
خدا کے قہر سے محفوظ[۳] سب ہیں
نہ رسوا اور فضیحت ہم ہوئے ہیں
محض یہ خاص حضرت کا کرم ہے
قیامت میں بھی ہے اُمید محکم[۱۰]
کریں حضرت شفاعت سبکو بارے
تصدق آپ کے قدموں پہ جاں ہے
الٰہی اس نبیؐ کے فیض سے اب
اماں میں رکھ ہر اک شر و بلا[۱۱] سے
قیامت میں نہ کر حضرت سے محروم

خداوند زمین و آسماں نے
مکرم رحمتہ[۱] للعالمیں کو
رکھا محفوظ ساروں کو غضب سے
فضیحت اور رسوائی سے یکسر
کیا نیں مبتلا کس کو جہاں میں
نہیں کرتا ہے کس کی مسخ صورت
رکھا نیں کس کو بیشک مبتلا کر
نظر رحمت کی کرتا ہے مقرر
مقرر فیض پایا اُن سے عالم
عجب حامی[۲] ہیں بدکاروں کو بارے
بچے ہیں سب مصیبت اور بلا سے
جو اُتری شومیت[۳] سے اُنپر آفت
زیادہ بلکہ اُن سب سے ظلم[۵] ہیں
حبیبِ حق شفیع[۶] المذنبیں کے
سدا دلشاد[۷] اور محظوظ[۸] سب ہیں
نہ پامالِ مصیبت ہم ہوئے ہیں
یہ اُن کا فیض جاری دمبدم ہے
عذابوں سے رہائی[۹] پائیں ہم سب
رہیں آزاد ہو دوزخ سے سارے
یہ کیا فیض آپ کا عالی نشاں ہے
نہ کر محروم اس عاصی[۱۲] کو تو کب
فضیحت اور عذاب برملا سے
شفاعت کی نہ کر دولت سے محروم

[۱] یعنی بزرگ ۱۲
[۲] یعنی مددگار ۱۲
[۳] یعنی بدبختی ۱۲
صورت بدلنا اعمال سے ۱۲
[۴] یعنی ساسا ... ۱۲
[۵] یعنی مشہور ... ۱۲
شفاعت کرنیوالے گنہگاروں کے ۱۲
[۶] یعنی ہمیشہ ۱۲
[۷] یعنی خوش ۱۲

باقی

[۸] یعنی بہرہ ور ۱۲
[۹] یعنی مخلصی ۱۲
[۱۰] یعنی گنہگار ۱۲
[۱۱] یعنی بے عیب ۱۲
[۱۲] یعنی گنہگار ۱۲
[۱۳] یعنی فتنہ ۱۲

علی ہے یا رسول اللہ گنہ گار
نہ کوئی اسکا جہاں میں داد[1] رس ہے
سنو حضرت کے اس فیض و کرم[2] سے
ہوئے ہیں بہرہ ور[3] جن و ملک سب
نہ شیطاں بھی ہوا رحمت سے محروم[4]
دلیل اس بات پر محکم[5] ہے کامل
کہ جس دم اس حکیم لم یزل[6] نے
درِ[7] رحمت سے کر ابلیس کو دور
فرشتہ ایک تھا جابر[8] و قاہر
کہ اسکو قہر کے ہاتھوں سے ہر روز
فرشتہ وہ ہمیشہ حکم رب سے
تھا ابلیس اُس بلا میں بس گرفتار
ہوئی حضرت پہ جب آیت یہ نازل
کہا ابلیس نے تب یا الٰہی
نبیؐ کی ذات سے ہیں بہرہ ور سب
کیا ہے اُن کو رحمت عالمیں[9] کا
کیا ہے تونے عالی عظمت اُن کی
سبھی کفار و مشرک جو ہیں منحوس
عجب عالی یہ شانِ احمدی ہے
مجھے بھی فیض اور رحمت سے اُن کی
درِ رحمت سے حضرت کے پھر اُمت
یہ سن ابلیس کی زاری[10] خدا نے
فرشتہ اُس پہ تھا جو سخت قاہر[11]

نظر رحمت کی رکھئے اُس پہ ہر بار
سوا یہ آپ کے فریاد رس ہے
مبارک سرورِ عالی کے دم سے
مسلماں کا فرد عاصی[12] ہر اک سب
رہا نہیں فیض سے حضرت کے محروم[13]
ہیں راوی اس کے عارف[14] اور عاقل
خدائے پاک بیچوں بے مثل نے
کیا ملعون و مردود اور مقہور
ہوا ہے حکم حق تب اُس پہ صادر[15]
طمانچے مارتا تو خون جگر سوز[16]
طمانچے مارتا تھا تو غضب سے
سدا قہر خدا سے اُس پہ تھی مار
کہ رحمت جس میں ہے عالم کو حاصل
عجب ہے یہ میری بس روسیاہی
ملائک اور یہ جن و بشر سب
خلائق اور سارے آفریں[17] کا
ہے جاری سب پہ بیشک رحمت اُنکی
ہوا نہیں در سے کوئی حضرت کے مایوس[18]
یہ رحمت عام اُن کی سرمدی[19] ہے
نہ کر محروم تو رحمت سے اُن کی
مجھے مایوس اس در سے بنا مت
جنابِ خالقِ ارض و سما نے
کیا اس طور سے حکم اُس پہ صادر[20]

[1] یعنی فریاد کو پہنچنے والا [2] یعنی بخشش ۱۲ [3] یعنی فیض پانے والے ۱۲ [4] یعنی گنہگار [5] یعنی بے نصیب ۱۲ [6] یعنی مضبوط [7] یعنی خدا کے ولی ۱۲ [8] یعنی اللہ تعالے ۱۲ [9] یعنی دروازہ ۱۲ [10] یعنی جبر کرنے والا اور قہر کرنے والا ۱۲ [11] یعنی جاری ہونے والا ۱۲ [12] یعنی جگر جلانے والا ۱۲ [13] یعنی تمام جہان ۱۲ [14] یعنی تمام مخلوقات ۱۲ [15] یعنی نا امید ۱۲ [16] یعنی ہمیشہ ۱۲ [17] یعنی اپنی عاجزی ۱۲ [18] یعنی پیدا کرنے والا زمین اور آسمان کا [19] یعنی قہر نازل کرنے والا ۱۲ [20] یعنی ظاہر ۱۲

کہ اس کے سو طمانچے ہیں جو رانتب[۱]
سو میں نے ذاتِ احمدؐ کے لئے اب
نہ ہووے اُن طمانچوں سے وہ معذب[۲]
میرے محبوب کے در سے بھی یہ بس
نبیؐ کی ذات کی رحمت ہے کامل
غرض اُس پر جو پڑتی تھی سدا مار
اُسے بھی فیض حضرت سے ملا ہے
ہوا نہیں آپ کے محروم در سے
عجب ذاتِ نبیؐ ہے رحمتِ عام
ہے شیطاں جو خدا کے در سے مردود
وہ حضرت کی بھی اس رحمت سے الحق[۳]
نبیؐ کے فیض سے بس شاد ماں ہو کر
نبیؐ کے ہیں عجب یہ عظمت[۹] وجاہ
یہاں اُمید کا پایہ ہوا سخت
نبیؐ کے جب درِ دولت سے یکبار
تو ہم کو کس طرح سے پھر الٰہی
شفاعت سے کرے حضرت کی محروم
الٰہی اب برکت سے نبیؐ کی
اُٹھا دنیا سے با ایمان سب کو
نہ کر ہم بے کسوں کو سخت مغموم[۱۴]
علیؔ کو بھی جو ہے عاصی[۱۶] نہایت
بھی حیواں ہیں کئی اقسام ظاہر
غرض سب نے نبیؐ سے فیض پاکر

یہ ہوتا ہے سدا اس سے معاتب[۴]
طمانچے بس کیا موقوف وہ سب
اُسے بھی ہووے حاصل فیض محبوب
نہ ہووے اس طرح محروم و بیکیس
اُسے بھی ہووے بہرہ[۵] اُس سے حاصل
بلا میں تھا یہ شیطاں بس گرفتار
سدا کی مار سے وہ بچ رہا ہے
یہ پایا فیض اُس عالی قدر سے
نہ کوئی اُن سے ہوا محروم و ناکام[۶]
شقاوت کے ہیں آثار[۷] اُس میں موجود
نہ مایوس اور ہوا محروم[۸] مطلق
طمانچے سے رہا آزاد ہو کر
عجب یہ شان ہے العظمۃ[۱۰] اللہ
عجب ہیں یہ ہمارے پس جواں بخت[۱۱]
ہوا نہیں نا اُمید ابلیس بدکار
نبیؐ کے در سے دیوے روسیاہی
کرے کس طور نومیدی سے محروم
اسی شان جلالت[۱۲] سے نبیؐ کی
یقیں کر لائق غفران[۱۳] سب کو
نہ کر حضرت کی اس رحمت سے محروم[۱۵]
یہ دولت کر کرم سے تو عنایت
بہائم[۱۷] مرغ و ماہی اور طائر[۱۸]
کئے ہیں امنیت[۱۹] حاصل مقرر

ل۱ دور دورہ کامل ۱۲ ل۲ یعنی عذاب پانیوالا ۱۲ ل۳ یعنی عذاب کیا گیا ۱۲ ل۴ یعنی حضرت ل۵ یعنی حصہ ل۶ یعنی بے مراد ۱۲ ل۷ یعنی نشانات ۱۲ ل۸ یعنی بے نصیب ل۹ یعنی بزرگی ل۱۰ یعنی تمام بزرگی اللہ کیلئے ہے ۱۲

۶ باقی

ل۱۱ بمعنی اشر قسمت کو ہیگا ل۱۲ یعنی بزرگی ۱۲ ل۱۳ یعنی بخشش ۱۲ ل۱۴ یعنی رنجیدہ ل۱۵ یعنی بے نصیب ۱۲ ل۱۶ یعنی گناہ کرنیوالا ۱۲ ل۱۷ یعنی چارپائے جانور ل۱۸ یعنی اڑنیوالے جانور ل۱۹ یعنی پناہ ۱۲

سبھوں کو حق نے بس قحط وبلا سے
ملا ہے فیض سب کو مصطفیٰ کا
لکھائیں حال ہر ایک کا مفصّل
شفاعت کا لکھوں اب حال شمّہ
کہ حق نے اُس شفیع المذنبیں کو
شفاعت کی اجازت دیے یکبار
کتابوں سے بھی ظاہر یہ خبر ہے
بھی ہے یہ قول اس محبوب رب کا
شفاعت اذن پر ہوتی جو موقوف
نہ کہلاتے شفیع المذنبیں وہ
قیامت میں یہ ہوتی بات سب حل
وے حق نے رضا دے خاص یکبار
رضا جو مُرَّۃ ہے بعد اُخریٰ
مقرر شیوۂ مُمتاز ہے یہ
نہ واقف ہے کوئی اس کیفیت سے
چہ آگاہی بود ہر مشت خس را
شفاعت سے جو ہے حضرت کی منکر
نبیؐ کی ذات پہ بیشک سند ہے
ہیں راوی سب اسی صورت سے ناقل
کہ حضرت سرورِ دیں شاہِ آفاق
گناہوں پر اس اُمت کے نظر کر
مقدس خاطر اشرف کو غم میں
تو اس دم اُس خدائے جل شاں نے

رکھا محفوظ رنج بر ملا سے
حبیبِ حق رسولِ کبریا کا
کہ ہوتی ہے حقیقت یہ مطوّل
کروں ظاہر فضائل کا کرشمہ
مفسّر در رحمۃ للعالمیں کو
کیا اس امر میں بس ان کو مختار
دلائل اس سخن پر معتبر ہے
کہ ہیں شافع مشفع بس ہوں سب کا
نہ کرتے اس طرح سے ذکر موصوف
نہ ہوتے رحمۃ للعالمیں وہ
بغیں جھگڑا وہاں ہوتا یہ فیصل
شفاعت میں کیا حضرت کو مختار
محض یہ بس رسوخیت ہے ادنےٰ
عجب طور نیاز و ناز ہے یہ
نیاز عاشق و معشوقیت سے
نیابد نعمہ پرد ازی جرس را
وہ بیشک ہے یقیں مردود کافر
شفاعت آپ کی بے حصر و عد ہے
کہ جو اس بات سے واقف ہیں کامل
شفیع المذنبیں محبوبِ خلاق
عواقب میں تفکر سر بسر کر
سدا رکھتے تھے اُمت کے الم میں
حکیمِ پاک خلّاقِ جہاں نے

لہ یعنی بالکل ۱۲ سہ یعنی دراز ۱۲ سہ یعنی ظہور دکھلانا ۱۲ ہے یعنی مفسّر ۱۲ ھے یعنی دلیلیں ۱۲ لہ یعنی سفارش کرنیوالا ۱۲ کہ یعنی آسان ۱۲ شہ یعنی ایک دفعہ اور اُخریٰ یعنی دوسری دفعہ ۱۲ ہ یعنی مضبوطی ۱۲ نلہ یعنی طریقہ ۱۲ للہ کیا خبر ہوئے ہر گھاس کو ۱۲ سلہ یعنی آئی ہو خوش آوازی جرس کو ۱۲ گھنٹی کو ۱۲ مسافروں کیلئے اعلان ہے یعنی جس طرح گھنٹی کو

۱۱

گانا خوش آوازی جرس یعنی بلا جس طرح گھنٹہ بجانا آتا ہے گرچہ بھی حضرت کے مرتبہ کو بیان کرنے کا ۱۲ یعنی انکار کرنے والا ۱۲ یعنی بیشمار و بے انتہا ۱۲ یعنی بے گنتی ۱۲ یعنی بخشوانے والا گنہگاروں کا ۱۲ یعنی بادشاہ جہاں کے ۱۲ یعنی شفاعت کرنیوالے گنہگاروں کے ۱۲ یعنی محبوب اللہ تعالیٰ کے ۱۲ یعنی انجام کار ۱۲ یعنی عاقبت ۱۲ یعنی رنج ۱۲

نہ چاہا غم میں بس محبوب اُس کا
اُسی ساعت بصد اعزاز و اکرام
کہ اے محبوب میرے دلبر خاص
نہ دکھ اُمت کا اپنے دل پہ کچھ غم
تجھے بخشوں جو تو چاہے وہاں تک
کہ لیتے ہوں رضا کا تیرے طالب
یہ سُن حضرت نے اُس دم کبریا سے
کہ اے خالق میرے دانائے اسرار
مجھے اپنا کیا ہے تو نے محبوب
تو مجھ کو تیری عزت کی قسم ہے
کہ دوزخ میں رکھے گر کوئی گنہگار
لکھا جو ذا الضحیٰ میں ہے فترضیٰ
غرض اُس سرورِ دیں کے مراتب
خدا نے جو شہ اکمل کو بخشا
ہوئے ہیں برگزیدے جو خدا کے
رضائے حق طلب کرتے تھے سارے
ولے خود حق رضا جوئے نبی ہے
ندانے دے رضا سب عام یکبار
دلائل دے یہ نادر آشکارا
روایت ہے یہ سب علمائے دیں سے
کہ حق نے اُس شفیع المذنبیں کو
عنایت سے عطا کر ملک محمود
سوائے آپ کے کس کو مکاں یہ

رہے وہ دلبرِ مطلوب اُس کا
رضامندی کا یہ بھیجا ہے پیغام
حبیبِ کبریا معمورِ اخلاص
سدا رکھ دل کو اپنے شاد و خرم
کہ ناراضی تو ہووے اُس سے بیشک
اگر دل خوشنود تجھ کو با مطالب
کہے ہیں اس طرح بیشک خدا سے
خدائے پاک خلاقِ جہاندار
رضامندی میری رکھتا ہو مطلوب
تیری قدرت و صنعت کی قسم ہے
نہیں اس کام میں راضی ہوں یکبار
دلیل اس قول پر دیکھو ہے برجا
ہیں اعلےٰ اور نامی با مناقب
نہ یہ رتبہ کسی مرسل کو بخشا
نہ رسنا دے یقیں اُس کبریا کے
تھی مرضی حق کی مطلوب اُنکو یارے
رضا کا آپ طالب بس یہی ہے
کیا ہے بے شبہ حضرت کو مختار
شفاعت کا لکھوں احوال سارا
تمامی اہل دانش اور یقیں سے
امام الاولیں والآخریں کو
شفاعت کا مکاں بخشا ہے مسعود
نہ بخشنے کا عطا کر عز و شاں یہ

کہ یعنی جوش ۱۲ سے یعنی جاننے والے بھیدوں کے سے مطلب کارگری ۱۲ سے وہ او رساہ بڑے کامل سے یعنی رسول اللہ سے یعنی ہوئے مقبول مقبول پسند ہوئے سے یعنی جو قصور وی ڈھونڈھنے والا ۱۲

۵ قافیہ یائی

سے یعنی دلیلیں ۱۲ سے یعنی ظاہر ۱۲ سے یعنی علماء لوگ ۱۲ سے مراد ہے مقام محمود سے شفاعت کے روز جائے رسول مقبول اس مقام پر اللہ تعالیٰ سے درخواست شفاعت کریں گے ۱۲ سے یعنی بیشک ۱۲

محض یہ خاص مُلک سُخن مدی ہے
بھی لکھتے ہیں کہ حضرت کی شفاعت
ہر اک اقسام کا احوال نادر
قسم پہلی شفاعت کی یہ بس عام
یہ لکھتے ہیں کہ جس دم خاص اور عام
کھڑے رہ جاویں سب عرصات میں آ
وہاں گم ہووے گی بس عقل سب کی
عجب ساعت ہے وہ خونِ جگرسوز
سبھوں پر تشنگی بس ہووے غالب
وہ شدت تشنگی کی اور تباہی
تمامی انبیا وہ شور و شر دیکھ
کرے گی تاب و طاقت اُنکی پرواز
نہ ہوگی اس طرح سے کس کی طاقت
مگر اُس دم امام ہر دو عالم
شفیع المذنبیں سالارِ اُمت
سراج بحر و بر خورشید دارین
بلا میں دیکھ سب اُمت کو اپنے
کہیں گے یا الٰہی اُمتی بس
شفاعت کے ہو پھر طالب خدا سے
یقیں عرصات کے عالم کو سارے
یقیں عظمیٰ شفاعت اسکا ہے نام
دگر حضرت کی نادر ہے شفاعت
کہ ہیں جو پاک مقبولِ الٰہی

مقام عز و جاہِ احمدی ہے
سے سات اقسام پر با صد عنایت
لکھوں ہوں مختصر کر سب کو ظاہر
ہے داخل اُس میں سارا خلق تمام
جو ہیں اہل جفا اور اہل اسلام
مقام شدت و آفات میں آ
جو دیکھیں گے جلالت قہر رب کی
قیامت کا ہے مشکل تر وہی روز
کریں سختی سے آ قالب پہ قالب
سو ہے ہنگامہ قہرِ الٰہی
یقین قہر الٰہی سر بسر دیکھ
کریں سب اس گھڑی نفسی کی آواز
کرے اُس دم طلب حق سے شفاعت
حبیبِ حق رسولِ جن و آدم
امام المرسلیں غمخوار اُمت
محمد مصطفےٰ سلطانِ کونین
تمامی تابعِ ملت کو اپنے
یہ حاصل اُن کو ہے شانِ مقدس
جناب مستطاب کبریا سے
چھڑاویں گے شفاعت کر کے بارے
شفاعت ہے گرامی تر یہ بس عام
وہ ہے مخصوص بہر اہل طاعت
نہیں اعمال میں جن کے سیاہی

ا یعنی پھیلی ۱۲ ۲ یعنی ظالم ۱۲ ۳ یعنی میدان قیامت ۴ یعنی سختی ۱۲ ۵ یعنی بدی ۶ یعنی پیاس ۷ یعنی وجود بدن ۸ یعنی اسوہ مجاز از الحرکت ۹ یعنی ساعت

کرنے والے گنہگاروں کی ۱۰ یعنی پیشوا پیغمبروں کے ۱۱ یعنی چراغ ۱۲ ۱۲ یعنی دونوں جہان ۱۳ یعنی دین و مذہب ۱۴ یعنی پاک ۱۵ یعنی نہایت پسندیدہ ۱۶ یعنی بہت بزرگ ۱۲

ہوا نہیں کب گنہ کچھ اُن سے صادر
وے سب اہلِ ولا اور اہلِ طاعت
شفاعت سے شہِ خیر الورا کی
اماں دے آتشِ دوزخ سے اُن کو
کرے جنت میں حق اُن سب کو داخل
شفاعت ہے جو حضرت کی وہ ثالث
کہ جو تھوڑے گنہ سے اپنے بارے
شفاعت کر شہِ مختار اُن کو
دخولِ نار سے سب کو بچاویں
لجاویں اُن کو پھر جنت میں یکسر
شفاعت کے چہارم ہیں جو اقسام
کہ جو اپنے گناہوں کے سبب سے
رہیں جو آتشِ دوزخ میں جا کر
شفاعت اُن کو کر سلطان کونین
نکالیں آتشِ دوزخ سے باہر
رکھ اپنے سایۂ رافت میں اُن کو
شفاعت کے جو ہیں اقسام پنجم
سبھی اہلِ نبوت اور ولایت
کہ جن کا مرتبہ اعلیٰ ہے سب سے
کرے حق جنتوں میں اُن کو داخل
شفاعت سے وے حضرت مصطفیٰ کی
کریں بس درجۂ اعلیٰ کو حاصل
شفاعت جو ہے ششم بس گرامی

ہیں طاعت سے منور جن کی خاطر
مجاہد اور مکمل با عنایت
محمد مصطفیٰ مشکل کشا کی
حساب اور پرسشِ برزخ سے اُنکو
کرے دیدار سے اُن سب کو خوشدل
کئی ٹوٹے یقیں ہیں اُن سے وارث
ہوئے ہیں مستحق دوزخ کے سارے
مکرم دلبرِ جبار اُن کو
درِ دوزخ سے باز اُس دم پھراویں
سبھی مسرور ہو جاویں مقرر
محقق اس کے کئی ہیں صنف ناکام
مقرر اُس گھڑی جو قہرِ رب سے
بڑے گرزوں کی بیٹھک مار جن پر
امام الانبیا شاہِ فریقین
کریں آزادیت سے شادِ خاطر
لجاویں ساتھ پھر جنت میں اُن کو
ہیں حق دار اُس کے سارے نیک مردم
بھی مقتولانِ پیکارِ شہادت
مقامِ قربیت اولیٰ ہے سب سے
قصورِ خلد میں بخشے منازل
امامِ الانبیا والاولیا کی
ملیں اعلیٰ تران کو سب منازل
وے مقبولانِ یثرب ہیں تمامی

۴
باقی

مدینے میں جو ہوویں فوت سارے
کئے حضرت نے اس صورت مذکورہ
خصوص اُن کے لئے میں باعنایت
جسے ہو استطاعت وہ کرے سیر
کہ تا میری شفاعت سے بلندی
علی کو یا الٰہی سوئے یثرب
کہ تا حضرت سے وہ بھی فیض پاوے
ہے ہفتم بس شفاعت بہر کفار
مقیم درکِ اسفل در جہنم
شفاعت سے نبی کی ان کو غفار
رہے تخفیف کا حکم اُن پہ جاری
غرض حضرت کی رافت یہ عجب ہے
شفاعت اُن کی ہے مقبول یکسر
ہیں محتاج اُن کے بیشک عام اور خاص
جسے چاہیں وہ شدت سے بچا دیں
قیامت میں کریں جس کی حمایت
کریں جس سے وہ نفرت اور بہانہ
شفیع ایسا کہاں سے پھر وہ پاوے
الٰہی تو کرم سے اپنے یکسر
علی کا بھی نصیب کر دے اکمل
غرض لکھتے ہیں یوں اہل کرامت
نبی ہوویں وہاں اُمت کے حامی
نہ لیویں ایک دم آسودگی وہ

وے قابل اس شفاعت کے ہیں بارے
مدینے میں مفرد جو ہیں مقبور
کروں حق سے طلب بیشک شفاعت
یہاں آ کر مرے یہ کام ہے خیر
کرے حاصل مقام بہرہ مندی
لجا اور دے سُلا در کوئے یثرب
بھی مقبور ان یثرب سے کہاوے
کہ جو ہوویں شدائد میں گرفتار
عذاب سخت ہوویں اُن پہ ہر دم
کرے آساں عذاب سخت و دشوار
رہے آسانیت سے ہیش کاری
تفضل اور فیض اُن کا یہ سب ہے
ہے فیض اُن کا عجب معقول یکسر
سبھی اہل صفا اور اہل اخلاص
مصیبت اور محنت سے بچا دیں
خدا کی اُس پہ ہے بیشک عنایت
کہو اُس کا کہاں ہے پھر ٹھکانہ
جو اس کو اس عذابوں سے بچاوے
شفاعت سب کو کر ان کی میسر
کہ ہوویں اُس کے شافع ختم مرسل
کہ ہووے جس گھڑی قائم قیامت
تفضل اپنا رکھ اُن پر گرامی
طلب سب کی کریں بہبودگی وہ

۱ یعنی بیان ۲ یعنی طاقت توفیق ۳ یعنی مقصود دلی ۴ یعنی طرف ۵ یعنی مدینہ منورہ کی گلی میں ۶ یعنی سمجھو ۷ یعنی بیچ کے ساتویں جہنم میں ۸ یعنی مہربانی ۹ یعنی ظالم ۱۰ یعنی خالص محبت رکھنے والے ۱۱ یعنی سختی ۱۲

۱۲

۱ یعنی درد ۱۲ ۲ یعنی دوری ۱۲ ۳ یعنی سبب شفاعت کرنے والا ۱۲ ۴ یعنی کامل ۵ یعنی سرتاج پیغمبروں کے یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲ ۶ یعنی مددگار ۷ یعنی بزرگی ۸ یعنی آرام ۱۲ ۹ یعنی بہتری ۱۲

ہیں عالی ان کی سب شانِ جلالت ۔ معزز اور مکرم ہیں کمالت
کرامت کے دکھاویں سب مقامات ۔ کریں جاری وہاں بھی خرق عادات
گرامی تر سبھی اعزاز اُن کے ۔ نشر ہوویں وہاں اعجاز اُن کے
روایت ایک سند ہے اس مکاں میں ۔ نبیؐ کے جاہ و عزت کے بیاں میں
کہ ہووے جس گھڑی قائم قیامت ۔ کرے عرصات میں خلق استقامت
سو اُس دم کھول دروازے قہر کے ۔ کریں مفتوح ساتوں در سقر کے
نکل کر آگ تب دوزخ سے باہر ۔ بیکایک گھیر لیوے سب کو ظاہر
غضب میں دیکھ اس آتش کو بارے ۔ کریں فریاد اہل حشر سارے
مقرر ہووے گا گم ہوش سب کا ۔ یہ عالم دیکھ سب قہر و غضب کا
تپش سے اُس کی بے آرام ہو کل ۔ کریں گے عرصۂ محشر میں سب غل
اُسی ساعت وہ محبوبِ الٰہی ۔ شفاعت کی ہے جن کو بادشاہی
محمد مصطفےٰ شاہِ کرامت ۔ حبیبِ کبریا ماہِ امامت
بلا میں اپنی اُمت سر بسر دیکھ ۔ یہ شدت اور مقامِ پُرخطر دیکھ
نہایت ہو کے مضطر بس کریں آہ ۔ کہیں جبرئیل سے العظمۃ للہ
مصیبت اور شدت بس یہ کیا ہے ۔ میری اُمت گرفتارِ بلا ہے
کہیں جبرئیل اے سالار ابرار ۔ حبیبِ کبریا محبوبِ مختار
یہاں موجود یہ حضرت کی ہو ذات ۔ کہو اُمت کو کیا ہے خوفِ آفات
تمھاری پشتبانی بس عجب ہے ۔ نہ اُمت کو خطر واللہ اب ہے
یہ اک تدبیر کافی ہے تو اور ۔ کہ اے محبوبِ حق سلطان فاخر
اسی ساعت مبارک بال اپنے ۔ تمامی زلف پُر اجلال اپنے
کرو بس کھول کر عنبر فشانی ۔ بلاؤ اس کو با صد شادمانی
نکل آوے سحاب نور اُس سے ۔ غبارِ عنبریں مجمور اُس سے
وہ ہووے آتش دوزخ کے حائل ۔ حجاب بے بہا اور سترِ کامل

لہ یعنی عزت دار ۱۲ ۲ یعنی معجزے ۱۲ ۳ یعنی بزرگ ۱۲ ۴ یعنی ظاہر ۱۲ ۵ یعنی میدان حشر ۱۲ ۶ یعنی قیام ۱۲ ۷ یعنی کشادہ ۱۲ ۸ یعنی دروازے دوزخ کے ۱۲ ۹ یعنی گرمی ۱۲ ۱۰ یعنی حشر کا میدان ۱۲

۱۱ یعنی بزرگی اللہ کو ہے ۱۲ ۱۲ یعنی بادشاہ نیکوکاروں کے ۱۲ ۱۳ یعنی مددگاری ۱۲ ۱۴ یعنی بزرگ ۱۲ ۱۵ یعنی ابر نور کا ۱۲ ۱۶ یعنی خوشبودار ۱۲ ۱۷ حائل یعنی جو درمیان دو چیزوں کے آڑ ہو جائے ۱۲ ۱۸ یعنی پوشیدہ ۱۲

شبیہ آتش کی ہووے اُس سے مستور
یقیں اُمت تمہاری ہووے منصور

محاسن کو بھی کر گوہر فشاں اب
کرشمہ اپنا دکھلاؤ یہاں اب

یہ سُن حضرت کریں زلف معنبر
پریشاں اپنے رخساروں پہ یکسر

محاسن کو بھی ہاتھوں سے ہلادیں
گہر افشاں مقرر کر دکھاویں

محاسن اور اُن زلفوں سے یکبار
سحاب نور ہو دیں دو نمودار

سبھی اُمت پہ کر ظل کرامت
سحاب نار ہو دیں باجلالت

شبیہ آتش کی ہووے اُس سے مفقود
عذاب حشر ہو دیں سارے مسدود

چھڑاویں اپنی اُمت کو تمامی
کریں دل شاد بافیض گرامی

کہو اب جس کے ایسے پشتباں ہوں
قوی حامی امام دو جہاں ہوں

اس اُمت کو کہو پھر کیا خطر ہے
عذاب نار سے کیا خوف و ڈر ہے

ہمارے بخت کیا عالی ہیں ظاہر
ملے جو ایسے حامی ہم کو نادر

علی کچھ غم نہ کھا دوزخ کا تو اب
نہ کر شدت کی اس کے گفتگو اب

وسیلہ حق نے یہ تجھ کو دیا ہے
نبی کی ذات سے فائز کیا ہے

ہے بہبودی تیری دونوں جہاں میں
فراخی ہے تجھے ہر اک مکاں میں

فضیلت کا ذکر نادر بیاں ہے
جلال سرمدی کا یہ نشاں ہے

کہ حق اُس سرور عالی گہر کو
حبیب خود شفیع نامور کو

قیامت میں کرے سلطان سب کا
مقرر باعث غفران سب کا

لوائے حمد بخشے اُن کو نامی
نشاں ہے یہ شفاعت کا گرامی

رہیں بس انبیا اور مرسلیں سب
ز آدم تا بہ عیسیٰ حق گزیں سب

یقیں ظل حمایت میں اُنھیں کے
جراگاہ عنایت میں اُنھیں کے

لوائے حمد کے سائے میں سارے
رہیں زیر علم حضرت کے بارے

لواء الحمد کی تعریف کس سے
ادا ہووے کہو توصیف کس سے

نشاں ہے وہ جلال احمدی کا
علم ہے بادشاہ سرمدی کا

۱ یعنی پوشیدہ ۱۲ ۲ یعنی داڑھی مبارک ۱۲ ۳ یعنی ظاہر ۴ یعنی شعلہ ۵ یعنی گم ۱۲ ۶ یعنی بے پروہ ہونا ۷ یعنی مددگار ۸ یعنی دہشت ۹ یعنی سختی ۱۰ یعنی سرفراز ۱۱ یعنی بہتری ۱۲

۱۴

۱۲ یعنی کشادگی ۱۲ ۱۳ یعنی ہمیشگی ۱۲ ۱۴ یعنی بخشش ۱۵ یعنی لوائے حمد جھنڈا ... ۱۶ یعنی مقبول ۱۲

بلندی میں ہے دس سو سال کی راہ
علم وہ نور کا پُر نور تر ہے
ستوناں اُس کے ہیں سب یاقوتِ احمر
فراے اُس میں ہیں سب تین روشن
رہے گا ایک وہ مشرق کی جانب
رہے ثالث وہ بس کعبے پہ پُر نور
سطر ہیں اُس علم میں تین مرسوم
خدا کی حمد ہے دویم سطر میں
سطر ثالث میں ہے مرقوم نامی
فرشتے اس علم کو تب اُٹھا کر
ندا تب غیب سے ہووے یہ صادر
کہاں محبوب ہیں وہ کبریا کے
کہاں وہ شافعِ جن و بشر ہیں
نبی ابطحی اُمّی گرامی
محمد ختمِ مرسل شافعِ عام
یہ سُن ہیبت بھری نادر ندا تب
نہایت عظمت و جاہ و حشم سے
وہاں اُس عرصۂ محشر میں آکر
نظر کردہ لوائے پُر کرامت
مبارک آپ کے سائے میں اُس دم
یقیں حاضر وہاں ہوویں گے یکبار
بھی صدیقوں کا ایک ٹولا جمع ہو
بھی شہداؤں کا اک مجمع پُر اوصاف

مقابل اُس کے بس رفعت میں کوتاہ
کہ ذرہ اُس کا یہ شمس و قمر ہے
زمرد کے ہیں زیچے اس کے انور
کہ ہووے حشر جس سے رشکِ گلشن
دگر مغرب کی جانب بس عجائب
کہ ہووے دشتِ محشر جس سے معمور
سطر پہلی پہ بسم اللہ ہے مرقوم
مقرر اُس لوائے پُر قدر میں
شہادت کا یہ کلمہ بس گرامی
رکھیں عرصات کے میداں میں لاکر
نہایت شان اور عزت سے ظاہر
حبیبِ خاص تر نامی خدا کے
رسولِ حق امامِ بحر و بر ہیں
قریشی یثربی مکی تہامی
امام الانبیا محبوب علام
رسولِ خاص محبوبِ خدا تب
بزرگی اور عزت کے قدم سے
جمالِ دلربا سب کو دکھا کر
کریں سائے میں اسکے استقامت
سبھی مرسل ز عیسیٰ تا بہ آدم
کریں گے نعتِ لب کو گہر بار
رہیگا آپ کے سائے میں آ وو
کھڑا ہو جائے گا حضرت کے اطراف

۱ یعنی بلندی ۲ یعنی
دس سو سال کے اوپر کا
۳ یعنی ستونوں کے ۱۲
جھنڈا بزرگ ۱۲ ۴ یعنی
جھنڈا جس کو بلندی میں
۵ یعنی ... میدان
۶ یعنی آباد
۷ ... ۸
۹ یعنی اشہد ان لا الٰہ
الا اللہ ۱۰ یعنی ... ۱۱ یعنی

۲
باقی

اُمی یعنی لکھنے پڑھنے والا ۱۲ ۱۳
یعنی لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ
۱۴ یعنی بزرگ ۱۲ ۱۵
یعنی ظاہر ۱۲ ۱۶ جاننے
والا غیب کا یعنی اللہ
تعالیٰ ۱۲ ۱۷ یعنی جو شی
۱۸ یعنی قیام ۱۲ ۱۹ یعنی
تمام پیغمبر ۱۲ ۲۰ یعنی
شہیدوں کا ۱۲

بھی قوم عارفین اور صالحین سب
بھی اُمّت آپ کی سب عام یکسر
ملے گا تاج اور بُرّاق سب کو
خصوصًا اک نوادر افسر نور
بہت تعظیم اور عزت سے لاکر
حریری لالباسِ نور سارا
بٹھا براق پر تکریم سے تب
علَم چالیس ہزار اور لاکھ سارے
لوائے الحمد کے سائے میں آ تب
اُسی دم بادشاہِ جن وآدم
کہیں بیشک علیِ مرتضیٰؓ کو
کہ لو کاندھے پہ یہ اعظم لوا اب
میں اپنے اُمتوں کو کر شفاعت
علیؓ ہو اُس گھڑی حضرت سے مامور
کرے گی کوچ حضرت کی سواری
کریں جبریل آگے ہو ادب سے
کریں یے اہل محشر دور ہو اب
کہ آتی ہے سواری شاہِ دیں کی
شفاعت کرکے سب اُمت کو یکبار
اسی عظمت سے وہ سالار کامل
بھی ہوگا ایک ذرہ جس میں ایماں
نہ لیویں جب تلک اُمت کو زنہار
عجب اُمت پہ حضرت کا کرم ہے

ہر اک حاضر وہاں ہو در یقین سب
رہے سایے میں حضرت کے مقرر
عوام الناس اور عالی نسب کو
ہو لامع جس سے ظاہر پیکر نور
رکھیں گے سرورِ عالی کے سر پر
سو پہناویں نبیؐ کو آشکارا
کھڑے رہویں ملک تعظیم تب
کہ جس میں نور کے ہوویں پھریرے
ملک ہوویں کھڑے ہاتھوں میں لا تب
مہِ انور شفیعِ ہر دو عالم
امیر المومنین شیرِ خدا کو
چلو بس سوئے جنات العلا اب
چلا ہوں لے کے بیشک سوئے جنت
اُٹھاویں گے لوائے الحمد پُر نور
رہے گی ہمقدم یہ فوج ساری
ندائے طرقوا یکبار سب سے
کرو رستہ تہی ہو ایک سو سب
حبیبِ حق شفیع المذنبیں کی
چلے ہیں ساتھ لے سلطانِ ابرار
کریں اُمت کو سب جنت میں داخل
سو جاوے ساتھ حضرت کے یقین جاں
نہ جاویں آپ جنت میں وہ مختار
نہایت لطف واحساں دمبدم ہے

۱ یعنے اولیاء اللہ ۱۲
۲ یعنے یکبارگی لوگ
۳ یعنے عام ۴ یعنے
عام مسلمان لوگ کم درجہ
والے ۵ یعنے بلند
مرتبہ والے ۶ یعنے تاج
۷ روشن ۸ یعنے
ریشمی لباس ۹ یعنے
عزت و بزرگی ۱۰

۱۰ یعنے نشان ۱۱ یعنے
... ۱۲ یعنے ...
... ۱۳ یعنے ...
... ۱۴ یعنے خالی ۱۵
یعنے ایک طرف ۱۶
یعنے بادشاہ ...
... ۱۷ یعنے بزرگی ...
... ۱۸ یعنے شوکت

نہ جاوے جب تلک امت نبی کی
عجب حضرت کا شان مکرمت[1] ہے
چلیں جن کے جلو[2] میں انبیا سب
کہاں یہ شان ہے عالی کسی کی
یہ رفعت[5] کس کی اور حشمت[7] ہے کس کی
تعالی اللہ[9] عجب یہ جاہ ہے سب
خدا نے کر عنایت اور افضال[10]
غرض سلطانِ دیں سالارِ[11] کونین
لیجا جنت میں سب امت کو اپنے
لیجا کر چشمۂ کوثر پہ پہلے
عجب شربت گو اعلم مایۂ ہوش
پھر آخر شربتِ دیدار مولے
میسر ہووے سب کو باکرامت
قلم رکھ ہاتھ سے اور لب ادب سات
اٹھا کر ہاتھ بھی تم اپنے یکبار
الٰہی خاص تو اپنے کرم سے
ہمارے دل کو ایماں سے قوی کر
لیجا دنیا سے با ایمان سب کو
قیامت میں بھی اپنے تو کرم سے
شفاعت کی نہ کر روزی سے محروم[22]
لقائے[22] مصطفٰے سے کر مشرف[23]
نبی کے کر دہاں ٹولے میں شامل
انھیں کے ہاتھ سے باشادمانی[25]

نہ جنت پاوے گی امت کسی کی
عجب عالی[3] یہ سب سے منزلت[4] ہے
مقرب سب ملک اور اولیا سب
یہ رتبہ ہے مکرم کس نبی کا
جلیل القدر یہ عظمت ہے کس کی
یہ فضلِ رحمتِ اللہ ہے سب
محض حضرت کو یہ بخشا ہے اجلال
عروس بزم[12] گاہِ قاب قوسین
تمامی بندۂ الفت کو اپنے
پلا دیں جام کوثر ہاتھ میں لے
نبی کے ہاتھ سے امت کرے نوش
کہ جو ہے نعمت عظمیٰ[15] و اعلیٰ
رہیں جنت میں دائم سب سلامت
جنابِ حق میں کرتا ہوں مناجات
کہو آمین اے مجلس کے حضار
عنایت اور عطا[16] سے محترم سے
میسر مصطفٰے کی پیروی[17] کر
یقیں کر لائق غفران[18] سب کو
عطا کر بعث[19] حضرت کے قدم سے
نہ کر اس فتح و فیروزی[20] سے محروم
بھی کر تحت لوا[21] بس داخلِ صف
نبی کے ساتھ کر جنت میں داخل
پلا اس چشمۂ کوثر کا پانی

۱؎ یعنی بزرگی ۲؎ یعنی ہم ۳؎ یعنی مرتبہ ۴؎ بلند ۵؎ یعنی سایہ پیادہ ۱۲ مجازاً ۶؎ یعنی بلندی ۷؎ یعنی ہیبت ۸؎ یعنی بڑا ورنہ ۱۲ ۹؎ یعنی برتر اعلیٰ ۱۲ ۱۰؎ یعنی ہے اللہ تعالیٰ ۱۱؎ یعنی خاص مہربانی ۱۲؎ یعنی سردار دونوں جہان کے ۱۳؎ یعنی مجلس نزدیکی مراد ہے ہمایت نزدیکی

باقی

۱۴؎ یعنی قرب الٰہی کی مجلس کے دولہے ۱۲ ۱۵؎ یعنی بڑی ۱۶؎ یعنی بخشش ۱۷؎ یعنی تابعداری ۱۸؎ یعنی بخشش ۱۹؎ یعنی قبر سے اٹھانا ۲۰؎ یعنی بے نصیب ۲۱؎ یعنی جھنڈے کے نیچے ۲۲؎ یعنی دیدار ۲۳؎ شرفیاب ۲۴؎ یعنی جھنڈ ۲۵؎ یعنی خوشی سے ۱۲

ہمارے کھول اس دم دیدۂ نور — نہ کر دیدار سے تو اپنے مہجور
طفیل سرورِ عالم دعا یہ — کرم سے کر اجابت التجا یہ
علی کے کرم ختم مجلس کو یہاں اب — زباں کھول اپنی کر گوہر فشاں اب
بروح پرفتوح شاہِ عالم — درودیں اور تحیت پڑھ دمادم

پڑھو مجلس کے اے حضار صلوات
بروح سید الابرار صلوات

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و بارک وسلم

مجلس بارھویں

۱

قلم کے نفخ صور اب دے زباں میں — کروں اک حشر برپا اب جہاں میں
اٹھی ہے اب گھٹا سوز و الم کی — یہ بارش ہی عجب اس چشمِ نم کی
یہ بیتابی کی دیکھ اس دم علامت — کہا ہے عقل نے آئی قیامت
غمِ سلطانِ دیں ہر غم سے ہے سخت — کیا جس نے جگر کو چیر صد لخت
لکھے یہ غم کہاں ہے کس میں یہ ہوش — ملک بیتاب ہیں اور چرخ مدہوش
کریں جبرئیل جن کے غم میں صدا آہ — یہ کیا غم ہے عجب اللہ اللہ
نہیں غم ہے یہ بس خونِ جگر ہے — یہاں عقل و خرد مایوس تر ہے
گذرنا اس سے بھی ہے ناروائی — قیامت میں ہے اس غم سے رہائی
لکھوں اب بارھویں مجلس یہ غم کی — قیامت کی مصیبت کی الم کی
کروں تحریر یہ سوزِ دلِ عام — سیاہی اپنے خونِ دل سے لے دام
کیا راوی نے اس صورت سے مسطور — تھا سینہ جس کا اس ماتم سے معمور
کہ جب عمر اس شہِ فریادرس کی — ہوئی ہے جس گھڑی ترسٹھ برس کی
تب آئے لے کے یہ جبرئیل پیغام — جنابِ حق سے با اعزاز و اکرام

۱ یعنی صدا کی گیا ۱۲ ۲ یعنی قبول ۱۲ ۳ یعنی جھڑی لگی ہوئی کیا اشکباری کی ۱۲ ۴ یعنی پھونکنا ۵ یعنی قائم ۱۲ ۶ یعنی بیقراری ۷ یعنی سو ٹکڑے ۱۲

۸ یعنی فرشتے ۱۲ ۹ یعنی آسمان ۱۲ ۱۰ یعنی بیہوش ۱۲ ۱۱ یعنی بہت نا امید ۱۲ ۱۲ یعنی چھٹکارا ۱۲ ۱۳ یعنی رنج ۱۲ ۱۴ یعنی قرض ۱۲ ۱۵ یعنی آباد ۱۲ ۱۶ یعنی فریاد کو پہنچنے والا

کہ اے مقبولِ خلوت گاہِ معراج
تمامی مرسلوں کے دُرۃ التاج

ترے باعث کیا پیدا جہاں کو
بنایا ہوں سبھی کون و مکاں کو

ہدایت کے لئے تجھ کو جہاں میں
دیا ہوں بھیج سارے انس و جاں میں

ترے باعث زمیں نے نور پایا
مقرّب سب جہاں نے فیض اُٹھایا

کیا ہے تو نے سب کی رہنمائی
ملی ہے سب کو بوئے آشنائی

جہاں سے رُخ تو اپنا اب ادھر کر
میری درگاہ کی جانب سفر کر

میں ہوں مشتاق تیرے اس لقا کا
جمالِ پاک حُسن دلربا کا

تری ہے اب یہاں آنے کی باری
مقامِ قدس میں ہے انتظاری

مری درگاہ کے سارے مقرّب
ترے دیدار کے طالب ہیں بس اب

میرا دیدار گر مطلوب تر ہے
محبّت اس طرف غالب اگر ہے

ادھر آنے میں پھر وقفہ نہ کر تو
رضامندی ہے کر اپنے سفر تو

وگر دُنیا میں رہنے کی ہوس ہے
اُدھر کا شوق غالب دل میں بس ہے

تو دے تجھ کو حیاتِ جاودانی
یقیں بخشوں ابد تک زندگانی

جہاں کا سربسر سارا خزانہ
تمامی سلطنت کا کارخانہ

قیامت تک حوالے کر ترے سب
یقیں کرتا ہوں تجھ کو کامراں اب

حشر میں بھی کروں جنت میں داخل
نعیمِ خلد میں بخشوں منازل

مگر محروم کر اپنے لقا سے
کروں غافل جمالِ کبریا سے

مرا ہے دیکھنا محبوب تجھ کو
دیا دُنیا ہے بس مطلوب تجھ کو

تری اب کیا ہے خواہش کر تو ظاہر
کیا اس امر میں بس تجھ کو مختار

تری خواہش میں بس میری رضا ہے
بیاں کر اس گھڑی مطلوب کیا ہے

یہ سُن اُس محرمِ اسرارِ حق نے
مکرّم طالبِ دیدارِ حق نے

لقائے کبریا کے ہو کے مشتاق
مقامِ قدس کا رکھ دل میں اشواق

کئے ہیں میل اور خواہش ادھر کی
سو ٹھیری بات عقبےٰ کے سفر کی

۱ یعنی موتی تاج کے ۱۲ ۲ یعنی ہدایت ۱۲ ۳ یعنی معرفت ۱۲ ۴ یعنی دیدار ۱۲ ۵ یعنی نور ۱۲ ۶ یعنی پاکی ۱۲ ۷ یعنی نزدیک ۱۲ ۸ یعنی خواہش ۹ یعنی ہمیشہ کی زندگی

۱۲۸ باقی

۱۰ یعنی ہمیشہ ۱۲ ۱۱ یعنی مقصود در ۱۲ ۱۳ یعنی جنت کی نعمتیں ۱۲ ۱۴ یعنی ارتے ۱۲ ۱۵ یعنی اللہ تعالیٰ کے ملک در سے جانے والے ۱۲ ۱۶ یعنی دیدار الٰہی ۱۲ ۱۷ یعنی پاکی ۱۲ ۱۸ یعنی شوق ۱۲

یہ سُنکر عالمِ بالا[۱] میں سارے
گیا افلاک کا شادی سے دل پھول
ملائک اُس گھڑی پھر حکم رب سے
اُٹھا لاور ساتھ اُن کے ایک تابوت
کہے دُنیا کو جب دکھلا قیامت
تو حضرت کا مبارک پیکر[۲] نور
کہاں رکھنے کی خواہش اسکو بس ہے
کہا حق نے جو خواہش ہو کہیں کی
تو اس تابوت میں رکھ عنصرِ[۳] پاک
بجا دیں ہم جہاں ہووے اجازت
دیا ہو آرزو وے عالمِ پاک
کیا ہے حق نے حضرت کو مخیّر[۴]
یہ ہے تابوت حاضر کیا رضا ہے
یہ سُن حضرت نے تب اُمت کے غم سے
کہے اُمت کے غم سے دل ہے بیتاب
نہ خواہش مجھ کو ہے عرشِ علا کی
میری بہبود پر اُن کی نظر ہے
مجھے اُن کے سبب سے عالمِ خاک
رہے گر جسم میرا اس زمیں میں
تو حق میرے سبب سے اُن کو ہر بار
نہ اُترے گی بلا اُن پر فلک سے
نہ آوے کچھ مصیبت انکے درپیش[۱۵]
میرے باعث میری اُمت جہاں میں

خوشی کا بس اُٹھا ہے شور بالے
ہوئے ہیں سب ملک احتے[۶] مشغول
زمیں پر آئے ہیں سارے ادب سے
لگے تھے اس کو سب الماس[۷] ویاقوت
رہے بے جان ہو یہ سرو[۸] قامت
کہ رحمت کا خزانہ ہے یہ معمور[۹]
کہاں کے سیر کی دل میں ہوس ہے
فلک یا عرش یا خلدِ[۱۰] بریں کی
مبارک پیکرِ سلطانِ لولاک
ملک سارے کریں اس کی زیارت
رہے گا خاک میں یہ عنصرِ پاک
ہیں مختار آپ اسمیں جو ہے بہتر
کہاں رکھنا کہو کیا مدعا[۱۱] ہے
کیے گوہر فشانی چشمِ نم سے
ہوئی ہیں چشم میری چشمۂ آب
نہیں ہے آرزو دارالبقا[۱۲] کی
بھلائی اُن کی بس منظور تر ہے
ہے بس منظور تر از عرش و افلاک
مثالِ نقشِ خاتم[۱۳] اس نگیں میں
کرے گا اپنی بس رحمت سے سرشار[۱۴]
بچیں سب قہرِ خلاقِ[۱۵] الملک سے
نہ ہوویں محنت و سختی سے دلریش[۱۶]
رہے گی ہر گھڑی امن و اماں میں

۱؎ یعنی آسمان ۱۲ ۲؎ یعنی بھرے دل ۱۲ ۳؎ یعنی سرو قد یعنی وجود مبارک ۱۲ ۴؎ یعنی نور کا پتلا ۱۲ ۵؎ یعنی آباد ۱۲ ۶؎ یعنی جسم کے عنصر یعنی بدن

۲

یعنی تنہا مبارک ۱۲ یعنی دیکھنے ۱۲ یعنی مقصد ۱۲ یعنی جنت ۱۲ یعنی بہتر ۱۲ یعنی انگوٹھی ۱۲ یعنی اللہ تعالیٰ ۱۲ یعنی زخمی ۱۲ یعنی ۱۲۰۰

رہے گی شادماں امت ہمیشہ
کرے نازل خدا رحمت ہمیشہ

نہ یہ خواہش ہے اُمت ہووے مغموم
زیارت کے شرف سے ہووے محروم

زیارت کا مرے ہے فیض معمور
مقرر ہیں مرے زوار مغفور

کروں محروم کیوں مرقد سے اُن کو
عجب اس دولت سرمد سے اُنکو

نہیں تابوت کی مجھ کو ہوس ہے
رفاقت اُن کی یہ منظور بس ہے

ملک یہ سُن سخن حضرت سے سارے
گئے پھر لے کے وہ تابوت بارے

محبّو کھول اسدم دیدۂ غور
محبّت کا کرو معلوم یہ طور

کہو حضرت کا اس اُمت پہ اپنے
سراپا بندۂ اُلفت پہ اپنے

شفقت کی یہ دیکھو کیا نظر تھی
نگاہِ فضل و رحمت کس قدر تھی

تھا دل حضرت کا کیا رحمت سے معمور
یہ کیا تھی خیر خواہی سب کی منظور

ہوئے ہیں انبیا دنیا میں سارے
ولے ہر گز نہ اس صورت سے بالے

کوئی اُمت پہ اپنی مہرباں تھا
رحیم و خیر خواہِ دو جہاں تھا

سوائے آپ کے ایسا گرامی
ہوا کوئی نہیں اُمت کا حامی

عجب اُمت کے حضرت پشتباں تھے
نہایت سب سے بیشک مہرباں تھے

کرے گر اُمت اپنی جاں نثاری
تو لازم اُن کی فدویت ہے ساری

غرض اُس روز سے شاہِ جہاں نے
تمامی عاصیوں کے پشتباں نے

کئے ہیں سب کو اس رحلت سے واقف
حصولِ دولت و نعمت سے واقف

یہاں راوی نے اپنی چشم تر سے
روایت یہ لکھی خون جگر سے

کہ حضرت سرورِ آفاق اک روز
گئے گھر میں عائشہ کے جلوہ افروز

کئی اصحاب آئے ہیں وہاں تب
قدمبوسی کا دل میں شوق رکھ سب

نبی نے دیدۂ لطف و عطا سے
نگاہِ اُلفت و چشم وفا سے

نظر کر اُن کی جانب سر بسر تب
لگے رونے کو با خونِ جگر تب

سو دیکھ حضرت کی یہ گوہر فشانی
دُرِ الطاف و لعل مہربانی

کئے ہیں عرض ہو بیتاب سب نے
بَاشکِ دیدۂ خوں ناب سب نے
کہ صد افسوس دل ہلنے لگا ہے
سبب اس گوہر افشانی کا کیا ہے
دیا ہے آپ کے رونے نے دل چیر
نوادر تر ہے اس رونے کی تاثیر
یہ سُنکر اس سحابِ مکرمت نے
مکرّم سلسبیل مغفرت نے
کہے رونا یہ ہے سوزِ جگر کا
قیامت کا مصیبت کا خطر کا
یہ رونا دیکھ رووے گا جہاں سب
کرے گا چشم تر کون و مکاں سب
یہ رونا فرقتِ اصحاب کا ہے
یہ رونا اُلفت احباب کا ہے
اِسی رونے سے رووِیں خاص اور عام
ملائک مُرغ و ماہی اور انعام
سنو احوال اس رونے کا ظاہر
مجھے ہونا ہے دنیا سے مسافر
محبت اور وفاداری تمھاری
یہی ہے باعث فریاد و زاری
یہ رونا ہے جدائی کا تمھاری
فراقِ آشنائی کا تمھاری
رہوگے ہوکے بے غمخوار سارے
گرفتار غمِ خونخوار سارے
میری صحبت سے حق تم کو کرے دور
میرے دیدار سے محروم مہجور
جدائی کے یہ دن آئے ہیں ہیہات
قیامت پر ہے موقوف اب ملاقات
خدا پوے جزائے خیر تم کو
کرے آساں تمھارے اس الم کو
رہو راضی خدا کی اب رضا پر
کیا تفویض تم کو اب خدا پر
یہ سن کر اس گھڑی اصحاب سارے
لگے رونے کو کر ہیہات بارے
اُٹھے ہیں سب کے دل میں غم کے شعلے
جگر پر آئے ماتم کے پھپھولے
نہ وہ غم تھا وہ عالم تھا حشر کا
تھا رونا سیلِ دریا ہر بشر کا
پھر حضرت نے طرف اُنکے نظر کر
شفقت سے توجہ سر بسر کر
کئے ہیں لاجا بجا رسم نصیحت
کئی اقسام سے ان کو وصیت
روایت دوسری ہے اس الم کی
یقیں اس ماجرائے درد و غم کی
کہ جس ساعت معاذِ پاک تن کو
لگے ہیں بھیجنے حضرت یمن کو

لہ یعنی بہت عجیب ۱۲ سہ یعنی ابر بخشش ۱۲ سہ یعنی ہر بخشش کے سہ یعنی جلن ۱۲ سہ یعنی حوف ۱۲ سہ یعنی جلانی سہ یعنی دوستوں کی محبت کا ۱۲ سہ یعنی فرشتے اور پرندے اور مچھلی ۱۲ سہ یعنی چارپائے ۱۲ سلہ یعنی غمخوار

۳

سلہ یعنی غم جان پینے والا سلہ یعنی سونپا یعنی خدا کے حوالہ کیا ۱۲ سلہ یعنی افسوس ۱۲ سلہ یعنی چھالے سلہ یعنی بہنا جاری یعنی آنکھوں سے یا مسد دریا کے آنسو جاری تھا ۱۲ سلہ یعنی مہربان سلہ ایک صحابی کا نام ہے

اسی دم اس رسول کبریا نے
عمامہ اپنا منگوا کر مقرر
وصیت کر کے ہیں اُن کو اُسدم
وصیت یہ میری بس آخری ہے
یہی ہے واپسیں دیدار میرا
نہ اب دنیا میں پھر ہوگی ملاقات
معاذ اس بات کو پھر سُن کے یکبار
کہے دل میں سخن یہ بس یقیں ہے
پھر حضرت کے جمالِ دلربا پر
لگے حسرت سے کرنے کو نظر تب
اُٹھایا دل نے مایوسی کا پھر داغ
گریباں بس کیا ہے دل نے صد چاک
پھر آخر چھوڑ اس دل کے چمن کو
وے غم سے نہ فارغ ایک دم تھا
یہی کہتے تھے با حسرت و افسوس
رہا محروم نورِ سرمدی سے
غنیمت وہ لقائے واپسیں ہے
وے اس دیکھنے سے دل بھر اب
نہ یہ دیدار کافی حشر تک ہے
غرض وہ بس سخن حضرت کا رکھ یاد
نہیں تھا ایک ساعت چین ان کو
غرض ایک شب وہ فدوی مصطفیٰ کے
نہ واقف ہو قیامت سے جہاں کے

محمد مصطفیٰ والمجتبیٰ نے
مبارک ہاتھ سے رکھا انکے سر پر
کہ اُس کو بس رکھو تم یاد محکم
یہی ملنا تمھارا اس گھڑی ہے
یہ آخر ہے یقیں دیدار میرا
قیامت پر رہی موقوف یہ بات
لگے رونے کو ہو غمناک بس زار
یہ حضرت کا جمال واپسیں ہے
منوّر اُس لقائے پُرضیا پر
نگاہِ واپسیں با چشم تر تب
ہوا سینہ مثالِ لالۂ باغ
گیا ہے گم وہاں حیرت نے ادراک
گئے ہیں داغ دلبر یمن کو
جدائی کا نہایت دل پہ غم تھا
ہوا دیدار سے حضرت کے مایوس
جمالِ با کمالِ احمدی سے
نہ یہ دولت میسّر پھر یقیں ہے
جگر سیراب و سینہ خوش ہوا کب
گویا یہ زخم ہے اور وہ نمک ہے
سدا رہتے تھے غمگیں اور ناشاد
ہوئی کٹتی زندگی وہ شیں اُنکو
پتنگے چہرۂ بدرالدجیٰ کے
مصیبت سے تمامی انس و جاں کے

لہ لقائے یعنی دیدار ۱۲ منہ
ے مصرع ۱۲ منہ
آخری دیدار ۱۲ منہ یعنی
ناامیدی ۱۲ منہ ایک سبب
کا پھیل ہے
داغ ہیرا ہے ۱۲ منہ

باقی ۱۱

چھوٹے یعنی ناامید ۱۲ منہ
یعنی پیوستگی ۱۲ منہ یعنی دیدار
شب یعنی رات ۱۲ منہ
قیامت ۱۲ منہ یعنی
یعنی ذخیرہ
یعنی بڑائی بھائی
سب ۱۲ منہ جان ودل
گر ہوئے ۱۲ منہ ایک جانور
کا نام ہے جو شمع کا عاشق
ہے کہاں یہی عاشق ۱۲ منہ

ہو خواب استراحت سے ہم آغوش
پڑے راحت سے تھے بستر پہ مدہوش
یکایک غیب سے آواز جاں سوز
پڑی ہے کان میں اُن کے جگر دوز
کہ اے پروانہ روئے محمدؐ
دل و جاں دیدۂ کوئے محمدؐ
قیامت سے جہاں کی بے خبر ہے
پڑا راحت میں بس مخمور تو ہے
نہ واقف ہے مگر اس درد و غم سے
قیامت سے مصیبت سے الم سے
کہ اس شب وہ نبیؐ آخر زماں کے
محمدؐ رہنما سب انس و جاں کے
یقیں سکرات کی حالت میں ہیں اب
مصیبت کش تن گلفام ہے سب
تجھے بس خواب غفلت کب روا ہے
یہی ہنگامہ شور و عزا ہے
معاذ اس دم یہ سن آواز یکبار
ہوئے ہیں خواب سے غفلت کے بیدار
اُسی دم گھر سے تب نکلے ہیں باہر
نہیں تھا ہوش قائم عقل حاضر
عجب عالم تھا ان پہ بیدلی کا
تھا وارد درد سارا بیکلی کا
کہے دل میں یہ کیا سوز جگر ہے
گویا قائم قیامت یہ مگر ہے
یہ بیتابی کہاں سے دل نے پائی
خبر یہ کان میں کس نے سنائی
غرض دیکھا اُنھوں نے جب نظر کر
نہ کوئی آیا نظر اُن کے مقرر
رہے باقی وہ شب درد و الم میں
ہوئی آخر اسی حسرت و غم میں
دگر شب غیب سے آئی ندا تب
کہ اے غافل پڑا ہے خواب میں اب
نہ واقف ہے کہ وہ خورشید ہستی
مہ اوج جلال و حق پرستی
ہوا ہے اس گھڑی دنیا سے غائب
مدینے میں قیامت ہے عجائب
پڑا غم میں ہر اک جن و بشر ہے
ہر اک ذرات عالم میں حشر ہے
معاذؓ اُس دم یہ سن آواز ہاتف
نہایت ہو کے مضطر اور خائف
بہ آہ سینۂ ناشاد اس دم
لگے رونے کو کر فریاد اُس دم
کہ یارب وہ شہ عالم کہاں ہیں
چراغ روضۂ آدم کہاں ہیں
ہوئی ہے کس طرح ویراں جہاں اب
ہوا خورشید عالم کیوں نہاں اب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلہ یعنی آرام ۱۲ سلہ یعنی دل اور جان سدا کے ہوئے کوچہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ۱۲ سلہ یعنی مست ۱۲ سلہ یعنی مصیبت کھینچنے والا ۱۲ سلہ یعنی وضف ۱۲ سلہ یعنی ماتم و غم ۱۲

۴

سلہ آفتاب دنیا کے ۱۲ سلہ آسمان بزرگی ... ۱۲ سلہ یعنی روشنی پہنچانے والا ... غیب سے آواز ... ۱۲ سلہ یعنی خوفناک ۱۲ سلہ یعنی پوشیدہ ۱۲

زمیں اور آسماں بے نور ہے آج
کہاں سے آئی اس شب یہ سیاہی
شبِ دیجور شاید ہے یہ غم کی
فلک سے کیوں یہ گرتے ہیں ستارے
بیاباں میں بھی ہے ہر جانور کی
مدینے میں ہوئی اس دم قیامت
دلِ نالاں ہے مخبرؐ اس خبر کا
یہ فرمایا دِ معاذؓ اکبار سن کر
ہوئی ہے سب کے دل پر بیقراری
صبح ہوتے معاذِؓ پاک سینہ
سو ویراں دیکھا اس کو سر بسر تب
رہا ہے شوق پابوسی کا دل میں
وہ غم اُن کے رہا ہمراہ دم کے
یہاں سے پھر قلم یا دیدۂ نم
عجب ہے حادثہ دل سوز سارا
دیے خون جگر کھا اور دل چیر
کیا راوی نے اس صورت سے رقم
کہ تھے ماہِ صفر کے روز آخر
سو اس شب پیشوا سب انبیا کے
تھا دل بیدار جن کا اور حاضر
تھے لیٹے خواب گہ میں ایک ساعت
ہوا تب حکم حق حضرت کو اسطور
کریں اہل بقیعؓ کی زیارت

یہ شب کیوں اسطرح دیجور ہے آج
شبِ محشر مگر ہے یا الٰہی
سیاہی ہے نمایاں سب الم کی
مگر آنسو ملائکؑ کے ہیں بارے
یہ آواز حزیں کیوں اس قدر کی
ہے بیشک اُس کی یہ ساری علامت
یہ ساماں سب سوز جگر کا
ہوئے اہل یمن بیدار یکسر
لگے کرنے کو سارے آہ و زاری
چلے بیتاب ہو سوئے مدینہ
لگے کھانے وہاں خون جگر تب
عجب تھا داغ مایوسی کا دل میں
مرے آخر اسی حسرت و غم سے
ہوا ہے شہ سوارِ عرصۂ غم
کہاں لکھنے کو ہے طاقت و یارا
کروں اس نامۂ ماتم کو تحریر
بیانِ رحلتِ سلطانِ معصوم
تھی شنبے کی وہ شب دلسوز ظاہر
شفیع دو جہاں دلبر خدا کے
عجب تھا خواب کا یہ طور نادر
حضور دل سے تھے مشغول راحت
کہ اٹھکر خوابگہ سے اپنے فی الفور
دعائے خیر سے بخشیں سعادت

۱۰ باقی

سو حضرت شاہِ دیں سلطانِ ابرار
پھر آ حجرے میں اپنے ایک ساعت
زیارت کا ہوا پھر حکم صادر[۱۵]
وہاں سے آئے ہیں پھر گھر میں حضرت
اسی صورت سے اُٹھ کر تین نوبت
کہا پھر حق نے اے محبوب اقدس[۱]
نہ یہ وقت آپ کے آرام کا ہے[۱]
ہے شہدائے اُحد[۲] کو انتظاری
زیارت سے شرف ان کو عطا کر
بہ حسنِ فرمانِ رب العالمیں تب
وہاں سے گھر میں جب آئے ہیں مختار
اُسی ساعت سے پھر ساعت بساعت
تپ محرق[۳] سے وہ ہیکلِ[۹] نور
تنِ گلفام[۱۰] کی حالت عجب تھی
ہوا ہے سرو قد حضرت کا سارا
نہایت تپ تھی وہ محرق و جانسوز
رہے اس تپ سے ہر دم مضطرب ہو
اسی حالت میں بس پھرتے تھے ہر بار
ہر اک ساعت منگا پانی خنک[۱۴] تر
و لیے پانی خنک وہ بے اثر تھا
تھی حکمت اس میں اس صورت سے مکتوم[۱۶]
تمامی انبیا کے تاج سر تھے
سو اس باعث خدائے جل شاں[۱] نے

زیارت کر وہاں سے آئے یکبار
کئے ہیں خواب گہ میں استراحت[۵]
زیارت کو گئے ہیں اُٹھ کے باہر
کئے ہیں خواب جا بستر میں حضرت
کئے ہیں جا بقیعہ کی زیارت
چراغِ خانۂ آفاق و الفس
یہ وقت آخر سبھوں کے کام کا ہے
دعائے خیر کی اُمید واری
کرو ماجور[۶] ان سب کو دُعا کر
گئے ہیں اس طرف سلطانِ دیں تب
ہوئے آثار[۷] تپ کے تب نمودار
لگا ہونے مرض افزوں[۸] نہایت
ہوا ہے سخت کاہل اور رنجور
بخارِ گرم کی شدت[۱۱] عجب تھی
مثالِ قرصِ خورشید آشکارا
نہ تپ تھی بلکہ تھی برق[۱۲] جہاں سوز
ہر اک پہلو بہ پہلو منقلب[۱۳] ہو
محمد[۲] مصطفیٰ سلطانِ مختار
یقیں مشکوں سے تن کرتے تھے سب تر
حرارت[۱۵] پر نہ اُس کے کارگر تھا
کہ حضرت سرورِ دیں شاہِ معصوم
گرامی[۱۷] سب سے اور اعلیٰ بشر تھے
خداوندِ زمین و آسماں نے

---

[۱] یعنی آرام ۱۲ [۲] یعنی ظاہر ۱۲ [۳] یعنی بہت ساک ۱۲ [۴] ایک پہاڑ کا نام ہے جہاں حضرت کے پاس بہاں کا وارد ہے سے حق عظیم واقع ہوئی تھی اور اکثر صحابہ شہید ہوئے [۵] یعنی آرام دیا گیا [۶] یعنی ثواب دیا گیا [۷] یعنی نشان [۸] یعنی زیادہ [۹] یعنی بخار بہت گرم ۱۲ [۱۰] چہرہ نور کا ۱۲ [۱۱] یعنی گلاب کے پھول جیسا بدن ۱۲

[۱۱] یعنی سختی ۱۲ [۱۲] یعنی بجلی جہاں کو جلانے والی [۱۳] یعنی کروٹ بدلنے والے [۱۴] یعنی ٹھنڈا [۱۵] یعنی بخار [۱۶] یعنی چھپا ہوا ۱۲ [۱۷] یعنی بزرگ ۱۲ [۱۸] یعنی بزرگ شان والا ۱۲

موافق آپ کے رتبے کے یکسر
کہ تا بس رُتبہ عالی موافق
شکیبائی سے اُس کے فیض پاویں
مراتب جن کے عالی قدر میں ہیں
ہوئے جو انبیا و مرسلیں سب
ہوئے ہیں محنت و سختی سے رنجور
مراتب جن کے ہیں سب سے زیادہ
مصیبت جس پہ وارد دمبدم ہے
غرض ظاہر وہ سب محنت کشی ہے
سو اس باعث سے اس محنت میں حضرت
تھے راضی حق تعالیٰ کی رضا پر
وہ محنت اور بیماری عجب تھی
تھی پیدا تپ سے سب تن میں حرارت
تھے اُس دم گھر میں میمونہ کے مختار
وہاں سے آئے گھر میں عائشہؓ کے
وہ درد اپنا کہیں کیا رسب بھول
بھی حضرت تھے دگر از واجِ طاہر
بھی حضرت فاطمہؓ خاتونِ جنت
سو اس ایام میں اس شاہِ دیں کا
مرض تھا ہر گھڑی افزودگی پر
تب آئے ہیں وہاں صدیقؓ اکبر
سو رو رو کر کئے ہیں عرض اسطور
نظر یہ آپ کی آتی ہے حالت

دیا ہے بھیج شدت بس قوی تر
رہیں محنت کشی میں سب سے فائق
بزرگی اپنی اعلیٰ کر دکھا دیں
زیادہ وے سبھوں سے کرب میں ہیں
موافق اپنے رُتبے کے یقیں سب
یہی ہے رُتبہ عالی کا دستور
مصائب اُن کے ہیں سب سے زیادہ
جناب حق کا عین اُس پر کرم ہے
وے عین اس میں حاصل بس خوشی ہے
تب محرقہ کی شدت میں حضرت
تھے صابر اس مصیبت اور بلا پر
مصیبت اور خونخواری عجب تھی
مرض تھا سخت مہلک بے نہایت
امامِ دو جہاں سلطانِ ابرار
تھا در داُس وقت سر میں عائشہؓ کے
ہوئی ہیں اسقدر خدمت میں مشغول
سبھی خدمت گزاری میں تھے حاضر
بجالاتی تھیں ہر دم رسمِ خدمت
حبیب حق امام المرسلیں کا
تھا صحت کا نشاں فرسودگی پر
نظر حضرت کا کر احوالِ مضطر
کہ اے سردارِ عالم صاحبِ جود
ہے اس حالت سے جاں غرقِ ملامت

لے یعنی سختی ۱۲ ... یعنی بڑے رتبہ والے ۱۲ ... یعنی مرتبے ۱۲ ... یعنی سختی ... یعنی مصیبت ... یعنی اصل حال میں ... یعنی بڑے سوز میں

9 باقی

یعنی بخار ۱۲ ... صبر کرنے والے ۱۲ ... یعنی ہلاک کر ڈالنے والا ۱۲ ... یعنی پاک بیبیاں ... یعنی زیادتی ۱۲ ... یعنی کم ہونے پر ۱۲ ... یعنی بہت آزردہ ۱۲

اگر فدوی کو ہووے حکم صادر — رہیگا آپ کی خدمت میں حاضر
بجا خدمت کے لا آداب سارے — کرے حاصل سعادت اپنی بارے
کہے حضرت نے تب اے یار جانی — تمہاری صدق ہر سب جانفشانی
یہ ہے کافی تمہاری صاف نیت — ہے اس نیت سے حاصل اجر خدمت
ولے ازواج طاہر سب ہیں مغموم — اگر ہو جاویں اس خدمت سے محروم
رہیگا داغ حسرت اُن پہ مادام — سو اس باعث یہ خدمت کا سبھی کام
کیا سب کے حوالے میں نے یکسر — نہ مخصوص اب کیا کس کو مقرر
یہ سُن صدیق آئے گھر سے باہر — تھا غم حضرت کا اُنکے دل میں وافر
پھر اُس ساعت سے افزوں ہر گھڑی اور — مرض دکھلانے اپنا سب لگا طور
تپ عارق تن گلفام میں تب — ہوئی ہے سخت ہفت اندام میں تب
تھی بیتابی جگر سوزی سے اسکے — نہایت شعلہ افروزی سے اسکے
جناب حق سے تب جبرئیل آئے — خدا کا اس طرح پیغام لائے
کہ اے میرے مقرب خاص محبوب — شفا گر آپ کو اس دم ہے مطلوب
تو حضرت کی ملزم اک دعا سے — کروں مسرور حضرت کو شفا سے
دفع تب تن سے ہو جاویگی اکبار — نظر صحت کے سب آجاویں آثار
حرارت کی نہ رہوے گی نشانی — سلامت خوش رہو باشادمانی
دگر خواہش تماشا ہے وہاں کا — تفرج سب مکاں و لامکاں کا
تو حضرت کے ہیں سارے منتظر اب — ملائک اور روح انبیا سب
کہے حضرت نے جو حکم خدا ہے — مری اس بات میں کامل رضا ہے
نہ خواہش ہے جہاں کی زندگی اب — ہے مطلب عالم پائیندگی اب
غرض اُس روز پھر شاہ جہاں کی — حبیب حق امام انس و جاں کی
تغیر ہو گئی حالت زیادہ — ہوئی ہے مرض کی شدت زیادہ
وہ حالت دیکھ سب حضرت کی اکبار — لگے رونے مہاجر و انصار

۱ یعنی ظاہر ۱۲ ۲ یعنی بیکھٹکی ۳ یعنی سچی ۴ یعنی ثواب ۱۲ ۵ یعنی نصیب ۱۲ ۶ یعنی ہمیشہ ۱۲ ۷ یعنی سب ۸ یعنی زیادہ ۱۲ ۹ یعنی گرم بخار ۱۰ یعنی تمام بدن ۱۲ ۱۱ یعنی زندگی دینے والا دوست ۱۲ یعنی بزرگ ۱۲

۱۳ یعنی خوش ۱۲ ۱۴ یعنی بخاری ۱۵ یعنی نشان ۱۲ ۱۶ یعنی بخار کی گرمی ۱۲ ۱۷ یعنی انتظار کرنیوالے ۱۸ یعنی سیر ۱۹ یعنی ہمیشگی ۲۰ یعنی آخرت ۱۲ ۲۱ یعنی بدلنا ۲۲ یعنی سختی ۱۲

ہوئے یکبارگی ساروں کے گم ہوش ‌ ‌ گئے ہیں سب نے راحت[1] کو فراموش
گئے ہیں بھول سب کھانا و پانی ‌ ‌ ہوئی ہے تلخ[2] سب کی زندگانی
رہے حجرے کے باہر آکے سارے ‌ ‌ لگے فریاد سے رونے کو بارے
تھے غافل اس گھڑی حضرت جہاں سے ‌ ‌ وے مشغول تھے حق جل و شاں سے
یہ زاری[3] سن کے آئے ہوش میں تب ‌ ‌ کہے روتے یہ در[4] پر کون ہیں سب
کہے تب فاطمہ نے دل کو کر آب ‌ ‌ یہ سب روتے ہیں بس حضرت کے اصحاب
یہ حالت دیکھ حضرت کی جگر سوز[5] ‌ ‌ ہے غم ساروں کے دل پر شعلہ افروز[6]
ہے دار و سب پہ اس دم بیقراری ‌ ‌ سبھی کرتے ہیں فریاد اور زاری
یہ سن پانی منگا حضرت نے یکسر ‌ ‌ گئے ہیں ہفت مشکوں سے بدن تر
علیؓ اور فضلؓ کے کاندھوں پہ کھ ہات ‌ ‌ گئے مسجد میں سلطان کرامات
سو چڑھ منبر پہ تب حمد و ثنا[8] کا ‌ ‌ پڑھے خطبہ وہاں شکر خدا کا
کہے ہیں اس گھڑی یا معشر[10] الناس ‌ ‌ رکھو حق کی رضا کا اس گھڑی پاس
مبرے آگے ہوئے جو مرسلیں سب ‌ ‌ گئے دنیا سے رحلت[9] کر یقیں سب
مجھے بھی موت کا پہنچا ہے پیغام ‌ ‌ میں رحلت تم سے کرتا ہوں سرانجام
ہے فانی[11] اس جہاں کی زندگانی ‌ ‌ سرائے آخرت ہے جا[12] و دانی
رہو راضی خدا کی سب رضا پر ‌ ‌ میں سونپا تم کو اس دم بس خدا پر
میری ہے تم کو اس دم یہ وصیت ‌ ‌ رہو سب متفق رکھ صاف نیت
مہاجر[12] سے رہیں انصار[13] سب مل ‌ ‌ رہیں انصار بھی ان سب سے یکدل
محبت کا طریقہ کبھی نہ چھوڑو ‌ ‌ سبھی یک دل ہو باہم دل کو جوڑو
کرو ہر کام میں مت اضطرابی[14] ‌ ‌ شتابی میں ہے ظاہر بس خرابی
خدا کے حکم پر قائم رہو سب ‌ ‌ میرے بھی امر میں دائم[15] رہو سب
کرو کوشش ہمیشہ راہِ دیں پر ‌ ‌ میری اس ملت[16] و شرع مبیں پر
مرے اس دیں کا رتبہ بس علا[17] ہے ‌ ‌ مقرر یہ یقیں راہِ خدا ہے

۱ یعنی آرام ۱۲
۲ یعنی کڑوی ۱۲
۳ یعنی دروازہ ۱۲
۴ یعنی جگر کو جلانے والی ۱۲
۵ یعنی شعلہ کو بھڑکانے والا ۱۲
[illegible]
[illegible]
۹ یعنی کوچ ۱۲
یعنی فنا ہونے والی ۱۲

۸ باقی

۱۱ یعنی ہمیشہ ۱۲
۱۲ یعنی ہجرت کرنے والے اصحاب ۱۲
۱۳ یعنی مدینہ منورہ کے رہنے والے اصحاب ۱۲
۱۴ یعنی بیقراری
۱۵ یعنی ہمیشہ ۱۲
۱۶ یعنی دین و مذہب ۱۲
۱۷ یعنی بلندی ۱۲

رہے ثابت جو اس دین قوی پر
یقیں مقبول ہووے وہ خدا کا
مبرّے جو بعد آویں دین میں سب
نہ دیکھو دیدہ حقارت سے اُن کو
مہاجر کو ہے لازم بس یہ ہر بار
کہ ہیں انصار سب مشفق تمہارے
کرو تم بھی نکوکاری اُنھوں سے
رضامندی ہی اُن کی سب کو مطلوب
بھی کر انصاف کو اس دم وصیت
بہت اقسام سے ہیں یہ روایات
غرض حضرت وہاں سے گھر میں آئے
بلا پھر پاس اہل البیت کو سب
چلا ہوں اس گھڑی ہو کر فراقی
یہ سُن کس میں رہی نہیں استقامت
بھی حضرت نے سبھوں کی خستگی دیکھ
محبت اور اُلفت سے اکبار
بھا حضرت فاطمہ پر سخت تر غم
بشارت دولتِ عقبیٰ کی دیکر
بلا پھر اپنے دو لخت جگر کو
لگا چھاتی سے با جوش محبت
ہو فارغ سب سے پھر ذکرِ خدا میں
لگے کرنے جناب حق میں زاری
سو دیکھ حضرت کو اس دم غم سے شاغل

رہے اُس کی ہمیشہ سروری پر
حشر میں مستحق دار البقا کا
سکھاؤ اُن کو سب ارکانِ مذہب
رکھو بس عزت و حرمت سے اُن کو
رکھیں ثابت رضا جوئی انصار
کئے نیکی سبھوں نے تم سے بارے
رضامندی طلب کرنا سبھوں سے
وے ہیں محبوب میں ہوں انکا محبوب
کئے اتمام خطبہ پڑھ تحیت
کیا بس طول میں نے بس حکایات
مرض سے خستگی افزود پائے
کہے ہوتا ہوں تم سے الوداع اب
قیامت پر رہا ملنا یہ باقی
ہوئی رونے سے تب برپا قیامت
نہایت سر بسر آشفتگی دیکھ
گئے ہیں چشم کو اپنے گہربار
سکھے دیدے سیل دریا اُن کے ہمدم
کئے حضرت نے دلشاد اُن کا یکسر
دونوں حسنین ان لنور البصر کو
کئے ہیں صبر پر ان کو وصیت
رہے مشغول اُمت کی دعا میں
بدل اُمت کے حق سے خاکساری
ہوئے ہیں اسگھڑی جبرئیل نازل

یعنی پاسداری ۱۲ یعنی حقارت حسد کا ۱۲ یعنی احکام و فرائض کے ۱۲ یعنی حقارت کی نظر سے ۱۲ یعنی خوشنودی ۱۲ یعنی دراز ۱۲ یعنی دلگیری

یعنی زیادہ ۱۲ یعنی کھڑے ہوئے کو ۱۲ یعنی مچایا ۱۲ یعنی پریشانی ۱۲ یعنی جاری ۱۲ یعنی خوشخبری ۱۲ یعنی مشغول ۱۲

کہے حق نے کہا حضرت کو پیغام ‎ ‎ کہ اے محبوب میرے رحمت عام

کہو امت کا غم کیوں اسقدر ہے ‎ ‎ سبھوں پر فضل[1] میرا سر بسر ہے

تمہارے جو ہیں امت کے جفاکیش[2] ‎ ‎ اگر مرنے سے ایک سال پہلے وہ پیش[3]

کریں توبہ گناہوں سے وہ یکسر ‎ ‎ تو بخشوں سب گنہ اُن کے مقرر

کروں گا ان کو داخل جنتوں میں ‎ ‎ کروں معمور[4] ساری نعمتوں میں

یہ سن اُس حامیِ جن و بشر نے ‎ ‎ مکرم شافع[5] روزِ حشر نے

کہے جبریلؑ سے اک سال گر بیش ‎ ‎ کریں توبہ گنہگارانِ دلریش[6]

تو پھر شیطان سے اُن کو خطر[7] ہے ‎ ‎ تمامی امر میں ہر دم ضرر[8] ہے

نہ جانوں ہووے احوال اُن کا کس طور ‎ ‎ مجھے ہے کام میں اُن کے بہت غور

یہ سن جبریلؑ پھر پیغام لائے ‎ ‎ سخن ایک ماہ کا آکر سنائے

کہے حضرت نے ہے اک ماہ بھی طول[9] ‎ ‎ ہے اُن کی عاقبت میں خوف معقول[10]

پھر آئے لے کے اک ہفتہ کا پیغام ‎ ‎ کہے حضرت نے دل ہے اس سے ناکام

اگر ہفتے میں وے ہوویں گنہگار ‎ ‎ مجھے اُن کا خطر ہے سخت ہر بار

یہ سن جبریلؑ پھر پیغام لائے ‎ ‎ یہ مژدہ[11] آکے حضرت کو سنائے

اگر مرنے سے بس یک روز وے پیش ‎ ‎ کریں توبہ اجل[12] سے کر کے اندیش

تو توبہ اُن کی وہ مقبول تر ہے ‎ ‎ نہ اُن کو اُس گنہ سے کچھ خطر ہے

کہے حضرت نے گر اک روز آگے ‎ ‎ نہ فرصت پاویں وے اپنے گنہ سے

کریں توبہ کے بس کرنے میں تاخیر[13] ‎ ‎ تو ہوں اس بات میں غرق تشویر[14]

کہا پھر حق نے اک ساعت اجل سے ‎ ‎ کریں توبہ وے آگے بدعمل[15] سے

تو میں اُن کے سب عصیاں[16] کروں زائل[17] ‎ ‎ کروں جنت میں اُن ساروں کو داخل

کہے حضرت نے اک ساعت اگر وہ ‎ ‎ کریں آگے نہ توبہ حق سے ڈر وہ

تو ہوگی کس طرح اُن کی رہائی[18] ‎ ‎ مجھے ہے خوف اس میں یا الٰہی

سوا اس باعث نہیں ہے مجھ کو کچھ چین ‎ ‎ مرے اس غم سے اُنکے تر ہیں عینین[19]

۱ه یعنی بخشش ۱۲
۲ه یعنی ظالم ۱۲
۳ه یعنی آگے ۱۲
۴ه یعنی آباد ۱۲
۵ه یعنی مددگار ۱۲
۶ه یعنی زخمی ۱۲
۷ه یعنی خوف ۱۲
۸ه یعنی نقصان ۱۲
۹ه یعنی دراز ۱۲
۱۰ه یعنی [illegible]
۱۱ه یعنی خوشخبری
۱۲ه یعنی موت ۱۲
۱۳ه یعنی دیر ۱۲
۱۴ه یعنی پریشانی
۱۵ه یعنی بدکام ۱۲
۱۶ه یعنی گناہ
۱۷ه یعنی دور ۱۲
۱۸ه یعنی چھٹکارا
۱۹ه یعنی آنکھیں ۱۲

۷ باقی

ہوئے ہیں اُس گھڑی جبریلؑ حاضر
کہا ہے حق نے اس صورت سے اسدم
اگر اُمت تمھاری ہووے عاصی
نہ توبہ کی اگر پاویں وہ توفیق
سو ہیں تیری اس اُلفت کے باعث
عفو کر ان کے سب یکبار عصیاں
نہ رکھ تشویش تو اب دل میں یک دم
ہوئے حضرت اُسی دم شاد خاطر
روایت اس طرح سے یہ دگر ہے
کہ حضرت نے کہے جبریل سے تب
میری ہیں حق سے اس دم تین حاجت
ہے پہلی اس طرح حاجت نوادر
کرے شافع میری اُمت کا بس عام
شفاعت سے میں اپنی سب گنہگار
دگر ہے حق تعالے سے یہ پیغام
رکھے محفوظ سارے شور و شر سے
گنہ کی شامتوں سے کرکے مغضوب
نہ دیکھیں کچھ عذابِ آسمانی
سوم ہیں اس طرح سے یہ مطالب
عمل نامے دکھا دیں سب کے یکسر
عمل گر نیک ہووے اُن کا سارا
ویا دیکھوں کسی کا بد عمل سب
کہ تا میری دُعا حق کرکے منظور

کہے حضرت سے تب اے شاہ فاخر
رکھو مت اپنے دل میں اک ذرہ غم
کرے گر عمر مصروفِ معاصی
مُریں گر حالتِ عصیاں میں تحقیق
یقیں اس میل اور رغبت کے باعث
دکھاؤں سب کو جنت کا گلستاں
تیرے دل کا یہ دھویا میں نے سب غم
ہوا ہے غم سے بس آزاد خاطر
حدیثِ راویانِ معتبر ہے
کہ اے دربارِ اعلیٰ کے مقرب
کرو خوشنود لاکر اب اجازت
کہ حق مجھ کو کرم سے اپنے ظاہر
کہ تا اُن کو نہ ہوئے کس سے پھر کام
پھرا جنت میں جاؤں لیکے اکبار
کہ میرے بعد حق اُمت کو انعام
اماں بخشے سدا اپنے قہر سے
نہ دُنیا میں کرے کب اُنکو منکوب
گرفتاری نہ پاویں ناگہانی
کہ رہ ہر ہفتے میں مجھ کو دو مراتب
دکھاویں سب جو ہووے خیر یا شر
کروں شکر الٰہی آشکارا
دعا سے بس کروں اسکو مدد تب
کرے نامے سے اُس کے وہ عمل دُور

۱ یعنے مردگی
۲ یعنے گنہگار ۱۲
۳ یعنے خرچ ۱۲
۴ یعنے گن ۵
۵ یعنے معاف
۶ یعنے پریشانی
۷ یعنے خوشی ۱۲

۸ یعنے روایت
۹ یعنے تمام
۱۰ یعنے شوراے فتنہ و فساد
۱۱ یعنے غضب کیا ہے
۱۲ یعنے خراب ۱۲
۱۳ یعنے دو وقت ۱۲
۱۴ یعنے نیک و بد ۱۲

رہیں خالی گنہ سے سب کے اعمال — بچیں قہر الٰہی سے وہ ہر حال
قیامت میں نہ پاویں کچھ اذیت — نہ واقع اُن پہ ہووے کچھ مصیبت
لیا جبریل نے پیغام اکبار — کئے ہیں جا جناب حق میں اظہار
یہ سُن حق نے نبی کے تئیں مسئول — کیا ہے اپنی بس رحمت سے مقبول
خوشی کی یہ خبر جبریل لائے — قبولیت کا لا مژدہ سُنائے
ہووے حضرت نہایت شاد و مسرور — ہوئی تشویش اُن کے دل سے سب دور
تب عزرائیل حکم حق سے ناگاہ — ملک اسی ہزار اپنے لے ہمراہ
یقین اسپان ابلق پر ہوا سوار — جواہر سے مکلل ہو کے یکبار
فلک سے آئے ہیں اُس دم زمیں پر — اُترا اسپانِ ابلق سے مقرر
درِ دولت پہ آ تعظیم سی تب — کئے رخصت طلب تکریم سے تب
ملی پروانگی تب ہو کے داخل — کہے تسلیم کر اے شاہِ کامل
ہوا حکم الٰہی مجھکو اس طور — کہ جا خدمت میں حضرت کی تو فی الفور
رضا گر آپ دیویں تجھ کو اس دم — ادب سے قبض کر روح مکرم
نہ دیویں گر اجازت تجھکو مختار — خلاف حکم مت کر کام زنہار
نہ کر اس باب میں ہرگز شتابی — تجھے حاصل ہے اسمیں بہرہ یابی
سوائے آپ کے کس سے رضا کا — ہوا ہیں حکم کب مجھ کو خدا کا
مگر ہیں خاص حضرت رب کے محبوب — سو اس باعث رضامندی ہے مطلوب
یہ سُن تقریر عزرائیل کی تب — کہے حضرت نے اے حق کے مقرب
میں راضی حق کی ہوں اس دم رضا پر — یہ حاضر روح ہے حکم خدا پر
ولیکن اب کرو اس دم صبوری — ذرا تاخیر ہے مجھکو ضروری
جناب حق سے تا جبریل آویں — بشارت کی خبر مجھ کو سناویں
اُسے دیکھا ہے تم نے کس مکاں پر — کہاں چھوڑا ہے تم نے آسماں پر
سُن عزرائیل نے حضرت سے یہ بات — کئے تب عرض اے شاہِ کمالات

۱؎ یعنی تکلیف ۱۲
۲؎ یعنی سوال کئے
۳؎ یعنی بہت خوش
۴؎ یعنی پریشانی ۱۲
۵؎ یعنی ملک الموت ۱۲
۶؎ یعنی یکبارگی
۷؎ یعنی [illegible] گھوڑوں
اور ابلق [illegible]

باقی

یا دوں سفید ہوں ۱۲
۸؎ یعنی آراستہ
۹؎ یعنی رخصت
۱۰؎ یعنی ہرگز ۱۲
۱۱؎ یعنی جلدی ۱۲
۱۲؎ یعنی مقصود ری
۱۳؎ یعنی دیری ۱۲
۱۴؎ یعنی خوشی خبری
۱۵؎ یعنی اے بادشاہ مردیوں کے ۱۲

کہ دیکھا ہیں نے اب چرخ[1] بریں پر
فرشتے[3] اُن سے تھے سب گفتگو میں
سخن یہ کرکے عزرائیل یکبار
پھر اسماعیل نامی ایک فلک پر
ملائک لاکھ تابع اس کے تھے سب
تھے اسمٰعیل کے تابع وے سارے
ملائک لاکھ کا حاکم مقرر
اُسی دم اُن سبھوں کو بس خدا نے
کہ اُترو ایک گھڑی سارے زمیں پر
رہو قائم اسی ساعت ادب سے
عیادت[6] کے بجا لا سب مراسم[7]
کہو آئے ہیں استقبال کو ہم
یہ سُن سارے ملائک ہو کے تیار
طبق[9] لے ہاتھ میں پھر نور کے سب
یہ سب سامان رحلت[10] کا عجب تھا
وے جبریل کی تھی انتظاری
اُسی دم بارگاہِ حق سے جبریل
کہے حضرت نے اُن سے کیا خبر ہے
کہے جبریل نے یہ ہے بشارہ
جہنم کے کئے ہیں بند[16] در سب
ہوئے ہیں حُلّہ[17] پوش اب حور و غلماں
رسولوں کے بھی سب ارواح یکجند
کہے جبریل سے تب شاہِ دیں نے

کھڑے تھے آسمانِ اوّلیں[2] پر
تھے حضرت کی خبر کی جستجو میں
رہے خاموش ہو کر تب ادب وار
ملک سردار تھا سارے ملک پر
تھے سارے وے ملک بیشک مقرب
کیا تھا حق نے بھی ہر اک کو بارے
اسی صورت سے سب حاکم تھے یکسر
کیا ہے حکم یوں ربّ العلا[4] نے
سو جا کر بابِ[5] ختم المرسلیں پر
ملو اُس سرورِ عالی نسب سے
پھر اُس روحِ نبیؐ کو با مکارم[8]
چلو اب انتظاری بس ہے ہر دم
اُسی دم ابلقوں پر ہو کے اسوار
درِ دولت پہ آ حاضر ہوئے تب
ملائک کا ہجوم[11] اس طور سب تھا
تھی باقی اُن کی بس آنے کی باری
ہوئے خدمت میں آ حاضر بہ تعجیل[12]
بشارت[13] اب سنا و کیا نشر[14] ہے
کہ حکمِ حق سے اس دم آشکارہ[15]
کھلے ہیں بابِ جنت سر بسر سب
ہے سب آراستہ جنت کا ساماں
قدم بوسی کے ہیں سب آرزو مند
حبیبِ خالقِ جاں آفریں نے

۹

[1] یعنی آسمان بلند پر
[2] یعنی پہلے آسمان پر
[3] یعنی فرشتے
[4] یعنی خدائے بلند و برتر نے
[5] یعنی دروازہ
[6] یعنی بیمار پرسی
[7] یعنی طریقے ۱۲
[8] یعنی عزت و بزرگی
[9] یعنی طشت
[10] یعنی کوچ
[11] یعنی ازدحام
[12] یعنی جلدی
[13] یعنی خوشخبری
[14] یعنی مشہور ۱۲
[15] یعنی ظاہر ۱۲
[16] یعنی دروازے
[17] یعنی لباس
[18] یعنی بیٹھے ہوئے ۱۲

که مجھ کو اس خبر سے کچھ نہیں کام
کہے جبریل نے حق کی طرف سے
کہا ہے حق نے اے عالی فضائل
تمامی انبیا پر نہیں ہے جائز
کہ جب تک آپ لے اُمت کو سارے
لے اُمت آپ آگے سب سے جا دیں
کہے حضرت نے اس سے خوش خبر اور
کہے جبریل نے دیگر بشارہ
کہ حق نے آپ کو اے شاہِ کونین
عطا رحمت سے کر اب ملکِ محمود
شفاعت کی اجازت دیکے اکبار
نہیں کس بات کا اب خوف و ڈر ہے
یہ سُن اُمت کی تب بہبود حضرت
پھر عزرائیل کی جانب نظر کر
تب آئی رو بہ رو حالت نزع کی
پھر حضرت نے مبارک کھول کر لب
اُٹھا مسواک کر اپنا دہن صاف
تبسم کر اُٹھا دست شہادت
گئے ہیں چھوڑ تب دنیائے فانی
کیا جب روح نے تن سے جدائی
معطر دیکھ گھر خوشبو سے ناگاہ
لگے رونے کو اہل البیت یکسر
عجب عالم تھا فریاد و فغاں کا

خوشی کا اب کہو کیا لائے پیغام
یہ ہے پیغام بس عزّ و شرف سے
دخول جنت و سیر منازل
کہ ہو وے کوئی اس دولت سے فائز
نہ ہو ویں داخل فردوس بارے
پھر اُس کے بعد سب جنت کو پاویں
زیادہ کچھ سناؤ سر بسر اور
طرب انگیز ہے یہ آشکارہ
شفیع انس و جاں سلطانِ دارین
کہ تا محشر میں حضرت ہو ویں خوشنود
کیا سب کام میں حضرت کو مختار
خوشی حضرت کی منظور نظر ہے
ہوئے ہیں اُس گھڑی خوشنود حضرت
دیئے ہیں قبض کا تب حکم یکسر
ہوئی موجود سب صورت نزع کی
کہے ہیں الوداع اے اہل بیت اب
گئے ہیں دانت مثلِ برق شفاف
کئے ہیں پاؤں لنبے با عنایت
گئے ہیں سیر ملکِ جاودانی
مہک خوشبو کی اُس دم تن سے آئی
ہوئے رحلت سے سب حضرت کی آگاہ
ہوا برپا تمامی شور محشر
عجب عالم تھا حسرت کے نشاں کا

سب اہلِ البیت پر تھی بے قراری
بتولؓ اُس دم لگیں حسرت سے رونے
کہ اے بابا مجھے دنیا میں اب چھوڑ
نہ یاد آیا ہے اس دم فاطمہؓ کا
کہو جبرئیل کس کے پاس آویں
ہوئے غائب نظر سے مہرِ انور
الٰہی فاطمہؓ کی روح یکسر
شفاعت سے نہ کر حضرت کی محروم
کہے ہیں عائشہؓ نے آہ صد آہ
ہوئے غائب جہاں سے سرورِ دیں
فقیروں کو دیا ہے جس نے شاہی
سدا رکھا اپنا درویشی سے خوشدل
دریغا وہ کہاں ہیں صاحبِ تاج
دریغا وہ سرو سالارِ اُمّت
سدا اُمّت کے غم سے چھوڑ راحت
دریغا وہ کہاں ختمِ رُسل ہیں
جو راہِ حق میں بس ثابت قدم تھے
دریغا وہ کہاں ہیں گوہرِ جود
کھلے جن کے سبب رحمت کے ابواب
دریغا وہ کہاں ہیں شاہِ غازی
ہوا معمور جن سے کشورِ دیں
دریغا وہ کہاں ہیں شاہِ اعجاز
اشارہ جن کی دیکھ اُنگلی کا یکسر

سبھی کرتے تھے بس فریاد و زاری
نہایت سخت تر شدّت سے رونے
گئے کیوں رشتۂ اُمید کو توڑ
گئے کیوں بھول سب غم فاطمہؓ کا
فلک کی آخر کس کو سناویں
نبوّت کا ہوا تاریک اب گھر
ملا در حشر باروحِ پیمبرؐ
عنایت کر لقائے شاہِ معصوم
ہوا برباد تختِ لِی مَعَ اللّٰہ
امامِ ہر دو عالم رہبرِ دیں
کیا اوروں کی ہر دم خیرخواہی
قناعت سے رہے ہیں آپ بس ہل
فلک پر حق نے بخشا جن کو معراج
کہاں ہیں حامی و غمخوارِ اُمّت
کئے نیں ایک شب خوش استراحت
چراغِ بحر و برِ ہادیٔ کل ہیں
رضا جوئی میں حق کی دمبدم تھے
ہوا جن سے ظلامِ کفر مفقود
ہوئے تاباں مساجد اور محراب
نبوّت جن سے پائی سرفرازی
ہوا منصور جن سے لشکرِ دیں
رسولِ ہاشمی سلطانِ حجاز
ہوا ہے شق فلک پر بدرِ انور

۱ یعنی ناگاہ ۲ بے قرار ۳ دو جہاں یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ۴ یعنی دیدار ۵ اشارہ طرف حدیث شریف کے مراد قرب الٰہی سے ۶ یعنی افسوس ۷ یعنی سردار ۸ یعنی مددگار ۹ یعنی آرام ۱۲

۱۰

۹ یعنی ہدایت کرنے والے تمام جہان کے ۱۰ یعنی سونے کی بخشش کے ۱۱ یعنی اندھیرا ۱۲ یعنی روشن ۱۳ یعنی دروازے ۱۴ یعنی روشن ۱۵ یعنی ملک ۱۶ یعنی فتحمند ۱۷ یعنی بادشاہ عرب کے ۱۲

تھے اصحاب نبیؐ مسجد میں حاضر
سُن اہل البیت کی اس دم فغاں سب
کئے معلوم رحلت شاہِ دیں کی
سراسیمہ ہوئے یکبار سارے
گرے بعضے زمیں پہ ہو کے بیہوش
ہوا تھا حضرت عثمانؓ کا یہ حال
ہوئے سودائی بعضے یاوہ گو سخت
عمرؓ پر خوف نے اُس دم کیا زور
کہ جو مجھ سے کہے حضرت ہوئے فوت
نہیں حضرت کا ہے قالب یہ بے روح
نبیؐ ہیں وہ نہ ہو ویں فوت ہرگز
عمرؓ کی سُن یہ بات اصحاب سارے
ہوا تھا ایک عجب عالم وہاں کا
نبیؐ کے پاس تب آئے ہیں صدیقؓ
ردا حضرت کے کر چہرے سے تب دُور
لئے بوسے ادب سے تب جبیں پر
معطر تھا بدن حضرت کا اُس دم
کئے مہرِ نبوت پر نظر تب
ہوا تحقیق اُن کے دل میں اُس دم
سو روتے آئے اُس دم گھر سے باہر
کہے سب سے ہوئے ہیں فوت حضرت
عمرؓ سے پھر لگے کہنے کو اس طور
لکھی ہے میت کی جو یہ آیت

پریشاں حال اور مغموم خاطر
یہ واویلاہ کا سُنکر بیاں سب
امام الانبیا والمرسلیں کی
سبھی حجرے کے پاس آئے ہیں بارے
تکلم سے رہے ساکت وخاموش
کہ تھے جوں نقش قالین سربسر لال
جنوں غالب ہوا تھا اُنپہ اک لخت
سو ننگی سیف لے کرتے تھے یہ شور
دکھاؤں اُس کو اس تلوار سے موت
ہوا ہے باب بیہوشی یہ مفتوح
نبیؐ کا فوت ہونا کب ہے جائز
کئی آئے شبہ میں سخت بارے
تھا ہر ذی روح گویا ہر نشاں کا
کریں تا حالت رحلت کو تحقیق
نظر سے دیکھ اُس دم حُسن پُر نور
گلِ رخسار رشک یاسمیں پر
نہیں خوشبو میں تھا اول سے کچھ کم
تھی گم مُہرِ نبوت سر بسر تب
کہ رحلت کر چکے سلطانِ عالم
ہوئے اصحاب سب گرد اُن کے حاضر
نہیں شک اس میں پائے موت حضرت
کرو تم آیت قرآں میں اب غور
یہ آیت رہنما ہے با ہدایت

له یعنی پریشان ۱۲ ته یعنی سراسیمہ ۱۲ سه یعنی کلام سے ۱۲ که یعنی بیہوش ۱۲ هه یعنی بیہودہ بکنے والا ۱۲ له یعنی تلوار ۱۲ که یعنی وجود مبارک ۱۲ که یعنی کشادہ ۱۲ له یعنی چادر ۱۲ نله یعنی پیشانی ۱۲

باقی

سله آپ کی دست مبارک پر نبوت کی مہر تھی اور اس میں خط قدرت سے کلمہ شہادت لکھا ہوا تھا بعد وفات کے گم ہو گئی ۱۲ سله یعنی گرد اگرد ۱۲ سله یعنی زائل ہونے والی ۱۲

ہوئے جو انبیا اور مرسلیں سب ہوئے ہیں فوت دُنیا سے یقیں سب
مگر ذاتِ الٰہی کو بقا ہے سوا یہ اُس کے سب عالم فنا ہے
محمد مصطفےٰ بھی اِک بشر ہیں اسی عالم میں داخل سر بسر ہیں
سو حضرت اس گھڑی دارالفنا سے ہوئے وصلِ یقیں ملکِ بقا سے
ہے حُکمِ کُلُّ نَفْسٍ اُن پہ جاری رضائے حق میں ہے بے اختیاری
یہ سُن فاروق کا قائم ہوا ہوش ہوئی تھی اُن سے یہ آیت فراموش

قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ

١١

یہ سُن اُس دم صحابوں نے یقیں سب کہے اِنَّا لِلّٰہِ رَاجِعُوْنَ تب
غرض حضرت کا یہ ماتم عجب ہے یہ بیتابی کا سب عالم عجب ہے
کرے عقل و خرد کو گم مگر یہ کرے مجنوں سب کو سر بسر یہ
عجب کیا ہی یہ ماتم ہے خرد سوز ہے بیشک در جہاں سودائی آموز
سو اس باعث تھے سب اصحاب بیتاب مہیا تھا یہ بیتابی کا اسباب
پھر اس دم غیب سے آواز نادر پڑا ہے گوش میں آسب کے ظاہر
کہ اے غمناک اہل البیت سارے کرے رحمت الٰہی سب پہ بارے
سبھوں پر حکم جاری ہے فنا کا نہیں چارہ ہے کچھ دفعِ قضا کا
رہو راضی خدا کے سب رضا پر رہو صابر و شاکر سب قضا پر
نہ یہ ہنگام فریاد و فغاں ہے یہ وقت چارہ سازی خوش عیاں ہے
صبوری سے دلوں کو دیجے تسکیں کرو سب فکر تجہیز اور تکفیں
پڑا جب سب کے یہ آواز در گوش رہے فریاد سے سب ہو کے خاموش
نہ ہو اس دولت سرمد کے معزول ہوئے حضرت کی تیاری میں مشغول
علی نے کر کمر خدمت کی محکم مہیا غسل کا کر ساز اُس دم
اُسی دم پیکرِ سلطانِ دیں کو مبارک عنصرِ پاکِ یقیں کو

اُٹھا آداب سے مغسل[1] میں لائے
تھے ساتھ اُن کے اُسامہؓ اور عباسؓ
سوا اُن کے نہیں تھا کوئی حاضر
لگے پھر غسل دینے شاہِ دیں کو
ہر اک دم غیب سے آتی تھی آواز
یہ بس ہے جسم حضرت کا گر آدمی[5]
اُسے تعظیم اور توقیر[6] کے ساتھ
مدارے کی یہ ساعت سر بسر ہے
یہ سُن ہر بار آوازِ حزیں[9] سب
بھی جس دم قصد سب کرتے تھے ظاہر
پھرانا پہلو سے ہر نوبت بہ پہلو
اُسی دم غیب سے ہوتے تھے ہر بار
انشائے پر یقیں پھرتے تھے حضرت
مددگاری ہر اک ساعت یہ نادر
بھی حضرت کا مبارک جسمِ پُر نور
نکلتی تھی عجب خوشبو بدن سے
غرض دے تین نوبت غسل یکسر
پھر حضرت کے مبارک جسم کو تب
عبیر[14] و مشک اور کافور دے کر
سبھی آئے ہیں تب حجرے سے باہر
ملائک پڑھ نماز اول سدھارے
کہے ہیں تب علیؓ نے سب سے اس طور
جنازے پر نبیؐ کے باکرامت[16]

ادب سے تخت پر لا کر سُلائے
بھی فضلؓ و قثمؓ تھے مغسل میں دو پاس
کئے ہیں بند در[2] کر سب کو باہر
امام الانبیا ماہِ یقیں کو
کرائے ممتاز غسالئِ[3] جانباز
وجودِ پاک ہے حضرت کا نامی
کروٹا ہر ادب سے سب لگا ہاتھ
سعادت کا نمود[8] اس میں اثر ہے
یقیں ہوتے تھے رو رو کر غمیں سب
کہ حضرت کا مبارک جسم طاہر
کریں پانی سے سب طاہر ہر اک شو[10]
مددگاری کے ظاہر تر سب آثار
یہ ظاہر غیب کی بس تھی اعانت[11]
عجب تھا معجزہ اُس تن کا ظاہر
تھا عطر و مشک کی خوشبو سے معمور[12]
مہک ہوتی تھی ظاہر پاک تن سے
بجا رسمِ ادب لائے مقرر[13]
اُٹھا اُس دم کفن میں لائے ہیں سب
کئے ہیں پاک تن معمور تکبیر
ملائک[14] سب ہوئے ہیں آکے حاضر
ملے ہیں بعد از ان اصحاب سارے
وصیت[15] ہے نبیؐ کی بس یہ فی الفور
نہ جائز ہے کرے کوئی امامت

۱؎ یعنے غسل کی جگہ ۱۲ ۲؎ یعنے دروازہ ۱۲ ۳؎ یعنے غسل دینے والے ۴؎ یعنے عزت ۵؎ یعنے غسل دینے والے ۱۲ ۶؎ یعنے عزت ۷؎ یعنے اظہار ۸؎ یعنے پاک ۹؎ یعنے دردناک

باقی

۱۰؎ یعنے طرف ۱۱؎ یعنے مدد ۱۲؎ یعنے آباد ۱۳؎ ایک خوشبو کا نام ہے ۱۴؎ یعنے فرشتے ۱۵؎ وفات کے وقت یا سفر کرتے وقت جو کوئی کہہ جائے کہ میرے بعد ایسا کرنا اس کو وصیت کہتے ہیں ۱۶؎ یعنے ساتھ بزرگی کے ۱۲

مقتدر بے جماعت ہر زن[۱] و مرد
یقیں حضرت امام دو جہاں ہیں
حیات[۳] اور موت میں ہیں رتبت برابر
نہ کوئی اُس پیشوا کا پیشوا ہے
یہ سن ہر فرد نے تب باسعادت
اسی صورت سے پڑھ ہر ایک نے تب
نہ چرچا پھر وہاں کس بات کا تھا
پھر آ کر عورتوں نے بھی اسی طور
پھر آ لڑکوں نے اُس بعد از پڑھے ہیں
جہاں رحلت[۶] کئے محبوب رب نے
وہ کر مخصوص جائے دفن یکبار
ردا[۹] تھی ایک مخمل کی نوادر
عجب پُر نور تھا مخمل کا وہ فرش
ردا حضرت کی تھی وہ لبس گرامی[۱۰]
وصیت تھی پیمبر کی یہ سب کو
لکھا بعضوں نے قبل از دفن ظاہر
ورے سابق[۱۲] روایت ہے وہ محکم
کرے ہیں خشت[۱۴] سے پھر لحد کو بند
نبیؐ کی قبر میں اُترے تھے اقرب
علیؓ اُترے لحد میں سب سے اوّل
قثمؓ عباسؓ کے لڑکے ہیں مشہور
کہ میں نے جب کیا یہ قصد ظاہر
سو دیکھا چہرۂ انور کو یکبار

پڑھیں تنہا نماز اس دم ہر اک فرد[۲]
مقرر پیشوائے انس و جاں ہیں
سبھوں کے پیشوا ہیں وہ مقرر
یہاں حکمِ امامت ناروا[۴] ہے
پڑھی اُس دم نماز بے جماعت
ادا تکبیر کر فارغ ہوئے سب
پڑا غلغل[۵] سر بسر صلوات[۷] کا تھا
بجا رسمِ جنازہ لائیں فی الفور
اسی صورت سے سب فارغ ہوئے ہیں
حبیبِ کبریا عالی نسب نے
کرے ہیں لحد[۸] پُر نور اس میں تیار
بچھائے قبر میں تب لا کے ظاہر
سُلائے جس پہ لا کر گوہرِ عرش[۱۱]
ہوا ہے لحد میں فرش اُس کا نامی
سُلاویں فرش پر محبوب رب کو
نکالے ہیں لحد سے فرش باہر
اصح[۱۳] مشہور ہے واللہ اعلم
ہوئے ہیں لحد کے نہ خشت پیوند
علیؓ فضلؓ و قثمؓ عباسؓ یہ سب
بھی نکلے بعد سب کے قثمؓ اکمل
روایت ہے یہ نامی اُن سے مذکور[۱۵]
کہ نکلوں تربتِ عالی سے باہر
تو جنبش[۱۶] لب کی ہوتی تھی نمودار[۱۷]

۱ یعنی عورت ۱۲
۲ یعنی اکیلے ۱۲
۳ یعنی زندگی ۱۲
۴ یعنی ناجائز ۱۲
۵ یعنی شور ۱۲
۶ یعنی وفات ۱۲
۷ یعنی درود ۱۲
۸ یعنی مزار ۱۲
۹ بالکسر یعنی چادر ۱۲

۱۳

۱۱ گوہر عرش کا یعنی وجود مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
۱۰ یعنی بہت بزرگ
۱۲ یعنی پہلی روایت
۱۳ یعنی بہت صحیح
۱۴ یعنی اینٹ ۱۲
۱۵ یعنی بیان کی گئی
۱۶ یعنی حرکت ۱۲
۱۷ یعنی ظاہر ۱۲

یقیں جنبش میں اس دم دیکھ کر لب
مبارک لب سے یہ آتی تھی آواز
محبت تھی عجب اُمّت کی کامل
نہ بھولے اپنی اُمّت کو وہ زنہار
طفولیت میں تھے جب مہد میں تب
لحد میں بھی یہی تھا ذکر نامی
غرض جب شاہِ دیں کو کر کے مدفوں
کیا ہے غم نے اُس دم استقامت
ہوئی ہے سب کے دل کو بیقراری
ہوا تھا عائشہؓ کا سینہ صد چاک
کہ یارب وہ کہاں ہیں سرورِ دیں
کہاں مجھ کو گئے ہیں چھوڑ اس دم
تھے جس در کے سدا جبریل درباں
زیادہ غم تھا سب سے فاطمہؓ کو
یتیمی دیکھ کر حسنینؓ کی وہ
سدا روتی تھیں ہو کر غم سے بیتاب
جدائی سے پدر کی ہو کے مضطر
نہ غافل ہو رہے اس غم سے وہ کب
بھی ازواجِ مطہر سر بسر سب
صحابہؓ میں بھی قائم اک حشر تھا
وہ خالی دیکھ سب مسجد و محراب
کئی اس غم سے حضرت کے ہو ناکام
رہے بیمار بعضے ہو کے دائم

کیا ہوں گوش میں نزدیک تر تب
کہ یارب اُمّتی با حشمت و ناز
کہ حضرت شاہِ دیں مہر منازل
عجب تھے خیر خواہی کے یہ آثار
ہمیشہ اُمّتی کہتے تھے یارب
تھی اُمّت آپ کو سب سے گرامی
پھرے ہیں جس گھڑی اصحابِ محزوں
مدینہ ہو گیا رشک قیامت
نوا در تھی ہر اک کی آہ و زاری
یہی کہتی تھیں ہو کر سخت غمناک
معلّٰے آفتابِ اوجِ تمکیں
یہ رشتہ وصل کا سب توڑا اس دم
ہوا ہے آج وہ گھر سخت ویران
بتولِؓ پاک زہرا رشک مہ کو
غریبی دیکھ نور العین کی وہ
ہوئے تھے اُن کے دیدے چشمۂ آب
رہے دنیا میں پھر شش ماہ اکثر
تبسم سے نہ کھولے غنچۂ لب
سدا پیتی تھیں بس خونِ جگر سب
ہر اک دل میں مصیبت کا گذر تھا
ہر اک کی آنکھ سے جاری تھا خوناب
گئے دُنیا سے پی کر موت کا جام
ہمیشہ غم یہ تھا اُن کا ملازم

باقی ۲

۱ یعنی کان ۲ یعنی دبدبہ ۳ یعنی نشان ۴ یعنی عجیب ۵ یعنی بچپن ۶ یعنی جھولنا ۷ یعنی قبر ۸ یعنی غمگین ۹ یعنی عجیب ۱۰ یعنی دروازہ

۱۱ یعنی چوکیدار ۱۲ یعنی ہمیشہ ۱۳ یعنی بے قرار ۱۴ یعنی نہر پانی کی ۱۵ یعنی باپ ۱۶ یعنی آنکھ ۱۷ یعنی پاک بی بیاں ۱۸ یعنی خالص خون ۱۹ یعنی ہمیشہ ۲۰ یعنی ساتھی

کیا بعضوں کا گم اُس غم نے بس ہوش
بھی بعضوں نے اُٹھا داغ جُدائی
مدینے سے گئے ہیں خانماں چھوڑ
بھی عبداللہ بن زید نکوکار
انھوں نے اس فراق مصطفےٰ کا
دعا حق سے کیے ہیں یا الٰہی
لقائے مصطفےٰ سے دل تھا معمور
ہوا وہ نور بس آنکھوں سی غائب
مجھے آنکھوں سے اپنی اب نہیں کام
لیجا آنکھیں وہ مجھ کو بے بصر کر
دُعا اُن کی کیا تب حق نے منظور
رہے غمناک وہ بس اس قدر ہو
بھی حضرت کے وہ خادم پاک جوہر
وہ حضرت کی ہوا اس فرقت سی بیتاب
مثالِ حلقۂ خاتم مدینہ
وہاں رہنے سے ہو بیتاب اُس دم
سو آخر جا کے پہنچے جانبِ شام
وہاں اک شب نہایت کر کے زاری
تب آئے خواب میں سلطانِ عالم
سو حضرت نے طرف اُن کے نظر کر
میرے تو قرب کو کیا دگی بھول
زیارت سے مری مہجور مت ہو
مرے روضے میں آ بس کر شتابی

رہے دیوانگی سے ہو ہم آغوش
کیے ہیں ترک سب سے آشنائی
مہاجر بس ہوئے اپنا مکاں چھوڑ
دُعا تھی جن کی بس مقبولِ جبار
نہ لائے تاب اس درد و بلا کا
نبی سے تھی جہاں میں روشنائی
میرے اس دیدۂ بینا کو تھا نور
مدینے میں اندھیرا ہے عجائب
میں چہرہ کس کا دیکھوں اس سے مادام
مجھے اس فکر سے آزاد تر کر
ہوئی آنکھیں اُسی دم ان کی بے نور
فراق مصطفےٰ میں اب بے بصر ہو
بلالؓ باوفا منظور داور
نظر بے نور کر مسجد و محراب
یہ بے رونق نظر کر بے نگینہ
گئے با دیدۂ پُر آب اُس دم
رہے اس غم سے ہو کر سخت ناکام
زمیں پر سو رہے با خاکساری
رسولِ حق امام جن و آدم
کہے ہیں اے بلالِ پاک جوہر
زیارت سے ہوا کیوں سخت معزول
جوارِ قرب سے اب دور مت ہو
نہ کر ماتم سی اب دل کی خرابی

۱ یعنی دوستی ۱۲ ۲ یعنی خاندان گھر بار ۱۲ ۳ یعنی ہجرت کرنے والے ۴ یعنی دیدار ۵ یعنی آباد ۶ یعنی ہمیشہ ۷ یعنی دعا ۱۲ ۸ یعنی مت کرو

۹ یعنی اللہ تعالیٰ کے مقبول ۱۰ یعنی آنکھیں بھری ہوئی پانی کی ۱۱ یعنی رونے پیٹنے ۱۲ یعنی عاجزی طرف ۱۳ یعنی سید ۱۴ یعنی جدا کیا گیا ۱۵ یعنی نزدیکی

یہ سُن اُس دم بلالِؓ نیک کردار
مدینے کی طرف تب ہو گئے مائل
سو آ روضے میں حضرت کے شتابی
غبارِ غم کو دھو خونِ جگر سے
نمازِ ظہر کی جب آئی ساعت
ہوئے ہیں ملتجی از صدقِ جاں سب
اُسی ساعت بلالِ نیک کردار
لگے کہنے کو اے اصحابِ مغموم
میں ہوں حضرت کے غم سے سخت بیتاب
وے سُن کر سب مشتاق تر تھے
غرض شوق اُن کا دیکھ اسطور غالب
اذاں کا قصد کر با دیدۂ تر
محمدؐ کا جب آیا نام اکرم
گرے ہیں خاک پر تب ہو کے بیہوش
سُن آوازِ بلالؓ اصحاب یکبار
نکل کر اُس گھڑی سب اپنے گھر سے
زن و فرزند اور بھی باکرہ سب
سُن آوازِ بلالؓ ازواجِ طاہر
گویا دن تھا وہ فوتِ مصطفےٰ کا
رہی نیں تب کسو میں تاب و طاقت
لگے رونے کو اُس دم آہ کر کر
کہ ہیہات اب کہاں ہیں ختمِ مرسل
دریغا بس مدینہ ہے یہ خالی

ہوئے ہیں کھول دیدے اپنے بیدار
کئے ہیں اُس گھڑی قطعِ منازل
کئے حاصل مقامِ بہرہ یابی
کئے سیلاب جاری چشمِ تر سے
تب اصحابِ نبیؐ سب اہلِ طاعت
کہ تا اُن کے سنیں لب سے اذاں سب
مکرّم فدوی سلطانِ مختار
ندیمِ فرقتِ سالارِ معصوم
اذاں کہنے کی اب طاقت ہے نایاب
اذاں سننے کے عاشق سر بسر تھے
بلالِؓ پاک باطن با مطالب
یکایک بول اُٹھے اللہ اکبر
اشارت کر طرف روضے کے اُس دم
کئے ہیں عقل کو اُس دم فراموش
ہوئے کر یاد حضرت کا دل افگار
لگے رونے کو تب سوزِ جگر سے
لگے رستے میں رونے آوہاں تب
بھی بیتابی سے نکلے گھر سے باہر
قیامت یا مصیبت یا عزا کا
ہوئی ہے تازہ تر زخمِ فراقت
نہایت سخت واویلاہ کر کر
امامِ دو جہاں سلطانِ اکمل
مدینے سے کہاں غائب ہیں والی

۱ یعنی اچھے عمل والے ۲ یعنی جلدی خواہشمند
۳ یعنی منزلوں کا کاٹنا
۴ یعنی جلتے جلتے راستہ
۵ یعنی مقصد ۶ یعنی گریہ کرنا
۷ یعنی ندی ۸ یعنی دردی
۹ یعنی التجا کرنے والے ۱۰ یعنی مصیبت
والے ۱۱ یعنی ہمنشیں ۱۲
۸ یعنی

باقی

۹ یعنی غم ۱۰ یعنی
حاضر بن ۱۱ یعنی ہمدرد
۱۲ یعنی زخمی ۱۲
۱۳ یعنی پاک بیبیاں
۱۴ یعنی ماتم ۱۵ یعنی
افسوس ۱۶ یعنی رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
۱۷ افسوس ۱۸ یعنی
مالک ۱۲

دریغا وہ کہاں ہیں ماہِ پُر نور[1] تھی جن سے مسجد و محرابِ معمور[2]
دریغا وہ کہاں ہیں سرورِ دیں پڑا ہے کیوں یہ بے سر لشکرِ دیں
دریغا وہ کہاں ہیں شاہِ اعجاز نبوّت کی تھی جن سے مسندِ ناز
دریغا وہ کہاں ہیں شاہِ لولاک پکڑتا جن کی تھا جبریل فتراک[3]
دریغا وہ کہاں ہیں شاہِ شاہاں ملائک[4] تھے فلک کے جن کے درباں[5]
دریغا مثلِ خاتم[6] ہے مدینہ تہی[7] حلقہ پڑا ہے بے نگینہ
دریغا ماہِ عالم نورِ انجم[8] ہوا ہے حلقۂ اصحاب سے گم
دریغا وہ کہاں بدرِ علا ہے جمالِ باکمالِ مصطفےٰ ہے
دریغا دیدۂ اصحاب کا نور رہا ہے کس ٹھکانے ہو کے مستور[9]
غرض عالم میں اُس دن بس حشر[10] تھا کھڑا ماتم میں روتا ہر بشر[11] تھا
بلالؓ آخر ہوا اس مستی سے ہشیار سبھوں کے دیکھ دیدے تب گہربار[12]
لگے کہنے کو اے اصحاب مغموم گرفتارِ فراقِ شاہِ معصوم
نبیؐ کے غم میں جو آنکھوں سے یکسر کرے گا چہرۂ اقبال کو تر
نہ اُس کو حشر میں دوزخ سے ڈر ہے حرام آگ اُس پہ مطلق سر بسر ہے
جہاں تک ہو سکے اب اشکباری[13] غنیمت ہے کرو اس غم میں زاری
یہ کہہ فرقت سے حضرت کی ہو ناکام گئے ہیں کر کے رحلت[14] جانبِ شام
غرض ہر سال وہ آتے تھے یکبار سو روضہ دیکھ حضرت کا پُر انوار
رواں[15] کر سیل با خونِ جگر تب زمیں روضہ کی بس کرتے تھے تر سب
وہ رونا دیکھ اُنکا سارے اصحاب نہایت سخت تر ہوتے تھے بیتاب
اسی غم میں بلالِؓ پاک آخر گئے دُنیا سے رحلت کر کے ظاہر
غرض حضرت کا یہ غم بس عجب ہے یہ رونا تو نزولِ[16] فضلِ رب ہے
عزیزو بس یہ رونا ہے غنیمت گنہ ہر بار دھونا ہے غنیمت
کرو اس غم میں رو رو چشم کو تر خلاصی[17] تا ملے در روزِ[18] محشر

[1] یعنی چاند [2] یعنی آباد [3] نسخہ حرو دیں کے آگے یعنی لگانے ہیں [4] یعنی فرشتے [5] یعنی چوکیدار [6] یعنی انگوٹھی [7] یعنی خالی ۱۲ [8] یعنی نور بخشنے والے ستاروں کے
[9] یعنی پوشیدہ [10] یعنی قیامت [11] یعنی شخص [12] یعنی موتی برسانے والے [13] یعنی آنسو بہانے [14] یعنی سفر [15] یعنی جاری [16] یعنی اترنا رحمت الٰہی کا [17] یعنی چھٹکارا [18] یعنی قیامت کے دن ۱۲

کہاں کس میں ہے تاب اے اہلِ توقیر — کرے نوکِ قلم سے غم یہ تحریر
علی اس بات میں معذور تر ہے — یہ ماتم دیکھ خوں اس کا جگر ہے
سو دکھ اب خاتمہ دلسوز سے ہات — خدا سے مانگتا ہوں بس یہ حاجات
الٰہی کر میری عالی یہ قسمت — نبیؐ کی جا کروں اس دم زیارت
غبارِ غم سبھی اس غم سے دھو کر — رہوں قربان اُس روضہ پہ ہو کر
علی کے دل میں بس یہی ہے اُمید — تو برلا اُس کی یہ اُمیدِ جاوید
سوا اس کے نہیں کچھ آرزو ہے — محبت کی بھری سب دل میں بو ہے
محبت پر کروں نامے کو آخر — پڑھوں صلوات نامی اور طاہر
بروحِ آفتابِ ارض و افلاک — محمد مصطفےٰ سلطانِ لولاک

پڑھو اے حاضرو صلوات آخر
بروحِ سرورِ باطن و ظاہر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ

خاتمۂ کتاب

کروں شکرِ الٰہی کس زباں سے — ادا ہووے سپاس اُسکا کہاں سے
کہ جس نے دے مجھے توفیق یکبار — عطا کر قوتِ ترتیبِ اشعار
کیا ہے ناظم اس سلکِ گہر کا — ثنا خواں بادشاہِ بحر و بر کا
کرم سے اُس کے یہ ذکرِ گرامی — عجب خوبی سے پایا انصرامی
محض اُس کی عنایت تھی یہ نادر — یقیں تھا کام یہ دشوار ظاہر
لیاقت تھی سخن کی صرف معدوم — نہ شیوہ تھا سخن کا مجھ کو معلوم
غرض اُس کے کرم سے سربسر یہ — ہوا تیار نامہ پُر قدر یہ
نہ نامہ بلکہ یہ گلزارِ دیں ہے — گرامی ذکرِ ختم المرسلیں ہے

۱؎ یعنی طاقت ۱۲ ۲؎ یعنی صاحبِ عزت ۳؎ یعنی قلم دل جلانے ۴؎ یعنی دل کے جلانے والا ۵؎ یعنی غم کے حالات بیان کرنے والا ۱۲

باقی ۲

۱؎ یعنی مراد یہ ہے ۲؎ یعنی بلند مرتبہ ۳؎ یعنی ... کا عدم ... یعنی اس کتاب ۴؎ یعنی تمام ۵؎ یعنی درود پاک ۱۲

عجب گلشن ہے یہ مدح و ثنا کا ۔ گلستاں ہے یہ مدح مصطفیٰ کا
نئی ہے طرز اور ساماں نیا ہے ۔ نوادر حال و قال اس میں بھرا ہے
عجب عالم ہے اس کی کیفیت کا ۔ بیاں حضرت کی ہے محبوبیت کا
ہر اِک جا ہے نوادر جلوۂ نور ۔ لطیفہ ہے ہر اک خوبی سے معمور
جمع کر معجزات باہرہ سب ۔ نبوّت کے دلائل قاہرہ سب
بیاں مولود کا بھی لا گرامی ۔ بھی لکھ رحلت کا سب احوال نامی
شمائل اور فضائل کر کے منظوم ۔ کیا بارہ مجالس سب یہ مرقوم
دیے مصباح المجالس نام اُس کو ۔ کیا باشوقِ دل اتمام اُس کو
غرض جس دم ہوا گلشن یہ تیار ۔ عجب گلزارِ مدح شاہِ ابرار
یہ چاہا میں نے تب تاریخ کر غور ۔ لکھوں اس خاتمے میں لا کے فی الفور

سو یہ تاریخ خوش دل نے کہی ہے
کہ احسن روضۂ مدح نبیؐ ہے

سنہ ۱۲۶۰ھ

نوادر دیکھ یہ تاریخ ظاہر ۔ ہوا ہوں بس نہایت شاد خاطر
عجب مدح نبیؐ ہے یہ گرامی ۔ لکھا اخلاص دل سے یہ تمامی
نہیں رکھا ہوں کس سے چشمِ انعام ۔ نہیں ہے نامداری سے بھی کچھ کام
نہ خواہش ہے مجھے کس سے زر و مال ۔ نہ مطلب مجھ کو ہے جاگیر اور شال
لکھا اخلاصِ دل سے میں نے یہ سب ۔ ہے خوشنودی نبیؐ کی خاص مطلب
خدا واقف میرے اخلاص سے ہے ۔ محبّت اور خلوص خاص سے ہے
عوض میں اُس کے یہ چاہتا ہوں ہر دم ۔ کہ حضرت مصطفیٰ سلطان عالم
کریں دنیا میں عاصی کی حمایت ۔ قیامت میں شفاعت باعنایت
محض یہ آرزو رکھ دل میں مادام ۔ کیا ہوں شوق دل سے اسکو تمام

عجب مدح نبیؐ یہ مثال ہی بس ۔۔۔ ردائے تارکِ اقبال ہے بس
یہ ہے جاگیر میرے آخرت کی ۔۔۔ یہ ہے تنخواہ میرے عاقبت کی
نہ کر ضائع اسے تو یا الٰہی ۔۔۔ مطالب تو میرے بر لا کما ہی
اسے مقبول کر دارین میں تو ۔۔۔ جنابِ سیّدِ کونین میں تو
ہے داناؤں کی خدمت میں یہ درخواست ۔۔۔ نہایت عاجزی سے بے کم و کاست
کہ دُنیا میں بنی آدم جو ہیں سب ۔۔۔ سبھی سہو و خطا سے ہیں مرکّب
سو اس باعث کہیں اُنکے نظر کچھ ۔۔۔ قصور آجاوے میرا سر بسر کچھ
ویا مضمون پاویں ناخجستہ ۔۔۔ ویا ابیات وے دیکھیں شکستہ
بسیر کے علم سے گر ہوویں عارف ۔۔۔ تلازم سے سخن کے ہوویں واقف
تو قدوی پر اُسی دم مہرباں ہو ۔۔۔ صلاحِ خیر سے گوہر فشاں ہو
کریں ابیات کو تب اُسکے برجست ۔۔۔ گذرنا ناصواب اس سے ہے پیوست
وگرنہ پاس رکھ ذکرِ نبیؐ کا ۔۔۔ مُعلّٰے مدحِ شاہِ یثربی کا
جہالت کو نہ فرما کام اک بار ۔۔۔ رہیں مدحِ نبیؐ سے ہو ادب ار
وگرنہ ہوویں خذلاں سر بسر وے ۔۔۔ سزا پاویں مقرر بے حصر وے
نبیؐ کی اس مدح سے ہوویں جو شاد ۔۔۔ الٰہی اُن کو رکھ دائم تو آباد
سعادت اُن کو دے دونوں جہاں میں ۔۔۔ ہدایت خیر دے کون و مکاں میں
نبیؐ کی روح کو کر اُن سے خوشنود ۔۔۔ مطالب اُن کے بر لا ہر گھڑی زود
بھی لازم ہے جو مدحِ مصطفٰے دیکھ ۔۔۔ بیاں حضرت کا سارا دلربا دیکھ
مقرر جس گھڑی ہوویں وہ دلشاد ۔۔۔ دعائے خیر سے میری کریں یاد
دعا گو اُن کا میں بیشک ہوں اکثر ۔۔۔ دعا گوئی بھی ہے اُن سب کو لازم
یہ اس باعث لکھا ہوں میں نے یکبار ۔۔۔ کہ میں ہوں سخت عاصی اور گنہگار
دعاے اُن کی ہے اُمید کامل ۔۔۔ کہ ہوویں سب مطالب میرے حاصل
یہ گستاخی میری ہے گرچہ ظاہر ۔۔۔ وے مقبول فرماویں یہ آخر

باقی ۱

الٰہی کہ مرے ہر دم یہ اشعار | قبولِ بارگاہِ شاہِ ابرار
طفیل اُس شاہِ دیں کے سب مطالب | میسر ہے بر لا ہمیشہ با مناسب
دکھا فیضِ اُن کا بس دونوں جہاں میں | مجھے دل شاد رکھ ہر اک مکاں میں
ہے فیض اُس مصطفےٰ کا بس نوادر | نحن فیض نبیؐ پر کر یہ آخر
پڑھوں صلوات ہر دم پُر کرامت | [illegible]
بروحِ شب چراغِ بزمِ کونین | [illegible]
پڑھوا ے حاضرو صلوات ہر بار | بروحِ مصطفےٰ سلطانِ مختار
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا | عَلٰی نَبِیِّکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

تاریخ وفات مصنف از فرشتہ
غلام علی مداح نبیؐ
۱۲۹۶ھ

۲

خاتمۃ الطبع

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ اما بعد یہ کتاب مستطاب سرمایۂ حسنات وثواب مضمن مضامین نفایس مسمّٰی بہ مصباح المجالس مصنفہ یکتائے زماں وحید دوراں عالم عامل فاضل کامل حامی دین نبیؐ واقف رموز خفی وجلی جناب قاضی غلام علی صاحب مرحوم الملقب بہری نور اللہ مرقدہٗ مشتمل بر احوال برکت اشتمال سید اولاد آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس میں فاضل مصنف نے اپنی ذکاوت وفطانت کے فیض سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے شمائل وفضائل ومعجزات باہرہ باد لائل قاہرہ ... دو رحلت ... پر تقسیم کر کے سلیس اُردو نظم عام فہم تحریر فرمایا ہے اور سہولت کیلئے ادق الفاظ کے ترجمے ... سوداگران نامدار فخر التجار روزگار جناب علی بھائی شرف علی ... کتب نے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے مطبع محمدی واقع بمبئی محگام گنج ... میں حلیۂ طبع سے مزین فرما کر ابراہیم رحمت اللہ روڈ دکان نمبر ۳۶۳ سے شائع کیا۔

پرنٹر و پبلشر یوسف بھائی ایم بھاتری مطبوعہ مطبع محمدی مالکان علی بھائی شرف علی اینڈ ... روڈ محگاؤں بمبئی نمبر ۱ ...